عمران سیریز
شیڈاگ
مظہر کلیم
ایم۔اے

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات
اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی
جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کیلئے
پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے

ناشران ———— اشرف قریشی
———— یوسف قریشی
پرنٹر ———— محمد یونس
طابع ———— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ———— -/40 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "شیڈاگ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ شیڈاگ ایک ایسی بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے جو صرف ایٹمی اسلحہ چرا کر مختلف ملکوں کو خفیہ طور پر فروخت کرتی ہے کیونکہ موجودہ دور میں ایٹمی اسلحہ کی موجودگی ملک کے تحفظ کی ایک ضروری شرط سمجھی جاتی ہے اس لئے ایسے ملک جو خود ایٹمی اسلحہ تیار نہیں کر سکتے وہ اپنے تحفظ کے لئے شیڈاگ سے ایٹمی اسلحہ خرید لیتے ہیں لیکن کسی ملک سے اس کا ایٹمی اسلحہ چرانا ظاہر ہے کسی عام تنظیم کے بس کا روگ نہیں کیونکہ ہر ملک اپنے ایٹمی اسلحہ کی حفاظت پورے ملک سے بھی زیادہ کرتا ہے لیکن شیڈاگ اس بزنس میں پوری دنیا میں اس لئے مشہور تھی کہ شیڈاگ نہ صرف انتہائی جدید ترین مشینری اور جدید ترین اسلحہ کا بے دریغ استعمال کرتی تھی بلکہ اس تنظیم کے ایجنٹوں کی تیز رفتار کارکردگی اور مہارت بھی اس کی کامیابی میں بنیادی حیثیت رکھتی تھی اور پھر شیڈاگ کا ٹکراؤ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو گیا کیونکہ شیڈاگ نے پاکیشیا کا ایٹمی اسلحہ چرانے کا منصوبہ بنا لیا جس کی اطلاع پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہو گئی لیکن وہ لمحہ عمران کے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا جب شیڈاگ نے اپنا مشن اس قدر تیز رفتاری اور مہارت

سے مکمل کر لیا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس منہ دیکھتے رہ گئے
لیکن ظاہر ہے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنی زندگی میں یہ
کیسے برداشت کر سکتے تھے کہ کوئی مجرم تنظیم چاہے وہ کیسی ہی
کیوں نہ ہو پاکیشیا کے مفادات کو نقصان پہنچا سکے۔ چنانچہ شیڈاگ
کے لئے وہ لمحہ انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا جب انہیں معلوم ہوا کہ
مشن کامیابی سے مکمل کر لینے کے باوجود بھی وہ ناکام رہے اور اس
کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس، علی عمران اور شیڈاگ کے انتہائی تیز
رفتار ایجنٹوں کے درمیان ایک ایسی تیز رفتار اور جان لیوا جدوجہد کا
آغاز ہو گیا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً
پہلی بار احساس ہوا کہ سیر کے مقابلے میں سوا سیر کیا ہوتا ہے۔ مجھے
یقین ہے کہ ہر لحاظ سے اس قدر بھرپور اور یادگار ناول آپ کو یقیناً
پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے کیونکہ آپ کی آراء سے
مجھے واقعی رہنمائی ملتی ہے لیکن ناول کے آغاز سے پہلے اپنی آراء پر مبنی
چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ
سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

مظفر گڑھ سے سید علی حسن شاہ گیلانی لکھتے ہیں۔ "عمران کا
شاگرد ٹائیگر ایک سنجیدہ اور باوقار آدمی ہے جبکہ عمران خود مزاحیہ
اور چرب زبان آدمی ہے۔ اسی طرح کرنل فریدی خود ایک سنجیدہ اور
باوقار آدمی ہے جبکہ اس کے برعکس اس کا شاگرد کیپٹن حمید ایک
مزاحیہ اور چرب زبان آدمی ہے۔ اس لحاظ سے دونوں شاگرد اپنے
اپنے استادوں سے مختلف طبیعتوں کے حامل ہیں۔ میری تجویز ہے کہ
آپ کیپٹن حمید کو عمران کا اور ٹائیگر کو کرنل فریدی کا شاگرد بنا
دیں اس طرح دونوں سیٹ بہترین ہو جائیں گے۔ امید ہے آپ
میری تجویز پر ضرور غور کریں گے"۔

محترم علی حسن شاہ گیلانی صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔
آپ کی تجویز کہ عمران اور کرنل فریدی کے شاگردوں کا باہمی تبادلہ
کر دیا جائے تاکہ دو سنجیدہ اور باوقار ایک جگہ اور دو مزاحیہ اور چرب
زبان ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں، خاصی دلچسپ ہے لیکن محترم اگر عملی
طور پر ایسا ممکن بھی ہو جائے تب پھر آپ ہی چند روز بعد دوبارہ یہ
فرمائش کریں گے کہ انہیں واپس اپنی اپنی جگہ پہنچا دیا جائے کیونکہ
انسان یکسانیت سے ہمیشہ بیزار ہو جاتا ہے۔ زندگی کی خوبصورتی
تنوع میں ہے۔ سنجیدگی اور مزاح جب تک ساتھ ساتھ نہ ہوں تو نہ
سنجیدگی کی قدر ہو سکتی ہے اور نہ مزاح کا لطف حاصل ہو سکتا ہے
اس لئے اگر آپ خود ہی اپنی تجویز پر غور کریں تو یقیناً آپ بھی اپنی
تجویز واپس لینا پسند کریں گے۔

رحیم یار خان سے شیریں رزاق صاحبہ لکھتی ہیں۔ "طویل عرصے
سے آپ کے ہر دلعزیز ناولوں کی خاموش قاریہ ہوں لیکن طویل عرصے
سے آپ کے ناولوں میں جس طرح جولیا کا کردار سامنے آ رہا ہے اس
پر مجھے سخت شکایت پیدا ہو رہی ہے۔ جولیا جو میرا پسندیدہ کردار ہے،
سے انصاف نہیں ہو رہا۔ اس کا کردار دبا دبا سا محسوس ہوتا ہے اور

اسکی صلاحیتیں عام طور پر کھل کر سامنے نہیں آتیں۔ اسکی کارکردگی
میں تسلسل اور اعتماد نہیں ہوتا حالانکہ وہ سیکرٹ سروس کی سیکنڈ
چیف ہے لیکن عمران کے ساتھ کام کرتے ہوئے وہ ایسی جذباتی نظر
آتی ہے کہ جیسے اس میں سوائے جذباتی پن کے اور کوئی صلاحیت ہی
نہ ہو اسلئے آپ میری شکایت جولیا تک پہنچا دیں"۔

محترمہ شیریں رزاق صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے
حد شکریہ۔ آپ نے جولیا کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ واقعی
درست ہے اور اس کا احساس نہ صرف عمران اور پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے دوسرے ممبران کو بھی ہے بلکہ خود جولیا کو بھی ہے اور
اس کا اظہار بھی وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے لیکن اس کے باوجود اگر جولیا
اپنے آپ کو تبدیل نہیں کر پا رہی تو پھر یقیناً یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ
جذباتی پن اس کی مجبوری بن چکا ہے۔ بہرحال آپ کی شکایت جولیا
تک پہنچا دی جائے گی تاکہ اسے مزید احساس ہو سکے کہ اسے پسند
کرنے والے بھی اس کے شدید جذباتی پن سے اب پریشان ہونے
لگ گئے ہیں۔ شاید اس طرح آپ کی شکایت دور ہونے کا کوئی
سکوپ پیدا ہو سکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنی کار میں بیٹھا ایک پہاڑی علاقے کی پیچ اور تنگ سی
سڑک پر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی
جبکہ عقبی سیٹ پر صالحہ اور صفدر موجود تھے۔ یہ علاقہ دارالحکومت
سے تقریباً پانچ چھ سو کلو میٹر کے فاصلے پر تھا۔ اس علاقے کا نام لسباکی
تھا۔ یہ انتہائی سرسبز اور شاداب علاقہ تھا لیکن تھا انتہائی دشوار گزار۔
بس یہی ایک تنگ اور پیچ سی سڑک تھی جو اس پورے پہاڑی
علاقے میں چکر کاٹتی ہوئی اوپر کو چلی جا رہی تھی۔ اس علاقے کو ابھی
حال ہی میں سیاحوں کے لئے سپاٹ بنانے کے لئے منتخب کیا گیا تھا
اور اس کے لئے کوششیں شروع کر دی گئی تھیں۔ اس علاقے کی
سب سے اونچی چوٹی پر لسباکی نام کا قدیم گاؤں تھا۔ اس گاؤں کے
قریب سیاحوں کے لئے ہوٹل اور ریستوران وغیرہ بنائے جا رہے تھے
اور ابھی سڑک کے کام کا آغاز نہ کیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود اس

علاقے کی خوبصورتی اور اس کے قدرتی حسن کی دھوم پوری دنیا میں
پھیل گئی تھی اس لئے دنیا بھر کے سیاح باوجود انتہائی دشواریوں کے
یہاں آنا شروع ہو گئے تھے۔ اس علاقے کی شہرت اس انداز میں پھیل
جانے کی ایک خاص وجہ تھی اور وہ وجہ اس لسباکی گاؤں کے رہنے
والے تھے۔ یہ لوگ قدیم دور کے ایک انتہائی خوبصورت اور دلکش
رقص کے ماہر تھے اور یہ ایک اتفاق تھا کہ قدیم دور کے رقصوں پر
تحقیقاتی ٹیم کے کانوں میں اس رقص کی بھنک پڑ گئی۔ یہ ٹیم اقوام
متحدہ کے تحت کام کرتی تھی اور اس پراجیکٹ کے تحت دنیا بھر میں
کام ہو رہا تھا تاکہ قدیم دور کے ایسے رقصوں کی فلمیں بنا کر انہیں
محفوظ کر لیا جائے اور پھر اس ٹیم نے یہاں پہنچ کر نہ صرف اس رقص
کی فلم بندی کی بلکہ انہیں یہ علاقہ اس قدر پسند آیا کہ انہوں نے اس
سارے علاقے کی بھی علیحدہ فلم بنا ڈالی اور جب یہ دونوں فلمیں دنیا
بھر کے ٹیلی ویژن چینلز پر دکھائی گئیں تو اس علاقے کی شہرت دور
دور تک پھیل گئی اور بے شمار سیاح اس علاقے کی خوبصورتی سے
متاثر ہو کر یہاں پہنچنے لگے اس لئے حکومت کو بھی خیال آ گیا کہ اس
قدر خوبصورت علاقے میں سیاحوں کے لئے کام کیا جائے تو اس
علاقے سے بھی اتنا زرمبادلہ کمایا جا سکتا ہے کہ جتنا شاید پورے
ملک کی برآمدات سے بھی نہ کمایا جا سکتا ہو۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں کام
شروع کر دیا گیا تھا لیکن جیسا کہ ایشیائی ملکوں کا مزاج تھا کہ یہاں
کام کچھوے سے بھی زیادہ سست رفتار ہوتا تھا ویسے ہی یہاں بھی کام

ہو رہا تھا۔ یہاں آنے کا پروگرام جولیا اور صالحہ نے بنایا تھا اور جولیا
نے عمران کو بھی ساتھ چلنے کے لئے رضامند کیا تھا لیکن عمران نے
شرط لگا دی تھی کہ پوری ٹیم وہاں جائے گی لیکن مسئلہ چیف سے
اجازت لینے کا تھا۔ چنانچہ یہ ذمہ داری عمران نے اپنے سر لے لی لیکن
پھر عمران نے انہیں بتایا کہ چونکہ ایک متوقع کیس کے سلسلے میں
ٹیم کی دارالحکومت میں موجودگی ضروری ہے اس لئے چیف نے صاف
انکار کر دیا ہے البتہ چیف نے عمران سے کہہ دیا کہ وہ چاہے تو اکیلا
جا سکتا ہے۔ پھر جولیا نے چیف سے بات کی اور چیف نے انتہائی
منت سماجت پر اس کے ساتھ صالحہ اور صفدر کے جانے کی اجازت
اس شرط پر دی کہ وہ دو روز کے لئے وہاں جا سکتے ہیں جبکہ باقی ٹیم
کے سلسلے میں چیف نے صاف انکار کر دیا تھا اس لئے اس وقت یہ
چاروں ہی لسباکی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"جولیا۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ جب چیف نے باقی
ٹیم کو لسباکی جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے تو پھر مجھے اس
نے کیسے اجازت دے دی ہے"...... صالحہ نے اچانک کہا۔

"اس لئے کہ چیف کی نظروں میں تم تینوں بے کار لوگ ہو۔
تمہاری دارالحکومت میں موجودگی یا عدم موجودگی سے کوئی فرق نہ
پڑتا ہو گا"...... جولیا کے بولنے سے پہلے عمران بول پڑا۔

"تم خاموش رہو۔ تم ہو گے بے کار۔ میں نے چیف کی منت کی
اور تمہارا اور صفدر کا نام لیا تو اس نے بڑی مشکل سے اجازت دی

ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ یہ سارا ڈرامہ عمران کا ہی تھا۔ اس نے جان بوجھ کر باقی ٹیم کو روک لیا تھا۔

"تم نے نام ہی ایسے لئے کہ جن کی اس نے پرواہ نہ کی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے مس جولیا۔ اگر پوری ٹیم ساتھ آجاتی تو بے حد لطف رہتا"۔ صفدر نے کہا۔

"صالحہ اس قدر خونخوار تو نہیں ہے کہ تمہیں محافظوں کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے"...... عمران نے فوراً جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم باز نہیں آؤ گے بکواس کرنے سے"...... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"م۔ میں نے کیا کیا ہے۔ تم بے شک صفدر سے پوچھ لو"۔ عمران نے بڑے مسکین سے لہجے میں کہا۔

"صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے جولیا۔ واقعی پوری ٹیم ساتھ ہوتی تو واقعی بے حد لطف آتا"...... صالحہ نے صفدر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے تم سے ہمدردی ہے صفدر۔ لیکن مجبوری ہے اب بھلا میں کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں نے ایسی کون سی بات کر دی ہے"...... صالحہ

نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وضاحت کیا کروں۔ ایسے معاملات میں وضاحت نہیں کی جاتی۔ تم دیکھو جولیا کس طرح میرے ساتھ بیٹھ کر خوش ہو رہی ہے اس نے تو باقی ٹیم کا نام نہیں لیا"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بکواس کرنے سے باز نہیں آئے گا۔ میرا بھی یہی خیال ہے کہ باقی ٹیم ساتھ ہوتی تو بے حد لطف آتا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر تم کہو تو سوائے تنویر کے باقی سب کو اجازت دلوا دوں"۔ عمران نے چیلنج بھرے لہجے میں کہا تو صفدر اور صالحہ دونوں ہی اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑے جبکہ جولیا بھی عمران کا مطلب سمجھ کر بے اختیار مسکرا دی۔

"اگر یہ بات ہے تو پھر تنویر کو بھی اجازت دلوا دو"...... جولیا نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ مجھے کسی پاگل کتے نے کاٹا ہے کہ میں اپنے رقیب روسیاہ۔ م۔ میرا مطلب ہے کہ روسفید اور رو سرخ کو بلا کر رنگ میں بھنگ ڈالوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر چیلنج قبول کرنے کا حوصلہ نہیں ہے تم میں تو پھر ڈینگیں تو نہ مارا کرو"...... جولیا نے اسے اور چڑانے کے لئے کہا۔

"یہ بات ہے تو ٹھیک۔ ابھی میں تمہارے چیف سے بات کرتا

"ہوں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔

"سوچ لو۔ اگر اجازت نہ ملی تو تمہیں سزا ملے گی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سزا۔ کیسی سزا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ایک گھنٹہ پہاڑی پر مرغا بننا پڑے گا"...... جولیا سے پہلے صالحہ نے کہا تو کار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"اور اگر اجازت مل گئی تو پھر"...... عمران نے دیدے گھماتے ہوئے کہا۔

"تو پھر انعام ملے گا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ پھر تم دونوں کو مرغیاں بننا پڑے گا۔ کیوں صفدر۔ حساب درست ہونا چاہئے ناں"...... عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مرغا بننے کی بات تو معلوم ہے یہ مرغی بننے کا کیا مطلب ہوا"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مرغا بانگ دیتا ہے جبکہ مرغی انڈا دیتی ہے۔ یہ تو سب کو معلوم ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے سر جھکا لیا ورنہ جولیا کا ہاتھ اس کے سر پر پڑتا۔

"نانسنس۔ اب تم نے اس قدر گھٹیا باتیں شروع کر دی ہیں۔ چلو واپس"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو چلو ٹھیک ہے۔ کڑک مرغیاں بھی تو ہوتی ہیں۔ صرف کڑکڑ کرنے پر ہی اکتفا کر لینا"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی آپ ٹیم کو اجازت دلوا سکتے ہیں"۔ صفدر نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا کیونکہ اسے یہ معلوم تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور جولیا کا غصہ بڑھتا چلا جانا ہے اس طرح ساری تفریح ہی ختم ہو جاتی۔

"ہاں۔ لیکن"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ویکن کچھ نہیں۔ تم واپس چلو بلکہ تم نیچے اترو اس قدر گھٹیا باتیں کرنے والے کی یہی سزا ہے۔ کار ہم تینوں لے جائیں گے"۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ مذاق کا برا نہیں مانا کرتے۔ عمران صاحب پلیز۔ اگر آپ اجازت دلوا سکتے ہیں تو پھر دلوا دیں۔ آپ کو آپ کا منہ مانگا انعام دوں گا"...... صفدر نے بیچ بچاؤ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے خطبہ نکاح یاد کر لیا ہے"...... عمران نے چونک کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ آپ بے فکر رہیں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ واقعی پھر تو اجازت ملے ہی ملے۔ میں دیکھتا ہوں چیف کیسے اجازت نہیں دیتا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈیش بورڈ کھول کر اندر موجود ایک چھوٹا لیکن وسیع رینج کا ٹرانسمیٹر نکال لیا اور اس پر تیزی سے فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر

وی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" ایکسٹو فرام دس اینڈ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایکسٹو کی پروقار اور مخصوص آواز سنائی دی۔

" چیف۔ پلیز جلدی سے سیکرٹ سروس کی ٹیم کو لسباکی بھجوا دیں۔ میری ویران اور بنجر زندگی میں بہار آنے والی ہے۔ حسرت دیرینہ پوری ہونے کا وقت آگیا ہے چیف۔ جلدی کریں۔ میرے رنگین اور پر بہار مستقبل کا سوال ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ صفدر خطبہ نکاح بھول جائے پلیز جلدی کریں۔ اوور"...... عمران نے بڑے بے چین سے لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ صفدر اور صالحہ دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ رینگنے لگی تھی۔

" شٹ اپ۔ کیا تم نے ان فضول باتوں کے لئے کال کی ہے۔ اوور"...... چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" چیف۔ یہ فضول بات نہیں ہے۔ صفدر نے بڑی طویل مدت لگا کر بڑی مشکل سے خطبہ نکاح یاد کیا ہے۔ ایک تو آپ نے چن چن کر سارے کند ذہن لوگ سیکرٹ سروس میں شامل کر رکھے ہیں۔ کئی سالوں کے بعد آج وہ وقت آیا ہے اور مسئلہ یہ ہے کہ گواہ بھی موجود نہیں ہیں اور پھر ابھی لسباکی گاؤں بہت دور ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ وہاں تک جاتے جاتے صفدر کہیں خطبہ نکاح نہ بھول جائے

اس لئے پلیز جلدی سے گواہ بھجوا دیں۔ چلو ایک ہی گواہ بھجوا دیں تنویر کو۔ یہ اس کے لئے واقعی اعزاز ہو گا کہ وہ گواہ بن جائے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

" اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" ہونہہ۔ حاسد۔ جل گیا ہے"...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" یہ تم نے بکواس کیوں کی ہے پھر۔ کیوں بکواس کی ہے"۔ جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم اسے بکواس کہتی ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یقیناً تمہارے دل میں لڈو پھوٹ رہے ہوں گے۔ پھوٹ رہے ہیں ناں"...... عمران نے کہا۔

" میں تمہارا سر پھوڑ دوں گی اب اگر بکواس کی۔ ٹھیک ہے چلو واپس۔ ہم نہیں جا رہے لسباکی"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یعنی واقعی۔ اوہ ویری سیڈ۔ یعنی اب ہجر و فراق کا کیسٹ لینا پڑے گا۔ اوہ۔ اوہ صفدر۔ یہ کیا ہو گیا۔ دنیا کیوں بے رنگ ہو گئی ہے۔ یہ گل و بلبل کہاں چلے گئے ہیں۔ یہ کیا ہو گیا ہے"...... عمران نے انتہائی افسردہ سے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب پلیز۔ تفریح کو غارت نہ کریں"...... صفدر نے کہا۔

"پہلے صالحہ سے پوچھ لو۔ پھر ہو سکتا ہے کہ ہم دونوں مل کر آہ و زاریاں کورس کی صورت میں گانا شروع کر دیں"۔ عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ کو خطبہ نکاح یاد ہے عمران صاحب"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"خطبہ نکاح۔ اوہ نہیں۔ مم۔ مگر۔ اوہ۔ شاید جولیا کو یاد ہو۔ کیوں جولیا"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر اور صالحہ دونوں جولیا کی حالت دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔ جولیا کے چہرے پر شدید بے بسی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"عمران صاحب۔ مس جولیا شدید بور ہو گئی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اچھا تو ٹھیک ہے۔ ابھی میں تنویر کو بلا لیتا ہوں پھر اس کی بوریت دور ہو جائے گی۔ بد ہضمی ہو جائے تو چورن تو کھانا ہی پڑتا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ فریکوئنسی اس پر پہلے ہی سیٹ تھی۔

"بند کرو اسے۔ تم پھر بکواس کرو گے"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ اور باوقار لہجے میں کہا تو جولیا، صفدر اور صالحہ بھی حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے جس کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی ابھر آئی تھی۔ اس کا چہرہ دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے وہ زندگی میں کبھی مسکرایا تک نہ ہو۔

"ایکسٹو۔ اوور"...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں چیف۔ لسباکی میں شیڈاگ کے بارے میں کیا حکم ہے۔ اوور"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ شیڈاگ وہاں موجود ہو گی۔ اوور"۔ دوسری طرف سے چیف نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ جولیا، صفدر اور صالحہ تینوں کے چہروں پر اب شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہاں۔ میں ابھی لسباکی تک تو نہیں پہنچا لیکن میں نے راستے میں اس کی وہاں موجودگی کے مخصوص نشانات چیک کر لئے ہیں۔ اوور"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسے نشانات۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے چیف نے پوچھا تو صفدر اور صالحہ ایک دوسرے کو حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگے جبکہ جولیا ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"راستے میں ایک پہاڑی کے دامن میں موجود کیبن کے سامنے سیاہ جیپ موجود تھی۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو تمہارا اندازہ درست ہے۔ ٹھیک ہے میں ٹیم کو لسباکی بھجوا دیتا ہوں۔ شیڈاگ کو ہم نے ہر صورت میں گھیرنا ہے۔

اوور ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ جلد از جلد بھجوا دیں۔ ہم ان کا انتظار کریں گے۔ اوور"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بغیر کوئی جواب دیئے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"بس۔ اب تو خوش ہو۔ اب پوری ٹیم پہنچ رہی ہے لسباکی"۔ عمران نے فاتحانہ لہجے میں جولیا، صفدر اور صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر جیب میں ڈالا اور کار سٹارٹ کر کے اسے سڑک پر لے آیا۔

"کیا مطلب۔ یہ شیڈاگ کون ہے اور پھر کیبن کے سامنے سیاہ جیپ۔ کیا مطلب ہوا۔ ہم تو لسباکی تفریح کرنے جا رہے تھے"۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب بھی تفریح ہی کریں گے اور ہم نے وہاں کیا کرنا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ شیڈاگ۔ کیا مطلب ہوا اس کا"...... جولیا نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف سے جب کوئی بات منوانی ہو تو اس کا خاص طریقہ ہوتا ہے۔ شیڈاگ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم کا نام ہے۔ یہ تنظیم ایٹمی اسلحہ کی سمگلنگ میں ملوث ہے۔ بہت باوسائل اور منظم تنظیم ہے۔ یہ ایٹمی اسلحہ خود تیار نہیں کرتی بلکہ یہ ایٹمی اسلحہ چراتی ہے اور پھر ایسے ملکوں کو فروخت کر دیتی ہے جو ایٹمی اسلحہ خود تیار نہیں کر

سکتے۔ اس کی خاص نشانی سیاہ رنگ کی جیپ ہے۔ چیف نے جس مشن کے لئے ٹیم کو روکا تھا وہ اسی شیڈاگ کے بارے میں ہی اطلاع تھی۔ حکومت کراغیا کی طرف سے سرکاری طور پر سر سلطان کو اطلاع دی گئی تھی کہ شیڈاگ پاکیشیا میں کسی مشن میں مصروف ہے اور سر سلطان نے چیف سے بات کی۔ اب ظاہر ہے شیڈاگ یہاں پاکیشیا کا ایٹمی اسلحہ ہی چرانے آئی ہو گی اور ایک اور بات کا شاید تمہیں علم نہیں کہ لسباکی پہاڑیوں کی دوسری طرف ایک ویران اور بنجر پہاڑی سلسلہ ہے جس کا نام کاشاگو ہے۔ یہ قدرت کا کام ہے کہ دو ملحقہ پہاڑی سلسلوں میں ایک انتہائی سرسبز و شاداب ہے اور دوسرا انتہائی ویران اور بنجر اور اس کاشاگو میں پاکیشیا کا ایٹمی اسلحہ کا خفیہ سٹور بھی موجود ہے جس کے بارے میں مجھے سرداور نے بتایا تھا۔ چنانچہ میں نے چیف کو بتایا تو چیف نے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو کہہ کر وہاں خصوصی نگرانی کے انتظامات کرا دیئے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو وہاں مستقل طور پر نہیں رہ سکتی۔ البتہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ کسی بھی مشکوک معاملے کی اطلاع وہ چیف کو فوراً دیں تاکہ چیف وہاں ٹیم کو بھیج سکے۔ یہ ساری باتیں مجھے معلوم تھیں اس لئے جب میں نے چیف سے کہا کہ شیڈاگ کو لسباکی کے علاقے میں مارک کیا گیا ہے تو اس نے فوراً ٹیم بھیجنے کی حامی بھر لی"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے چیف سے غلط بیانی کی ہے"۔

کیوں"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے اب کام کرانے کے لئے کچھ نہ کچھ چکر تو چلانا ہی پڑتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر مجھے دو۔ میں چیف کو بتاتی ہوں۔ نکالو ٹرانسمیٹر"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ عمران صاحب نے بات کی ہے تو خود ہی بھگت لیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ چیف سے غلط بیانی کی جائے"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جولیا ویسے سیاہ جیپ کو تو میں نے بھی دیکھا تھا"...... اچانک صالحہ نے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ صفدر بھی چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا اب تم بھی عمران کی طرح غلط بیانی کر رہی ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"جولیا۔ میں غلط بیانی نہیں کر رہی۔ تم دیکھ رہی ہو کہ میں بھی عمران صاحب والی سائیڈ پر ہوں۔ میں نے واقعی نیچے گہرائی میں ایک کیبن کے سامنے سیاہ رنگ کی جیپ کو دیکھا تھا"...... صالحہ نے کہا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ ہم وہاں تفریح کے لئے نہیں بلکہ مشن پر جا رہے ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ کوئی ضروری تو نہیں کہ سیاہ جیپ شیڈاگ کی ہی ہو"۔

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے تم ٹرانسمیٹر دو مجھے۔ میں چیف کو وضاحت کر دوں پھر جو چیف حکم دے گا ویسے ہی ہو گا"...... جولیا نے کہا تو عمران نے بڑی سعادت مندی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔ جولیا نے اس کا بٹن آن کر دیا۔ فریکونسی اس پر پہلے سے ہی ایڈجسٹ تھی۔

"ہیلو جولیا کالنگ۔ اوور"...... جولیا نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"ایکسٹو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میرا خیال ہے کہ عمران نے صرف ٹیم کو تفریح کے لئے اپنے ساتھ لے جانے کے لئے آپ کو شیڈاگ کے بارے میں چکر دیا ہے۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"تمہیں کیسے خیال آیا کہ عمران نے چکر دیا ہے۔ اوور"۔ چیف کا لہجہ سرد ہو گیا تھا۔

"اس کی کال سے پہلے ہم نے اسے چیلنج کیا تھا کہ وہ آپ سے ٹیم کو لسبا کی بھجوانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اس لئے میرا خیال ہے کہ اس نے آپ سے غلط بیانی کی ہے اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ میری موجودگی میں آپ سے کوئی غلط بیانی کی جائے۔ اوور"۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم میں سے کسی نے کیبن کے سامنے سیاہ جیپ کو نہیں دیکھا۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"صالحہ کا کہنا ہے کہ اس نے دیکھی ہے لیکن چیف۔ کیا یہ ضروری ہے کہ سیاہ جیپ کا تعلق شیڈاگ سے ہی ہو۔ اوور"۔ جولیا نے کہا۔

"عمران میں ابھی یہ جرأت پیدا نہیں ہو سکی کہ وہ مجھ سے غلط بیانی کرے۔ مجھے پہلے ہی اطلاعات مل چکی ہیں کہ لسباکی کے علاقے میں شیڈاگ کی سرگرمیاں مارک کی گئی ہیں۔ اس کے بعد جب تم نے لسباکی میں سیر و تفریح کرنے کی بات کی تو میں نے تمہیں صفدر اور صالحہ کو عمران سمیت اس لئے وہاں جانے کی اجازت دے دی کہ عمران میں یہ خداداد صلاحیت موجود ہے کہ وہ ایسی باتوں کی بو دور سے ہی سونگھ لیتا ہے اس لئے میں نے عمران کو اس بارے میں بریف کر دیا تھا لیکن ساتھ ہی میں نے اسے کہہ دیا تھا کہ جب تک اس بارے میں حتمی بات سامنے نہ آئے اس نے زبان نہیں کھولنی بلکہ تفریح کرنی ہے اس لئے جب عمران کی کال آئی تو میں سمجھ گیا کہ وہاں واقعی شیڈاگ موجود ہے اس لئے میں نے ٹیم کو حکم دے دیا ہے کہ وہ لسباکی پہنچ جائے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا"...... جولیا نے اپنی شرمندگی مٹانے کے لئے عمران پر چڑھائی کر دی۔

"کیا بتاتا"...... عمران نے بڑے پرسکون لہجے میں کہا۔

"اس شیڈاگ کے بارے میں"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کچھ ہوتا تو بتاتا۔ مقصد تو تفریح تھا اور بس۔ اب تمہیں کیا بتاتا کہ جب تم نے مجھ سے تفریح کی بات کی تو مجھے یقین تھا کہ چیف اجازت نہیں دے گا اس لئے میں نے لسباکی کے علاقے میں شیڈاگ کی سرگرمیوں کی اطلاع اس تک پہنچا دی۔ نتیجہ یہ کہ اجازت مل گئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہاں کچھ نہیں ہے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور یہ بھی سن لو کہ کیبن کے سامنے موجود سیاہ جیپ ٹائیگر کی ہے اور بس"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم نے یہ سارا ڈرامہ کیا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"زندگی خود ایک ڈرامہ ہے مس جولیا"...... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہارا سر توڑ دوں گی سمجھے۔ سچ سچ بتاؤ کہ اصل چکر کیا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"توڑ دو۔ اندر کچھ ہو گا تو تمہیں ملے گا۔ ہاں اگر تنویر کا سر توڑو تو اندر سے بہت کچھ ملے گا۔ کم از کم ایک بھینس کا پیٹ تو بھر ہی

جائے گا"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر اور صالحہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ جولیا بھی مسکرا رہی تھی کیونکہ وہ بھی سمجھ گئی تھی کہ عمران کا مطلب ہے کہ تنویر کے ذہن میں بھس بھرا ہوا ہے۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ شیڈاگ کے بارے میں چیف بے حد سنجیدہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے وہ چیف ہے۔ اسے سنجیدہ ہونا ہی چاہئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہمیں بھی سنجیدہ ہونا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے تو کوئی اعتراض نہیں البتہ صالحہ سے پوچھ لو"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم بکواس کرنے سے باز آجاؤ عمران۔ صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تفریح وغیرہ بعد میں ہوتی رہے گی ہمیں اس شیڈاگ کے سلسلے میں سنجیدگی سے کام کرنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ پاکیشیا کا ایٹمی اسلحہ چرا لے"...... جولیا نے کہا۔

"اچھا ہے چرا لے۔ ورنہ اسلحہ پڑے پڑے ویسے ہی گل سڑ جائے گا۔ چلو کسی کے کام تو آئے گا"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے قابو آنے والا تھا۔

"مس جولیا آپ بے فکر رہیں۔ عمران صاحب ہم سے زیادہ محب وطن ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے دوسرے پہلو پر بات کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں مس جولیا۔ صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے"...... صالحہ نے فوراً ہی صفدر کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں خوش قسمتی۔ اتنی انڈر سٹینڈنگ۔ واہ"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے کی ایک آرام کرسی پر ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ لڑکی کے جسم پر انتہائی بھڑکیلا لباس تھا۔ اس کے سنہرے رنگ کے بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ کانوں میں ہیروں کے ٹاپس چمک رہے تھے لیکن اس کے خوبصورت چہرے پر بے پناہ سختی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے یہ خوبصورت چہرہ کسی پتھر سے تراشا گیا ہو۔ اس لڑکی کے ہاتھوں میں ایک فائل تھی اور وہ فائل کھولے اسے پڑھنے میں مصروف تھی کہ پاس پڑے ہوئے کارڈلیس فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ لڑکی نے سر گھما کر ایک نظر فون پیس کو دیکھا پھر فائل بند کر کے اس نے سامنے موجود میز پر رکھی اور پھر ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھا لیا۔

"یس"..... اس نے فون کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔ اس کی

آواز انتہائی مترنم، سریلی اور لوچ دار تھی لیکن اس کی تہہ میں ہلکی سی سختی کا عنصر بھی جھلکتا تھا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... لڑکی نے اسی طرح نرم اور مترنم لہجے میں کہا۔

"میڈم۔ سٹور کا سراغ لگا لیا گیا ہے لیکن وہاں ملٹری انٹیلی جنس کا انتہائی سخت پہرہ ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ پہرہ اچانک پہلے سے کہیں زیادہ سخت کیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے بولنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کتنے افراد ہیں پہرے پر"...... لڑکی نے پوچھا۔

"میڈم۔ پچاس کے قریب مسلح افراد اردگرد پہاڑیوں پر پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ سب مسلح اور تربیت یافتہ لگتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سٹور کی تفصیلات حاصل کر لی گئی ہیں یا نہیں"...... لڑکی نے پوچھا۔

"یس میڈم۔ مکمل تفصیلات حاصل کر لی گئی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہمارے مطلب کا کتنا مال موجود ہے"...... لڑکی نے پوچھا۔

"ایک سو پچاس وار ہیڈ موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا

گیا۔

"کافی ہیں۔ ہم نے بھی اتنے ہی سپلائی کرنے ہیں۔ سائنسی حفاظتی انتظامات کی کیا پوزیشن ہے"...... لڑکی نے پوچھا۔

"خاصے جدید اور سخت ہیں لیکن ایکس سکس انہیں کور کر سکتا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"گڈ۔ پھر آج رات مشن مکمل کر دو۔ ہم نے ایک اور ملک میں بھی مشن مکمل کرنا ہے اس لئے میں اس چھوٹے سے مشن پر زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی"...... لڑکی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ کام ہو جائے گا۔ ہم نے مکمل انتظامات کر لئے ہیں۔ مال کہاں پہنچانا ہو گا"...... رابرٹ نے پوچھا۔

"سپیشل پوائنٹ پر۔ کتنے ہیلی کاپٹر استعمال کرو گے"۔ لڑکی نے پوچھا۔

"مادام بیک وقت دو ہیلی کاپٹر استعمال کرنے ہوں گے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ تمام کام انتہائی احتیاط سے کرنا۔ کسی آدمی کو زندہ چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے اور مال کو خاص احتیاط سے پہنچانا اور پھر مجھے اطلاع دینا"...... لڑکی نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ لیکن ایک اطلاع اور بھی ہے"...... دوسری طرف سے قدرے ہچکچاتے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"کون سی اطلاع"...... لڑکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران کو لسباکی میں دیکھا گیا ہے۔ اس کے ساتھ دو عورتیں اور سات مرد بھی ہیں اور یہ سب اپنے انداز سے انتہائی تربیت یافتہ لگتے ہیں۔ ہو سکتا ہے ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو۔ بظاہر یہ سب لسباکی میں تفریح کرتے نظر آ رہے ہیں لیکن اس عمران کو ایک پہاڑ کی چوٹی سے سٹور والے علاقے کو ٹیلی سکوپ سے چیک کرتے بھی دیکھا گیا ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ انہیں تفریح کرنے دو۔ تم آج رات ہی کام مکمل کر دو۔ اب یہ بھی خیال رکھنا کہ مشن کے دوران فائرنگ نہ ہو تاکہ پہاڑی علاقے میں آواز نہ گونجے اور اب ہیلی کاپٹر کا روٹ بدل دو۔ انہیں لسباکی کی طرف سے سپیشل پوائنٹ پر لے جانے کی بجائے مخالف سمت سے نیچی پرواز کرتے ہوئے چکر کاٹ کر سپیشل پوائنٹ پر لے جانا۔ مجھے معلوم ہے کہ حکومت کراغیا نے حکومت پاکیشیا کو ہمارے متعلق باقاعدہ اطلاع دے دی ہے لیکن یہ لوگ ابھی سوچتے ہی رہ جائیں گے اور ہم مشن مکمل کر کے یہاں سے نکل جائیں گے"...... لڑکی نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ لیکن ایک اور اطلاع بھی ہے"...... رابرٹ نے کہا تو لڑکی کے چہرے پر انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"سب کچھ ایک ہی دفعہ کیوں نہیں بتاتے۔ یہ تم نے سسپنس کب سے پیدا کرنا شروع کر دیا ہے"...... لڑکی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوری مادام۔ دراصل میں آپ سے علیحدہ علیحدہ ان کے بارے میں ہدایات لینا چاہتا تھا اس لئے علیحدہ علیحدہ بتا رہا ہوں"۔ رابرٹ نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بتاؤ اب کون سی اطلاع ہے"...... لڑکی نے منہ بناتے ہوئے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"مادام۔ دارالحکومت سے لسباکی کے راستے میں ایک پہاڑی کے دامن میں ایک کیبن کے پاس سیاہ رنگ کی جیپ دیکھی گئی ہے جس پر شیڈاگ کا مخصوص نشان بھی موجود ہے۔ کیبن میں ایک مقامی آدمی بھی موجود ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ ہماری جیپ وہاں کیسے پہنچ گئی"...... لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ ویسے بھی آدمی مقامی ہے اور ہمارے لئے اجنبی ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس عمران نے ہمارے لئے ٹریپ بنا رکھا ہے"...... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہمارے لئے ٹریپ۔ کیا مطلب میڈم"...... دوسری طرف سے

رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑا خوبصورت اور کامیاب ٹریپ ہے۔ اس سیاہ جیپ کو دیکھ کر ظاہر ہے ہم نے وہاں ریڈ کرنا ہے اس طرح انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم اس علاقے میں موجود ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اس کے آدمی ارد گرد پھیلے ہوئے ہوں اور ہمارا ایک آدمی بھی ان کے ہاتھ لگ گیا تو پھر اس کی مدد سے وہ باقی گروپ کو بھی ٹریس کر لیں گے۔ ویری گڈ۔ انتہائی ذہانت آمیز ٹریپ ہے۔ یہ یقیناً اس عمران کا کام ہو گا۔ وہ واقعی ذہین آدمی ہے۔ میں نے اس کی تعریفیں تو بہت سنی تھیں لیکن کبھی اس سے واسطہ نہ پڑا تھا لیکن اس ٹریپ سے مجھے اس کی ذہانت کا اندازہ ہو گیا ہے"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ میڈم۔ واقعی انتہائی کامیاب ٹریپ ہے۔ اگر آپ ساتھ نہ ہوتیں تو ہم لامحالہ اس ٹریپ میں پھنس جاتے"...... رابرٹ نے کہا۔

"تم اسے نظرانداز کر دو اور اپنا مشن مکمل کر دو۔ ہماری کامیابی اسی بات میں ہے کہ ہم انہیں مزید چیکنگ کا موقع دیئے بغیر اپنا کام مکمل کر کے یہاں سے نکل جائیں"...... لڑکی نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور کوئی اطلاع تو نہیں رہتی باقی"...... میڈم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نو مادام"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"...... لڑکی نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر فائل اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنے لگی۔ کافی دیر تک وہ فائل پڑھتی رہی اور پھر اس نے فائل بند کر کے واپس میز پر رکھی اور فون پیس اٹھا کر اسے آن کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ہنری سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شیری کالنگ یو"...... لڑکی نے اسی طرح مترنم لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام آپ۔ یس میڈم"...... ہنری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سپیشل پوائنٹ پر انتظامات کی کیا پوزیشن ہے"...... لڑکی نے پوچھا۔

"اوکے مادام"...... ہنری نے جواب دیا۔

"ہیلی کاپٹر پہنچ گئے ہیں"...... لڑکی نے پوچھا۔

"یس مادام۔ دو ہیلی کاپٹر آئے ہیں"...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آبدوز پہنچ گئی ہے"...... لڑکی نے پوچھا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے ہنری نے جواب دیا۔

"اوکے۔ رابرٹ کو میں نے حکم دے دیا ہے آج رات وہ مشن مکمل کر لے گا اس لئے تم نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ ایک سو

پچاس وارہیڈ ہیں اور تھامس کو کہہ دینا کہ وہ یہ وارہیڈ سیدھے کراشو کا پہنچا دے۔ راستے میں کہیں رکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ جب تک یہاں ان کی چوری کا علم ہو یہ اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائیں"...... لڑکی نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لڑکی نے اوکے کہا اور رسیور رکھ کر ایک بار پھر وہی فائل اٹھا لی۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم اس وقت ایک پہاڑی کے دامن میں گھاس پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ارد گرد خوبصورت جھرنے گر رہے تھے۔ علاقہ اس قدر سرسبز و شاداب تھا کہ اسے دیکھ کر انتہائی خوشگوار حیرت ہوتی تھی کہ پاکیشیا کو قدرت نے کسقدر حسن سے نوازا ہے۔

"عمران صاحب۔ کیا ہم واقعی یہاں تفریح کرنے آئے ہیں"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہیں تمہارے چیف نے کیا کہہ کر بھیجا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"انہوں نے کہا ہے کہ ہم سب لسبا کی پہنچ جائیں۔ وہاں عمران جولیا، صالحہ اور صفدر کے ساتھ موجود ہیں باقی تفصیلات وہ خود بتائے گا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"تو تم اب مجھ سے تفصیلات معلوم کرنا چاہتے ہو"۔ عمران نے

بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے چیف نے ہمیں یہاں تفریح کرنے تو نہیں بھیجا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ باقی سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے لیکن ان سب کے چہروں پر اشتیاق کے تاثرات صاف نمایاں تھے۔

"چیف نے تو تمہیں واقعی تفریح کرنے نہیں بھیجا لیکن میں نے تمہیں جولیا کی فرمائش پر تفریح کرنے کے لئے بلایا ہے اس لئے تفصیلات بعد میں معلوم کر لینا۔ یہاں گھومو پھرو، تفریح کرو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب وہ شیڈاگ۔ اس کا کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"اس کے بارے میں ہی ڈاگ جانے۔ تمہیں کیوں فکر ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو چند لمحے تو وہاں خاموشی طاری رہی پھر یکلخت سب بے اختیار ہنس پڑے۔ شاید عمران کی بات کا مطلب ان سب کو کچھ دیر بعد سمجھ آیا تھا۔

"تو شیڈاگ آپ کے نزدیک کسی کتیا کا نام ہے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"گرائمر میں کتیا کو بچ کہتے ہیں۔ مہذب لوگ اسے لیڈی ڈاگ کہتے ہیں اور جو غیر مہذب ہیں وہ اسے شیڈاگ کہتے ہوں گے۔ اب یہ تمہارا اپنا مسئلہ ہے کہ تم کس کیٹیگری میں اپنے آپ کو سمجھتے ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے پھر بکواس شروع کر دی ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب باقی رہ ہی کیا گیا ہے۔ بڑی مشکل سے صفدر یار جنگ نے خطبہ نکاح یاد کیا تھا مگر"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ٹائیگر اور سیاہ جیپ کو آپ کس خانے میں فٹ کریں گے"...... صفدر نے جولیا کے بولنے سے پہلے کہا۔

"بیچارہ میدانی علاقے میں رہ رہ کر میدان ہو چکا تھا۔ میرا مطلب ہے اسپاٹ اس لئے میں نے سوچا کہ چلو اسے پہاڑوں پر دو چار روز رہنے دو۔ شاید کچھ تبدیلی آجائے اور صرف ٹائیگر ہی نہیں وہاں جوانا اور جوزف بھی موجود ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جو سچ ہے وہ بتا دو۔ اگر ہم واقعی یہاں تفریح کرنے آئے ہیں تو پھر ہم واپس چلے جائیں گے"۔ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ چلو میں صالحہ اور صفدر کے ساتھ مل کر تفریح کر لوں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب اگر جولیا نے واپسی کا اعلان کر دیا تو پھر ہمیں بھی تو واپس جانا ہو گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے میں اکیلا تفریح نہیں کر سکتا۔ تم خود سوچو ایسا خوبصورت علاقہ اور رقیب روسیاہ رشید اور تھانیدارنی دونوں موجود نہ ہوں تو پھر کیا تفریح نہ ہو گی۔ یہاں کس چیز کی کمی ہے"...... عمران نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں چیف سے بات کرتی ہوں۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ کل سے ہم یہاں موجود ہیں اور تم سے پوچھ پوچھ کر تھک گئے ہیں اس لئے اب چیف فیصلہ کرے گا"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے پرس میں سے ایک چھوٹا سا لیکن وسیع رینج کا ٹرانسمیٹر نکال لیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹرانسمیٹر آن کرتی اچانک عمران کی جیب سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی اور وہ سب چونک پڑے۔

"اوہ۔ ایک تو یہ نقاب پوش خواہ مخواہ رنگ میں بھنگ کیا چرس افیم ڈالتا رہتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"چیف کالنگ۔ اوور"......چیف کی تیز آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر بے تقصیر۔ بندہ نادان مانگتا ہے جان کی امان نام ہے علی عمران ولد سر عبدالرحمن ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) نیلن یہ ڈگریاں علی عمران کی ہیں سر عبدالرحمن کی نہیں ہیں کیونکہ وہ تو پرانے زمانے کے میٹرک پاس ہیں اور اس کے باوجود کہتے یہی ہیں کہ پرانے زمانے کا میٹرک پاس آج کل کے ڈی ایس سی سے زیادہ پڑھے لکھے ہوتے ہیں۔ اوور"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"عمران فوری طور پر کاشا گو پہنچو۔ وہاں واردات کر دی گئی ہے۔ تمام ایٹمی اسلحہ وہاں سے نکال لیا گیا ہے اور اندر اور باہر موجود فوجیوں اور ملٹری انٹیلی جنس کے تقریباً پچھتر افراد کو ہلاک کر دیا گیا

ہے۔ سر سلطان اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف وہاں پہنچ چکے ہیں۔ صدر مملکت بھی پہنچ رہے ہیں۔ تم نے میرے نمائندہ خصوصی کے طور پر وہاں پہنچنا ہے۔ اوور"...... چیف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سوائے عمران کے باقی سب افراد کے چہرے تاریک ہو گئے۔

"لیکن میں وہاں جا کر کیا کروں گا چیف۔ اب وہاں مجرم بیٹھے کورس تو نہ گا رہے ہوں گے۔ جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ اوور"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجرموں نے وہاں سے ایک سو پچاس وار ہیڈ چوری کئے ہیں۔ ان کا وزن اتنا ہے کہ سوائے بڑے ٹرک کے وہ وہاں سے کسی صورت کہیں نہیں لے جائے جا سکتے اور ٹرک وہاں چل ہی نہیں سکتا اس لئے ہو سکتا ہے کہ مجرموں نے انہیں قریب ہی کہیں غاروں میں چھپا دیا ہو تاکہ معاملہ ٹھنڈا ہونے پر انہیں وہاں سے نکال لیں۔ تم نے وہاں جا کر اس بات کا جائزہ لینا ہے کہ وار ہیڈ کہاں ہو سکتے ہیں اور اگر لے جائے گئے ہیں تو کیسے اور کہاں لے جائے گئے ہیں۔ اوور"...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت ہے ان کے پیچھے بھاگنے کی۔ ہمارے سائنسدان اور بنا لیں گے۔ اوور"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ کیا تم ہوش میں ہو۔ اوور"...... چیف کی غصے سے بھری ہوئی آواز سنائی دی۔

"سوری چیف۔ میں یہاں تفریح کرنے آیا ہوں اور یہ جگہ اس قدر

خوبصورت ہے کہ یہاں آدمی ہوش میں رہ ہی نہیں سکتا۔ آپ سرداور سے بات کر لیں وہ آپ کو بتا دیں گے کہ جو وار ہیڈ چوری کئے گئے ہیں وہ نقلی ہیں۔ باقی رہی شیڈاگ۔ تو میں پہلے ہی صفدر کو بتا چکا ہوں کہ اس کی فکر ہی ڈاگ ہی کر سکتا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا تو عمران کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر ٹھیک ہے لیکن سرداور کو مجھے اطلاع دینی چاہئے تھی۔ اوور"...... چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"انہوں نے تو آپ کے نمائندہ خصوصی کو اطلاع دی تھی لیکن نمائندہ خصوصی کا گزارہ آج کل چونکہ فاقوں پر ہے اس لئے یادداشت بھوک کی وجہ سے کمزور ہو چکی ہے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم سے بعد میں بات ہو گی۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس پر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ سب ساتھی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب یہی سوچ رہے تھے کہ عمران نے اس بار چیف کو اندھیرے میں رکھا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"...... عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس مارتھ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے مارتھ۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ رات کو واردات ہو چکی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ مجھے معلوم ہے لیکن چونکہ ابھی منزل کی نشاندہی نہیں ہو سکی اس لئے میں نے آپ کو کال نہیں کیا تھا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب تک کی کیا تفصیل ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"جناب۔ ساحل سے پچاس کلومیٹر دور جزیرے راموتا میں دو سیاہ رنگ کے ہیلی کاپٹر مارک کئے گئے ہیں۔ یہ ہیلی کاپٹر وہاں سے کافی دور کھلے سمندر میں موجود ایک بحری جہاز سے اڑ کر جزیرے پر پہنچے تھے۔ پھر ایک آبدوز کی موجودگی بھی مارک کی گئی۔ یہ دونوں ہیلی کاپٹر پچھلی رات جزیرے سے دارالحکومت کی طرف جاتے دیکھے گئے۔ پھر ان کی واپسی کافی دیر بعد ہوئی۔ دونوں ہیلی کاپٹروں سے سامان نکال نکال کر آبدوز میں رکھا گیا۔ اس کے بعد آبدوز واپس سمندر میں چلی گئی جبکہ ہیلی کاپٹر واپس اس بحری جہاز پر پہنچ گئے۔ اس آبدوز کا رخ کراشوکا کی طرف ہے لیکن ابھی یہ وہاں پہنچی نہیں ہے جبکہ اس بحری جہاز کا رخ بھی کراشوکا کی طرف ہی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی ٹرانسمیٹر کال کچھ ہوئی ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"نو سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب مزید سیٹ اپ کی ضرورت نہیں ہے۔ سیٹ اپ سمیٹ دو۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں رکھ لیا۔

"یہ سب کیا ہوا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"یہ وہ کیس ہے جس کے مکمل ہونے کے بعد مجھے کوئی چیک نہیں ملے گا اس لئے میں نے بھی پرواہ نہیں کی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"حالانکہ آپ نے کیس مکمل کر لیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی کہاں مکمل ہوا ہے۔ وہ شیڈاگ تو ظاہر ہے ابھی یہاں موجود رہے گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ پلیز تفصیل بتا دیجئے ہم آپ کی منت کرتے ہیں ورنہ حقیقتاً ہم خودکشی کر لیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"اگر تنویر وعدہ کرے تو بتا دیتا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسا وعدہ"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"یہی خودکشی کرنے کا"...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"مجھے کیا ضرورت ہے خودکشی کرنے کی۔ خودکشی تو وہ کریں جو ناکام ہو گئے ہیں"...... تنویر نے جواب دیا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"ناکام تو وہ رہتا ہے جو امید کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتا ہے۔ میں تو ابھی "پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" والے مقولے پر عمل کر رہا ہوں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ پلیز وہ تفصیل"...... صفدر نے ایک بار پھر منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب تفصیل سن لیں کیونکہ ابھی تمہارے چیف کی چیختی دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دے گی کہ کہاں ہے شیڈاگ۔ ارے کہیں سے ڈھونڈ لاؤ اس شیڈاگ کو۔ بیچارہ چیف"...... عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ چیف کو کیا ضرورت ہے شیڈاگ کے لئے چیخنے چلانے کی"...... جولیا نے عمران کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا دیکھ لینا۔ میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ شیڈاگ کی فکر ہی ڈاگ ہی کرے گا۔ بہرحال تفصیل سن لو۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ حکومت کراغیا نے شیڈاگ نامی تنظیم کے متعلق اطلاع دی۔ یہ تنظیم بلیک تھنڈر کی طرح انتہائی منظم اور باوسائل ہے اور انتہائی جدید ترین ایجادات کو واردات میں استعمال کرتی ہے اور اس کا ٹارگٹ ایٹمی اسلحہ ہوتا ہے۔ ایٹمی اسلحے سے علیحدہ سٹور میں وارہیڈ

ہی رکھے جاتے ہیں ورنہ اصل ایٹمی اسلحہ تو انتہائی حفاظتی انتظامات میں ہوتا ہے اور اسے اس انداز میں چوری ہی نہیں کیا جا سکتا اور یہ بات بھی آپ کو معلوم ہے کہ وارہیڈز کو ایٹمی اسلحہ سے بہرحال علیحدہ رکھا جاتا ہے تاکہ کسی امکانی حادثے کا بھی امکان نہ رہے۔ چنانچہ وارہیڈز کا ایک سٹور یہاں لسباکی سے ملحقہ پہاڑی علاقے میں بنایا گیا ہے جو زیر زمین ہے اور اس میں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ چیف کا بھی یہی خیال تھا کہ شیڈاگ کا ٹارگٹ یہی وارہیڈ ہی ہوں گے۔ شیڈاگ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتی ہے اور جہاں بھی اس نے وارداتیں کی ہیں وہاں کے ایجنٹ ابھی سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ شیڈاگ واردات کر چکی ہوتی ہے۔ اسی خدشے کے پیش نظر میں نے سرداور سے بات کی اور سرداور نے ایٹمی اسلحہ کے انچارج سے بات کی تو معلوم ہوا کہ ایک سو پچاس وارہیڈز سٹور میں موجود ہیں۔ یہ وارہیڈز کافی وزنی ہوتے ہیں اور انہیں خصوصی انداز میں پیک کیا جاتا ہے۔ اسی خدشے کے پیش نظر کہ جب تک ہم شیڈاگ کو تلاش کریں وہ واردات ہی نہ کر جائے اس لئے سرداور سے بات کر کے انتہائی خاموشی سے وہاں سے اصل وارہیڈز اٹھوا لئے گئے اور ان کی جگہ پلاسٹک کے بنائے ہوئے نقلی وارہیڈز ویسی ہی پیکنگ میں وہاں رکھوا دیئے۔ اس کے ساتھ ہی چیف کو کہہ کر ملٹری انٹیلی جنس کے چیف سے اس سٹور کے گرد خصوصی فورس لگوا دی۔ اس کے علاوہ

میں نے یہاں ایک کیبن کے سامنے ایک سیاہ رنگ کی جیپ کھڑی کروا دی اور اس پر شیڈاگ کا مخصوص نشان جو ایک کتیا کا چہرہ ہے بنوا دیا اور ٹائیگر کو وہاں اس کیبن میں پہنچا دیا۔ اس کیبن کے گرد جوزف اور جوانا خفیہ طور پر پہرہ دے رہے ہیں۔ یہ میں نے شیڈاگ کو ٹریس کرنے کے لئے ٹریپ بنایا تھا کہ جیسے ہی شیڈاگ کو اس بارے میں اطلاع ملے گی وہ لازماً اسے چیک کرائے گی اس طرح اس کا کوئی نہ کوئی آدمی ہاتھ آجائے گا اور کام کو آگے بڑھایا جائے گا۔ آپ سب لوگوں سمیت میں یہاں اس لئے آ گیا کہ میرا خیال تھا کہ شیڈاگ کے آدمیوں نے لازماً نزدیک ترین علاقے لسباکی کو ہی اپنا آپریشنل ہیڈ کوارٹر بنایا ہو گا اور وہ یہاں سے سٹور میں کارروائی کریں گے۔ اس کے علاوہ میں نے ایک اور انتظام بھی کیا تھا۔ سر سلطان کی مدد سے بحریہ کا ایک خصوصی سیل میں نے قائم کرا دیا جس کا انچارج مارتھ ہے۔ یہ مارتھ چیکنگ مشینری کا ماہر ہے۔ اس نے ایک خلائی سیارے کی مدد سے چیکنگ شروع کر دی اور ابھی اس کی رپورٹ تم سن چکے ہو۔ اب تمہیں یہ بات سمجھانے کی ضرورت نہیں کہ کس طرح واردات مکمل ہوئی ہے البتہ مجھے افسوس ہے کہ شیڈاگ نے ہمارے ملک کے چھتر افراد کو انتہائی سفاکی سے ہلاک کر دیا ہے اور اسے اس کا حساب دینا ہو گا۔ بہرحال جب اسے معلوم ہو گا کہ وہ نقلی وارہیڈز لے آئی ہے تو پھر اسے معلوم ہو گا کہ پاکیشیا احمقوں کا ملک نہیں ہے کیونکہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی

ہمارے ملک کی نمائندگی نہیں کرتی"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور وہ سب اس کے آخری فقرے کو سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ سیکرٹ سروس احمقوں کا ٹولہ ہے"۔ جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"میں نے کب کہا ہے۔ ویسے تمہاری مرضی۔ جو چاہے سمجھ لو کیونکہ تم بہرحال ڈپٹی چیف ہو"...... عمران نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب اس قدر منظم واردات کرنے والے کیا صرف یہی چند لوگ ہوں گے۔ کیا ان کا انچارج جو کوئی بھی ہو گا دارالحکومت میں موجود نہ ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"ضرور ہو گا لیکن ظاہر ہے دارالحکومت کے لاکھوں کروڑوں افراد میں سے اسے کیسے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اسی لئے تو میں نے ٹرانسمیٹر کال کے بارے میں پوچھا تھا مگر کوئی ٹرانسمیٹر کال بھی نہیں ہوئی ورنہ اس کا منبع چیک کر کے اس تک پہنچا جا سکتا تھا"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو اب آپ ان کی واپسی کا انتظار کریں گے لیکن پھر انہیں کیسے تلاش کیا جا سکے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"دیکھو۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ وہ اس بار کی طرح احمقانہ انداز میں کام نہیں کریں گے اور اتنی بات تم بھی جانتے ہو کہ جہاں

انہوں نے عقلمندی کا مظاہرہ شروع کیا وہاں ہمارے لئے راستے کھلتے
چلے جائیں گے"...... عمران نے کہا اور سب نے اس انداز میں سر ہلا
دیئے جیسے وہ عمران کی بات کا مطلب بخوبی سمجھ گئے ہوں اور پھر اس
سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران کے ہاتھ میں موجود ٹرانسمیٹر
سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا
بٹن آن کر دیا۔

"چیف کالنگ۔ اوور"...... چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سپیکنگ۔
اوور"۔ اس بار عمران کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

"مارتھ نے تمہیں رپورٹ دی ہے۔ سرداور نے واقعی اپنی تجویز
سے شیڈاگ کی واردات ناکام بنا دی ہے لیکن پاکیشیا کے پچھتر افراد
کی ہلاکت کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا اس لئے اب شیڈاگ کی
گرفتاری ضروری ہو گئی ہے۔ اوور"...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"مطلب ہے کہ چیک ملے گا۔ اوور"...... عمران نے اسی طرح
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس۔۔ نہ صرف اس شیڈاگ کی گرفتاری پر بلکہ اس واردات کی
تکمیل کا چیک بھی تمہیں دیا جائے گا کیونکہ تم نے پاکیشیا کے ایک
سو پچاس انتہائی قیمتی وارہیڈز بچائے ہیں لیکن یہ دونوں چیک اکٹھے
دیئے جائیں گے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"پھر وہی کنجوسی اب کرتے رہو دوسرے مشن کی تکمیل کا
انتظار۔ یہ کون سوچے گا کہ جیسے آج بھوک لگی ہوئی ہے وہ کیا کرے
گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بھوک کا علاج ہمارے ذمے۔ آئیے"...... صفدر نے
مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کہاں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہاں ہوٹل میں اور کہاں"...... صفدر نے کہا۔ اب سارے
ممبرز اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"لاحول ولا قوۃ۔ یہاں کے ہوٹل اس قابل کہاں ہیں جہاں علی
عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کھانا کھا سکے۔ اس سے تو
بہتر ہے کہ آدمی بھوکا ہی رہ جائے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

"اوہ۔ تو آپ واپسی کا کاشن دے رہے ہیں۔ ٹھیک ہے آئیں
چلیں۔ دارالحکومت میں آپ جس ہوٹل مین بھی کہیں گے آپ کو
کھانا کھلا دیا جائے گا"...... صفدر نے کہا اور سب ممبرز بے اختیار
ہنس پڑے۔

"تین بھوکے اور بھی ہیں"...... عمران نے مرے مرے سے لہجے
میں کہا۔

"تین۔ کون تین"...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ٹائیگر، جوزف اور جوانا۔ بیچارے پہاڑیوں میں بیٹھے میرے حق

میں دعائیں کر رہے ہوں گے کہ میں کسی کو احمق بنا کر کھانے کا انتظام کراؤں"...... عمران نے کہا تو فضا بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی شیری نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھا لیا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس شیری اٹنڈنگ یو"...... شیری نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام وکٹری۔ ہم خطرے کی حدود سے نکل آئے ہیں"۔ دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"گڈ شو۔ کہاں سے بات کر رہے ہو"...... شیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کراشوکا کے قریب ہم پہنچ چکے ہیں اور یہاں سے کراشوکا صرف ایک سو بحری میل دور ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی پرابلم۔ کوئی رکاوٹ"....... شیری نے پوچھا۔

"نو میڈم۔ جیسا کہ میں نے آپ کو صبح بتایا تھا کہ سب کام اوکے ہو گیا۔ بالکل نارمل انداز میں۔ صرف پاکیشیائی بحریہ سے خطرہ تھا لیکن اب وہ خطرہ بھی ہر لحاظ سے ختم ہو چکا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب میری ہدایات سن لو۔ تم نے کراشوکا کے جنوبی ساحل پر پہنچنا ہے۔ وہاں گھاٹ کے قریب ایک سرخ رنگ کی عمارت ہے۔ اس عمارت پر ریڈ سی ہوٹل کا بورڈ موجود ہو گا۔ تم وہاں جاؤ گے اور اس کے مینجر سے ملو گے۔ مینجر کا نام انتھونی ہے۔ تم نے اسے اپنا نام اور شیڈاگ کا مخصوص کوڈ بتانا ہے۔ وارہیڈز وصول کرنے کا سارا کام وہ کرے گا۔ جب وہ انہیں لے جائے گا تو تم نے مجھے کال کرنا ہے تاکہ میں یہاں سے روانگی کا بندوبست شروع کر دوں"....... شیری نے کہا۔

"یس مادام"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور شیری نے اوکے کہہ کر فون آف کر دیا اور سامنے میز پر پڑا ہوا ایک غیر ملکی رسالہ اٹھا کر اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر تقریباً چار گھنٹوں کے بعد فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو شیری نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"شیری اٹنڈنگ۔ کیا رپورٹ ہے"....... شیری نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"مشن مکمل ہو گیا ہے مادام۔ وارہیڈز لے جائے جا چکے ہیں مادام اور اب ہم فارغ ہیں"....... رابرٹ نے جواب دیا۔

"کوئی پرابلم"....... شیری نے پوچھا۔

"نو میڈم۔ سب کام اوکے ہوا ہے۔ یہاں پہلے سے ہی سب انتظامات کر لئے گئے تھے"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے اب تم اپنے ساتھیوں سمیت کارمن چلے جاؤ۔ میں اب وہاں پہنچوں گی۔ پھر نئے مشن کے سلسلے میں میٹنگ کی جائے گی"۔ شیری نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مادام"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور شیری نے رسیور رکھ دیا۔

شیری کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اس نے ایک انتہائی اہم ترین مشن کامیابی سے مکمل کر لیا تھا۔ وہ کافی دیر تک رسالہ پڑھتی رہی۔ پھر اس نے رسالہ بند کیا۔ اس نے میز پر پڑے ہوئے عام سے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہوٹل سروس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کمرہ نمبر ایک سو ایک تیسری منزل سے شیری بول رہی ہوں۔

میں نے کارمن جانا ہے برائے کرم سب سے پہلی جو فلائٹ مل سکے
اس پر میرے لئے ٹکٹ بک کرا دیں"...... شیری نے کہا۔

"یس مس۔ ہمارا آدمی آپ کے پاس پہنچ رہا ہے۔ آپ اسے اپنے
کاغذات دے دیں۔ ٹکٹ آپ کو کمرے میں مل جائے گا اور آپ کو
ایئرپورٹ پر ڈراپ بھی کر دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے
مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تھینک یو"...... شیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ
دیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... شیری نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان
جس نے سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے کوٹ پر ہوٹل کا
مخصوص بیج لگا ہوا تھا۔

"مس صاحبہ کارمن کے لئے کل صبح کی فلائٹ ہی مل سکتی ہے۔
اگر آپ چاہیں تو"...... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس سے پہلے کوئی فلائٹ نہیں"...... شیری نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"میڈم شام کی فلائٹ پر بکنگ اوکے ہو چکی ہے۔ چانس پر بھی
کوئی سیٹ نہیں ہے ورنہ میں سیٹ حاصل کر لیتا"...... نوجوان
نے جواب دیا۔

"اوکے پھر صبح کی فلائٹ پر ہی بکنگ کرا لو"...... شیری نے کہا
اور سائیڈ پر پڑا ہوا اپنا پرس اٹھایا اور اس میں سے ایک لفافہ نکال کر

اس نے نوجوان کی طرف بڑھا دیا۔

"میں ایک گھنٹے بعد حاضر ہوں گا"...... نوجوان نے مؤدبانہ
انداز میں کہا اور شیری کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ سلام کر کے
واپس مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا اور پھر ایک گھنٹے کے بعد وہی
نوجوان ایک بار پھر آیا اور اس نے صبح کی فلائٹ کا اوکے ٹکٹ دے
دیا اور ساتھ ہی کاغذات بھی۔

"تھینک یو"...... شیری نے اس سے ٹکٹ اور کاغذات لیتے
ہوئے کہا اور نوجوان سلام کر کے واپس چلا گیا۔ شیری نے کاغذات
اور ٹکٹ اپنے پرس میں رکھے۔ چونکہ اسے رات یہاں رہنا تھا اور اس
کا پورا گروپ واپس جا چکا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ آج رات وہ
کسی اچھے سے کلب میں فنکشن اٹنڈ کرے گی۔ چنانچہ وہ اٹھی اور باتھ
روم کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ اچانک وہ چونک پڑی۔ اس کی
کلائی پر موجود چین سے قفل والی جگہ سے ہلکی ہلکی اس کے بازو میں
سنسناہٹ محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے چین کے ایک حصے پر انگلی
رکھ کر اسے دبایا تو ہاتھ میں پیدا ہونے والی سنسناہٹ ختم ہو گئی۔
شیری تیزی سے مڑی، اس نے وارڈروب کھولا، اس کے نیچے ایک
بیگ موجود تھا۔ اس نے بیگ کھولا اور اس میں موجود چھوٹا سا بیوٹی
بکس اٹھا کر وہ تیزی سے باتھ روم سے داخل ہو گئی۔ واشن بیسن کا
پانی پوری رفتار سے کھول کر اس نے بیوٹی باکس کے ایک کونے کو
تین بار مخصوص انداز میں دبایا تو باکس میں سے سیٹی کی ایک ہلکی

سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو۔ شیری کالنگ۔ اوور"...... شیری نے آہستہ سے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد باکس میں سے ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"مجھے کاشن ملا ہے۔ اوور"...... شیری نے کہا۔

"ویٹ کرو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو شیری۔ تمہیں کاشن ایشیا سیکشن کی طرف سے دیا گیا ہے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے اسی مشینی آواز نے کہا تو شیری نے بیوٹی باکس کے ایک دوسرے حصے کو تین بار مخصوص انداز میں دبایا تو باکس میں سے ایسی آواز نکلنے لگی جیسے ٹیلی فون کی گھنٹی کہیں دور بج رہی ہو۔

"شیری کالنگ۔ شیری کالنگ۔ اوور"...... شیری نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ایشیا سیکشن آف شیڈاگ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک اور مشینی آواز سنائی دی۔

"مجھے ایشیا سیکشن کی طرف سے کاشن دیا گیا ہے۔ اوور"۔ شیری نے کہا۔

"ویٹ کرو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو شیری۔ تمہارے چیف نے تمہیں کاشن دیا ہے۔ اوور اینڈ آل"...... چند لمحوں بعد اسی مشینی آواز نے جواب دیا اور شیری نے

اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر باکس کے اس حصے کو مخصوص انداز میں پریس کر کے اس نے واش بیسن کا پانی بھی بند کر دیا اور باتھ روم سے باہر آ کر وہ پہلے سیدھی الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھول کر بیوٹی باکس کو واپس بیگ میں ڈالا اور پھر الماری بند کر کے وہ مڑی اور کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔ میز پر کارڈلیس فون پیس موجود تھا۔ یہ فون پیس دراصل خصوصی ساخت کا تھا اور اس سے کال ایک نامعلوم خلائی سیارے کے ذریعے دوسرے فون سے لنک ہوتی تھی اس لئے نہ اس کی کال کیچ ہو سکتی تھی اور نہ ہی اس کال کی مدد سے کسی کو ٹریس کیا جا سکتا تھا۔ شیری نے فون پیس اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ایشیا سیکشن اٹنڈنگ"...... چند لمحوں بعد ایک سخت اور کھردری سی آواز سنائی دی۔

"شیری بول رہی ہوں۔ چیف نے مجھے سپیشل کاشن دیا ہے"۔ شیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو شیری۔ چیف اسکاٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک انتہائی سخت اور تیز مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ حکم"...... شیری نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ چیف کے پاس کوئی نیا مشن آ گیا ہو گا جو اس نے اس کے اور اس کے گروپ کے ذمہ لگانا ہو گا اس لئے اسے کال کیا

گیا ہے۔

" پاکیشیا مشن تم نے مکمل کر لیا ہے شیری "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شیری بے اختیار چونک پڑی کیونکہ یہ بات اس کے لئے نئی تھی۔ رابرٹ نے یقیناً اسے رپورٹ دینے کے بعد سیکشن ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دی ہو گی۔ یہ اس کی ڈیوٹی تھی۔

" یس چیف۔ آپ کو رابرٹ نے رپورٹ دے دی ہو گی "۔ شیری نے جواب دیا۔

" ہاں۔ اس نے تو مجھے رپورٹ دے دی ہے لیکن تم نے جو وار ہیڈز پاکیشیا سٹور سے اٹھوا کر کراشوکا بھجوائے ہیں وہ سب نقلی ہیں۔ پلاسٹک کے بنے ہوئے ہیں البتہ اس کی پیکنگ اصل ہے "۔ دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا تو شیری کے دماغ میں یکلخت جیسے ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔ اس کا پورا جسم ایک لمحے میں پسینے میں بھیگ گیا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ چیف۔ یہ کیسے ممکن ہے "۔ شیری نے بری طرح ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں درست کہہ رہا ہوں۔ میں نے اس کی تصدیق بھی کر لی ہے۔ اب تم خود بتاؤ کہ شیڈاگ کی کیا ساکھ باقی رہ گئی "...... چیف کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

" لیکن چیف۔ ان کے اصل اور خفیہ سٹور سے انہیں اٹھایا گیا ہے۔ وہ کیسے نقلی ہو سکتے ہیں "...... شیری کے ذہن میں ابھی تک یہ

بات نہ بیٹھ رہی تھی کہ اس نے جو وار ہیڈز اٹھائے ہیں وہ نقلی ہو سکتے ہیں۔

" مجھے خود اس پر حیرت ہوئی تھی اس لئے میں نے تمہیں کال کرنے سے پہلے اپنے طور پر اس کی تحقیقات کی ہیں اور مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کام پاکیشیا کے علی عمران کا ہے۔ کراغیا حکومت نے حکومت پاکیشیا کو سرکاری طور پر شیڈاگ کی پاکیشیا آمد کی اطلاع دی۔ اس آدمی جس نے یہ راز لیک آؤٹ کیا، کو گرفتار کر کے سزا دے دی گئی لیکن حکومت پاکیشیا کو بہرحال علم ہو گیا اور چونکہ انہیں معلوم ہے کہ شیڈاگ صرف ایٹمی اسلحہ کو ٹریس کرتی ہے اور اس وقت ایٹمی اسلحے میں اصل چیز وار ہیڈز ہوتے ہیں اس لئے انہوں نے یہ کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ریفر کر دیا اور پاکیشیا کے ایک سائنسدان سرداور نے اس عمران کے ساتھ مل کر وزارت دفاع کے اعلیٰ ترین افسروں سے رابطہ کیا اور پھر خاموشی سے یہ کام کر دیا گیا۔ اصل وار ہیڈز وہاں سے ہٹا کر کسی اور سٹور میں پہنچا دیئے گئے اور ان کی جگہ پلاسٹک کے بنے ہوئے نقلی وار ہیڈز تیار کر کے وہاں اصل پیکنگ میں رکھوا دیئے اور پھر اس کے ساتھ ہی انہوں نے وہاں نگرانی بھی سخت کر دی اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس سٹور کے قریبی علاقے لسبا کی پہنچ گیا لیکن تم نے اپنی فطرت کے مطابق فوری ایکشن کیا اور مال راتوں رات اڑا لیا اس طرح تم نے مشن تو مکمل کر لیا لیکن شیڈاگ کی ساکھ کو ناقابل تلافی دھچکا پہنچا ہے۔ اب تم بتاؤ کہ

"تمہیں اس کی کیا سزا دی جائے" ...... چیف نے انتہائی سرد اور سخت لہجے میں کہا تو شیری کا چہرہ یکلخت ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا۔

"چیف۔ جو سزا آپ دیں گے وہ مجھے قبول ہو گی لیکن اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ آج سے پہلے ایسا واقعہ کبھی پیش نہیں آیا اور میں نے تو ہمیشہ انتہائی تیز رفتاری سے اپنا ہر مشن مکمل کیا ہے" ...... شیری نے رک رک کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے لیکن اب مشن فوری طور پر مکمل نہیں ہو سکتا تھا اس لئے حکومت کراشوکا کو نہ صرف اس کی دی ہوئی ایڈوانس رقم واپس کر دی گئی ہے بلکہ انہیں شرمندگی کے طور پر اتنی ہی رقم ہرجانے کی صورت میں بھی ادا کر دی گئی ہے" ...... چیف نے کہا۔

"ایسا ہی ہونا تھا چیف۔ لیکن" ...... شیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا تم یہ داغ دھونے کے لئے تیار ہو۔ میں تمہیں ایک چانس اور دینا چاہتا ہوں" ...... دوسری طرف سے چیف نے کہا تو شیری کا زرد چہرہ یکلخت چمک اٹھا۔

"یس چیف۔ یہ آپ کی خصوصی مہربانی ہو گی" ...... شیری نے کہا۔

"تمہیں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنا ہو گا اب جب تک ان کا خاتمہ نہ ہو جائے پاکیشیا میں ہمارا مشن مکمل نہیں ہو

سکتا۔ کیا تم اس کے لئے تیار ہو" ...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں ہر قیمت پر ان کا خاتمہ کر دوں گی" ...... شیری نے کہا۔

"تو پھر پوری قوت سے ٹوٹ پڑو ان پر۔ ایکشن گروپ کو بلواؤ اور انتہائی جدید مشینری سے کام لو۔ یہ کام جس قدر تیز رفتاری سے ممکن ہو سکے کرو اور یہ سن لو کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کمزور نہ سمجھنا لیکن مجھے تمہاری اور ایکشن گروپ کی صلاحیتوں اور شیڈاگ کی جدید ترین مشینری پر مکمل اعتماد ہے" ...... چیف نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ میں موت بن کر ان پر جھپٹ پڑوں گی"۔ شیری نے جواب دیا۔

"پہلے اس عمران کا خاتمہ کرنا۔ یہ اکیلا پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس سے زیادہ طاقتور ہے۔ وہاں رہائش اور کاریں حاصل کر لینا اور اب میرا اور تمہارا رابطہ اس وقت ہو گا جب تم کامیابی حاصل کر لو گی ورنہ نہیں" ...... چیف نے کہا۔

"اوکے چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب میں خود ہی سارا کام کر لوں گی" ...... شیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو شیری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر کے اسے سامنے میز پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر سوچ کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا لیکن اس کے
ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور فراخ پیشانی پر شکنیں نظر آ رہی تھیں۔
بلیک زیرو کچن میں تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھوں
میں چائے کی پیالیاں تھیں۔ ایک پیالی اس نے عمران کے سامنے
رکھی اور دوسری خود لے کر وہ اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

" عمران صاحب۔ آپ نے اپنی بے پناہ ذہانت سے شیڈاگ کا
مشن تو ناکام کر دیا ہے پھر اب آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں"۔
بلیک زیرو نے کہا۔

" اس لئے کہ انہیں بہرحال اب تک معلوم ہو چکا ہو گا کہ ان کا
مشن ناکام رہا ہے اور وارہیڈز کو زیادہ عرصے تک مخصوص سٹور سے
باہر نہیں رکھا جا سکتا اس لئے وہ لازماً دوسرا وار کریں گے اور جس
انداز میں انہوں نے مشن مکمل کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ

انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کے عادی ہیں۔ انتہائی جدید ترین
مشینری استعمال کرتے ہیں اور انتہائی سفاکی سے اپنے مخالفوں کو
ہلاک کر دیتے ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تو آپ کا خیال ہے کہ وہ دوبارہ اس سٹور پر حملہ کریں گے"۔
بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ گو میں نے سرداور سے مل کر وہاں ایسی خصوصی مشینری
ایمرجنسی طور پر منگوا کر نصب کر دی ہے کہ اب وہ اس کے حفاظتی
انتظامات کو پہلے کی طرح ٹریس نہ کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ ارد
گرد کی پہاڑیوں پر خصوصی چیک پوسٹیں بھی بنوا دی ہیں اور اس
پورے علاقے کو نان ایئر زون قرار دے دیا ہے لیکن اس کے باوجود
بہرحال ان کا خاتمہ ضروری ہے ورنہ ہم ہمیشہ کے لئے خطرے کی زد
میں رہیں گے کیونکہ ایٹمی اسلحہ فوری استعمال تو نہیں ہو سکتا کہ وہ
ختم ہو جائے گا اور کب تک وہاں اس قسم کے حفاظتی انتظامات کئے
جا سکیں گے۔ اس کے علاوہ ہمارے اور سٹورز بھی ہیں، ایٹمی
لیبارٹریاں بھی ہیں، ایٹمی سائنسدان بھی ہیں۔ ہم کس کس کی اور
کب تک ان سب کی حفاظت کرتے رہیں گے"...... عمران نے
کہا۔

" آپ کی بات درست ہے لیکن آپ نے جن اطلاع دینے والی
ایجنسیوں سے بات کی ہے کسی نے بھی اس کے بارے میں کوئی
تفصیل نہیں بتائی۔ پھر"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اسی لئے تو میں اور زیادہ پریشان ہو گیا ہوں۔ ہمیں بہرحال ان کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہے چاہے وہ کتنی بڑی تنظیم ہی کیوں نہ ہو"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے تو حیرت اس بات پر ہو رہی ہے کہ اتنا بڑا مشن انہوں نے مکمل کر لیا لیکن نہ کوئی ٹرانسمیٹر کال کیچ ہو سکی اور نہ کوئی مشکوک آدمی سامنے آ سکا ہے"...... عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"آپ کا وہ ٹائیگر والا ٹریپ بھی کامیاب نہیں ہو سکا"...... بلیک زیرو نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ بھی بے کار رہا ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بحریہ نے تو بہرحال انہیں ٹریس کر لیا تھا اگر وہ انہیں پکڑ لیتے تو بات بن جاتی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ وہ اس قدر تیزی سے کام کریں گے"...... عمران نے کہا اور اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"ہاں۔ عمران بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"صاحب جی۔ ابھی ایک عورت کا فون آیا ہے۔ اس نے اپنا عجیب سا نام بتایا ہے۔ شیڈاگ یا ایسا ہی نام تھا۔ اس نے کہا ہے کہ آپ کو تلاش کر کے آپ تک اس کا پیغام پہنچا دوں کہ اگر آپ پاکیشیا کو ناقابل تلافی نقصان سے بچانا چاہتے ہیں تو اس سے رابطہ کریں۔ اس نے ایک فون نمبر بھی دیا ہے"...... سلیمان نے کہا اور ساتھ ہی اس نے وہ فون نمبر بھی بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کر لیتا ہوں بات"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ نمبر تو پاکیشیا کا نہیں ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے جو لاؤڈر کی وجہ سے سلیمان کی بات سن رہا تھا بول پڑا۔

"ہاں۔ اس نمبر کی ساخت بتا رہی ہے کہ یہ کسی خلائی سیارے کے ذریعے رابطے کا نمبر ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیا کہنا چاہتی ہو گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے میری ذہانت کی داد دینا چاہتی ہو گی لیکن خالی داد کا میں کیا کروں گا البتہ اگر کوئی بھاری سا چیک مل جاتا تو کم از کم مجھے بھی احساس ہوتا کہ اس ملک میں ذہانت کی بھی قدر کی جاتی ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ چونکہ آپ کو اس مشن کا چیک نہیں ملا اس لئے آپ کے نزدیک آپ کی ذہانت کی قدر نہیں کی جاتی"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہی تو مصیبت ہے کہ یہاں پاکیشیا میں مجھ سے بھی زیادہ عقلمند لوگ موجود ہیں۔ ان کے سامنے بھلا میری ذہانت کا چراغ کہاں جل سکتا ہے۔ بہرحال دیکھو شاید کچھ قدر شناس مالی طور بھی آ جائے۔ تم جا کر سپیشل مشین آن کر دو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب اسے گئے ہوئے کچھ دیر ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور وہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو سلیمان نے بتائے تھے۔

"یس۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ یورپ کے کسی ملک کی رہنے والی ہے۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مادام شیری بول رہی ہوں عمران۔ میرا تعلق شیڈاگ سے ہے۔ تم نے شیڈاگ کا مشن ناکام کر کے اپنی موت کے پروانے پر خود ہی دستخط کر دیئے ہیں۔ اب نہ صرف تم بلکہ تمہارے ملک کی سیکرٹ سروس کا ہر آدمی موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ تمہارے ملک کی تمام لیبارٹریاں بھی تباہ کر دی جائیں گی۔ اس

سائنسدان سرداور کی موت بھی یقینی ہے جس نے تمہارے ساتھ مل کر شیڈاگ کے مشن کو ناکام کیا ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں کہ تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے جو ہو سکتا ہے کر لینا"...... دوسری طرف سے بولنے والی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ارے ارے اتنا غصہ۔ کمال ہے۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم میری ذہانت کی قدر کرو گی۔ مجھے شاباش دو گی۔ ویسے کیا تم نے تنظیم کا نام اپنا مناسبت سے رکھا ہے یا تم اس ڈاگ خاندان کی کوئی ادنیٰ سی کارکن ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شیڈاگ بین الاقوامی تنظیم ہے سمجھے اور تم جیسے پاکیشیائی چیتھڑوں میں یہ ہمت نہیں ہے کہ اس سے ٹکراؤ۔ میں تو اس کے ایک سیکشن کی انچارج ہوں لیکن تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کے لئے موت کا پیغامبر بھی ثابت ہوں گی۔ یہ بات نوٹ کر لو کہ اب سے ایک گھنٹے کے اندر اندر تمہارے ملک کی ایک اہم عمارت تباہ کر دی جائے گی اور یہی آغاز ہو گا ایک طویل سلسلے کا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو آپریشن روم میں داخل ہوا تو اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

"سوری عمران صاحب۔ کوئی نشاندہی نہیں ہو سکی"۔ بلیک زیرو نے کہا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مادام شیری۔ نام تو نامانوس سا ہے۔ بہرحال کوشش تو کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا لیا۔

"اس نے جو دھمکی دی ہے اس کا کیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ دارالحکومت میں تو سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں اہم عمارتیں ہوں گی۔ بہرحال تم بے فکر رہو۔ دانش منزل کو فی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ مسلسل نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

"روز کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جم کارٹن سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جم کارٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے کہا۔

"یس پرنس۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک بین الاقوامی تنظیم ہے شیڈاگ۔ جو سنا ہے کہ صرف ایٹمی اسلحہ کو ٹریٹ کرتی ہے اس کی ایک رکن ہے مادام شیری۔ ان

دونوں میں سے کسی کے بارے میں تمہیں کچھ معلوم ہے"۔ عمران نے کہا۔

"شیڈاگ اور مادام شیری۔ نہیں پرنس۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا کوئی ٹپ دے سکتے ہو جہاں سے ان کے بارے میں معلومات مل سکیں۔ معاوضے کی فکر مت کرو"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے کام کے لئے معاوضے کی کیسے فکر ہو سکتی ہے پرنس۔ لیکن فوری طور پر میں کچھ بتا نہیں سکتا البتہ اگر آپ کچھ وقت دیں تو میں اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں"۔ جم کارٹن نے کہا۔

"کتنا وقت چاہتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"کم از کم دو روز تو دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے میں دو روز بعد پھر کال کروں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس قدر خفیہ تنظیم۔ نجانے یہ لوگ کس طرح چھپے رہتے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ تنظیم ابھی نئی وجود میں آئی ہے ورنہ لازماً کسی نہ کسی کو تو اس بارے میں معلوم ہوتا"...... عمران نے جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس فرام دس اینڈ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے سرداور نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سرداور آپ نے عمران سے مل کر وار ہیڈز کو تبدیل کر کے ایک مجرم تنظیم کے مشن کو ناکام بنا دیا ہے۔ اب اس تنظیم کی طرف سے عمران کو دھمکی دی گئی ہے کہ وہ اس کا انتقام عمران اور آپ سے لے گی۔ میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ کی لیبارٹری اور آپ کے حفاظتی انتظامات تسلی بخش ہیں یا نہیں یا اس سلسلے میں مزید کچھ کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے میرا خیال رکھا۔ ویسے تو میں نے اپنی لیبارٹری اور اپنے انتظامات اپنے طور پر فول پروف بنا رکھے ہیں لیکن آپ کی کال کے بعد میں مزید محتاط ہو جاؤں گا البتہ آپ سے درخواست ہے کہ آپ عمران کی حفاظت کا خصوصی انتظام کریں۔ یہ پاکیشیا کا ایک ایسا سرمایہ ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں ہو سکتا اور وہ لاابالی آدمی ہے"...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"عمران میرا نمائندہ خصوصی ہے سرداور اور میں نے اسے اس

لئے اپنا نمائندہ خصوصی نہیں بنایا کہ چھپ کر بیٹھ جائے۔ وہ میدان میں اترے گا تو اس تنظیم کا خاتمہ ہو گا اس لئے مجھے اس کی طرف سے فکر نہیں ہے البتہ آپ چونکہ فیلڈ کے آدمی نہیں ہیں اس لئے آپ کی طرف سے مجھے فکر تھی"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کی مہربانی جناب۔ میں بہرحال خصوصی طور پر محتاط ہو جاتا ہوں"...... سرداور نے کہا تو عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اس مادام شیری اور اس کے آدمیوں کو ہر قیمت پر ٹریس ہونا چاہئے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب ایک علم نجوم رہ گیا ہے۔ اسی سے ٹریس ہو سکتے ہیں اور تو بظاہر کوئی چارہ نظر نہیں آتا وہ البتہ کچھ نہ کچھ کریں گے تو دیکھا جائے گا"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"شیڈاگ کی کسی مادام شیری کی طرف سے عمران کو دھمکی دی گئی ہے کہ اس نے ایٹمی سٹور کا مشن ناکام بنایا ہے تو اس کا انتقام

لیا جائے گا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ کچھ دیر بعد دارالحکومت کی اہم عمارت تباہ کر کے اس دھمکی کی تکمیل کا آغاز کیا جائے گا۔ تم پوری سیکرٹ سروس کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ دو دو کے گروپ کی صورت میں پورے شہر کا راؤنڈ لگاتے رہیں۔ اگر کوئی عمارت تباہ ہو تو فوری طور پر وہاں پہنچیں اور مجرموں کا کوئی نہ کوئی سراغ لگانے کی کوشش کریں۔ اس کے علاوہ مشکوک افراد کی نگرانی بھی کریں"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اگر کوئی واردات ہو تو مجھے فوری طور پر اطلاع دی جائے"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر مزید کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"اوکے۔ میں بھی اب تلاش مادام شیری کے لئے نکلتا ہوں۔ ویسے تم دانش منزل میں آج سے ریڈ الرٹ رہو گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ساتھ ہی وہ بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ایک بڑے سے کمرے میں دیوار کے ساتھ ایک مستطیل شکل کی مشین نصب تھی۔ اس مشین کے سامنے ایک یورپی نوجوان سٹول پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ کمرے میں ایک کرسی پر مادام شیری بھی موجود تھی۔ یہ کمرہ جس عمارت میں تھا وہ عمارت دارالحکومت سے دو سو کلومیٹر دور ایک چھوٹے سے شہر راج پور میں واقع تھی۔ مادام شیری نے بہت سوچ سمجھ کر اس عمارت کو اپنے ہیڈ کوارٹر کے لئے منتخب کیا تھا۔ مادام شیری اور اس یورپی نوجوان دونوں کی نظریں اس مشین پر جمی ہوئی تھیں کہ اچانک مشین سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو مادام شیری بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھ کر مشین کی طرف بڑھ گئی جبکہ نوجوان نے بجلی کی سی تیزی سے مشین کے چند بٹن پریس کئے تو مشین سے نکلنے والی سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور اس کی جگہ ایسی آواز نکلنے لگی جیسے فون کی

گھنٹی بج رہی ہو۔ پھر ایسی آواز سنائی دی جیسے رسیور اٹھا لیا گیا ہو۔

" رانا ہاؤس "...... ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

" سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں "...... ایک اور آواز سنائی دی۔

" نہیں "...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایسی آواز سنائی دی جیسے رسیور رکھ دیا گیا ہو اور اس کے ساتھ ہی مشین سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو نوجوان نے جلدی سے مشین کے چند بٹن پریس کر دیئے ۔ مادام شیری کی تیز نظریں مشین پر جمی ہوئی تھیں۔ مشین کے درمیان میں موجود سکرین اچانک روشن ہو گئی اور اس پر پاکیشیا کے دارالحکومت کا نقشہ ابھر آیا۔ اس کے ساتھ ہی نقشے پر ایک جگہ سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

" رابرٹ روڈ پر عمارت ہے مادام۔ رانا ہاؤس اور ریگا سینما کے بالکل سامنے ہے جہاں سے یہ کال کی گئی ہے "...... نوجوان نے کہا تو مادام شیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ٹھیک ہے۔ چیکنگ جاری رکھو "...... مادام شیری نے کہا اور تیزی سے واپس اپنی کرسی کی طرف مڑ گئی۔ کرسی پر بیٹھ کر اس نے سامنے رکھے ہوئے کارڈلیس فون پیس کو اٹھایا اور اسے آن کر کے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" شیفرے سپیکنگ "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔ شیفرے نارتھ زون سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ایکشن گروپ کا چیف تھا اور مادام شیری نے اس مشن کے لئے ایکشن گروپ کو بھی کال کر لیا تھا۔ اس نے اپنے گروپ کو کال نہ کیا تھا کیونکہ اس بار اسے ایک فوری مشن عمران، سیکرٹ سروس، اس کے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹریوں کی تباہی کی صورت میں سونپ دیا گیا تھا اور ایکشن گروپ ایسے معاملات میں انتہائی ماہر تھا۔

" مادام شیری بول رہی ہوں "...... مادام شیری نے سرد لہجے میں کہا۔

" یس مادام "...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

" شیفرے رابرٹ روڈ پر واقع اور ریگا سینما کے سامنے ایک عمارت ہے رانا ہاؤس۔ اس عمارت کا خصوصی جائزہ لے کر مجھے رپورٹ دو اور سنو ہو سکتا ہے کہ یہ عمارت سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہو اور وہاں خصوصی انتظامات ہوں اس لئے تم نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے "...... مادام شیری نے کہا۔

" یس مادام "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام شیری نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اچانک اس مشین میں سے ایسی آواز نکلنے لگی جیسے کوئی درندہ غرا رہا ہو۔

" اوہ۔ کال ہے "...... مادام شیری نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مشین کی طرف بڑھ گئی۔ نوجوان نے

مشین کے دو بٹن پریس کر دیئے تو مشین میں سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔ اس کے ساتھ ہی نوجوان نے ہاتھ بڑھا کر مشین کی سائیڈ سے ہک میں موجود ایک رسیور نکالا اور مادام شیری کی طرف بڑھا دیا اور پھر مشین کے دو بٹن اور پریس کر دیئے۔

"یس"...... مادام شیری نے کہا۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ مشین سے ایک چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مادام شیری بول رہی ہوں عمران۔ میرا تعلق شیڈاگ سے ہے"۔ مادام شیری نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور پھر ان دونوں کے درمیان کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی جس میں مادام شیری نے عمران کو ایک عمارت تباہ کرنے کی دھمکی بھی دی اور جب گفتگو ختم ہو گئی تو مادام شیری نے رسیور واپس ہک پر لٹکا دیا جبکہ نوجوان تیزی سے مشین کے بٹن پریس کرنے میں مصروف ہو گیا۔ دوسرے لمحے سکرین ایک بار پھر روشن ہوئی اور سکرین پر سرخ رنگ کا ایک بڑا کراس نظر آ رہا تھا۔ اس کراس کو دیکھ کر نوجوان اور مادام شیری دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ اس کے ساتھ ہی نہ صرف سکرین آف ہو گئی بلکہ مشین بھی خود بخود آف ہو گئی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ وہ نمبر کیوں نہیں ٹریس ہو سکا جس نمبر سے عمران بات کر رہا تھا"...... مادام شیری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے مادام کہ انہوں نے بھی ہماری طرح کا کوئی انتظام کر رکھا ہو"...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ میرے اندازے سے کہیں زیادہ ایڈوانس ہیں"...... مادام شیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور واپس مڑ کر اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر سختی اور پتھریلے پن کے تاثرات کچھ مزید بڑھ گئے تھے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد میز پر پڑے ہوئے مخصوص فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام شیری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"شیفرے کالنگ"...... شیفرے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مادام اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے"...... مادام شیری نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام۔ وہ خاصی وسیع و عریض عمارت ہے اور خصوصی چیکنگ سے اندر انتہائی جدید ترین مشینری کا بھی پتہ چلا ہے البتہ اندر دو قوی ہیکل حبشیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے"...... شیفرے نے کہا۔

"کیا تم اس عمارت کو تباہ کر سکتے ہو"...... مادام شیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... شیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اسے تباہ کر دو لیکن خیال رکھنا تمہیں کوئی چیک نہ کر سکے۔ کتنی دیر میں یہ کام کر لو گے"...... مادام شیری نے پوچھا۔

"مادام ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ لگ جائے گا"....... شیفرے نے جواب دیا۔

"اوکے۔ مشن مکمل کر کے مجھے رپورٹ دینا"....... مادام شیری نے کہا اور فون آف کر کے اس نے میز پر رکھا اور پھر کسی خیال کے تحت اس نے چونک کر دوبارہ فون پیس اٹھایا۔ اسے آن کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انتھونی بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"مادام شیری بول رہی ہوں"....... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام۔ حکم دیجئے"....... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارے پاس علی عمران کی تصویر تو موجود ہو گی"....... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام۔ میں نے اپنے طور پر اسے ایک اخبار سے حاصل کیا تھا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا یہ تصویر آٹو فوکس کلر میں کام دے سکتی ہے"....... مادام شیری نے پوچھا۔

"یس مادام"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ پھر سنو رابرٹ روڈ پر اوریگا سینما کے سامنے ایک عمارت ہے جس کا نام رانا ہاؤس ہے۔ شیفرے گروپ اس

عمارت کو تباہ کر رہا ہے اس عمارت کا تعلق بہرحال عمران سے ہے اس لئے اس کی تباہی کے بعد عمران جہاں کہیں بھی ہو گا لازماً وہاں پہنچے گا تم آٹو فوکس کلر کے ذریعے اسے آسانی سے اور یقینی طور پر ہلاک کر سکتے ہو"....... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام۔ اگر عمران وہاں آیا تو وہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائے گا کیونکہ وہ چاہے کسی بھی میک اپ میں ہو آٹو فوکس نے اسے چیک کر لینا ہے"....... انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہاں پہنچ جاؤ اور اسے ہلاک کر دو۔ جب یہ ہلاک ہو جائے تو مجھے رپورٹ دینا"....... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام شیری نے فون پیس آف کر کے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔

"مارٹن"....... مادام شیری نے مشین کے سامنے موجود نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"....... نوجوان نے مڑ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم کسی طرح بھی اس فون کال کا منبع تلاش نہیں کر سکتے جہاں سے اس عمران نے مجھے کال کیا ہے"....... مادام شیری نے کہا۔

"میں نے کوشش کی ہے مادام۔ لیکن ایسا مخصوص انتظام کیا گیا ہے کہ یہ جدید ترین مشینری بھی اسے چیک نہیں کر سکتی"۔ مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"....... مادام شیری نے کہا اور خاموش ہو گئی۔ پھر

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون پیس کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو مادام شیری نے رسیور اٹھالیا اور فون آن کر دیا۔

"آسکر بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے دہشت بھری آواز سنائی دی تو مادام شیری بے اختیار اچھل پڑی۔

"شیفرے کہاں ہے جو تم کال کر رہے ہو"...... مادام شیری نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"مادام۔ شیفرے اور اس کا پورا گروپ ہلاک ہو چکا ہے۔ مشینری پر مخالفوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ میں بڑی مشکل سے وہاں سے بچ کر واپس آسکا ہوں"...... آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کس طرح ہو گیا۔ تفصیل بتاؤ"...... مادام شیری نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"مادام۔ شیفرے پورے گروپ کے ساتھ ویگن میں ٹی ایس ٹی رکھ کر رابرٹ روڈ پر پہنچا۔ پھر ہم نے ٹی ایس ٹی کو اس عمارت کی عقبی طرف موجود ایک خالی عمارت کی چھت پر نصب کر دیا۔ پھر ہم نے اس رانا ہاؤس نامی عمارت کو ٹارگٹ بنا کر ٹی ایس ٹی فائر کر دیا لیکن ٹی ایس ٹی فائر اس عمارت میں پہنچ جانے کے باوجود کام نہ کر سکا۔ ہم ابھی حیران ہو رہے تھے کہ یہ کیا ہوا ہے کہ اچانک رانا ہاؤس سے ہم پر سرخ رنگ کی شعاعوں کا فائر ہوا اور ہم سب بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ میں اس عمارت کی سیڑھیوں میں تھا اس لئے میں بے ہوش ہو کر گرا تو لڑکھڑا کر دو تین سیڑھیوں بعد آنے والے

پلیٹ فارم پر گر گیا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں وہیں پڑا ہوا تھا۔ میں چھت پر گیا تو وہاں نہ ہی ٹی ایس ٹی مشین تھی اور نہ ہی شیفرے اور اس کے ساتھی۔ میں فوراً نیچے اترا اور اپنے ہیڈ کوارٹر آ گیا۔ میں نے یہاں آکر شیفرے اور اس کے ساتھیوں کو بی ایس ٹی پر چیک کرنے کی کوشش کی لیکن بی ایس ٹی نے سب کو ڈیڈ ظاہر کر دیا۔ پھر میں نے آپ کو کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ ویری سیڈ۔ تم ایسا کرو کہ فوری طور پر پوائنٹ چھوڑ کر تھری ایکس پر شفٹ ہو جاؤ۔ میں تھری ایکس کے انچارج کو حکم دے دیتی ہوں وہ تمہارے پوائنٹ سے تمام مشینری بھی اپنے پوائنٹ میں شفٹ کر دے گا"...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام شیری نے فون آف کیا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام شیری نے جلدی سے فون آن کر دیا۔

"انتھونی بول رہا ہوں مادام"...... انتھونی کی انتہائی پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... مادام شیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مادام میں نے ٹارگٹ ہٹ کر لیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام شیری بے اختیار اچھل پڑی۔

"ہٹ کر لیا ہے۔ کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... مادام شیری نے پوچھا

اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر بھی موجود تھا کیونکہ شیفرے اور اس کے گروپ کی ہلاکت کے بعد انتھونی کی کامیابی اس کے لئے حیرت انگیز تھی۔

"مادام۔ رانا ہاؤس کے سامنے ایک ہوٹل ہے۔ ہم نے وہاں چوتھی منزل پر ایک کمرہ ایسا حاصل کیا جس کا رخ اس رانا ہاؤس کا طرف تھا۔ پھر میں نے اس کمرے کی کھڑکی میں آٹو فوکس کلر فٹ کر دیا اور شیفرے اور اس کے گروپ کا انتظار کرنے لگا لیکن وہاں کوئی نہ آیا۔ اب سے کچھ دیر قبل اچانک ایک کار رانا ہاؤس کے گیٹ کے سامنے آکر رکی اور مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو پھاٹک کھل گیا اور کار اندر چلی گئی۔ اندر ایک وسیع و عریض پورچ تھا۔ وہاں دو کاریں پہلے سے موجود تھیں اور یہ سب کچھ اس کھڑکی سے نظر آ رہا تھا۔ پھر جیسے ہی کار پورچ میں رکی اس میں سے عمران باہر آگیا۔ وہ اپنی اصل شکل میں تھا۔ وہ جیسے ہی کار سے باہر آیا آٹو فوکس ککر نے اسے فوکس میں لے کر خود بخود فائر کر دیا اور عمران اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ وہاں دو گرانڈیل حبشی موجود تھے۔ انہوں نے اس کی لاش اٹھائی اور تیزی سے عمارت کے اندر چلے گئے۔ بہرحال وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ میں نے آٹو فوکس ککر کو کھلوایا اور وہاں سے واپس اپنے ہیڈ کوارٹر آگیا اور اب آپ کو کال کر رہا ہوں"...... انتھونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن شیفرے اور اس کا گروپ تو ناکام رہا ہے بلکہ وہ سب

مارے گئے ہیں اور اس کے گروپ کے ایک آدمی نے اطلاع دی ہے کہ وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں اور انتہائی اہم مشین ٹی ایس ٹی بھی ان کے قبضے میں چلی گئی ہے"...... مادام شیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا مادام۔ لیکن آٹو فوکس ککر نے اپنا کام کر دکھایا ہے۔ عمران ہلاک ہو چکا ہے"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"او کے تم اپنے ہیڈ کوارٹر میں رہو گے۔ میں بعد میں تم سے خود ہی رابطہ کروں گی"...... مادام شیری نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"مادام۔ اگر آٹو فوکس ککر نے فائر کر دیا ہے تو ٹارگٹ کسی صورت بھی نہیں بچ سکتا"...... مارٹن نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن بہرحال اس کی ہلاکت کی تصدیق کرنا ہو گی"۔ مادام شیری نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے مادام"...... مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم رانا ہاؤس کے نمبر پر کال ملاؤ۔ نمبر مشین میں موجود ہو گا"...... مادام شیری نے مشین کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور مارٹن نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے مشین آن کر کے اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہک سے لٹکا ہوا رسیور نکال کر مادام شیری کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر ایک بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"رانا ہاؤس"...... ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران سے بات کراؤ۔ میں مادام شیری بول رہی ہوں"۔ مادام شیری نے سخت اور قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سوری۔ وہ یہاں نہیں رہتے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"دوبارہ ملاؤ"...... مادام شیری نے اب قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو مارٹن نے دوبارہ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور ایک بار پھر مشین سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"رانا ہاؤس"...... رسیور اٹھتے ہی وہی پہلے والی آواز سنائی دی۔

"سنو مسٹر۔ تم جو کوئی بھی ہو مجھے بتاؤ کہ کیا علی عمران زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ مجھے اس سے انتہائی ضروری کام ہے"...... مادام شیری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم کہاں سے بول رہی ہو"...... دوسری طرف سے اسی طرح انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا۔

"میں جہاں سے بھی بول رہی ہوں تم میرے سوال کا جواب دو"۔ مادام شیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا۔

"ہونہہ نانسنس۔ یہ اب میرا نمبر ٹریس کرنے کی کوشش کرے گا"...... مادام شیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد وہی آواز سنائی دی۔

"یس۔ مادام شیری بول رہی ہوں"...... مادام شیری نے کہا۔

"باس زندہ ہیں لیکن ہوش میں نہیں ہیں اس لئے تمہاری باس سے بات نہیں ہو سکتی اور اب یہاں فون نہ کرنا کبھی ورنہ تمہاری گردن بھی مروڑی جا سکتی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مادام شیری کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ ویری گڈ۔ یہ اہم ترین کامیابی ہے"...... مادام شیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور مارٹن کے ہاتھ میں دے کر وہ واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راجر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شیفرے گروپ کا آسکر تمہارے پاس پہنچ گیا ہے یا نہیں"۔ مادام شیری نے پوچھا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہاں موجود مشینری کو اپنے پوائنٹ پر شفٹ کر لو"...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام۔ میں نے آسکر کی رپورٹ کے بعد یہ کام پہلے ہی کر دیا

ہے"...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ اب سنو۔ عمران تو ہلاک ہو چکا ہے لیکن اب ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے تباہ اور سیکرٹ سروس کے تمام ارکان کو ہلاک کرنا ہے اور چونکہ سوائے عمران کے اور کوئی سامنے نہیں آیا اس لئے تم ایسا کرو کہ پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کو ان کی کوٹھی سے اغوا کرو اور اپنے پوائنٹ پر لے آؤ اور پھر ان سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں مکمل تفصیل حاصل کر کے مجھے رپورٹ دو"...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام۔ ویسے مادام کیا انہیں ان کے بارے میں علم ہو گا کیونکہ عام طور پر تو کسی ملک کی سیکرٹ سروس وزارت داخلہ کے ماتحت ہوتی ہے اور آپ نے وزارت خارجہ کے سیکرٹری کے بارے میں حکم دیا ہے"...... راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں مجھے بھی جب اس بارے میں علم ہوا تھا تو میں بھی تمہاری طرح حیران ہوئی تھی لیکن یہاں ایسا نہیں ہے"...... مادام شیری نے جواب دیا۔

"اوکے مادام۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام شیری نے رسیور رکھ دیا۔

عمران دانش منزل سے نکل کر اپنی کار میں گھومتا پھر رہا تھا کہ اچانک ٹرانسمیٹر کال آ گئی تو عمران نے چونک کر کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی اور پھر ڈیش بورڈ سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو جوزف کالنگ۔ اوور"...... جوزف کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ جوزف کی اس طرح ہنگامی طور پر ٹرانسمیٹر کال انتہائی غیر متوقع تھی۔

"یس۔ عمران بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے جوزف۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ رانا ہاؤس پر انتہائی خوفناک حملہ کیا گیا ہے لیکن اس سے پہلے ہم نے نگرانی کرنے والی مشین سے ایک آدمی کو نگرانی کرتے ہوئے چیک کیا تھا۔ وہ آدمی تو اچانک غائب ہو گیا تھا لیکن

میں نے رانا ہاؤس کا سپر حفاظتی سسٹم آن کر دیا تھا۔ پھر عقبی طرف سے ایک کیپسول نما زرد رنگ کا بڑا سا میزائل رانا ہاؤس پر فائر ہوا لیکن وہ پھٹ نہ سکا۔ میں نے اسے اٹھا کر فوراً آف کرنے والی مشین میں ڈال دیا اور چیکنگ کی تو عقبی طرف ایک پرانی عمارت کی چھت پر چار افراد ایک عجیب سی مشین سمیت کھڑے نظر آئے۔ میں نے ان پر فاسٹ ریز فائر کیں اور پھر میں اور جوانا وہاں پہنچ گئے۔ اس کے بعد میں اور جوانا دونوں مل کر اس عجیب سی مشین کو اٹھا کر رانا ہاؤس لے آئے اور پھر ہم نے دوبارہ جا کر وہاں بے ہوش پڑے ہوئے ان چاروں افراد کو اٹھایا اور رانا ہاؤس لے آئے لیکن باس جیسے ہی یہ چاروں آدمی رانا ہاؤس میں داخل ہوئے اچانک ان کے جسموں میں بم سے پھٹ پڑے اور وہ چاروں ہلاک ہو گئے۔ میں نے اس مشین کو بھی ڈسٹرائر سیکشن میں رکھ دیا ہے اور پھر میں نے آپ کے فلیٹ پر فون کیا۔ طاہر صاحب سے بھی معلوم کیا لیکن آپ نہ ملے تو میں نے ٹرانسمیٹر کال کی ہے۔ اوور"...... جوزف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس مادام نے جس عمارت کو تباہ کرنے کی دھمکی دی تھی وہ رانا ہاؤس تھا۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس ڈیش بورڈ میں رکھا اور ڈیش بورڈ بند کر کے اس نے کار سٹارٹ کی اور پھر رانا ہاؤس کی طرف بڑھنے لگا لیکن ساتھ ہی وہ یہ

سوچ رہا تھا کہ اس مادام شیری کو رانا ہاؤس کے بارے میں کیسے علم ہوا ہو گا لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ اسی ادھیڑ بن میں وہ رانا ہاؤس پہنچ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ رانا ہاؤس کا سپر حفاظتی نظام آن ہے اس لئے کال بیل نہ بجے گی۔ چنانچہ اس نے مخصوص انداز میں ہارن دیا تو چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر پورچ کی طرف لے گیا۔ اس نے کار پورچ میں روکی اور پھر دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی باہر نکلا اچانک سنسناہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی کوئی چیز اس کے سینے سے ٹکرائی۔ یہ دھکا اس قدر خوفناک تھا کہ عمران بے اختیار چکرا کر نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پورے جسم میں آگ کے شعلے بھڑک اٹھے ہوں۔ یہ احساس بھی اسے صرف چند لمحوں کے لئے ہوا۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر تاریکی کی چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ پھر اس تاریکی میں انتہائی آہستگی سے روشنی کے نقطے پیدا ہونا شروع ہو گئے اور پھر یہ نقطے آہستہ آہستہ پھیلتے چلے گئے۔

"باس۔ باس"...... جوزف کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ اسے یوں احساس ہو رہا تھا جیسے جوزف کہیں دور سے اسے پکار رہا ہو لیکن جوزف کی آواز کا یہ اثر ہوا کہ اس کے ذہن پر پھیلنے والی روشنی کی رفتار یکلخت تیز ہو گئی اور پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی انتہائی گرم تنور کے اندر موجود ہو۔ اس کا پورا جسم جیسے آگ میں تپ رہا ہو۔ اسے بے پناہ

تپش کا احساس ہو رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ منظر کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گیا جب وہ پورچ میں کار روک کر نیچے اترا تھا اور پھر سنسناہٹ کی آواز کے ساتھ ہی اسے اپنے سینے پر کسی چیز کے ٹکرانے کا احساس ہوا تھا اور وہ چکرا کر گرا تھا اور پھر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پورے جسم میں آگ لگ گئی ہو۔

"باس۔ باس" ...... اچانک جوزف کی آواز اس کے کانوں میں پھر پڑی اور اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا کہ وہ سرخ رنگ کے پانی سے بھرے ہوئے ٹب کے اندر لیٹا ہوا تھا اور صرف اس کا سر پانی سے باہر تھا جبکہ اس کے قریب جوزف اور جوانا دونوں موجود تھے۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا ہے" ...... عمران نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"لیٹے رہو باس۔ لیٹے رہو۔ پاٹیا کے پانی میں لیٹے رہو ورنہ تمہارا جسم ابھی جل بھن کر راکھ ہو جائے گا" ...... جوزف نے کہا۔

"پاٹیا کا پانی۔ کیا مطلب" ...... عمران نے اٹھنے کی کوشش ترک کرتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے واقعی محسوس کیا تھا کہ اٹھتے ہوئے جیسے ہی اس کا بازو پانی سے باہر آیا اسے بازو میں تپش انتہائی شدید طور پر محسوس ہونے لگی تھی جبکہ واپس پانی میں جاتے ہی تپش کا احساس کافی حد تک کم ہو گیا تھا۔

"یہ کیا ہوا ہے اور یہ پاٹیا کیا ہے" ...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر ایک تو یہ جوزف اپنی احمقانہ باتوں پر بہت زیادہ اصرار کرتا ہے۔ میں نے تو کہا تھا کہ آپ کو ہسپتال لے چلتے ہیں یا ڈاکٹر کو یہاں بلا لیتے ہیں لیکن جوزف نے میری ایک نہ سنی۔ اس نے نجانے کہاں سے یہ سرخ رنگ کی دوا نکالی، ٹب میں پانی بھرا اور پھر دوا اس پانی میں ملا کر آپ کو کپڑوں سمیت اس ٹب میں ڈال دیا" ...... جوانا جو اب تک خاموش کھڑا تھا بے اختیار بول پڑا۔

"باس۔ جوانا کو قطعاً کچھ معلوم نہیں۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اگر آپ کو ہسپتال لے جایا جاتا تو ہسپتال پہنچنے سے پہلے آپ ہلاک ہو جاتے یا اگر ڈاکٹر کو یہاں بلایا جاتا تو آپ کی بیماری کا علم ہی نہ ہو سکتا اور پھر بھی آپ ہلاک ہو جاتے جبکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ پر آنافا کا وار کیا گیا ہے اور آنافا کا وار جس پر کیا جائے اس کا پورا جسم جل کر راکھ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ وچ ڈاکٹر ہامانی ہمیشہ آنافا کے مریض کو پاٹیا کے پانی میں ڈال دیتا تھا اور اس طرح وہ آدمی زندہ بچ جاتا تھا اور دیکھو باس تم نہ صرف زندہ ہو بلکہ ہوش میں بھی آ گئے ہو" ...... جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ جوزف۔ تم نے واقعی آج مجھ پر احسان کیا ہے۔ مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ تم نے پانی میں کیا ڈالا ہے لیکن اس سے بہرحال میری زندگی بچ گئی ہے۔ تم ایسا کرو کہ فون پیس لے آؤ تاکہ میں

ڈاکٹر صدیقی سے بات کر لوں“...... عمران نے کہا تو جوزف کا چہرہ
مسرت سے کھل اٹھا۔ وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔
”تم نے چیکنگ کی ہے کہ مجھ پر کہاں سے وار کیا گیا ہے اور کس
نے کیا ہے“...... جوزف کے جانے کے بعد عمران نے جوانا سے
مخاطب ہو کر کہا۔
”یس ماسٹر۔ پہلے تو میں آپ کو سنبھالنے میں لگا رہا پھر میں باہر گیا
اور مجھے اندازہ تھا کہ سامنے والے ہوٹل کے اوپر والے کمرے سے
آپ پر کسی شعاعی ہتھیار سے حملہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ میں وہاں پہنچا تو
مجھے بتایا گیا کہ چوتھی منزل پر دوپہر سے تھوڑی دیر پہلے ایک کمرہ بک
کرایا گیا تھا جو ابھی تک بک ہے۔ میں وہاں پہنچا تو کمرہ خالی تھا البتہ
اس کمرے کی کھڑکی میں ایسے نشانات موجود تھے جیسے یہاں کسی
عجیب سی مشین کو باقاعدہ فٹ کیا گیا ہو اور کمرے میں ایک سرخ
رنگ کی خالی کیپسول نما کوئی چیز بھی پڑی ہوئی تھی۔ میں نے اسے
اٹھا لیا اور پھر میں نے اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کیں
جس نے کمرہ بک کرایا تھا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ کوئی غیر ملکی تھا جس
نے اپنا نام انتھونی بتایا تھا۔ اس کے پاس کارمن پاسپورٹ تھا لیکن
اس نے اس پاسپورٹ کی کوئی کاپی ہوٹل والوں کو نہیں دی البتہ
اس کا حلیہ مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ اس کے پاس ایک بڑا سا بریف
کیس موجود تھا۔ پھر حملے کے کچھ دیر بعد اس غیر ملکی کو اس بریف
کیس سمیت باہر جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ میں نے ٹیکسی

ڈرائیوروں سے بات چیت کی لیکن کوئی پتہ نہ چل سکا تو میں واپس آ
گیا کیونکہ میں آپ کے بارے میں شدید فکر مند تھا“...... جوانا نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا
سا سرخ رنگ کا کیپسول نکال کر عمران کی آنکھوں کے سامنے کر دیا
اور ساتھ ہی اس نے انتھونی کا حلیہ بھی بتا دیا۔
”اوہ۔ اوہ میرا خیال درست ثابت ہو رہا ہے۔ مجھ پر کاسٹانی ریز کا
فائر کیا گیا ہے“...... عمران نے کیپسول دیکھتے ہی ایک طویل
سانس لیتے ہوئے کہا۔
”جوزف ابھی تک واپس نہیں آیا۔ کیا ہوا ہے اسے“...... عمران
نے کہا لیکن اسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں فون
پیس تھا۔
”باس۔ کسی مادام شیری کا فون آیا تھا۔ وہ آپ کے بارے میں
پوچھ رہی تھی لیکن اس کے پوچھنے کا انداز انتہائی توہین آمیز تھا اس
لئے میں نے انکار کر دیا لیکن فوراً ہی اس کا دوبارہ فون آیا۔ وہ پوچھ
رہی تھی کہ آپ زندہ ہیں یا نہیں۔ میں نے ہولڈ کرا کر مشین پر جا
کر کال چیک کی لیکن باس مشین اس کا فون نمبر چیک نہیں کر
سکی۔ میں نے اسے کہہ دیا کہ آپ زندہ ہیں لیکن بے ہوش ہیں“۔
جوزف نے اندر آ کر کہا۔
”تم نے میری بات کرائی تھی اس سے“...... عمران نے چونک
کر کہا۔

"سوری باس۔ میرا خیال ہے کہ اس عورت نے ہی آپ پر حملہ کرایا ہے اس لئے میں اسے نہیں بتانا چاہتا تھا کہ آپ ہوش میں آ چکے ہیں"...... جوزف نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال ڈاکٹر صدیقی کے نمبر پریس کر کے فون پیس میرے کان سے لگا دو ورنہ میں نے اسے پکڑنے کے لئے بازو پانی سے باہر نکالا تو پھر مجھے تکلیف ہو گی"...... عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور نمبر پریس کر کے اس نے فون پیس عمران کے کان سے لگا دیا۔ نمبروں کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) آب احمر سے بھرے ہوئے ٹب سے بول رہا ہوں"...... عمران نے اس حالت میں بھی اپنے مخصوص چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آب احمر کے بھرے ہوئے ٹب سے۔ کیا مطلب عمران صاحب"۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"آب احمر کا مطلب ہے سرخ پانی اور اس وقت میں واقعی رانا ہاؤس میں سرخ رنگ کے پانی سے بھرے ہوئے ٹب میں موجود ہوں کیونکہ مجھ پر کاستانی ریز فائر کی گئی ہیں۔ اب یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ جوزف نے پانی میں کیا ڈالا ہے۔ وہ اسے پاٹیا کہہ رہا ہے لیکن پاٹیا کیا ہے یہ تو مجھے بھی معلوم نہیں۔ البتہ اس پانی میں ڈالے

جانے کی وجہ سے میری زندگی بچ گئی ہے ورنہ آپ جانتے ہیں کہ کاستانی ریز جس پر فائر ہو جائیں اسے نصف گھنٹے کے اندر اندر جلا کر راکھ کر دیتی ہیں لیکن میں نہ صرف زندہ ہوں بلکہ ہوش میں بھی آ چکا ہوں اور یہ بھی انتہائی حیرت انگیز بات ہے کہ جب تک میرا جسم پانی میں رہتا ہے تپش ہلکی محسوس ہوتی ہے لیکن پانی سے باہر آتے ہی ایسے لگتا ہے جیسے جسم کے اندر آتش فشاں پھٹ پڑا ہو"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کاستانی ریز کا فائر آپ پر ہوا ہے اور آپ زندہ ہیں اور ہوش میں بھی ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے عمران صاحب۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سائنس کے لحاظ سے تو واقعی ممکن نہیں ہے لیکن افریقی وچ ڈاکٹروں کے لحاظ سے ممکن ہو چکا ہے اور اس کا ثبوت میں خود ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر کاستانی ریز کا فائر نہیں ہو گا عمران صاحب"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ میں کاستانی ریز کا خالی کیپسول دیکھ چکا ہوں اس لئے یہ بات حتمی ہے کہ کاستانی ریز کا ہی فائر ہوا ہے۔ اب آپ فوراً رانا ہاؤس پہنچ جائیں اور مجھے اس بحیرہ احمر سے نجات دلائیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم کرنا پڑے گا عمران صاحب کہ کاستانی ریز کا توڑ کیا

ہے کیونکہ آج تک کہا اور سمجھا تو یہی جاتا ہے کہ اس کا کوئی توڑ نہیں ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"آپ ایسا کریں کہ ایکریمیا کے ڈاکٹر شونارڈ سے بات کر لیں۔ وہ آپ کے استاد بھی ہیں اور میں نے ان کا ایک تحقیقی مقالہ اس کاستانی ریز کے بارے میں پڑھا تھا۔ انہوں نے اس مقالے میں لکھا تھا کہ وہ انسانی جسم پر اس کا توڑ تلاش کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں لیکن ابھی یہ تجربہ ابتدائی مراحل میں ہے لیکن اب تک وہ یقیناً اس کی کوئی نہ کوئی دوا تیار کر چکے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں ان سے"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"آپ نے رانا ہاؤس تو دیکھا ہوا ہے۔ ویسے اگر آپ کہیں تو میں جوزف کو آپ کے پاس بھجوا دوں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے دیکھا ہوا ہے۔ آپ نے خود ہی وہاں انتہائی پر تکلف دعوت کھلائی تھی۔ میں جلد ہی حاضر ہو رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہا تو جوزف نے فون پیس اس کے کان سے ہٹا کر اسے آف کر دیا۔

"تم نے جب میرے لئے پھاٹک کھولا تو حفاظتی نظام آف کر دیا تھا"...... عمران نے جوزف سے کہا۔

"یس باس۔ اس کے بغیر آپ کی کار اندر نہ آ سکتی تھی"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"جوانا تم میرے لئے انتہائی یخ دودھ کا بندوبست کرو۔ مجھے شدید پیاس محسوس ہو رہی ہے"...... عمران نے جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"جوزف، طاہر سے رابطہ کر کے میری بات کراؤ"...... جوانا کے کمرے سے باہر چلے جانے کے بعد عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے نمبر پریس کئے اور پھر فون پیس دوبارہ عمران کے کان سے لگا دیا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں رانا ہاؤس سے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ آپ رانا ہاؤس میں ہیں۔ میں نے ابھی فلیٹ پر فون کیا تھا۔ سلیمان نے بتایا کہ آپ واپس ہی نہیں آئے"۔ اس بار بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں اس وقت بحیرہ احمر میں موجود ہوں اور شکر ہے کہ زندہ ہوں"...... عمران نے کہا۔

"بحیرہ احمر۔ زندہ۔ کیا مطلب۔ کیا آپ رانا ہاؤس سے بات نہیں کر رہے"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے وہی تفصیل بتا دی جو اس سے پہلے وہ ڈاکٹر صدیقی کو بتا چکا تھا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ شیڈاگ نے جس عمارت کی دھمکی

دی تھی وہ رانا ہاؤس تھا لیکن جب ان کا حملہ ناکام ہو گیا تھا تو پھر اب
پر اس طرح خوفناک حملہ کس نے کیا ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اسی شیڈاگ کی مادام شیری نے۔ اس نے فون کر کے یہ کنفرم
کرنے کی کوشش بھی کی ہے کہ میں زندہ ہوں یا نہیں۔ گو جوزف
نے اسے بتایا ہے کہ میں زندہ ہوں لیکن ظاہر ہے کاسٹانی ریز کے
خوفناک فائر کے بعد کسی کے زندہ رہ جانے کا کوئی سوال ہی پیدا
نہیں ہوتا۔ اگر جوزف مجھے اس طرح پانی میں نہ ڈالتا اور کوئی پاٹیا
وغیرہ نہ ملاتا تو اب تک میرے مزار پر قوالیاں ہو رہی ہوتیں۔
بہرحال میں نے ڈاکٹر صدیقی کو کال کر دی ہے اس لئے مجھے امید ہے
کہ جلد ہی اس بحیرہ احمر سے نجات مل جائے گی لیکن تم بتاؤ کیا
رپورٹ ہے سیکرٹ سروس کی"۔۔۔ عمران نے کہا۔
"سیکرٹ سروس کو ابھی نہ ہی کوئی مشکوک آدمی نظر آیا ہے اور
نہ ہی کسی عمارت پر حملہ ہوا ہے اس لئے وہ مسلسل شہر میں گھومتے
پھر رہے ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔
"ایک حلیہ سن لو۔ یہ وہ آدمی ہے جس نے مجھ پر کاسٹانی ریز فائر
کی ہے۔ جوانا نے اس کا حلیہ اس ہوٹل سے معلوم کیا ہے جہاں سے
رانا ہاؤس پر ریز فائر ہوئی ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے حلیہ اور نام انتھونی بھی بتا دیا۔
"ٹھیک ہے میں اسے تلاش کراتا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے
کہا گیا اور عمران نے اوکے کہا تو جوزف نے ہاتھ ہٹایا اور فون آف کر
دیا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں دودھ کا
بھرا ہوا جگ اور ایک گلاس موجود تھا۔
"ارے اتنا دودھ۔ یہ تم نے نہیں پینا تھا میں نے پینا تھا"۔
عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔
"ماسٹر۔ یہ کون سا زیادہ ہے۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ دو چار اور
جگ بنا کر لے آنے پڑیں گے"۔۔۔۔ جوانا نے ہنستے ہوئے کہا اور
عمران بھی ہنس پڑا۔ پھر عمران نے تین گلاس دودھ کے پیئے۔ دودھ
واقعی انتہائی تیز تھا اور یہ دودھ پینے سے عمران کو جسم میں محسوس
ہونے والی تپش کم ہو گئی بلکہ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے
جسم میں کافی توانائی بھی آگئی ہو۔
"نجانے اب کب تک اس بحیرہ احمر میں رہنا پڑے گا۔ ویسے یہ
پاٹیا تمہارے پاس پہلے سے موجود تھا"۔۔۔ عمران نے جوزف سے
مخاطب ہو کر کہا۔
"یس باس۔ یہ کافی مقدار میں میرے پاس موجود تھا۔ باس یہ دو
دواؤں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ میں نے تب خریدا تھا جب میں نے
شراب چھوڑی تھی اور لولی پوپ شروع کیا تھا لیکن لولی پوپ مجھے
پسند نہ آیا تھا اس لئے میں نے اسے خرید کر کافی مقدار میں اپنے پاس
رکھ لیا۔ اسے میں تھوڑا سا پانی میں ڈال کر روزانہ پی لیتا تھا تو شراب
کی طلب ختم ہو جاتی تھی اور پھر ایک ہفتے بعد ویسے ہی طلب ختم ہو

گئی تو یہ پڑا رہ گیا"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون کون سی دوائیں ہیں"...... عمران نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ وچ ڈاکٹر ہامانی تو جڑی بوٹیوں سے اسے تیار کرتا تھا۔ ایک بار میں بازار گیا تو وہاں میں نے ایک آدمی کو ایک دوا خریدتے ہوئے دیکھا۔ یہ دوا بالکل ایسی ہی تھی جیسی وچ ڈاکٹر جڑی بوٹیوں سے تیار کرتا تھا۔ میں نے اس آدمی سے یہ دوا لے کر چکھی تو اس کا ذائقہ بھی ویسا ہی تھا۔ چنانچہ میں نے اسے کافی مقدار میں خرید لیا۔ سفید رنگ کا پاؤڈر ہوتا ہے۔ وچ ڈاکٹر اس میں سرخ رنگ کی دوسری دوا ملاتا تھا۔ وہ دوا بھی مجھے اسی سٹور میں پڑی ہوئی نظر آ گئی۔ میں نے اسے بھی چکھ کر دیکھا، وہ وہی دوا تھی۔ چنانچہ میں نے اسے بھی خرید لیا اور پھر ان دونوں دواؤں کو جب میں نے پیس کر ملایا تو پاتیا تیار ہو گیا۔ وچ ڈاکٹر ہامانی نے بھی مجھے بتایا تھا کہ پاتیا پانی میں ڈال کر پینے سے شراب کی طلب ختم ہو جاتی ہے اور واقعی ایسا ہوا بھی"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان دواؤں کے نام کیا ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"باس۔ نہ میں نے سٹور والے سے پوچھا اور نہ اس نے بتایا"۔ جوزف نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر صدیقی اکیلا رانا ہاؤس میں پہنچ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک مخصوص بریف کیس

تھا۔

"واہ۔ آپ تو واقعی سرخ پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں"...... ڈاکٹر صدیقی نے کمرے میں داخل ہوتے ہی مسکرا کر کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ ایک شاعر نے کہا ہے کہ زندہ ہوں یہی بات بڑی بات ہے پیارے"۔ عمران نے جواب دیا اور ڈاکٹر صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ یہ نہ صرف بڑی بات ہے بلکہ بہت بڑی بات ہے"۔ ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی جوزف کی لائی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ڈاکٹر شونارڈ سے رابطہ ہوا ہے آپ کا"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ اپنی رہائش گاہ پر تھے۔ میں نے جب انہیں بتایا کہ کاستانی ریز کے ایک مریض کے لئے دوا چاہتا ہوں تو وہ بے حد حیران ہوئے۔ انہوں نے بھی بری طرح انتہائی حیرت کا اظہار کیا کہ کاستانی ریز جس پر فائر ہو جائیں وہ نصف گھنٹے کے اندر جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ جب میں نے انہیں بتایا کہ میرا ایک مریض زندہ ہے اور اس کے افریقی ساتھی نے اسے کسی سرخ پانی میں ڈالا ہوا ہے تو وہ اور بھی زیادہ حیران ہوئے۔ بہرحال انہوں نے بتایا کہ کاستانی ریز کا توڑ انہوں نے تلاش کر لیا ہے لیکن ابھی تک کسی انسان پر اس کے تجربے کی نوبت نہیں آئی۔ ویسے لیبارٹری تجربات کے لحاظ سے یہ توڑ درست ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پوٹاشیم ڈائی کرومیٹ اور آلم یعنی

پھٹکڑی کو ملا کر انجکشن تیار کیا جائے تو اس کا توڑ ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے دونوں کے انجکشن تیار کر لئے ہیں"۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"پوٹاشیم ڈائی کرومیٹ۔ اوہ اسے سرخ کاٹیا کہتے ہیں۔ یہ پوٹاشیم، کرومیم اور آکسیجن کا مرکب ہوتی ہے اور پانی میں حل ہو جاتی ہے۔ اسے عام طور پر روئی، چمڑا اور ریشم رنگنے کے کام میں لایا جاتا ہے۔ اوہ۔ اوہ میرا خیال ہے کہ جوزف نے بھی اس پانی میں یہی مرکب ڈالا ہے" ..... [illegible] سکتا ہے" ..... ڈاکٹر صدیقی نے اپنا بیگ کھولتے ہوئے کہا۔

"آپ ذرا اس پانی کو دیکھیں تو [illegible] خیال ہے کہ اس میں پھٹکڑی بھی ہو گی" ..... [illegible] ڈاکٹر صدیقی نے اپنی ایک انگلی سرخ پانی میں ڈالی اور پھر اسے زبان پر لگایا۔

"اوہ ہاں۔ پھٹکڑی بھی ہے اس میں" ..... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"لیجئے ڈاکٹر شونارڈ نے اب جا کر توڑ تلاش کیا ہے جبکہ افریقہ میں ہزاروں سالوں سے یہ دریافت ہو چکا ہے" ..... عمران نے کہا۔

"ویسے یہ واقعی انتہائی حیرت انگیز بات ہے لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ پھٹکڑی اور پوٹاشیم ڈائی کرومیٹ کو مکس کرنے کا خیال ڈاکٹر شونارڈ کو کیسے آ گیا" ..... ڈاکٹر صدیقی نے بیگ سے سرخ رنگ کے محلول سے بھری ہوئی سرنج نکالتے ہوئے کہا۔

"کیمیائی طور پر دونوں کا مرکب بنتا ہے کیونکہ پھٹکڑی بھی

پوٹاشیم، ایلومینیم، سلفر اور آکسیجن کے مرکب کا ہی نام ہے۔ یہ پانی میں حل ہو جاتی ہے اور پھر یہ چمڑے کی رنگائی میں استعمال ہوتی ہے۔ خاص طور پر سوتی کپڑے کے رنگ کو پکا کرنے اور پانی کو صاف کرنے میں تو اسے بہت استعمال کیا جاتا ہے" ..... عمران نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر انہوں نے عمران کا [illegible] سے باہر نکالا اور انجکشن لگا دیا۔ انجکشن لگتے ہی عمران کو [illegible] ہوا جیسے اس کے جسم میں کسی نے انتہائی ٹھنڈک اتار دی ہو۔

"گڈ۔ یہ واقعی کاستانی ریز کا درست توڑ ہے" ..... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر صدیقی کے ستے ہوئے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔

"کیا محسوس ہو رہا ہے آپ کو" ..... ڈاکٹر صدیقی نے پوچھا۔

"بہت ریلیف محسوس ہو رہا ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر ٹب کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ اس کے جسم پر پورا لباس موجود تھا جو سرخ پانی میں بھیگ کر عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ ایک انجکشن اور لگا دیں۔ پھر میں بالکل اوکے ہو جاؤں گا" ..... کچھ دیر بعد عمران نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر بیگ سے دوسرا انجکشن نکال کر اس نے عمران کو دوسرا انجکشن لگا دیا۔

"ویری گڈ۔ اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔ جوزف تم ڈاکٹر

صاحب کو سٹنگ روم میں لے جاؤ اور ان کی خاطر مدارت کرو میں لباس تبدیل کر کے آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ کچھ دیر بعد جب وہ سٹنگ روم میں داخل ہوا تو اس نے غسل کر کے لباس تبدیل کر لیا تھا اور اب اس کا چہرہ پہلے کی طرح ہشاش بشاش تھا۔ ڈاکٹر صدیقی جو کرسی پر بیٹھے تھے عمران کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"نئی زندگی مبارک ہو عمران صاحب"...... ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اللہ کا بے حد کرم ہے۔ اس نے واقعی مجھے نئی زندگی دی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوزف ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا جس پر جوس کے دو گلاس اور کچھ پھلوں کی پلیٹیں تھیں۔

"جوزف نے حیرت انگیز کام دکھایا ہے عمران صاحب۔ میری سمجھ میں تو ابھی تک یہ نہیں آ رہا کہ جو توڑ سائنس دانوں نے طویل عرصے کی تحقیق کے بعد دریافت کیا ہے جوزف اس کے بارے میں پہلے سے جانتا تھا"...... ڈاکٹر صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"افریقہ کو ویسے ہی پراسرار سرزمین نہیں کہا جاتا ڈاکٹر صاحب۔ افریقہ واقعی پراسرار سرزمین ہے۔ شروع شروع میں میرا بھی یہی خیال تھا کہ یہ سب کچھ دقیانوسی اور من گھڑت ہے لیکن آہستہ آہستہ تجربات نے بتایا ہے کہ افریقہ کے وچ ڈاکٹر سائنس میں ہم سے بہت آگے ہیں البتہ وہ اسے سائنس نہیں کہتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جوزف جو چیز تم نے پانی میں ڈالی تھی اس کی کچھ مقدار موجود ہے"...... عمران نے جوزف سے کہا۔

"یس باس۔ ڈبہ بھرا ہوا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"تھوڑی سی مقدار کسی برتن میں ڈال لاؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا اور ڈاکٹر صدیقی اور عمران پھل کھانے اور جوس پینے میں مصروف ہو گئے۔

"عمران صاحب۔ آپ پر یہ ہولناک فائر کس نے کیا ہے"۔ ڈاکٹر صدیقی نے پوچھا۔

"میری ہونے والی بیوی کے رشتہ داروں نے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو ڈاکٹر صدیقی کا منہ حیرت کی شدت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ ان کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے کہ عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ڈاکٹر صاحب اس کے علاوہ فی الحال میں اور کیا کہہ سکتا ہوں"۔ عمران نے ڈاکٹر صدیقی کی حالت دیکھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر صدیقی کے چہرے پر یکلخت شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ آئی ایم ویری سوری۔ نجانے کیوں میں نے یہ سوال کر دیا تھا"...... ڈاکٹر صدیقی نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔ اسی لمحے جوزف ہاتھ میں ایک شیشی اٹھائے اندر داخل ہوا۔

شیشی میں سرخ رنگ کا پاؤڈر سا بھرا ہوا تھا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ آپ اس پاؤڈر کو ڈاکٹر شونارڈ کو بھجوا دیں اور میری تمام کیفیت بھی انہیں لکھ کر بھجوا دیں تاکہ وہ اس پر مزید ریسرچ کر سکیں۔ اس طرح مجھے یقین ہے کہ بہت سے لوگوں کی زندگیاں بچائی جا سکیں گی"...... عمران نے شیشی جوزف سے لے کر ڈاکٹر صدیقی کو دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے اجازت"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ عمران نے ان کا شکریہ ادا کیا اور پھر جوزف کو انہیں پورچ تک چھوڑنے کے لئے کہا اور پھر ڈاکٹر صدیقی اور جوزف جیسے ہی کمرے سے باہر نکلے عمران نے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ تم نے دانش منزل فون کرنے سے پہلے رانا ہاؤس فون کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ پہلے میں نے رانا ہاؤس میں ہی فون کیا تھا۔ کیوں"۔ سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے دانش منزل خصوصی کال کی تھی یا عام فون سے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدگی سے پوچھا۔

"وہاں میں عام فون سے کیسے کال کر سکتا تھا۔ وہاں تو میں نے

سپیشل فون سے بات کی تھی جبکہ رانا ہاؤس عام فون سے کی تھی لیکن آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے رانا ہاؤس فون کرنے کی وجہ سے رانا ہاؤس پر حملہ ہوا ہے۔ انہوں نے رانا ہاؤس کا نمبر ٹریس کر لیا تھا۔ بہرحال اب تم عام فون کا کنکشن خصوصی فون سے جوڑ دو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ذہن میں اچانک خیال آیا تھا اور سلیمان کے جواب نے اس بات کی تصدیق کر دی تھی۔ عمران کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا پھر ایک خیال کے تحت ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آگیا۔ جوزف باہر موجود تھا۔

"جوزف۔ وہ مشین اور وہ لاشیں کہاں ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"وہ سب ڈسٹرائے روم میں ہیں باس"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ڈسٹرائے روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کمرے میں عمران نے خصوصی طور پر ایسی مشینری نصب کرائی ہوئی تھی کہ اس کمرے میں داخل ہوتے ہی ہر قسم کی مشینری جامد ہو جاتی تھی اس لئے اس کمرے کو ڈسٹرائے روم کہا جاتا تھا۔

صالحہ اور تنویر ایک ہی کار میں دارالحکومت میں گھومتے پھر رہے تھے۔ چونکہ ان دونوں کے فلیٹس ایک ہی بلڈنگ میں تھے اس لئے جولیا کی طرف سے مشکوک افراد کو تلاش کرنے کے حکم پر وہ دونوں اکٹھے ایک ہی کار میں چل پڑے تھے۔ یہ کار صالحہ کی تھی اس لئے اس وقت ڈرائیونگ سیٹ پر صالحہ موجود تھی جبکہ سائیڈ سیٹ پر تنویر بیٹھا ہوا تھا۔

"میرا خیال ہے تنویر کہ ہمیں کسی ہوٹل میں بیٹھ کر کچھ دیر آرام کرنا چاہئے۔ میں تو گھومتے پھرتے ویسے بھی تھک گئی ہوں اور تمہارے چہرے پر تو بیزاریت کے آثار طوفان کی طرح امڈے ہوئے نظر آ رہے ہیں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیزاریت تو ہونی ہی ہے۔ اب بھلا یہ بھی کوئی کام ہے کہ پورے شہر میں گھومتے رہو اور مشکوک افراد کو تلاش کرو۔ اب

مشکوک افراد کے سروں پر سینگ تو نہیں ہوتے"...... تنویر نے واقعی بیزار سے لہجے میں کہا۔

"پھر میری تجویز ٹھیک ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ان حالات میں تو بہترین تجویز ہے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صالحہ نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تھوڑا آگے جانے کے بعد اس نے کار ہوٹل پارک وے کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اسے پارکنگ کی طرف لے گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں پارک وے کے انتہائی خوبصورت اور شاندار انداز میں سجے ہوئے ہال کے ایک کونے میں بیٹھے جوس پینے میں مصروف تھے۔

"ایک بات بتاؤ تنویر۔ کیا تمہیں واقعی جولیا سے عشق ہے"۔ اچانک صالحہ نے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... تنویر نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"میں نے کوئی مشکل لفظ تو نہیں بولا۔ اگر کوئی لفظ مشکل ہے تو بتا دو میں اس کا سلیس معنی بتا دوں گی"...... صالحہ نے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا تو تمہیں مشکل الفاظ کے سلیس معنی بھی آتے ہیں۔ بہت خوب"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تو پھر بتاؤ کہ عشق کے کیا معنی ہیں"...... تنویر

نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہیں عشق کے معنی ہی نہیں آتے"۔ صالحہ نے کہا تو تنویر اور زیادہ کھل کر ہنس پڑا۔

" سب فضولیات ہیں، شاعروں اور ادیبوں کی ذہنی اختراعات ہیں"...... تنویر نے جواب دیا۔

" مطلب ہے ہمارے ایک مشہور شاعر کے بقول تم بھی عشق کو دماغ کا خلل سمجھتے ہو"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" خلل دماغ تو ظاہر ہے کسی ذہنی بیماری سے ہی ہوتا ہو گا۔ میرے نزدیک تو عشق قطعی بے معنی لفظ ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

" اوہ۔ پھر میں یہ سمجھوں کہ تمہیں جولیا سے عشق نہیں ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

" بالکل نہیں۔ قطعی نہیں"...... تنویر نے بڑے صاف اور دو ٹوک الفاظ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر کیا ہے۔ اس کی وضاحت کرو"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے وہ اچھی لگتی ہے اور بس"...... تنویر نے اسی طرح صاف اور سیدھے لہجے میں کہا۔

" کیا میں تمہیں اچھی نہیں لگتی"...... صالحہ نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ تم بھی اچھی لگتی ہو لیکن صرف کام کی ساتھی کی حد تک"۔ تنویر نے جواب دیا۔

" اور جولیا کس طرح اچھی لگتی ہے"...... صالحہ پوری طرح کھل کر بات کرنے کے موڈ میں تھی۔

" زندگی کی ساتھی کی حد تک"...... تنویر نے اسی طرح بغیر لگی لپٹی رکھے صاف انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ لیکن عمران بھی شاید یہی چاہتا ہے۔ پھر"...... صالحہ نے کہا۔

" چاہتا رہے۔ اس کے چاہنے سے میرا کیا بگڑتا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ جولیا بھی تمہاری بجائے عمران میں زیادہ دلچسپی لیتی ہے"...... صالحہ نے آخرکار دھماکہ کر ہی دیا۔

" مجھے معلوم ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صالحہ کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" تمہیں معلوم ہے اس کے باوجود بھی تمہاری دلچسپی قائم ہے"۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس سے کیا فرق پڑتا ہے صالحہ۔ میں کسی کو پابند تو نہیں کر سکتا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" اگر جولیا اور عمران نے کسی روز شادی کر لی تب"...... صالحہ واقعی پوری طرح تنویر کو کھنگالنے کے موڈ میں تھی۔

"جس روز ایسا ہوا اس روز ان دونوں کو ہنی مون قبروں میں منانا پڑے گا"...... تنویر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"بس میرا انٹرویو ختم۔ اب اگر کہو تو میں تمہارا انٹرویو کروں"۔ تنویر نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔ تنویر کا مزاج واقعی اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔

"مطلب ہے تم اسے انٹرویو سمجھ کر جواب دے رہے تھے جیسے کہ لوگ انٹرویو میں جواب دیتے ہیں۔ ہر اچھی بات اپنی طرف اور ہر بری بات سے انکار"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ میرے مزاج کے خلاف ہے۔ میں جو کچھ سمجھتا ہوں برملا کہہ دیتا ہوں"...... تنویر نے جواب دیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوکے اگر تم انٹرویو ہی لینا چاہتے ہو تو لے سکتے ہو۔ بہرحال وقت تو گزارنا ہی ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے محسوس کیا ہے کہ تم عمران سے زیادہ ذہین اور اس سے زیادہ اچھا مزاح بول سکتی ہو لیکن پھر کیا وجہ ہے کہ عمران کے سامنے تم اکثر خاموش ہی رہتی ہو"...... تنویر نے کہا تو صالحہ کے چہرے پر بے اختیار انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ تم تو میری توقع سے بھی زیادہ ذہین ہو۔ تم نے واقعی انتہائی گہرا تجزیہ کیا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ میں عمران سے زیادہ

نہیں تو اس سے کم بھی نہیں ہوں اور شروع شروع میں جب میری عمران سے ملاقات ہوئی تھی تو میں نے مزاح میں اس کا خاصا مقابلہ بھی کیا تھا لیکن جب سے میں سیکرٹ سروس میں شامل ہوئی اور مختلف مشنز میں عمران کے ساتھ کام کیا ہے مجھے احساس ہونے لگا ہے کہ عمران ذہانت اور کارکردگی میں ہم سب سے زیادہ بہتر ہے اس لئے عمران کی شخصیت کا ایک خاموش سا رعب مجھ پر پڑ گیا ہے اس لئے اب کوشش کے باوجود میں خاموش رہتی ہوں"...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری ایک بات سن لو۔ عمران واقعی ذہانت اور کارکردگی میں ہم سب سے بہت آگے ہے اور وہ پاکیشیا کا ایک ایسا سرمایہ ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں ہے لیکن اس کی اس کارکردگی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس کی شخصیت ہم سب پر ہر موقع پر حاوی رہتی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر تم اسے مزاح کے معاملے میں کمپیٹ کرو تو اس سے تم پر خاصے خوشگوار اثرات پڑیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات سمجھی نہیں ہوں"...... صالحہ نے کہا۔

"عمران کی فطرت ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ ٹاپ پر رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور یہ کام وہ صرف کارکردگی کی بنیاد پر ہی نہیں کرتا بلکہ گفتگو کے دوران بھی اس کے جملوں کی وجہ سے ٹیم اس سے مرعوب رہتی ہے کیونکہ ٹیم میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جو اس

فیلڈ میں مسلسل اس کا مقابلہ کر سکے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ
اس نے تمہیں کیوں زبردستی صفدر کے ساتھ نتھی کرنے کی کوشش
کی ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ تم ذہنی طور پر الجھی رہو اور مزاح میں
اس کا مقابلہ نہ کر سکو اس لئے میری درخواست ہے کہ تم اس کے
سامنے کم از کم گفتگو میں دب کر نہ رہا کرو بلکہ اسے ترکی بہ ترکی جواب
دو۔ اس طرح یقیناً باقی ممبرز پر اس کی شخصیت کا جو رعب ہے اس
میں خاصی حد تک کمی آجائے گی اور اس طرح ٹیم کی کارکردگی جو اب
عمران کے مقابلے میں ہر لحاظ سے دب کر رہ گئی ہے اس دباؤ میں بھی
خاصی کمی آجائے گی"...... تنویر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے
کہا۔

"تمہاری بات درست ہے اس لئے وعدہ کہ اب میں کوشش
کروں گی"...... صالحہ نے کہا۔

"اور اب دوسرا سوال۔ کیا تم واقعی صفدر سے شادی کرنا چاہتی
ہو"...... تنویر نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہیں انٹرویو لینے کا سلیقہ بھی نہیں آتا۔ میں نے تم سے کتنی
گھما پھرا کر بات کی تھی اور تم نے سیدھا لٹھ مار دیا ہے"...... صالحہ
نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری۔ میرا مزاج ہی کچھ ایسا ہے"...... تنویر نے قدرے
شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"دیکھو۔ مجھے معلوم ہے کہ جب تک میں سیکرٹ سروس میں

ہوں میں کسی سے شادی نہیں کر سکتی اور میں سیکرٹ سروس میں
رہنا چاہتی ہوں"...... صالحہ نے کہا تو تنویر بھی ہنس پڑا۔

"تم واقعی گھما پھرا کر بات کرنے میں ماہر ہو۔ اوکے اب تیسرا
اور آخری سوال"...... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ بھی کر لو"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور وہ سوال یہ ہے کہ کیا تم اپنی موجودہ زندگی سے مطمئن
ہو"۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ بالکل سو فیصد مطمئن ہوں لیکن تم نے یہ سوال کیوں
کیا ہے۔ کیا تم نے کچھ اور اندازہ لگایا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں مجھے احساس ہوا ہے کہ تم سیکرٹ سروس میں شامل ہو کر
بور ہو رہی ہو"...... تنویر نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ دراصل میں یہ سمجھتی ہوں کہ میں تم سب سے
جونیئر رکن ہوں اور مجھے ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے اس لئے میں
خاموش رہتی ہوں اور تم لوگوں کی کارکردگی کا اپنے طور پر تجزیہ کرتی
رہتی ہوں"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"ہم نے تمہیں کبھی جونیئر نہیں سمجھا اور نہ تم جونیئر ہو۔ مجھے
معلوم ہے کہ ایکسٹو کسی کو بغیر اس میں خصوصی صلاحیتیں دیکھے
سیکرٹ سروس میں شامل نہیں کر سکتا اس لئے تم بھی ہماری طرح
باصلاحیت ہو"...... تنویر نے کہا۔

"بہت شکریہ تنویر۔ تم نے آج مجھے واقعی بہت حوصلہ دیا ہے۔ آؤ

"اَب چلیں"...... صالحہ نے کہا اور تنویر مسکراتا ہوا اٹھا اور پھر صالحہ نے ہی کاؤنٹر پر پیمنٹ کی اور وہ دونوں باہر آکر پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد ان کی کار کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر آئی تو اچانک ڈیش بورڈ کے ٹرانسمیٹر کی مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دی اور صالحہ نے چونک کر کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی جبکہ تنویر نے ڈیش بورڈ کھول کر اندر موجود ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ جولیا کالنگ۔ اوور"...... جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ تنویر بول رہا ہوں۔ اوور"...... تنویر نے جواب دیا۔

"تمہارے ساتھ کون ہے تنویر۔ اوور"...... جولیا نے پوچھا۔

"صالحہ ہے۔ اوور"...... تنویر نے جواب دیا۔

"کوئی مشکوک آدمی نظر آیا ہے۔ اوور"...... جولیا نے پوچھا۔

"فی الحال تو مجھے اپنے علاوہ اور کوئی مشکوک آدمی نظر نہیں آیا۔ اوور"...... تنویر نے جواب دیا تو ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"اچھا۔ تم کیسے مشکوک ہو گئے۔ اوور"...... جولیا نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

"جب تم کوئی بغیر اتہ پتہ بتائے مشکوک آدمیوں کی تلاش کا حکم دو گی تو پھر میرے علاوہ اور کون مشکوک ہو سکتا ہے۔ اوور"۔ تنویر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ بہرحال اب ایک آدمی کا حلیہ اور نام

معلوم ہوا ہے۔ اب تمہیں آسانی ہو جائے گی۔ اوور"...... جولیا نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے حلیہ اور نام بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو اب کوئی بات تو بنی لیکن یہ بھی بتا دو کہ اسے کہاں دیکھا گیا ہے تاکہ وہاں سے ہم اس کی تلاش کا کوئی آغاز کریں۔ اوور"...... تنویر نے کہا۔

"یہ بات تو چیف نے نہیں بتائی۔ صرف حلیہ اور نام بتا کر تلاش کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اوور"...... جولیا نے جواب دیا۔

"تم نے پوچھنا تھا۔ اوور"...... تنویر نے کہا۔

"جو بات چیف خود نہ بتائے وہ اس سے کیسے پوچھی جا سکتی ہے۔ اوور اینڈ آل"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو تنویر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے ڈیش بورڈ بند کر دیا۔

"نام انتھونی تو بتا رہا ہے کہ یہ شخص کارمن نہیں بلکہ گریٹ لینڈ کا باشندہ ہے جبکہ حلیہ کارمن آدمی کا بتایا گیا ہے"...... صالحہ نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وہ یقیناً میک اپ میں ہو گا۔ بہرحال ہمیں سب سے پہلے ہوٹلوں میں چیکنگ کرنی چاہئے"...... تنویر نے کہا لیکن صالحہ نے کوئی جواب نہ دیا پھر اچانک اس نے کار کو تیزی سے سائیڈ کی طرف کرنا شروع کر دیا۔

"کیا ہوا"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے یاد آ رہا ہے کہ میں نے اس حلیئے کے آدمی کو ہوٹل پارک

وے کی پارکنگ میں دیکھا ہے۔ وہ ایک کار میں بیٹھ رہا تھا۔ ٹھہرو مجھے یاد کرنے دو۔ اس کی کار کی تفصیلات"...... صالحہ نے کار ایک سائیڈ پر روکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"اوہ ہاں۔ مجھے یاد آگیا ہے"...... چند لمحوں بعد صالحہ نے آنکھیں کھولتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تفصیلات ہیں"...... تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا تو صالحہ نے اسے کار کا نمبر، اس کا رنگ اور اس کا ماڈل سب کچھ بتا دیا۔

"گڈ شو۔ اب کار کسی پبلک فون بوتھ تک لے چلو تاکہ میں اس کار کے بارے میں رجسٹریشن آفس سے معلومات حاصل کر سکوں"۔ تنویر نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک پبلک فون بوتھ کے قریب لے جا کر روک دی تو تنویر نیچے اترا اور تیزی سے پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا جبکہ صالحہ کار میں بیٹھی رہی۔ تھوڑی دیر بعد تنویر پبلک فون بوتھ سے نکل کر واپس کار میں آ بیٹھا۔

"یہ کار ریکس کار ڈیلرز کی ملکیت ہے اور ان کا آفس اعظم روڈ پر ہے۔ وہاں چلو"...... تنویر نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ اعظم روڈ پر ریکس کار ڈیلرز کے آفس کے سامنے پہنچ چکے تھے۔

"آؤ"...... تنویر نے کہا اور کار سے اتر گیا تو صالحہ بھی نیچے اتری۔

اس نے کار لاک کر دی اور پھر وہ دونوں آفس میں داخل ہو گئے۔

"یس سر"...... ایک نوجوان نے تنویر کے کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق سپیشل فورس سے ہے"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سپیشل فورس کا سرکاری کارڈ نکال کر اس نوجوان کے سامنے لہرایا اور پھر اسے بند کر کے واپس جیب میں ڈال دیا۔

"جی فرمائیے"...... نوجوان نے اس بار قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو تنویر نے اسے کار کا نمبر بتا دیا۔

"مجھے بتائیے کہ یہ کار آپ نے کسے دی ہوئی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"سوری جناب۔ اس نمبر کی کار ہمارے ادارے کے پاس نہیں ہے"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"جبکہ رجسٹریشن آفس سے بتایا گیا ہے کہ یہ کار آپ کے ادارے کے پاس رجسٹرڈ ہے"...... تنویر نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ ہمارے رجسٹر دیکھ سکتے ہیں جناب"...... نوجوان نے کہا اور ایک رجسٹر اٹھا کر اس نے تنویر کے سامنے رکھ دیا۔ تنویر نے رجسٹر کھولا اور اس میں درج کاروں کے نمبر وغیرہ چیک کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے رجسٹر بند کر دیا۔ اس میں واقعی وہ نمبر درج نہیں تھا۔

"مینجر سے ملاقات ہو سکتی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"یس سر۔ سائیڈ راہداری پر ان کے آفس کا دروازہ ہے"۔ نوجوان نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے ان کا"...... تنویر پوچھا۔

"آصف رحمان"...... نوجوان نے جواب دیا اور تنویر سرہلاتا ہوا اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ صالحہ اس کے پیچھے تھی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک آفس میں موجود تھے جس میں ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔

"مجھے آصف رحمان کہتے ہیں جناب"...... اس آدمی نے اٹھ کر ان دونوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کے سیلز مین نے آپ کو ہمارے متعلق بتا دیا ہو گا۔ میرا نام ماجد ہے اور یہ میری ساتھی ہیں مس افشاں"...... تنویر نے کہا۔

"جی ہاں۔ مجھے فون پر بتا دیا گیا ہے کہ آپ کا تعلق سپیشل فورس سے ہے اور آپ کسی کار کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں"۔ مینجر نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں رجسٹریشن آفس سے معلوم ہوا ہے کہ یہ کار آپ کے ادارے کے نام رجسٹرڈ ہے جبکہ آپ کا سیلز مین اور اس کا رجسٹر بتا رہا ہے کہ ایسا نہیں ہے"...... تنویر نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کو درست بتایا گیا ہے۔ یہ کار ہم نے خریدی ضرور تھی لیکن پھر اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تو ہم نے اسے فروخت کر دیا۔ شاید خریدنے والے نے اسے اپنے نام ٹرانسفر نہیں کرایا ہو گا۔ ایسا

تو اکثر ہوتا ہے"...... مینجر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کے پاس اس کی فروخت کا ریکارڈ ہو گا وہ دکھائیے"۔ تنویر نے کہا تو مینجر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ نہیں۔ ہمیں کیا ضرورت تھی اس کا ریکارڈ رکھنے کی"۔ مینجر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھیں آصف رحمان صاحب۔ میں زبان سے زیادہ ہاتھ سے بات کرنے کا عادی ہوں اس لئے آپ اس بات کو غنیمت سمجھیں کہ میں ابھی تک زبان سے ہی بات کر رہا ہوں"...... تنویر نے اس بار غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ آپ مجھے دھمکا رہے ہیں۔ مجھے۔ میں معزز اور شریف کاروباری آدمی ہوں"...... آصف رحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جب تمہارا کاروبار ملکی سلامتی کے خلاف استعمال ہونے لگے تو پھر تم جیسے کاروباری آدمی کے جسم کے ایک ہزار ٹکڑے بھی کئے جا سکتے ہیں۔ بولو کس کو دی ہے یہ کار"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری۔ جو میں نے بتایا ہے وہ درست ہے۔ آپ تشریف لے جائیں اور جو آپ سے ہو سکتا ہے کر لیں۔ ہماری ایجنسی انتہائی طاقتور ہے وہ خود آپ سے اور آپ کے ادارے سے نمٹ لے گی"۔ آصف رحمان نے بھی اس بار غصیلے لہجے میں کہا تو تنویر اٹھ کھڑا ہوا۔

"مس افشاں۔ باہر جا کر اس سیلز مین کو ہاف آف کر دو اور آفس کے باہر "بند ہے" کا کارڈ لگا دو"...... تنویر نے کہا تو صالحہ تیزی سے مڑی۔

"کیا مطلب۔ میں پولیس کو فون کرتا ہوں"...... آصف رحمان نے فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے تنویر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور آصف رحمان بھرپور تھپڑ کھا کر چیختا ہوا کرسی سمیت دوسری طرف جا گرا۔ تنویر نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے گریبان سے پکڑا اور ہوا میں اٹھا کر ایک طرف قالین پر پھینک دیا اور آصف رحمان کے حلق سے ایک چیخ نکلی۔

"اب بتاؤ ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا"...... تنویر نے اس کے پہلو میں زوردار لات مارتے ہوئے کہا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ خدا کے لئے مت مارو۔ بتاتا ہوں"۔ آصف رحمان نے انتہائی کربناک انداز میں چیختے ہوئے کہا تو تنویر نے اسے گریبان سے پکڑ کر سیدھا کیا اور ایک کرسی پر ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکالا اور اس کی نال آصف رحمان کی گردن سے لگا دی۔

"بتاؤ"...... تنویر کے لہجے میں اس قدر غراہٹ تھی کہ آصف رحمان کا پورا جسم بری طرح کانپنے لگ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ کار ہوٹل الیگزینڈر کے مینجر جاکی نے بک کرائی ہے۔ اس نے ڈبل معاوضہ دیا تھا اور جو ڈبل معاوضہ دے ہم اسے ایسی کار دیتے ہیں جس کا اندراج رجسٹروں میں نہیں ہوتا"...... آصف رحمان نے جواب دیا۔

"اگر تمہاری بات غلط نکلی تو"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ میں درست کہہ رہا ہوں"...... آصف رحمان نے جواب دیا تو تنویر کا ہاتھ گھوما اور آصف رحمان کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پڑا اور وہ چیخ کر ایک بار پھر کرسی سے نیچے جا گرا۔ نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی ایک بار پھر کوشش کی لیکن دوسرے لمحے تنویر کی لات حرکت میں آئی اور دوسری ضرب کھا کر آصف رحمان ساکت ہو گیا تو تنویر نے ریوالور جیب میں ڈالا اور پھر تیزی سے آفس کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ آفس کے باہر صالحہ موجود تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ہوٹل الیگزینڈر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"مخصوص فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی مادام شیری نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

"راجر بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے راجر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... مادام شیری نے نرم لہجے میں پوچھا۔

"مادام۔ سر سلطان تو غیر ملکی دورے پر ہیں اور ان کی واپسی ایک ہفتے بعد ہو گی البتہ میرے گروپ کے آدمیوں نے سیکرٹ سروس کے دو ارکان کا پتہ چلا لیا ہے"...... دوسری طرف سے بتایا گیا تو مادام شیری چونک پڑی۔

"کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... مادام شیری نے کہا۔

"مادام۔ ایک مقامی لڑکی اور ایک مقامی مرد ہوٹل پارک وے

میں بیٹھے عمران کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ ان کے قریب ہی میرے گروپ کے آدمی موجود تھے۔ عمران کا نام سن کر وہ ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ پھر سیکرٹ سروس کے الفاظ بھی استعمال ہوئے اور یہ بات کنفرم ہو گئی کہ ان دونوں کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے۔ انہوں نے مجھ سے رابطہ کیا تو میں نے انہیں نگرانی کرنے اور ٹرانس کراس کے ذریعے ان کی گفتگو مسلسل سننے کی ہدایت کی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ یہ دونوں ہوٹل سے باہر آ کر ایک کار میں جا رہے تھے کہ انہیں ٹرانسمیٹر کال موصول ہوئی۔ ٹرانس کراس کے ذریعے یہ کال سن لی گئی۔ کال کرنے والی کوئی عورت جولیا تھی۔ اس نے انہیں انتھونی کا حلیہ بتایا اور ساتھ ہی نام بھی اور انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ اس لڑکی نے کال کے بعد اپنے ساتھی کو بتایا کہ اس نے اس حلئے کے آدمی کو ہوٹل پارک وے کی پارکنگ میں ایک کار میں بیٹھے ہوئے دیکھا تھا پھر اس نے کار کا رجسٹریشن نمبر، ماڈل اور رنگ وغیرہ بتا دیئے۔ اس کے بعد اس آدمی نے جس کا نام تنویر ہے ایک پبلک فون بوتھ سے رجسٹریشن آفس سے رابطہ کیا اور اپنے آپ کو سپیشل فورس کا عہدیدار بتا کر اس رجسٹریشن کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ یہ کار ریکس کار ڈیلرز کے نام رجسٹرڈ ہے۔ اس کے بعد یہ دونوں ریکس کار ڈیلرز کے آفس میں گئے۔ وہاں انہوں نے مینجر پر تشدد کر کے اس سے معلوم کیا کہ یہ کار اس ادارے سے ہوٹل الیگزینڈر کے

میجر جاسکی نے حاصل کی ہے اور اب یہ دونوں ہوٹل الیگزینڈر کی طرف جا رہے ہیں"۔ راجر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ پھر تو یہ لوگ انتھونی کو ٹریس کر لیں گے۔ انہیں فوراً ہلاک کر دو"...... مادام شیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو انہیں اغوا کر کے ان سے باقی ممبرز کے بارے میں معلومات حاصل کر لی جائیں"...... راجر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی یہ ٹھیک رہے گا لیکن تم نے بہرحال خیال رکھنا ہے۔ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں"...... مادام شیری نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام"...... راجر نے کہا۔

"او کے۔ اور جو کچھ ان سے معلوم ہو اس سے مجھے آگاہ کر دینا پھر میں تمہیں مزید ہدایات دوں گی"...... مادام نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے او کے کہہ کر فون آف کیا اور پھر اسے آن کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انتھونی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی انتھونی کی آواز سنائی دی۔

"مادام شیری بول رہی ہوں انتھونی۔ تمہیں ٹریس کر لیا گیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران تمہارے پیچھے ہیں۔ راجر نے انہیں ٹریس کر لیا ہے۔ وہ ان سے نمٹ لے گا لیکن تم فوری طور پر اپنا میک اپ تبدیل کر لو اور کار بھی۔ اب تمہارا نام جانسن ہو گا اور

اپنا پوائنٹ بھی چھوڑ دو۔ خاص طور پر وہ کار جو تم استعمال کر رہے ہو اور متبادل پوائنٹ پر شفٹ ہو جاؤ"...... مادام شیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔

"وہ کار اور پوائنٹ تبدیل کر کے مجھے رپورٹ دو"...... مادام شیری نے کہا اور فون آف کر کے اس نے میز پر رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام نے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

"سابقہ انتھونی اور موجودہ جانسن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے انتھونی کی آواز سنائی دی۔

"پوائنٹ چینج کر لیا ہے۔ کس پوائنٹ پر ہو اب تم"...... مادام نے پوچھا۔

"پوائنٹ ایکس پر مادام"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"او کے۔ اب تم نے میری دوسری ہدایات تک بہرحال محتاط رہنا ہے اور اپنے پوائنٹ سے باہر نہیں آنا"۔ مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے او کے کہہ کر فون آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے اور اب اسے راجر کی طرف سے کال کا انتظار تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو۔ میں ذرا لیبارٹری کا چکر لگا آؤں۔ تم اس دوران میرے لئے تیز دودھ کا انتظام کر رکھو"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور لیبارٹری کی طرف مڑ گیا۔

"دودھ کا انتظام۔ کیا مطلب۔ یہ اچانک کایا پلٹ کیسے ہو گئی"۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"واپسی پر بتاؤں گا البتہ خیال رکھنا کہ دودھ انتہائی تیز ہونا چاہئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ لیبارٹری میں پہنچ کر اس نے جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا پرزہ نکال کر اس نے اسے ایک بڑی سی مشین کے خانے میں ڈالا اور پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ کام

کرتا رہا پھر اس نے مشین آف کی۔ اس کے خانے سے وہ پرزہ نکال کر اسے دوبارہ لفافے میں ڈالا اور پھر یہ لفافہ میز کی دراز میں رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس آپریشن روم میں پہنچ گیا۔

"لے آؤں دودھ یا موڈ بدل گیا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ دودھ ہی لے آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی اس نے دودھ کا گلاس لا کر اس کے سامنے رکھ دیا اور عمران نے چسکیاں لے لے کر دودھ پینا شروع کر دیا جبکہ بلیک زیرو اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا حیرت بھری نظروں سے اسے ایسا کرتے دیکھ رہا تھا۔

"حیرت ہے۔ شاید اماں بی نے حکم دیا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اماں بی کو تو معلوم ہی نہیں کہ ان کا اکلوتا بیٹا قبر کے اندر پہنچ کر واپس آ گیا ہے"...... عمران نے خالی گلاس میز پر رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے رانا ہاؤس پر حملے اور پھر اپنے وہاں پہنچنے سے لے کر اب واپسی تک کے تمام حالات بتا دیئے اور بلیک زیرو کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑ سا گیا۔

"اوہ۔ اوہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا۔ نئی زندگی مبارک ہو"۔ بلیک زیرو نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ جس مشین سے رانا ہاؤس پر حملہ کیا گیا تھا وہ انتہائی خوفناک مشین ہے۔ اس میں بھی ریز استعمال ہوتی ہیں۔ مجھے ان ریز کی ماہیت کا علم نہ ہو سکا تھا اس لئے میں اس کا مین پرزہ ساتھ لے آیا تھا لیکن یہاں بھی مجھے ان ریز کی ماہیت کا علم نہیں ہو سکا اس لئے اب اسے سرداور کو بھجوانا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ شیڈاگ تو بلیک تھنڈر کی طرح کی کوئی تنظیم لگتی ہے۔ انتہائی جدید ترین ایجادات استعمال کر رہی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل رہا۔ بہرحال تم بتاؤ اس انتھونی کے بارے میں کوئی رپورٹ"۔ عمران نے کہا۔

"ابھی تک تو کوئی رپوٹ نہیں ملی"...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں چیف۔ تنویر اور صالحہ جس کار میں تھے وہ کار سوجانی روڈ پر خالی کھڑی ہوئی صفدر اور کیپٹن شکیل کو ملی ہے۔

صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ کار میں کسی نامانوس گیس کی بو بھی موجود ہے اور کار کا انجن بھی مکمل طور پر جام ہو چکا ہے"۔ دوسری طرف سے جولیا نے کہا۔

"انہیں تلاش کرو۔ یقیناً ان پر مجرموں نے ہاتھ ڈالا ہو گا"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں نے انہیں کہہ دیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی رپورٹ آئے مجھے کال کر لینا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ صالحہ اور تنویر نے اس انتھونی کا سراغ لگا لیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا ایک اور مطلب بھی ہے کہ صالحہ اور تنویر نے کوئی ایسی حرکت کی ہے جس کی وجہ سے انہوں نے انہیں چیک کر لیا ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اصل مسئلہ اسی مادام شیری کی تلاش کا ہے۔ یہ لوگ ایسی مشینری استعمال کر رہے ہیں کہ جسے ہماری مشینری چیک نہیں کر رہی۔ سلیمان نے مجھے کال کرنے کے لئے پہلے رانا ہاؤس فون کیا تو رانا ہاؤس کی لوکیشن کا انہیں پتہ چل گیا۔ یہ تو شکر ہے کہ سلیمان نے ہدایت کے مطابق سپیشل فون سے مجھے دانش منزل کال کیا تھا اس لئے وہ لوگ دانش منزل کو لوکیٹ نہیں کر سکے ورنہ وہ رانا ہاؤس کی طرح لازماً دانش منزل پر حملہ کرتے اور ہماری مشینری اس

لوکیشن کو لوکیٹ نہیں کر سکی جہاں سے مادام شیری فون کر رہی ہے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" ان کا ایک آدمی بھی لوکیٹ ہو جائے تو پھر تو انہیں لوکیٹ کیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ کوشش تو یہی کی جا رہی ہے لیکن ان کے آدمی کی بجائے ہمارے آدمی لوکیٹ ہو رہے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" مجھے یقین ہے کہ تنویر اور صالحہ نہ صرف حالات کو کنٹرول کر لیں گے بلکہ وہ ان کے کسی نہ کسی آدمی کو بھی کور کر لیں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" جبکہ میرا خیال دوسرا ہے۔ تنویر نے سچوئیشن پلٹتے ہی وہاں موجود سب کا خاتمہ کر دینا ہے۔ نتیجہ یہ کہ ہم پھر وہیں آ کھڑے ہوں گے جہاں سے چلے تھے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" صالحہ اس کے ساتھ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اسے کنٹرول کر لے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" صالحہ صفدر جیسے شریف اور مرنجاں مرنج کو اب تک کنٹرول نہیں کر سکی تنویر کو کیسے کرے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" پھر تو آپ کو خود ٹرائی کرنا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" میں نے تو بہت کوشش کی ہے لیکن صفدر ہمیشہ کنی کاٹ جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں نے صفدر کی بات نہیں کی تھی آپ کی بات کی تھی"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" مادام شیری کے لحاظ سے میں ہلاک ہو چکا ہوں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ کچھ وقت تک وہ یہی سمجھتی رہے تاکہ میں اسے اطمینان سے ٹریس کر لوں"...... عمران نے کہا۔

" آپ میک اپ بھی تو کر سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن فی الحال میں اس جدید مشینری سے ڈرا ہوا ہوں"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" وہ عمرو عیار کی زنبیل مجھے دو شاید اس سے کوئی چیز برآمد ہو جائے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران اس ڈائری کو اکثر عمرو عیار کی زنبیل کہا کرتا تھا کیونکہ اس میں دنیا بھر کے فون نمبرز اور پتے درج تھے۔ عمران نے ڈائری لے کر اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ کافی دیر تک وہ ایسا کرتا رہا پھر ایک صفحہ پر اس کی نظریں جم گئیں۔ اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری کو میز پر رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ٹیلی فون کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن بولنے والی کا لہجہ سن کر عمران سمجھ گیا کہ بولنے والی ایکریمین ہے۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ کی کارپوریشن میں ایک ٹیلی فون انجینئر ہیں ایڈورڈ ہم۔ ان سے بات ہو سکتی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر ہم رخصت پر ہیں۔ وہ کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ آپ ان کی رہائش گاہ پر فون کر لیں میں نمبر بتا دیتی ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی ایک نمبر بھی بتا دیا گیا۔

"شکریہ"۔۔۔ عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مسٹر ہم سے بات کرنی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پاکیشیا۔ یہ کون سا ملک ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ایشیا کا ملک ہے محترمہ"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایشیا۔ اوہ اچھا میں بات کراتی ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو ہم بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھرائی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"کتنی بار تمہیں سمجھایا ہے کہ بداعمالیاں نہ کیا کرو۔ اب بولو سزا شروع ہو گئی ناں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا۔ کون بول رہا ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"وہی جسے تم ہر بار کہتے تھے کہ نصیحتیں نہ کیا کرو۔ ابھی تمہاری عمر نصیحتیں کرنے کی نہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ عمران۔ اوہ علی عمران۔ کیا واقعی یہ تم ہو"۔۔۔ دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد چونک کر کہا گیا۔

"جی جناب۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ اب بتاؤ اگر تم میری نصیحتوں پر عمل کر لیتے تو اس حال تک تو نہ پہنچتے"۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے زوردار قہقہہ سنائی دیا۔

"تم ٹھیک کہتے تھے اور شکر ہے کہ میں نے لاؤڈر کا بٹن پریس نہیں کیا تھا ورنہ جیکولین اگر تمہاری بات سن لیتی کہ میں نے بداعمالیاں کی ہیں تو وہ جو اب میری خدمت کر رہی ہے مجھے اٹھا کر گھر سے باہر پھینک دیتی۔ بہرحال اب میں تمہاری نصیحتوں پر ضرور عمل کروں گا۔ بولو کیسے فون کیا ہے اتنے طویل عرصے کے بعد"۔۔۔ دوسری طرف سے ایڈورڈ ہم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہاری بداعمالیوں سے میں بھی فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یعنی دوسروں کو نصیحتیں اور خود۔ کیا مطلب۔ تم کیسے فائدہ اٹھا سکتے ہو"۔۔۔ ایڈورڈ ہم نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بیوہ سے شادی کرنا ہمارے ہاں کار ثواب ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی طاری رہی پھر ایڈورڈ جم اس قدر گلا پھاڑ کر ہنسا کہ عمران نے بے اختیار رسیور کان سے کافی فاصلے پر کر لیا۔

"اوہ۔ اوہ تو یہ ارادے ہیں۔ منہ دھو رکھو۔ بس اب میں نے سب بداعمالیاں چھوڑ دی ہیں"...... ایڈورڈ جم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلو جہاں اتنی گزر گئی ہے وہاں اور سہی۔ البتہ ایک بات بتاؤ۔ پاکیشیا میں ایک سرکاری ادارے نے فون کال لوکیشن چیک کرنے کے لئے انتہائی جدید ترین مشین آر ایف ٹی ایم ون ہنڈرڈ تھرٹی نصب کر رکھی ہے لیکن یہاں سے ایک کال اس ادارے کو مسلسل کی جا رہی ہے لیکن یہ مشین اسے چیک نہیں کر پا رہی۔ اس کی وجہ"...... عمران نے کہا۔

"ار ایف ٹی ایم ون ہنڈرڈ تھرٹی۔ اس قدر جدید ترین مشین پاکیشیا کو کہاں سے مل گئی۔ یہ مشین تو صرف ایکریمین ملٹری کے پاس ہے"...... ایڈورڈ جم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جیسے بداعمال ایکریمین فوج میں بھی تو ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ایڈورڈ جم ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا۔ اچھا ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں لیکن اگر یہ مشین اس کال کی لوکیشن چیک نہیں کر پا رہی تو اس کا صرف ایک ہی مطلب

ہو سکتا ہے کہ یہ کال کسی خفیہ ٹیلی سیارے کے ذریعے کی جا رہی ہے۔ ایسے سیارے سے جس کا کوڈ یہ مشین بھی ٹریس نہیں کر سکتی"...... ایڈورڈ جم نے کہا۔

"کیا ایسا ٹیلی سیارہ ہو سکتا ہے جسے یہ مشین بھی چیک نہ کر سکے"...... عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کئی ہیں۔ چار کے بارے میں تو میں بھی جانتا ہوں۔ ہو سکتا ہے اور بھی ہوں"...... جم نے جواب دیا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایکریمیا اور دوسری سپرپاورز کی نظروں سے یہ سیارے خفیہ رہ جائیں اور پھر جب تم ان کے بارے میں جانتے ہو تو پھر یہ خفیہ کیسے ہوگئے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"انہیں خفیہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ باقاعدہ اقوام متحدہ کے ٹیلی مواصلات شعبے سے رجسٹرڈ نہیں ہیں۔ ایسے سیاروں سے ایسے کام لئے جاتے ہیں جنہیں حکومتیں دوسروں کے سامنے نہیں لانا چاہتیں اس لئے ایکریمیا کیا تمام سپرپاورز نے ایسے خفیہ سیارے فضا میں چھوڑے ہوئے ہیں"...... جم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اب بات سمجھ میں آ رہی ہے لیکن پھر اب میں اس کال کی لوکیشن کیسے چیک کروں"...... عمران نے کہا۔

"ایک حل ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ حل بھی میں ہی تمہیں بتا سکتا ہوں کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ مجھے اس کام سے عشق ہے اور

وہ حل یہ ہے کہ تم اپنی مشین کے ساتھ رینج کو میٹ لگا دو اور پھر اس رینج کو میٹ کے ساتھ ایس وی ایس کو منسلک کر دو اس طرح تمہیں اس کال کی رینج اور اینگل کا پتہ چل جائے گا۔ جب یہ دونوں چیزیں معلوم ہو جائیں تو ان دونوں معلومات کو پی ایس کے میں فیڈ کر کے اس کی لوکیشن تلاش کر لو"...... جم نے کہا تو عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"اوہ۔ اوہ ویری گڈ۔ بڑا آسان اور سادہ حل ہے۔ ویری گڈ۔ چلو اب تم بے شک جتنی چاہے بداعمالیاں کر لو اب جیکولین سے میں صرف ہمدردی کروں گا اور بس"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایڈورڈ جم بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم جیسے شیطان سے کچھ بعید نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں تمہیں لیکن یہ بتا دوں کہ پھر میری روح کو تمہارے جسم پر زبردستی قبضہ کرنا پڑے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ارے ارے۔ باپ رے۔ میں تو جانتا بھی نہیں جیکولین کو۔ بالکل نہیں جانتا"...... عمران نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو جم کی ہنسی ایک بار پھر سنائی دی۔

"اوکے جم۔ تم نے واقعی میری مدد کی ہے اس لئے بے حد شکریہ۔ اب میں جب بھی ایکریمیا آؤں گا تو باقاعدہ جیکولین سے ملاقات کر کے اس سے تمہاری تعریف کروں گا۔ گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ ایڈورڈ جم صاحب کون ہیں۔ آج سے پہلے تو کبھی ان کا نام سامنے نہیں آیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس لئے تو اس ڈائری کو میں عمرو عیار کی زنبیل کہتا ہوں۔ کوئی نہ کوئی حل نکل ہی آتا ہے۔ یہ ٹیلی مواصلات کا انجینئر ہے اور اسے جدید ریسرچ کا جنون ہے اور مجھے اعتراف ہے کہ اس شعبے میں اس کا ذہن سپریم ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ اس سے کن بداعمالیوں کی بات کر رہے تھے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی بیوی کٹر یہودی ہے جبکہ جم کٹر عیسائی ہے لیکن اسے جیکولین سے مشرقی طرز کا عشق ہے اس لئے اس نے اسے یہی بتایا ہوا ہے کہ وہ یہودی ہے لیکن چھپ چھپ کر چرچ جا کر عبادت کرتا ہے اور اسے میں اس کی بداعمالی کہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

تنویر کی آنکھیں کھلیں تو درد کی ایک تیز لہر اس کے پورے جسم میں دوڑتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اسے یاد آگیا کہ وہ صالحہ کے ساتھ کار میں بیٹھا ہوٹل الیگزینڈر جا رہا تھا کہ اچانک کار اس طرح جام ہو گئی جیسے سڑک پر موجود کسی طاقتور گوند نے اسے جکڑ لیا ہو لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن بھی اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کار جامد ہوئی تھی اور اب اسے ہوش آرہا تھا۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ لوہے کی ایک کرسی پر موجود تھا اور اس کا جسم لوہے کے مضبوط کڑوں سے جکڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک ٹرالی پر ایک چھوٹی سی مشین سرخ رنگ کے کپڑے سے ڈھکی ہوئی موجود تھی۔ ساتھ ہی ایک لوہے کی کرسی پر صالحہ بھی اسی طرح لوہے کے کڑوں میں جکڑی ہوئی موجود تھی اور ایک نوجوان اس کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔

پھر اس نوجوان نے سوئی باہر کھینچی اور سرنج کو ایک طرف اچھال کر وہ مڑا اور پھر تنویر کو ہوش میں دیکھ کر وہ بے اختیار مسکرا دیا۔

" تم کون ہو اور ہم کس کے قبضے میں ہیں "...... تنویر نے سرد لہجے میں کہا۔

" میرا نام ٹاسکی ہے اور میں شیڈاگ کے ایک سیکشن جس کا انچارج راجر ہے، کا ممبر ہوں "...... نوجوان نے جواب دیا اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

" ایک منٹ۔ یہ بتاؤ کہ ہمیں کیوں اس طرح یہاں لایا گیا ہے۔ کیا چاہتے ہو تم ہم سے "...... تنویر نے کہا۔

" دونوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور باس راجر ابھی آکر تم سے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے دیگر ممبران کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔ پھر تم سمیت ان سب کا خاتمہ کر دیا جائے گا "...... ٹاسکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو تم ہمیں کسی سیکرٹ سروس کے ممبر سمجھ رہے ہو "۔ تنویر نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

" فضول باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر تنویر۔ تم دونوں نے ہوٹل پارک وے میں گفتگو کرتے ہوئے اپنی شناخت بتا دی تھی پھر ایک جدید مشین کے ذریعے تمہارے درمیان ہونے والی تمام گفتگو ہم سنتے رہے اور پھر کار میں ٹرانسمیٹر کال جو کسی جولیا کی تھی وہ بھی ہم نے سنی۔ پھر تم نے اس کار کے بارے میں رجسٹریشن

آفس سے پبلک فون بوتھ پر معلومات حاصل کیں اور یہ سب گفتگو ہمارے پاس ٹیپ شدہ موجود ہے۔ باس راجر نے تمہیں بے ہوش کر کے یہاں لانے اور تم سے معلومات حاصل کرنے کی اجازت مادام شیری سے حاصل کی ورنہ مادام شیری نے تو تمہیں فوری ہلاک کرنے کا حکم دے دیا تھا اور تمہاری کار تم سمیت جلا کر راکھ کر دی جاتی اور جہاں تک معلومات کا تعلق ہے تو یہ تمہاری کرسی کے ساتھ ایک ایسی مشین موجود ہے جو چند لمحوں میں وہ سب کچھ خود بخود بتا دے گی جو تم ویسے نہ بتانا چاہو گے" ناسکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ سب کیا ہوا ہے تنویر" صالحہ نے کہا۔

"تمہارے انٹرویو کا نتیجہ ہے" تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرے انٹرویو کا نتیجہ۔ کیا مطلب" صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو تنویر نے اسے وہ سب کچھ بتا دیا جو ناسکی نے اسے بتایا تھا۔

"اوہ۔ پھر اب کیا کرنا ہے" صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ ان سب کا خاتمہ کرنا ہے اور کیا کرنا ہے" تنویر نے جواب دیا۔

"سب کا نہیں تنویر۔ ان کے چیف کو ہمیں زندہ پکڑنا چاہئے تاکہ

جس طرح یہ لوگ ہم سے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اسی طرح ہم اس سے معلومات حاصل کر سکیں" ...... صالحہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن پہلے ہمیں اس کرسی کی گرفت سے آزاد ہونا ہے پھر سوچ لیں گے" ...... تنویر نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ کارمن نژاد تھا۔ اس کے پیچھے وہی ناسکی تھا۔

"تمہارا نام ہے راجر" ...... تنویر نے اس کے بولنے سے پہلے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں" ...... راجر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کنفرم کر رہا تھا تاکہ تم سے اس شیڈاگ کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں" ...... تنویر نے جواب دیا تو راجر بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ تم شاید پاکیشیا سیکرٹ سروس میں جوکر ہو" ...... راجر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ تم خود مجھے جوکر نظر آ رہے ہو نانسنس۔ میرا نام تنویر ہے اور ابھی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تنویر جوکر ہے یا تم" ...... تنویر نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ تعریف تو تم لوگوں کی بہت سن رکھی ہے لیکن شاید ایشیائی پراپیگنڈے کے ماہر ہوتے ہیں" ...... راجر نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

" سنو راجر۔ تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم اپنی اس بوڑھی مادام شیری سمیت یہاں سے دفع ہو جاؤ ورنہ تم اور تمہاری یہ مادام شیری دونوں کا وہ عبرتناک حشر ہو گا کہ جس کا تصور بھی تم نہ کر سکو گے"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" ٹاسکی یہ شخص تو مکمل احمق ہے تم اس لڑکی کا ذہن چیک کرو"۔ راجر نے اپنی پشت پر موجود ٹاسکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس"...... ٹاسکی نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ تنویر کی کرسی کے قریب موجود مشین کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک کھٹاک کی تیز آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی ٹاسکی چیختا ہوا اچھل کر راجر سے ٹکرایا اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ تنویر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے ٹاسکی ہوا میں اٹھتا ہوا ایک دھماکے سے سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ تنویر نے اسے گردن سے پکڑ کر اس طرح اچھال دیا تھا جیسے بچے کسی ناپسندیدہ کھلونے کو نفرت بھرے انداز میں پھینکتے ہیں لیکن اسی لمحے تنویر بھی اچھل کر نیچے گرا۔ اس کی پنڈلی کی ہڈی پر اچانک زوردار ضرب لگی تھی اور یہ ضرب راجر نے لگائی تھی۔ تنویر نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن اسی لمحے راجر بھی اس طرح اٹھ کھڑا ہوا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوئے ہوں۔

" تم۔ تم نے یہ جرأت کی ہے کہ مجھے یعنی تنویر کو ضرب لگاؤ"۔

تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے راجر نے انتہائی ماہرانہ انداز میں اس پر چھلانگ لگا دی لیکن دوسرے لمحے راجر ہوا میں اٹھتا چلا گیا البتہ اس کی اٹھتی ہوئی لات تنویر کے چہرے پر پڑی تھی۔ اس کے ساتھ ہی تنویر کے حلق سے بھی چیخ نکلی اور وہ بھی اچھل کر پشت کے بل اسی کرسی پر جا گرا جہاں وہ پہلے کڑوں میں جکڑا ہوا تھا۔ راجر نے ہوا میں ہی قلابازی کھائی اور پلک جھپکنے سے بھی پہلے وہ تنویر پر آ گرا لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم ہوا میں اٹھ کر پھرکی کی طرح گھوما اور پھر اس کا سر نیچے فرش پر جا ٹکرایا جبکہ تنویر نے اس کا نچلا دھڑ جو اس نے دونوں ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھا تیزی سے گھما دیا۔

" اسے مارنا مت۔ اسے مت مارنا تنویر"...... صالحہ نے چیختے ہوئے کہا لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی راجر کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا اور تنویر نے بڑے نفرت بھرے انداز میں اسے فرش پر پلٹ دیا۔ راجر کی گردن ٹوٹ گئی تھی اور وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ تنویر نے واقعی انتہائی مہارت کا مظاہرہ کیا تھا اس نے اپنے اوپر گرتے ہوئے راجر کو گھما کر بڑے ماہرانہ انداز میں کراس ٹریپ پھنسا کر اس کی گردن توڑ دی تھی۔

" تم نے اسے مار دیا۔ اس سے تو معلومات حاصل کرنی تھیں"۔ صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا اس لئے اب یہ زندہ کیسے رہ سکتا تھا"...... تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی

اس نے ایک طرف فرش پر پڑے ہوئے مشین پسٹل کو اٹھا لیا جو
اس راجر کی جیب سے اس وقت گرا تھا جب اس نے تنویر پر حملہ کیا
تھا اور تنویر کی مخصوص انداز کی تھپکی کی وجہ سے وہ ہوا میں اچھلتا چلا
گیا تھا۔

"ارے مجھے تو کھولو"...... صالحہ نے اسے مشین پسٹل اٹھا کر
دروازے کی طرف دوڑتے دیکھ کر کہا لیکن تنویر نے اس کی بات سنی
ان سنی کر دی اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ ایک چھوٹی سی راہداری
سے گزر کر وہ جیسے ہی ایک اور راہداری میں پہنچا اسے وہاں دو آدمی
نظر آئے جو دیوار سے پشت لگائے کھڑے آپس میں باتیں کر رہے
تھے۔ تنویر کے باہر آنے کی آواز سنتے ہی وہ چونک کر مڑے ہی تھے کہ
تنویر نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ان دونوں
کے حلق سے چیخیں نکلیں اور وہ دونوں دھماکے سے نیچے گرے۔
تنویر نے اس وقت تک ان پر فائر جاری رکھا جب تک ان کے جسم
ساکت نہیں ہو گئے اور پھر تنویر تیزی سے آگے بڑھ گیا لیکن اس
چھوٹی سی کوٹھی میں اور کوئی آدمی نہیں تھا۔ پھر تنویر ایک کمرے سے
نکل کر واپس اس کمرے کی طرف بڑھا ہی تھا جہاں صالحہ تھی کہ
اچانک وہ تیزی سے ایک ستون کی اوٹ میں ہو گیا کیونکہ اس نے
چار دیواری پر ایک آدمی کا سر ابھرتے ہوئے دیکھا تھا جو فوراً ہی نیچے
ہو گیا تھا۔

"تنویر۔ کیا تم تنویر ہو۔ میں صفدر ہوں"...... اچانک پھاٹک

کی طرف سے صفدر کی اونچی آواز سنائی دی تو تنویر نے بے اختیار
ایک طویل سانس لیا۔

"ہاں۔ میں تنویر ہوں"...... تنویر نے اونچی آواز میں کہا اور پھر
ستون کی اوٹ سے نکل کر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھنے لگا۔ اس
نے پھاٹک کھولا تو صفدر اور اس کے پیچھے کیپٹن شکیل اندر داخل
ہوئے۔

"تم کہاں سے آئے ہو"...... تنویر نے پھاٹک بند کرتے ہوئے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم تمہیں تلاش کرتے پھر رہے تھے کہ اچانک اس کوٹھی سے
فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور ہم ادھر متوجہ ہو گئے۔ پھر میں نے
چار دیواری کے اوپر سے اندر دیکھنے کی کوشش کی تو تم مجھے کمرے
سے نکلتے نظر آئے۔ کیا ہوا ہے۔ صالحہ کہاں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"وہ اندر کمرے میں ہے۔ آؤ"...... تنویر نے کہا۔

"کیپٹن شکیل تم یہیں رکو۔ ہو سکتا ہے جس طرح ہم فائرنگ
کی آوازیں سن کر ادھر متوجہ ہوئے ہیں ایسے ہی کوئی اور بھی متوجہ
ہوا ہو یا کسی ہمسائے نے پولیس کو فون کر دیا ہو"...... صفدر نے
کیپٹن شکیل سے کہا اور کیپٹن شکیل سر ہلاتے ہوئے وہیں رک گیا
جبکہ صفدر، تنویر کے ساتھ واپس اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں راجر
اور ناسکی کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور صالحہ کرسی پر کڑوں میں جکڑی
ہوئی بیٹھی تھی۔

"ارے صفدر۔ تم اور یہاں"...... صالحہ نے تنویر کے ساتھ صفدر کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر کہا اور صفدر نے وہی بات دوہرا دی جو اس نے تنویر کو بتائی تھی جبکہ اس دوران تنویر نے آگے بڑھ کر صالحہ کے پیروں سے ذرا آگے فرش پر زور سے پیر مارا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کڑے غائب ہو گئے اور صالحہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی کہ تم نے آخر کس طرح ان کڑوں سے آزادی حاصل کر لی ہے"..... صالحہ نے اٹھ کر کہا۔

"ایسے کام میں نے عمران سے سیکھے ہیں۔ میں نے ہوش میں آتے ہی اس کرسی کی ساخت اور اس کے کڑوں کے سسٹم کو چیک کیا تھا۔ یہ کرسی اس ساخت کی ہے کہ اس کے عقبی پائے باریک فولادی پٹی کے ہیں اس لئے آن آف بٹن اس کے عقبی پایوں میں ہو ہی نہیں سکتے اور دیواروں پر کوئی ایسا بورڈ نہ تھا اس لئے میں سمجھ گیا کہ اس کا سسٹم سامنے پیروں میں ہو گا اس لئے پیر بھی جکڑے ہوئے تھے لیکن میرے بوٹ کی ٹو وہاں تک پہنچ سکتی تھی اس لئے جیسے ہی میں نے پیر کو تھوڑا سا موڑ کر اس پر دباؤ ڈالا کڑے کھل گئے"۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ سب ہوا کیا ہے۔ تم کیسے ان کے ہاتھ لگ گئے"...... صفدر نے کہا تو تنویر نے اسے شروع سے آخر تک ساری بات بتا دی۔

"صالحہ آئندہ محتاط رہنا۔ کھلے عام کوئی ایسی بات نہیں ہونی

چاہئے جس سے کسی کو شبہ پڑ سکے"..... صفدر نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اب مجھے سبق مل گیا ہے۔ اب کھلے عام تو ایک طرف میں بند خاص میں بھی ایسی بات نہ کروں گی"..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صفدر اور تنویر اس کے فقرے پر بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ صالحہ نے کھلے عام کا متبادل بند خاص استعمال کیا تھا۔

"اس مشین کو ساتھ لے جانا پڑے گا"..... صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

مادام شیری کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ وہ انتہائی بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ اسے راجر اور اس کے تین آدمیوں کی سپیشل پوائنٹ پر ہلاکت کی اطلاع مل چکی تھی اور سپیشل پوائنٹ میں موجود انتہائی جدید ترین مشین بھی غائب ہو چکی تھی۔ وہ ہونٹ بھینچے مسلسل کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ اس کی نگاہیں بار بار میز پر پڑے ہوئے مخصوص فون پیس پر پڑ رہی تھیں لیکن فون پیس خاموش تھا۔

"اس طرح کام نہیں چلے گا۔ مجھے خود کھل کر سامنے آنا پڑے گا"۔ اچانک مادام شیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام شیری نے تیزی سے آگے بڑھ کر فون پیس اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"یس"...... مادام شیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"آسکر بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... مادام شیری نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"مادام ہم نے وہ عمارت ٹریس کر لی ہے جہاں ہماری مشین پہنچائی گئی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام شیری بے اختیار اچھل پڑی۔

"کہاں ہے یہ عمارت"...... مادام شیری نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"روڈ کا نام تو مجھے کہیں نظر نہیں آیا البتہ یہ روڈ برگر چوک سے دائیں طرف کو نکلتی ہے اور پھر گھوم کر شاہ روڈ سے جا ملتی ہے۔ بہت بڑی عمارت ہے اس کے عقب میں ایک بہت بڑی باغیچہ نما نرسری ہے۔ عمارت کا پھاٹک قدیم دور کا اور کافی بڑا ہے۔ چار دیواری کافی اونچی ہے لیکن چار دیواری پر کسی قسم کا حفاظتی نظام موجود نہیں ہے اور بلڈنگ پر کسی قسم کا کوئی نمبر بھی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی نام لکھا ہوا ہے"...... آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے ٹریس کیا ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... مادام شیری نے پوچھا۔

"مادام۔ میں نے آسٹن کراس زیرو ون کو پورے دار الحکومت پر پھیلا کر استعمال کیا۔ پہلے تو کچھ معلوم نہ ہو سکا لیکن پھر اچانک لنک ہو گیا اور اس عمارت کی نشاندہی ہو گئی۔ شاید انہوں نے مشین کو آن کر دیا تھا۔ پھر میں آسٹن کراس لے کر اس علاقے میں گیا اور پھر

اس عمارت کی نشاندہی ہو گئی۔ میں نے اس عمارت کا اندرونی جائزہ لینے کی کوشش کی لیکن کچھ معلوم نہ ہو سکا البتہ میں نے بیرونی جائزہ لے لیا تھا جو میں نے آپ کو بتایا ہے ...... آسکر نے جواب دیا۔

"اندرونی جائزہ کیوں نہیں لیا جا سکا" ...... مادام شیری نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے کوشش کی تھی۔ سپر ریکس کو استعمال کیا لیکن شاید سپر ریکس ریز وہاں کام نہیں کر رہیں" ...... آسکر نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے اندر انتہائی جدید ترین مشینری نصب ہے۔ اچھا تم ایسا کرو کہ اس کے پھاٹک کی تھرٹی ون زیرو سپر سے نگرانی کرو اور جو آدمی بھی اس سے باہر نکلے اس کو کراس فائر کر کے بے ہوش کر کے مارگلہ کالونی والے پوائنٹ پر پہنچا دو۔ میں اب وہیں شفٹ ہو رہی ہوں" ...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام شیری نے فون آف کیا اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے ایک چھوٹے سے باکس کو اٹھایا اور اس کے کونے میں موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"مارٹن" ...... مادام شیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میں مارگلہ پوائنٹ پر شفٹ ہو رہی ہوں۔ تم مشینری کو وہیں لے آؤ اور اس پوائنٹ کو ہر لحاظ سے خالی کر دو تاکہ وہاں کوئی ایسی چیز

نہیں ہونی چاہئے جس سے ہمارے بارے میں کسی قسم کی نشاندہی ہو سکے ...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام" ...... مارٹن نے جواب دیا تو مادام شیری نے باکس کے کونے میں موجود بٹن کو آف کر دیا اور پھر اس نے ایک طرف دیوار میں نصب بڑی وارڈ روب کھولی اور اس کے نچلے خانے میں موجود ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا بیگ اٹھایا اور الماری کو لاک کر اس نے بیگ میز پر رکھا اور پھر اسے کھول کر اس کے اندر موجود ایک سیاہ رنگ کی ٹارچ سی اٹھا کر اس نے علیحدہ سائیڈ پر رکھی اور پھر میز پر موجود مخصوص فون پیس اور باکس اٹھا کر اس نے بیگ میں رکھے اور پھر بیگ کے اوپر موجود ایک بڑا سا خانہ کھول کر اس نے سیاہ ٹارچ اس خانے میں رکھی اور اس کی زپ لگا کر اس نے بیگ اٹھایا اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک سیاہ رنگ کی کار کو خود ہی ڈرائیور کرتی ہوئی تیزی سے دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ دارالحکومت میں داخل ہو کر اس نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر جیکٹ کی جیب میں سے اس نے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے سائیڈ سیٹ پر پھیلا کر اس نے اسے دیکھنا شروع کر دیا۔ پھر جیب سے اس نے ایک بال پوائنٹ نکالا اور پھر اس سے نقشے کو مارک کرنا شروع کر دیا۔ اس نے اس سڑک کو بھی مارک کیا تھا جس پر آسکر نے اس عمارت کی نشاندہی کی تھی اور مارگلہ کالونی کو بھی مارک کرنے کے بعد اس نے نقشہ تہہ کر کے

واپس جیب میں ڈالا اور کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ مختلف
سڑکوں اور چوکوں سے گزرنے کے بعد وہ اس سڑک پر پہنچ گئی جہاں
آسکر کی بتائی ہوئی عمارت موجود تھی۔ اس نے کار آہستہ کی اور اس
عمارت کا نظروں ہی نظروں میں جائزہ لیتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔
پھر آگے جا کر اس نے چوک پر کار کو واپس موڑا اور پھر کافی آگے آ کر
اس نے کار کو ایک سائیڈ روڈ پر موڑ کر روکا اور عقبی سیٹ پر پڑے
ہوئے بیگ کا خانہ کھول کر اس نے اس میں موجود سیاہ ٹارچ نکالی
اور پھر کار کا دروازہ کھول کر وہ باہر آ گئی۔ کار لاک کر کے وہ تیز تیز
قدم اٹھاتی سڑک پر آئی اور پھر سڑک کراس کر کے وہ اس سائیڈ پر آ
گئی جہاں وہ عمارت موجود تھی۔ عمارت کے قریب سے گزرتے
ہوئے اس نے ہاتھ میں موجود سیاہ ٹارچ کا رخ اس عمارت کی طرف
کیا اور ٹارچ کے درمیان میں موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ ٹارچ
روشن نہ ہوئی تھی لیکن مادام شیری ٹارچ کو اسی انداز میں پکڑے تیز
تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھی چلی گئی۔ جب عمارت ختم ہو گئی تو اس نے
ٹارچ کا وہ بٹن آف کر دیا جو اس نے پہلے آن کیا تھا اور ٹارچ کو
جیکٹ کی اندرونی جیب میں رکھ کر اس نے ایک بار پھر سڑک کراس
کی اور دوسری سائیڈ پر واپس پیدل چلتی ہوئی اس سائیڈ روڈ کی طرف
بڑھی چلی گئی جہاں اس کی کار موجود تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ مارگلہ
کالونی کی ایک عظیم الشان کوٹھی میں موجود تھی۔ کوٹھی میں اس
کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ کوٹھی مکمل طور پر فرنشڈ

تھی۔
مادام شیری نے ایکشن گروپ کو بلوا کر سب سے پہلے مختلف
علاقوں میں ایسی کوٹھیاں حاصل کی تھیں جبکہ وہ خود دارالحکومت
کے نواحی قصبے میں جا کر رہی تھی البتہ یہ پوائنٹ اس نے متبادل کے
طور پر اپنے لئے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ ایکشن گروپ کو اس نے تین
سیکشنوں میں تبدیل کر کے دارالحکومت میں ٹھہرایا تھا۔ اس میں سے
ایک گروپ کا انچارج راجر تھا جبکہ دوسرے کا انتھونی اور تیسرے کا
آسکر انچارج تھا۔ یہ تینوں چونکہ پوری طرح تربیت یافتہ تھے اس
لئے تینوں نے اپنے اپنے لئے علیحدہ علیحدہ قیام گاہیں اور کاریں وغیرہ
حاصل کر لی تھیں۔ شیفرے گروپ ان تینوں سے علیحدہ تھا لیکن اب
موجودہ صورت حال کے تحت اس نے سب کو ایک پوائنٹ پر اکٹھا
ہونے کا حکم دیا تھا اور آسکر کو اس نے انچارج بنا دیا تھا۔ اس وقت
آسکر کے تحت اٹھارہ آدمی موجود تھے اور یہ سب گلشن کالونی کی ایک
کوٹھی میں موجود تھے۔ ایکشن گروپ اپنے ساتھ حسب معمول انتہائی
جدید ترین مشینری بھی لے آیا تھا لیکن اس مشینری نے اسے اب تک
صرف اتنا فائدہ پہنچایا تھا کہ اس کی وجہ سے عمران جیسا آدمی ہلاک ہو
سکا تھا۔ اس کے علاوہ اسے فائدے کی بجائے نقصان ہی ہوا تھا
کیونکہ ایک انتہائی قیمتی اور جدید ترین مشینری سیکرٹ سروس کے
ہاتھ لگ گئی تھی اور اس کے کئی انتہائی قیمتی آدمی بھی ہلاک ہو گئے
تھے جن میں راجر کی موت پر اسے سب سے زیادہ افسوس ہوا تھا

کیونکہ راجر انتہائی فعال، تیز اور انتہائی تربیت یافتہ آدمی تھا اور اس مشین کی وجہ سے اسے اپنا نواحی قصبے والا پوائنٹ فوری طور پر چھوڑنا پڑا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس مشین کو اگر کسی سائنسدان نے سمجھ لیا تو اس سے وہ اس مشین کو لنک کر لینے میں نہ صرف کامیاب ہو جائے گا جس سے وہ فون کالز چیک کرتی تھی بلکہ اس پوائنٹ کی نشاندہی بھی آسانی سے ہو جائے گی۔ گو اسے یقین تھا کہ پاکیشیا جیسے پسماندہ ملک کے سائنسدان اس قدر پیچیدہ مشین کو کسی طرح بھی اس گہرائی کی حد تک نہ سمجھ سکیں گے لیکن اس کے باوجود اس نے رسک لینا مناسب نہیں سمجھا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اب اس نے ایک اور فیصلہ بھی کیا تھا کہ سیکرٹ سروس کے ممبرز کو ٹریس ہوتے ہی گولی سے اڑا دیا جائے اور اس سے پوچھ گچھ کے چکر میں ہی نہ پڑا جائے اور اب اسے مارٹن کا انتظار تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد مارٹن ایک بڑی سی بند ویگن میں مشینری لاد کر وہاں پہنچ گیا۔

"کالز چیکنگ مشین کو ابھی آن نہ کرنا البتہ حفاظتی مشینری نصب کر کے آن کر دو اور یہ بلیک ٹارچ لے جاؤ۔ میں نے اسے ایک عمارت پر چارج کیا ہے۔ اس کا رزلٹ لے آؤ" مادام شیری نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے سیاہ ٹارچ نکال کر مارٹن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ...... مارٹن نے کہا اور سیاہ ٹارچ مادام سے لے کر

وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ مادام شیری نے پاس پڑے ہوئے اپنے بیگ میں سے مخصوص فون پیس نکالا اور پھر اسے آن کر کے اس نے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جانسن بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔ یہ وہی انتھونی تھا جسے مادام شیری نے جانسن نام رکھنے کا کہا تھا اس لئے وہ حکم کے مطابق اب اپنا نام جانسن ہی بتاتا تھا۔

"تم نے میک اپ تو کر لیا ہو گا" ...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام" ...... انتھونی نے جواب دیا۔

"تو پھر نام وہی پہلے والا چلنے دو۔ یہ عام سا نام ہے اس لئے اسے تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے" ...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام۔ جیسے آپ کا حکم" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آسکر کو واپس کال کر لو۔ اب اس عمارت کی نگرانی کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے بلیک ٹارچ کو اس عمارت پر چارج کر دیا ہے اور مارٹن اس کا رزلٹ لے آئے گا اس کے بعد نگرانی کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کا رزلٹ آنے پر میں اس بارے میں خود فیصلہ کروں گی" ...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام شیری نے فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد مارٹن کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا پروجیکٹر تھا۔

"کیا رزلٹ ہے" ...... مادام شیری نے چونک کر پوچھا۔

"مادام۔ یہ عمارت تو انتہائی جدید ترین مشینری سے بھری پڑی ہے۔ بہت بڑی عمارت ہے اور تقریباً ہر کمرے میں انتہائی جدید ترین مشینری نصب ہے"...... مارٹن نے پروجیکٹر کو سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"مشینری کی تفصیلات"...... مادام نے پوچھا۔

"نو مادام۔ مشینری کی تفصیلات بھی بلیک ٹارچ چیک نہیں کر سکی۔ صرف مشینری کی موجودگی کا ہی پتہ چل سکا ہے"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر کیا فائدہ۔ بہرحال وہاں کتنے آدمی ہیں"...... مادام شیری نے پوچھا۔

"یہ اور بھی حیرت انگیز بات ہے مادام کہ وہاں صرف ایک آدمی ہے۔ اکیلا"...... مارٹن نے جواب دیا تو مادام شیری بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... مادام شیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ خود چیک کر لیں مادام"...... مارٹن نے کہا اور پروجیکٹر کے نچلے حصے میں لگا ہوا ایک بٹن آن کر دیا۔ پروجیکٹر کی سکرین روشن ہو گئی اور پھر ایک جھماکے سے اس پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ ایک وسیع و عریض صحن کا منظر تھا جس کے سامنے ایک طویل برآمدہ نظر آ رہا تھا۔ ساتھ ہی سکرین کے ایک علیحدہ خانے میں نمبر آنے شروع ہو

گئے اور اس کے ساتھ ہی منظر پر سرخ رنگ کے نقطے جلتے بجھتے دکھائی دینے لگے۔ یہ نقطے برآمدے، چاردیواری اور اندرونی حصوں میں چمک رہے تھے۔ مادام شیری سمجھ رہی تھی کہ جہاں یہ نقطے چمک رہے ہیں وہاں مشینری نصب ہے۔ اس کے ہونٹ بھینچ گئے لیکن وہ خاموش بیٹھی رہی۔ منظر یکے بعد دیگرے بدلتے چلے گئے اور پھر ایک بڑے کمرے کا منظر ابھرا جس میں ایک آدمی کا صرف سایہ سا نظر آ رہا تھا۔ مادام اسی طرح خاموش بیٹھی رہی۔ تھوڑی دیر بعد ہی سکرین تاریک ہو گئی تو مارٹن نے پروجیکٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"یہ عمارت یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے اسے ہر صورت میں تباہ ہونا چاہئے"...... مادام شیری نے کہا۔

"مادام۔ میں نے اس کی ریز ریڈنگ پڑھ لی ہے۔ اس ریڈنگ کے مطابق اس عمارت میں انتہائی ہائی پاور حفاظتی مشینری نصب ہے ہمارے پاس باکوسن تھرٹی پاور کی مشین ہے جبکہ میری ریڈنگ کے مطابق اس عمارت کے حفاظتی انتظامات زیرو کرنے کے لئے باکوسن ہنڈرڈ پاور کی ضرورت ہو گی"...... مارٹن نے کہا۔

"ہونہہ۔ لیکن یہ مشینری یہاں تو نہ مل سکے گی اور ہیڈ کوارٹر سے منگوائی گئی تو اس میں کافی دن لگ جائیں گے جبکہ میں اس مشن کو جلد از جلد ختم کرنا چاہتی ہوں تاکہ اصل مشن مکمل کر سکوں"...... مادام شیری نے کہا۔

"اس کا ایک اور حل بھی ہے مادام"...... مارٹن نے چند لمحے

خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"وہ کیا"...... مادام شیری نے چونک کر پوچھا۔

"اگر اس عمارت کے اندر ایس وی سکس کو آف کر کے لے جایا جائے اور پھر اسے اندر لے جا کر آن کر دیا جائے تو پھر باکوسن تھرٹی کے ذریعے بھی اسے تباہ کیا جا سکتا ہے"...... مارٹن نے کہا تو مادام شیری بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کام البتہ ہو سکتا ہے۔ اندر ایک آدمی ہے۔ ویری گڈ۔ میں خود جاؤں گی"...... مادام شیری نے کہا۔

"لیکن مادام آپ تو اندر پھنس جائیں گی"...... مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ شیری کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ میں اندر داخل ہو کر ایس وی سکس کو آن کر کے چھپا کر واپس آجاؤں گی اور پھر باہر سے اسے تباہ کر دیا جائے گا۔ ویری گڈ۔ یہ بہت اچھا حل ہے۔ ویری گڈ"...... مادام شیری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام ایک بار پھر سوچ لیجئے۔ یہ انتہائی رسک ہے"...... مارٹن نے کہا۔

"شٹ اپ۔ تم شیری کو کیا سمجھتے ہو نانسنس۔ جاؤ اور جا کر ایس وی سکس بھی لے آؤ اور ساتھ ہی باکوسن تھرٹی کو بھی چارج کرو۔ تم اس عمارت کے باہر باکوسن تھرٹی لے کر موجود رہو گے میں اندر

جاؤں گی اور پھر باہر آکر میں خصوصی کاشنز کے ذریعے تمہیں کاشن دوں گی تو تم عمارت تباہ کر دینا۔ چلو اٹھو جلدی کرو"...... مادام شیری نے کہا۔

"کیا ابھی۔ میرا خیال ہے رات کو یہ کام ہونا چاہئے"...... مارٹن نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی اور اسی وقت یہ کام ہو گا"...... مادام شیری نے کہا تو مارٹن نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ہونہہ۔ شیری کو روک لے گا یہ آدمی۔ ہونہہ۔ نانسنس"۔ مادام شیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر وہ بھی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی تاکہ اپنا وہ مخصوص لباس پہن سکے جو وہ خود ایکشن میں آنے پر پہنتی تھی۔

عمران کی کار خاصی تیز رفتاری سے دارالحکومت سے دو سو کلو میٹر دور چھوٹے نواحی شہر راج پور کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر خود عمران تھا۔ وہ میک اپ میں تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر اور عقبی سیٹ پر جوانا بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے ٹیلی انجینئر ایڈورڈ جرم کی بتائی ہوئی تھیوری کے ذریعے وہ لوکیشن دریافت کر لی تھی جہاں سے مادام شیری فون کر رہی تھی اور حساب کتاب کے مطابق یہ لوکیشن راج پور ہی بنتی تھی۔ پوری طرح تسلی کر لینے کے بعد عمران نے ٹائیگر اور جوانا کو ساتھ لیا اور راج پور کی طرف چل پڑا۔ اس نے دانستہ سیکرٹ سروس کے ممبرز کو ساتھ نہ لیا تھا کیونکہ سیکرٹ سروس کے تمام ممبرز اس وقت دارالحکومت میں اس انتھونی کو ٹریس کرنے میں مصروف تھے۔ تنویر اور صالحہ کے متعلق اسے رپورٹ مل چکی تھی اور پھر وہ مشین بھی اس کی موجودگی میں دانش منزل پہنچی تھی جس سے شیڈاگ کے راجر نے تنویر اور صالحہ کے ذہن چیک کرنا تھا۔ عمران نے اس مشین کو اچھی طرح چیک کیا تھا۔ یہ مشین بھی ہر لحاظ سے انتہائی جدید ترین تھی اور عمران کو یہ مشین دیکھ کر ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ شیڈاگ کس قدر جدید سائنسی مشینری اس مشن میں استعمال کر رہی ہے۔ تنویر نے چونکہ اس راجر کو ہلاک کر دیا تھا اس لئے اب لے دے کے ایک بار پھر وہی انتھونی ہی رہ گیا تھا اور عمران نے بطور ایکسٹو تمام ممبرز کو ایک بار پھر اس کی تلاش میں لگا دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے ان کی بجائے ٹائیگر اور جوانا کو ساتھ لیا تھا تاکہ مادام شیری کے آدمیوں سے نمٹا جا سکے۔

"باس۔ مادام شیری اصل میں ہے کون"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ایک نقطہ کم شیرنی ہے یعنی ٹائیگرنی اسی لئے تو تمہیں ساتھ لے جا رہا ہوں تاکہ تم اسے دیکھ لو۔ ہو سکتا ہے کہ بات بن جائے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے اس کی تعریف پوچھی تھی باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"لگتا ہے کارمن نژاد ہے۔ باقی حسب نسب تو بہرحال بر دکھاوے پر معلوم ہو ہی جائے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر یہ شیڈاگ کیا چیز ہے"...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا نے کہا۔

"کسی ہی ڈاگ سے پوچھو تب ہی تمہیں اس کی صحیح تعریف کا پتہ چل سکتا ہے کیونکہ لیلیٰ کی تعریف مجنوں ہی بتا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرا مطلب ہے کہ یہ کسی مجرم تنظیم کا نام ہے یا کسی سرکاری ایجنسی کا"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجرم تنظیم ہے اور صرف ایٹمی اسلحے کو ڈیل کرتی ہے اور پہلی بار پاکیشیا میں وارد ہوئی ہے"...... اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"ماسٹر۔ جب میں ماسٹر کلرز میں تھا تو یہ نام اس وقت بھی ایکریمیا میں سنا جاتا تھا لیکن اس وقت یہ عام اسلحہ سمگلنگ کرنے والی تنظیم تھی البتہ اس تنظیم کی شہرت اس لئے تھی کہ یہ لوگ حد درجہ تیز اور فعال تھے اور انتہائی جدید ترین ہتھیار مشن کے دوران استعمال کرتے تھے"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کون تھا اس کا سربراہ"...... عمران نے پوچھا۔

"اس وقت تو ایک آدمی لارجنٹ کا نام لیا جاتا تھا"...... جوانا نے جواب دیا۔

"لارجنٹ۔ کیا تم نے اسے کبھی دیکھا بھی تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ کئی بار۔ ماسٹر کلرز کا لارجنٹ گاہک تھا"...... جوانا

نے جواب دیا۔

"کیا حلیہ تھا اور قد وقامت کیا تھا"...... عمران نے پوچھا تو جوانا نے تفصیل بتا دی۔

"کیا یہ ایکریمین نژاد تھا یا کارمن نژاد"...... عمران نے پوچھا۔

"لگتا تو ایکریمین نژاد تھا لیکن یہ بھی کہا جاتا تھا کہ اس نے طویل عرصہ کارمن میں بھی گزارا ہے"...... جوانا نے جواب دیا۔

"گڈ۔ پھر تو یہ وہی آدمی ہے۔ کارمن کی ایک سرکاری ایجنسی کا سربراہ۔ جسے بغاوت کے جرم میں ایجنسی سے نکال دیا گیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ماسٹر کہ اب وہ لیڈر نہ ہو یا زندہ نہ ہو کیونکہ کافی طویل عرصہ گزر گیا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"یہ معلوم کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال یہ ایک اچھی ٹپ ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ اس مادام شیری نے دارالحکومت کی بجائے اس چھوٹے سے شہر کو کیوں اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہے"...... ٹائیگر نے اچانک پوچھا۔

"شیرنی شہر کی بجائے جنگل میں رہنا پسند کرتی ہے۔ یہ تو تم ہو جو ٹائیگر ہونے کے باوجود شہر میں رہتے ہو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر اسی طرح کی باتوں میں وقت گزرتا چلا گیا اور کار آخر کار راج پور کے نواحی علاقے میں داخل ہو گئی۔ عمران

نے کچھ آگے بڑھنے کے بعد کار کو ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا اور جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ نقشے پر دائرے کا نشان بنا ہوا تھا۔ عمران کافی غور سے اس دائرے کو دیکھ رہا تھا۔

"قاسم بازار سے دائیں ہاتھ پر۔ ہونہہ"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر نقشہ تہہ کر کے اس نے دوبارہ جیب میں ڈالا اور کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تنگ سے بازار سے گزر کر دائیں ہاتھ پر مڑے تو سامنے ہی ایک پختہ اور کافی بڑی سی عمارت نظر آ گئی۔ یہ عمارت خاصی قدیم تھی اور لگتا تھا کہ یہ یہاں کے کسی رئیس کی حویلی ہو گی۔ کار اس حویلی کے بڑے سے پھاٹک کے سامنے سے گزرتی ہوئی آگے بڑھی چلی گئی۔ پھاٹک بند تھا۔ عمران نے کافی آگے جا کر کار روک دی۔

"یہ حویلی ہمارا ٹارگٹ ہے اور سنو۔ مادام شیری اگر واقعی اس عمارت میں ہے تو پھر یہاں بھی انہوں نے خاصے انتظامات کر رکھے ہوں گے اس لئے تم دونوں باہر رہو گے میں اکیلا اندر جاؤں گا"۔ عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ میری موجودگی میں آپ اکیلے اندر نہیں جا سکتے"...... جوانا نے کہا۔

"خاموش رہو۔ جیسا میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو سمجھے اور آئندہ میرے سامنے اس طرح کی بات کی تو گردن توڑ دوں گا"...... عمران

نے یکلخت پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا تو جوانا جیسا آدمی بے اختیار سہم سا گیا۔

"آئی ایم سوری ماسٹر"...... جوانا نے آہستہ سے کہا۔

"جو کچھ میں سمجھتا ہوں تم نہیں سمجھتے اس لئے آئندہ ایسی بچگانہ باتیں میرے سامنے مت کیا کرو"...... عمران نے اسی طرح سرد اور انتہائی سخت لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے حویلی کے گرد ایک چکر لگایا لیکن یہ ایک عام سی عمارت تھی۔ عقبی طرف ایک دروازہ تھا جو خاصا پرانا اور خستہ سا تھا۔ عمران دوبارہ عقبی طرف گیا اور اس نے دروازے کو آہستہ سے دبایا تو دروازہ تھوڑا سا کھل گیا۔ اندر کنڈی لگی ہوئی تھی لیکن شاید یہ کنڈی اپنی جگہ چھوڑ چکی تھی اس لئے دروازے کی درمیانی جھری خاصی بڑی ہو گئی تو عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر آہستہ سے اندر ہاتھ ڈال کر اس نے کنڈی ہٹا دی۔ دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا اور عمران تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ یہ عمارت کا عقبی حصہ تھا اور یہاں ہر طرف جھاڑ جھنکار کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ عمران نے مڑ کر دروازہ بند کیا اور پھر جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے ہاتھ میں پکڑا اور انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگا لیکن جیسے جیسے وہ آگے بڑھ رہا تھا اسے احساس ہوتا جا رہا تھا کہ عمارت خالی ہے لیکن اس کے باوجود وہ بڑے محتاط انداز میں سائیڈ گلی سے گزر کر جب سامنے کے رخ پر پہنچا تو وہاں بھی خاموشی تھی اور اس کے ساتھ ہی عمران کی نظریں جب

پھاٹک پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ پھاٹک کے دروازے کا بڑا کنڈہ اندر سے بند نہ تھا بلکہ پھاٹک کے بڑے دو حصوں کو ویسے ہی ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر بند کیا گیا تھا۔

"ہونہہ۔ تو یہ عمارت خالی ہے۔ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے شاید"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ عمارت کی اندرونی طرف بڑھ گیا اور تھوڑی دیر بعد اس نے پوری عمارت گھوم ڈالی۔ عمارت واقعی خالی تھی لیکن عمارت کے اندر ایسے آثار بہرحال موجود تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہاں لوگ رہ چکے ہیں اور انہیں یہاں سے گئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ عمران کمروں میں چکر لگاتا رہا اور پھر ایک کمرے میں آکر وہ رک گیا۔ اس کمرے کی دیوار کے ساتھ ایسے آثار موجود تھے جیسے یہاں کوئی مشینری نصب رہی ہو۔ عمران نے غور سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر تیزی سے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھاٹک کھول کر باہر آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنی کار کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیا ہوا باس۔ کیا عمارت خالی ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن اسے زیادہ سے زیادہ چند گھنٹے پہلے خالی کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا اور دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر اور جوانا بھی دوبارہ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے تو عمران نے کار سٹارٹ کی اور پھر اسے ذرا سا آگے بڑھا کر اس نے دائیں ہاتھ موڑ کر

روک دیا۔ یہاں ایک کپڑے کی دکان تھی جس کے باہر سٹول پر ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کار کو دکان کے سامنے رکتے دیکھ کر بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا تھا البتہ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ عمران کار سے نکلا اور اس بوڑھے کی طرف بڑھ گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... عمران نے بڑے مؤدبانہ اور خشوع خضوع بھرے لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ جیتے رہو۔ بڑے طویل عرصے کے بعد آج پورا سلام سنا ہے۔ خدا تمہیں جزا دے۔ اب تو لوگ مختصر سلام کرنا بھی بھولتے جا رہے ہیں"...... بوڑھے نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے بزرگوار اور میں دارالحکومت سے آیا ہوں۔ یہ سامنے عمارت میں ایک غیر ملکی خاتون رہتی تھی۔ میں نے اس سے ملنا تھا لیکن عمارت تو خالی پڑی ہوئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ چند روز پہلے ہی یہ آباد ہوئی تھی۔ اس کا مالک تو مر گیا ہے البتہ اس کی اولاد دارالحکومت میں جا کر بس گئی ہے۔ یہ عمارت تو خاصے طویل عرصے سے خالی تھی پھر اچانک ایک غیر ملکی خاتون اور ایک غیر ملکی مرد یہاں آکر رہنے لگے لیکن وہ کسی سے ملتے جلتے نہ تھے اور آج صبح ہی وہ چلے گئے ہیں۔ پہلے وہ عورت کار میں بیٹھ کر گئی اور پھر اس کے بعد وہ مرد ایک بڑی سی ویگن میں بیٹھ کر گیا ہے۔

بوڑھے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کار کا رنگ کیسا تھا۔ نیلے رنگ کی کار تھی ناں"...... عمران نے ایسے خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے اگر بوڑھے نے ہاں کر دی تو نجانے عمران کو کتنا بڑا انعام مل جائے گا۔

"اوہ نہیں برخوردار۔ نیلے رنگ کی نہیں بلکہ سیاہ رنگ کی بڑی سی کار تھی۔ بالکل نئی کار اور ہاں اس کار کی نمبر پلیٹ پر ایک پستول کی تصویر بھی بنی ہوئی تھی۔ نجانے یہ کون لوگ تھے۔ کیا تم اس عورت سے ملنے آئے تھے"...... بوڑھے نے بات کرتے کرتے اچانک چونک کر کہا۔ شاید اسے اچانک خیال آگیا تھا کہ عمران جیسا بھرپور سلام کرنے والا ایک غیر ملکی عورت اور وہ بھی جس کی کار پر پستول بنا ہوا تھا، سے ملنے آیا ہے تو پھر معاملہ مشکوک ہے۔

"پستول بنا ہوا تھا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے انتہائی حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"مطلب تو مجھے معلوم نہیں البتہ پستول جیسی تصویر ضرور تھی اس کار پر۔ میں نے خود دیکھی تھی"...... بوڑھے نے کہا۔

"اچھا۔ پھر وہ کوئی اور ہو گی۔ بے حد شکریہ۔ خدا حافظ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس اپنی کار کی طرف بڑھ آیا۔

"ٹائیگر۔ بوڑھے بابا نے بتایا ہے کہ مادام شیری جس کار میں گئی ہے اس کی نمبر پلیٹ پر پستول کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ اس کا کیا

مطلب ہوا"...... عمران نے کار آگے بڑھاتے ہوئے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پستول کی تصویر یا پستول جیسی تصویر"...... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"کیا مطلب۔ ان دونوں میں کیا فرق ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہاں ایک گروپ ہے جو بھاری رقموں پر غیر ملکیوں کو کاریں دیتا ہے۔ یہ کاریں باقاعدہ یہاں کے معزز لوگوں کے ناموں سے خریدی جاتی ہیں لیکن اس گروپ نے اس کی عجیب سی نشانی بنا رکھی ہے کہ وہ رجسٹریشن میں وہ نمبر لیتے ہیں جس کے آخر میں سیون کا ہندسہ ہو اور جب نمبر پلیٹ بنواتے ہیں تو انگریزی ہندسہ سیون کے آخر میں ٹریگر کی جگہ اور آگے نال بنا دیتے ہیں اس طرح یہ پستول جیسی تصویر بن جاتی ہے لیکن یہ مکمل پستول بہرحال نہیں ہوتا"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے اس لئے یہ بزرگوار بھی اسے پستول جیسی تصویر کہہ رہے تھے۔ کون ہے یہ گروپ۔ کہاں ہے اس کا آفس"۔ عمران نے پوچھا۔

"ناراک کلب کا مالک رالف اس کا کرتا دھرتا ہے۔ ناراک کلب اولڈ فورٹ روڈ پر ایک پرانی سی عمارت میں ہے۔ باہر ناراک کلب کا بورڈ لگا ہوا ہے اور ویسے یہ ہے بھی کلب لیکن نیچے تہہ خانے میں

شراب، منشیات کے ساتھ ساتھ بڑے پیمانے پر جوا بھی کھیلا جاتا ہے اور وہاں سارے شیطانی کام ہوتے ہیں جو ایسے کلبوں کا خاصہ ہوتے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا یہ رالف وہاں مل جائے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ وہ کہیں نہیں ملتا۔ اسے پراسرار اور خفیہ رہنے کا شوق ہے۔ ویسے ہو گا وہیں۔ اس کا نمبر ٹو ٹوڈی ہی سب کچھ کرتا ہے۔ وہ وہاں لازماً موجود ہو گا لیکن کسی اجنبی کو نیچے تہہ خانوں میں کسی صورت نہیں جانے دیا جاتا البتہ میں اکیلا جا سکتا ہوں"...... ٹائیگر نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"تم کبھی اس رالف سے ملے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک بار ملاقات ہوئی تھی لیکن چونکہ وہاں کوئی ایسا بزنس نہیں ہوتا جس میں مجھے دلچسپی ہو اس لئے میں نے زیادہ توجہ نہیں دی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا وہ کارمن نژاد ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار اب راج پور سے نکل کر دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر جب کار دارالحکومت پہنچی تو عمران نے کار کا رخ اس سڑک کی طرف موڑ دیا جو اولڈ فورٹ روڈ جاتی تھی۔

"جوانا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا جو عقبی سیٹ پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ جب سے عمران نے اسے ڈانٹا تھا وہ بالکل ہی

خاموش ہو گیا تھا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا۔

"میں اس رالف کو فوری طور پر برآمد کرنا چاہتا ہوں اور زندہ سلامت بھی اپنے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار سیدھا ہو گیا۔ اس کے ستے ہوئے چہرے پر قدرے مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور آنکھوں میں بھی چمک آ گئی تھی۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہاں جوانا ایکشن ہو گا۔ سمجھے"...... عمران نے کہا تو جوانا نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ بات سمجھ گیا ہو۔

"یہ جوانا ایکشن کیا ہوتا ہے باس"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانی دیوانی ہوتی ہے۔ یہ تو سنا ہو گا تم نے۔ یہ اور بات ہے کہ تمہاری جوانی بیچاری دیوانی نہیں ہو سکی بلکہ کسی جنگل میں ہرن کا شکار کرتی پھر رہی تھی"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔ جوانا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی لیکن وہ خاموش رہا تھا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر جوانی دیوانی ہوتی ہے تو جوانا کیسا ہوتا ہو گا"۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے استاد کلاس کے کسی طالب علم کا امتحان لیتے ہوئے سوال پوچھتا ہے۔

"دیوانہ"...... ٹائیگر نے بے اختیار کہا۔

"اور دیوانے کیا کرتے ہیں"...... عمران نے اسی لہجے میں دوسرا سوال کیا۔

"ٹھیک ہے باس۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ جوانا ایکشن کا کیا مطلب ہے۔ یعنی بے تحاشا توڑ پھوڑ، فائرنگ۔ کشت و خون"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کیوں جوانا۔ ٹائیگر ٹھیک کہہ رہا ہے یا"...... عمران نے اس بار جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے باس۔ اس ٹوڈی کی گردن جب میری انگلیوں کی گرفت میں ہو گی تو رالف خود بخود باہر آ جائے گا"۔ جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"گڈ۔ اب تمہارا ذہن کام کرنے لگ گیا ہے ورنہ پہلے تم واقعی دیوانے بنے ہوئے تھے"...... عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے اب احساس ہوا ہے ماسٹر کہ میں نے واقعی غلط بات کی تھی۔ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور کرتے ہیں وہ انتہائی سوچ سمجھ کر کرتے ہیں"...... جوانا نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اب تم دیوانگی کی کیفیت سے باہر آ گئے ہو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ناراک کلب کے کمپاؤنڈ میں موڑ دی۔ ایک سائیڈ پر پارکنگ تھی جس میں

خاصی تعداد میں کاریں موجود تھیں۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی اور پھر وہ تینوں ہی نیچے اتر آئے۔

"اس ٹوڈی کا آفس کہاں ہے ٹائیگر"...... عمران نے کہا۔

"آئیے میرے ساتھ"...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے عمارت میں داخل ہوئے اور پھر ایک راہداری کراس کر کے وہ ایک خاص بڑے ہال میں داخل ہوئے۔ عمران نے دیکھا کہ ہال کو انتہائی نفاست سے سجایا گیا تھا اور ہال میں خاموشی تھی۔ وہاں موجود افراد کا تعلق بھی اعلیٰ سوسائٹی سے ہی تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو نوجوان موجود تھے۔ وہاں کا ماحول اس قدر شریفانہ اور مہذب تھا کہ کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس کے نیچے تہہ خانوں میں کوئی غیر قانونی کام بھی ہو سکتا ہے۔

"ٹوڈی دفتر میں ہے یا نہیں"...... ٹائیگر نے کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہی ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ باس اپنے آفس میں ہیں"...... کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان نے کہا اور ٹائیگر بغیر کوئی مزید بات کئے سائیڈ پر موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور جوانا اس کے پیچھے تھے۔ راہداری کے آخر میں ایک کمرہ تھا جس کے باہر ایک دربان موجود تھا۔ اس نے ان تینوں کے قریب آنے پر انہیں انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور خود ہی دروازہ کھول دیا اور وہ تینوں یکے بعد دیگرے اندر داخل

ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے انتہائی قیمتی فرنیچر سے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا اور کمرہ ساؤنڈ پروف بھی تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک لمبے قد لیکن دبلے پتلے جسم کا مالک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا فائل پر کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔ میز پر تین مختلف رنگوں کے فون موجود تھے۔ دروازہ کھلنے اور ان تینوں کے اندر داخل ہونے کی آواز سن کر اس نے سر اٹھایا اور پھر اس کے چہرے پر قدرے مسکراہٹ کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ مسٹر ٹائیگر۔ آپ تشریف لائیے۔ خوش آمدید"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"ٹوڈی۔ رالف کہاں ہے"...... ٹائیگر نے اس کے مصافحے کے لئے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظرانداز کرتے ہوئے قدرے سخت اور اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"رالف۔ وہ کون ہے"...... اس بار ٹوڈی کا لہجہ بھی سخت تھا لیکن دوسرے لمحے جوانا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے ٹوڈی اس کے ہاتھ میں لٹکا ہوا میز کے اوپر سے گھسٹتا ہوا آگے فرش پر آ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

"اب بتاؤ کہاں ہے رالف"...... جوانا نے اس کی گردن چھوڑتے ہوئے کہا جبکہ عمران بڑے مطمئن انداز میں ایک طرف صوفے پر

بیٹھ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو"...... ٹوڈی نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔ اس کے دونوں ہاتھ تیزی سے اپنی گردن کی طرف بڑھے تھے اور پھر اس نے گردن مسلنا شروع کر دی لیکن ابھی اس کے ہاتھ گردن پر ہی تھے کہ جوانا کا بازو گھوما اور ٹوڈی چیختا ہوا اچھل کر کسی فٹ بال کی طرح سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا اور پھر دیوار سے ٹکرا کر وہ ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح نیچے گرا ہی تھا کہ جوانا نے ایک بار پھر جھک کر اس کی گردن پکڑی اور اسے ہوا میں اٹھا لیا۔

"بولو۔ کہاں ہے رالف"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ نیچے۔ نیچے اپنے دفتر میں ہے"...... ٹوڈی کے منہ سے بھنچی بھنچی سی آواز نکلی۔ ہوا میں لٹکا ہوا اس کا جسم اس طرح کانپ رہا تھا جیسے اسے رعشہ ہو گیا ہو۔

"بلاؤ اسے ورنہ ایک ایک ہڈی علیحدہ کر دوں گا"...... جوانا نے اسے واپس زمین پر کھڑے کرتے ہوئے کہا لیکن اس نے اس کی گردن نہ چھوڑی تھی۔

"مم۔ مم۔ میری گردن چھوڑو۔ مم۔ مم۔ میں مر جاؤں گا"۔ ٹوڈی کے منہ سے اسی طرح بھنچی بھنچی سی آوازیں نکلنے لگیں اور جوانا نے اس کی گردن چھوڑ دی تو اس کا جسم پہلے تو بری طرح لڑکھڑایا پھر آہستہ آہستہ وہ جم کر کھڑا ہو گیا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے"...... ٹوڈی نے ایک بار پھر

سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا تو جوانا کا ہاتھ ایک بار پھر گھوم گیا اور اس بار تو ٹوڈی کے حلق سے اس قدر کربناک چیخ نکلی کہ جیسے اس کے دل میں کسی نے خنجر گھونپ دیا ہو۔ وہ اچھل کر ایک بار پھر سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔

"اب اگر بکواس کی تو ہڈیاں توڑ دوں گا۔ اب تک میں نے تمہارا اس لئے لحاظ کیا ہے کہ تم درمیانی آدمی ہو"...... جوانا نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھڑا کرتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ باس یہاں نہیں آئے گا۔ وہ نہیں آتا۔ وہ نہیں آتا"۔ ٹوڈی نے رک رک کر کہا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون بہہ رہا تھا اور جبڑے ٹوٹ چکے تھے اور وہ اب بڑی مشکل سے اپنے آپ کو اپنے پیروں پر سنبھالے ہوئے تھا۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔

"تو پھر اس کے آفس تک ہمیں لے جاؤ"...... اس بار عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر"...... ٹوڈی نے چونک کر کہا۔

"اسے گولی مار دو جوانا یہ خواہ مخواہ بہادر بننے کی کوشش کر رہا ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو میں تمہیں وہاں لے چلتا ہوں۔ مجھے مت مارو"...... ٹوڈی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے

کہا۔

"چلو۔ وقت مت ضائع کرو"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا تو ٹوڈی مڑا اور سائیڈ پر موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا اس کی پشت پر تھا جبکہ اس کے پیچھے ٹائیگر اور عمران تھے۔ دروازہ کھول کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے جسے ریسٹ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ٹوڈی نے آگے بڑھ کر ایک دیوار پر اپنا ہاتھ مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ اب دوسری طرف ایک چھوٹی سی لفٹ نظر آ رہی تھی اور ٹوڈی اندر داخل ہوا اور اس کے ساتھ ہی جوانا، ٹائیگر اور عمران بھی اندر داخل ہو گئے تو ٹوڈی نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے سامنے کی دیوار برابر ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی لفٹ تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی۔

"سنو کسی قسم کی غلط حرکت نہ کرنا ورنہ پلک جھپکنے میں تمہاری گردن ٹوٹ جائے گی۔ سمجھے"...... جوانا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کچھ نہیں کروں گا"...... ٹوڈی نے کہا۔ چند لمحوں بعد لفٹ رکی تو ٹوڈی نے وہی بٹن پریس کیا اور دروازہ کھل گیا۔ دوسری طرف ایک بند راہداری تھی جس کے قریب ایک دروازہ تھا۔ دروازے کے باہر کوئی آدمی نہ تھا۔

"یہ۔ یہ باس کا دفتر ہے"...... ٹوڈی نے کہا تو جوانا نے آگے بڑھ

کر زور سے دروازے پر لات ماری تو دروازہ ایک دھماکے سے کھل
گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور ٹوڈی بری طرح چیختا ہوا
اچھل کر ایک دھماکے سے اندر جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی جوانا اندر
داخل ہوا۔ اس کے پیچھے عمران اور ٹائیگر بھی اندر داخل ہوئے۔
ٹائیگر نے دروازہ بند کر دیا۔ ٹوڈی نیچے گر کر صرف چند لمحے تڑپا اور
پھر ساکت ہو گیا۔ کمرے میں اس وقت بھاری جسم اور گنجے سر والا
آدمی کرسی پر بیٹھا فون سننے میں مصروف تھا۔ اس نے تیزی سے
رسیور رکھا ہی تھا کہ جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اس
آدمی کو گردن سے پکڑا اور ایک ہی جھٹکے سے اسے گھسیٹ کر قالین
پر پھینک دیا۔

"یہی رالف ہے باس"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اٹھتے
ہوئے رالف کی گردن پر پیر رکھ کر اسے تیزی سے موڑ دیا تو رالف کا
تڑپتا ہوا اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ
انتہائی تیزی سے مسخ ہو گیا تھا۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا تو اس کا
تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونے لگ گیا۔

"مادام شیری کو تم نے کوٹھیاں اور کاریں دی ہیں۔ بولو"۔
عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تو کسی مادام شیری کو نہیں جانتا"...... رالف
نے رک رک کر کہا۔

"اسے اٹھا کر صوفے پر بٹھاؤ اور اس کا کوٹ اس کی پشت پر نیچے

کر دو جوانا"...... عمران نے پیر اس کی گردن سے ہٹاتے ہوئے جوانا
سے مخاطب ہو کر کہا تو جوانا نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور
اٹھا کر اسے صوفے پر پھینک دیا جبکہ ٹائیگر نے اس کا کوٹ اس کی
پشت پر نیچے کر دیا۔

"تم دونوں دروازوں پر کھڑے ہو جاؤ کسی کو اندر مت آنے
دینا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اور جوانا تیزی سے کمرے کی مخالف
سمتوں میں موجود دروازوں کی طرف بڑھ گئے۔

"دیکھو رالف۔ ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے لیکن مادام
شیری اور اس کا گروپ پاکیشیا کی سلامتی اور دفاع کے خلاف کام کر
رہے ہیں اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم مجھے بتا دو کہ
تم نے انہیں کون کون سی کوٹھیاں اور کس کس نمبر کی کاریں دی
ہیں اور یہ بھی تمہیں بتا دوں کہ تمہاری مخصوص کار مادام شیری کو
چلاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ اس پر تمہاری پستول والی نشانی موجود
تھی اس لئے انکار کی ضرورت نہیں ہے ورنہ تمہارے جسم کا ایک
ایک ریشہ علیحدہ کر دیا جائے گا اور تمہارا سارا سیٹ اپ فوری طور پر
ختم کر دیا جائے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں واقعی کسی مادام شیری کو نہیں جانتا"...... رالف
نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"اس کا تعلق شیڈاگ تنظیم سے ہے"...... عمران نے کہا تو
رالف بے اختیار چونک پڑا۔

"مم۔ مم۔ میں تو کسی شیڈاگ کو بھی نہیں جانتا"...... رالف نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"جبکہ ان کے پاس تمہاری کاریں موجود ہیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کسی کار کی کوئی نشانی بتا دو"...... رالف نے کہا۔

"سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار ہے اور یہ کار نواحی شہر راج پور میں دیکھی گئی ہے"...... عمران نے کہا تو رالف اس بار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں ہاں۔ ایک کار راج پور کی قدیم عمارت میں راجر نامی آدمی نے بک کرائی تھی۔ اس کی ضمانت ٹوڈی نے دی تھی"...... رالف نے جواب دیا۔

"کیا نمبر ہے اس کار کا"...... عمران نے پوچھا۔

"میری میز کی نچلی دراز میں ایک فائل ہے اس میں درج ہو گا نمبر"...... رالف نے کہا۔

"ٹائیگر۔ میز کی نچلی دراز سے فائل نکال کر دو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر تیزی سے مڑا اور پھر اس نے میز کی نچلی دراز کھول کر اس میں سے سرخ رنگ کے کور والی ایک فائل نکال کر عمران کے ہاتھ میں دے دی۔ اس دراز میں یہی ایک فائل موجود تھی۔ عمران نے فائل کھولی اس میں واقعی کاروں کے نمبروں کے آگے نام اور اس سے آگے ضمانت دینے والوں کے نام اور اس کے بعد رقم درج تھی۔ ایک جگہ راجر کا نام اور اس کے ضامن کے طور پر ٹوڈی کا نام بھی

درج تھا۔ عمران نے کار کا نمبر ذہن میں محفوظ کیا اور فائل بند کر دی۔

"اب بتاؤ کہ رہائش گاہیں کتنی دی ہیں اس راجر کو"...... عمران نے کہا۔

"رہائش گاہیں میرے پاس نہیں ہیں۔ میں صرف اسلحہ اور کاریں ڈیل کرتا ہوں"...... رالف نے جواب دیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ رالف کوئی بات کرتا عمران نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی رالف کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ صوفے پر گر کر چند لمحے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"آؤ اب نکل چلو"...... عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس دروازے سے راہداری میں آئے اور تھوڑی دیر بعد لفٹ نے انہیں ٹوڈی کے آفس میں پہنچا دیا۔ وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔ پھر وہ دروازے سے باہر آئے تو دربان اب بھی باہر موجود تھا۔ چونکہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے باہر کھڑے دربان کو ابھی تک اندر کی صورت حال کا علم تک نہ ہو سکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہال سے گزر کر کلب سے باہر آ گئے۔ ہال میں بھی لوگ اسی طرح بیٹھے کھانے پینے اور باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ ساؤنڈ پروف کمروں کی وجہ سے انہیں کسی بات کا علم تک نہ ہو سکا تھا۔ چند لمحوں

بعد عمران کی کار سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے ٹائیگر کو ایک ہوٹل کے سامنے ڈراپ کیا اور پھر وہ جوانا سمیت رانا ہاؤس آگیا۔ اس نے جوانا کو وہاں ڈراپ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے چہرے پر موجود میک اپ بھی ختم کر دیا کیونکہ اب اس کا ارادہ دانش منزل جانے کا تھا تا کہ کار کے کلیو پر کام کر سکے۔

تنویر نے اڈے میں موجود مشین صفدر اور کیپٹن شکیل کے ذریعے دانش منزل بھجوا دی جبکہ وہ خود صالحہ کے ساتھ ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر پہلے اپنے فلیٹ پر گیا۔ وہاں سے اس نے اپنی کار لی اور صالحہ کو ساتھ لئے وہ ایک بار پھر ہوٹل الیگزینڈر کی طرف روانہ ہو گیا لیکن اس بار ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا اور صالحہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"اگر انہیں ہماری ساری گفتگو کا علم ہو گیا تھا تو پھر اس جاسکی کو بھی یقیناً راستے سے ہٹا دیا گیا ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔ جاسکی کی لاش اب کسی گٹر میں تیرتی پھر رہی ہو گی"...... تنویر نے جواب دیا۔

"تو پھر تم ہوٹل الیگزینڈر کیوں جا رہے ہو"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جاسکی نے اگر اس انتھونی کی ضمانت دی ہے تو ظاہر ہے وہ اسے جانتا ہو گا یا اس انتھونی نے اسے کسی کی ٹپ دی ہو گی اور اس بات کا علم یقیناً جاسکی کے کسی نہ کسی اسسٹنٹ کو ضرور ہو گا"۔ تنویر نے جواب دیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم اگر راجر کو ہلاک نہ کرتے تو سب کچھ اس سے معلوم ہو جاتا"۔ صالحہ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"جب مجھے غصہ آجائے تو پھر میں ایسی باریک باتیں نہیں سوچا کرتا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔

تھوڑی دیر بعد وہ الیگزینڈر ہوٹل پہنچ گئے۔ یہ ہوٹل دو منزلہ تھا لیکن وہاں آنے جانے والے لوگ زیر زمین دنیا کے افراد ہی نظر آ رہے تھے۔ تنویر نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"ہیلو سوئٹ"...... جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوئے ایک اوباش سے نوجوان نے صالحہ کا بازو پکڑتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ہال زوردار تھپڑ کی آواز اور اس کے آدمی کی چیخ سے گونج اٹھا۔ صالحہ نے بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر اس کے چہرے پر زوردار تھپڑ جڑ دیا تھا اور تھپڑ واقعی اس قدر زوردار تھا کہ چٹاخ کی تیز آواز گونج اٹھی تھی۔

"تم نے۔ تم نے مجھے تھپڑ مارا ہے۔ مجھے مارٹی کو"...... تھپڑ کھانے والے نے انتہائی زہریلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے

تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ہال میں اس مارٹی کی چیخوں اور اس کے فرش پر گرنے کے دھماکے سے گونج اٹھا۔ تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس پر فائر کھول دیا تھا اور اس مارٹی کو صرف یہی فقرہ بولنے کی مہلت مل سکی تھی۔

"آؤ صالحہ"...... تنویر نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال کر کاؤنٹر کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ہال میں موجود سب لوگ انتہائی حیرت بھری نظروں سے ان دونوں کو دیکھنے لگے۔ شاید ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ کوئی آدمی اس طرح کھلے عام دوسرے کو گولیاں مار کر اس طرح اطمینان سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ بھی سکتا ہے اور پھر ہال میں موجود یہ خاموشی ایک دھماکے کی طرح پھٹ پڑی۔ اچانک چار مسلح افراد چیختے ہوئے تنویر اور صالحہ کی طرف بڑھنے لگے۔

"خبردار اگر تم نے کوئی حرکت کی"...... تنویر نے چیختے ہوئے کہا لیکن آنے والوں نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور سیدھے کر لئے تھے کہ اچانک ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں اور ان چاروں کی چیخوں سے ہال گونج اٹھا۔ یہ فائرنگ صالحہ کی طرف سے ہوئی تھی۔

"اور کسی کو مرنے کا شوق ہے تو وہ بھی آجائے۔ نانسنس"۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ اب اس کے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل آ گیا تھا۔

"تم کون ہو اور تم نے اس طرح اندھا دھند فائرنگ کیوں کی

ہے"...... اچانک ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کے نوجوان نے ایک راہداری سے نکل کر تیزی سے ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس احمق نے میری ساتھی کا بازو پکڑا تھا۔ یہ ایسا جرم ہے جس کی سزا موت سے کم نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ میں نے اسے گولی مار دی۔ اس کے بعد تمہارے یہ چار احمق ریوالور اٹھا کر ہم پر چڑھ دوڑے۔ میں نے انہیں روکا بھی لیکن ان کی موت آ گئی تھی اور سنو اب اگر تم میں سے جس نے بھی کوئی حرکت کی تو اس کا انجام پلک جھپکنے میں سامنے آ جائے گا"...... تنویر نے اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا جبکہ صالحہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑی تھی لیکن اس کی آنکھیں سرچ لائٹس کی طرح ہر طرف کا مسلسل جائزہ لینے میں معروف تھیں۔

"تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو۔ میں مینجر ہوں یہاں کا میرا نام ٹاسکو ہے"...... آنے والے نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہم نے جاسکی سے ملنا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم باس سے ملنے آئے ہو۔ آؤ میرے پیچھے"...... ٹاسکو نے کہا اور پھر وہ اپنے آدمیوں سے مخاطب ہو گیا۔

"سب لاشیں غائب کر دو۔ خون کے نشانات صاف کر دو"۔ اس نے چیخ کر کہا اور پھر واپس اسی راہداری کی طرف مڑ گیا جس سے وہ برآمد ہوا تھا۔

"آؤ صالحہ"...... تنویر نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہوشیار رہنا۔ یہ ٹاسکو مکار آدمی ہے"...... صالحہ نے آہستہ سے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن یہاں سے تو چلیں"...... تنویر نے بھی آہستہ سے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ راہداری آگے سے بند تھی۔ اس کے آخری حصے میں دیوار کے اندر ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ ٹاسکو تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف ہی بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"ایک منٹ"...... اچانک تنویر نے کہا تو ٹاسکو رک کر مڑا۔

"کیا ہوا"...... اس کا لہجہ پہلے سے زیادہ تلخ تھا۔

"بہت تیزی نہ دکھاؤ مجھے۔ یوں لگتا ہے جیسے تم دوڑ رہے ہو"۔ تنویر نے اس کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ میری عادت ہے۔ آؤ لیکن تم نے بتایا نہیں کہ تم ہو کون۔ میں نے پہلے تمہیں کبھی نہیں دیکھا"...... ٹاسکو نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ جاسکی زندہ ہے یا مر چکا ہے"...... تنویر نے کہا تو ٹاسکو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"تم نے کیسے یہ بات کی ہے۔ وہ آفس میں موجود ہے"۔ ٹاسکو نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا۔ تنویر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا۔ ٹاسکو دیوار سے ٹکرا

کر واپس آیا۔ تنویر نے اچھل کر اس کے سینے پر مڑا ہوا گھٹنا مارا تو وہ اوغ کی آواز نکالتا ہوا نیچے گرا اور پھر ساکت ہو گیا جبکہ صالحہ ہال کی طرف منہ کئے بڑے چوکنے انداز میں کھڑی تھی۔ تنویر نے جھک کر بے ہوش ٹاسکو کو اٹھایا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ نظر آ رہا تھا جو آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ وہ ٹاسکو کو اٹھائے اندر داخل ہوا تو صالحہ بھی اس کے پیچھے ہی اندر آ گئی لیکن اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے کیونکہ کمرے کی دیواروں پر نیم عریاں عورتوں کی بڑی بڑی رنگین تصویریں لگی ہوئی تھیں۔

"نانسنس"...... صالحہ کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"یہ انسان نہیں ہیں صالحہ۔ حشرات الارض ہیں اس لئے تم پرواہ مت کرو"...... تنویر نے اسے، ان تصویروں کو دیکھتے ہوئے اور اس کا لفظ سن کر کہا۔ وہ ٹاسکو کو فرش پر لٹا چکا تھا۔

"دروازہ بند کر دو تاکہ اس ٹاسکو سے پوچھ گچھ کی جا سکے"۔ تنویر نے کہا تو صالحہ نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا۔

تنویر نے ٹاسکو کو اٹھا کر ایک صوفے پر ڈالا اور پھر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو تنویر نے ہاتھ ہٹائے اور پھر جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے اس کی نال ٹاسکو کی کنپٹی سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد ٹاسکو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"سنو ٹاسکو۔ تم نے ہوشیار بننے کی کوشش کی تھی اور میں ایسے آدمیوں کو فوراً گولی مار دیا کرتا ہوں۔ اگر تم زندگی بچانا چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ کہ تمہارے جاسکی نے ایک آدمی انتھونی کی ضمانت ایک کار ڈیلر کو کیوں دی تھی"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا تو ٹاسکو کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"وہ۔ وہ اس کا ہم قوم تھا۔ وہ کارمن میں اس کا گہرا دوست رہا تھا۔ مجھے اس نے خود بتایا تھا"...... ٹاسکو نے جواب دیا۔

"مجھے اس انتھونی کا پتہ چاہئے اور سنو اگر بتا دو گے تو تم زندہ رہو گے ورنہ میں ٹریگر دبا دوں گا اور یہ بھی سن لو کہ تمہیں یہ پتہ کنفرم بھی کرنا ہو گا"...... تنویر نے کہا۔

"م۔ م۔ میں بتا دیتا ہوں۔ میں نے محسوس کر لیا ہے کہ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ شاید تمہارا تعلق ملٹری کمانڈوز سے ہے۔ باس جاسکی کو اچانک ہوٹل سے نکلتے ہوئے گولی مار دی گئی لیکن اس انتھونی نے باس جاسکی سے اعظم کالونی میں ایک کوٹھی بھی لی تھی لیکن پھر یہ کوٹھی خالی کر دی گئی مگر میں نے اس انتھونی کو گراس منڈی کے قریب ملت کالونی کی ایک سرخ پتھروں والی کوٹھی میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تھا اور بس۔ میں اتنا ہی جانتا ہوں"۔ ٹاسکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کب کی بات ہے یہ"...... تنویر نے پوچھا۔

"آج صبح کی۔ میں جہاں رہتا ہوں وہاں سے یہاں آتے ہوئے

ملت کالونی سے گزر کر آنا پڑتا ہے۔ میں نے صبح یہاں آتے ہوئے اسے دیکھا تھا"...... ٹاسکو نے جواب دیا لیکن دوسرے لمحے تنویر کا تھپڑ پوری قوت سے اس کے گال پر پڑا اور ٹاسکو چیختا ہوا سائیڈ پر جا گرا۔

"تم مجھے احمق بنانا چاہتے ہو۔ نانسنس۔ وہ اس حلیئے میں ہو ہی نہیں سکتا جس حلیئے میں وہ جاسکی سے ملنے آیا تھا اس لئے آج تم اسے اس حلیئے میں دیکھ ہی نہیں سکتے۔ بولو۔ کہاں ہے وہ"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا لیکن دوسرا لمحہ تنویر کے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا جب صوفے پر پڑے ہوئے ٹاسکو نے اچانک حرکت کی اور تنویر بے اختیار اچھل کر پیچھے فرش پر پشت کے بل جا گرا۔ ٹاسکو نے انتہائی ماہرانہ انداز میں اچانک اچھل کر پوری قوت سے اس کے سینے پر ٹکر ماری تھی۔ تنویر کے نیچے گرتے ہی ٹاسکو بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور دوسرے لمحے صالحہ بھی چیختی ہوئی اچھل کر دروازے سے جا ٹکرائی۔ ٹاسکو واقعی انتہائی تیز رفتاری اور پھرتی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ صالحہ پر حملہ کر کے وہ جیسے ہی مڑا اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ تنویر پر گولی چلاتا وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل فرش پر گرا۔ صالحہ نے دروازے سے ٹکرا کر واپسی پر پوری قوت سے اس کی پشت پر ضرب لگائی تھی۔ ٹاسکو شاید اس لئے مار کھا گیا تھا کہ وہ اسے عورت سمجھتے ہوئے یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ وہ دروازے سے ٹکرا کر نیچے گرے گی اور پھر اٹھے گی لیکن صالحہ دروازے سے ٹکرا کر کسی گیند کی طرح واپس اس سے آ ٹکرائی تھی

اس دوران تنویر تیزی سے کروٹ بدل کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"اسے مت مارنا ورنہ ہم پھر اندھیرے میں رہ جائیں گے"۔ صالحہ نے تنویر کا چہرہ دیکھ کر چیختے ہوئے کہا اور تنویر نے اس طرح سر جھٹکا جیسے وہ اپنے آپ کو کسی خاص کام سے روکنے کی کوشش کر رہا ہو لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی لات پوری قوت سے اٹھتے ہوئے ٹاسکو کی کنپٹی پر پڑی اور وہ ایک بار پھر کسی سپرنگ کی طرح اچھلا اور پھر فرش پر اسی طرح اوندھے منہ گر کر ساکت ہو گیا۔

"خاصا تیز ثابت ہو رہا ہے۔ ویسے اگر تم بروقت نہ روکتی تو اب تک یہ ختم ہو چکا ہوتا"...... تنویر نے جھک کر اسے گردن سے پکڑ کر اٹھا کر دوبارہ صوفے پر پھینکتے ہوئے کہا۔

"تم دروازے پر رہو میں اس سے پوچھتی ہوں"...... صالحہ نے آگے بڑھ کر کہا۔

"وہ کیوں"...... تنویر نے چونک کر قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم اسے مار دو گے"...... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صوفے پر پڑے ہوئے ٹاسکو کے چہرے پر پوری قوت سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چوتھے یا پانچویں تھپڑ پر ٹاسکو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو صالحہ نے اس کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کا مخصوص انداز میں وار کر دیا۔ ٹاسکو کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"اب یہ حرکت نہ کر سکے گا۔ صرف بول سکے گا"...... صالحہ نے

کہا تو تنویر جو خاموشی سے ہونٹ بھینچے کھڑا تھا، کے چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ شو صالحہ"....... تنویر نے بے اختیار ہو کر کہا۔ اسے واقعی صالحہ کی یہ نئی تکنیک بے حد پسند آئی تھی۔

"اور اب دیکھنا یہ کس طرح طوطے کی طرح بولتا ہے"۔ صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹاسکو کے ایک کان کی لو کے نیچے کوئی مخصوص رگ تلاش کرنا شروع کر دی۔ ٹاسکو اب کراہ رہا تھا لیکن اس کا جسم بے حس و حرکت تھا۔ چند لمحوں بعد صالحہ نے اس رگ پر انگلی رکھی اور پھر دوسرا ہاتھ اس نے اپنے پہلے ہاتھ پر اس طرح مارا جیسے کیل ٹھونکنے کے لئے ہتھوڑا مارا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ٹاسکو کے منہ سے اس قدر تیز چیخ نکلی کہ کمرہ گونج اٹھا۔ اس کا چہرہ انتہائی حد تک مسخ ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے کے اعصاب تن سے گئے تھے اور ان میں رعشہ سا پیدا ہو گیا تھا۔

"بولو کہاں ہے انتھونی۔ بولو ورنہ دوسری ضرب کے بعد تمہاری روح بھی چیخ پڑے گی۔ بولو"....... صالحہ نے غراتے ہوئے کہا۔

"گلستان کالونی کوٹھی نمبر آٹھ سٹریٹ نمبر آٹھ"....... ٹاسکو کے منہ سے ایسے نکلا جیسے الفاظ خود بخود اس کے منہ سے پھسل کر باہر آ رہے ہوں اور صالحہ نے ہاتھ ہٹا لیا اور ٹاسکو کا بگڑا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گیا لیکن وہ اس طرح لمبے لمبے سانس لے رہا تھا جیسے وہ بڑی دور سے دوڑتا ہوا آ رہا ہو۔

"کیا یہ سچ بول رہا ہے"....... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ اس حالت میں یہ سچ کے علاوہ اور کچھ بول ہی نہیں سکتا لیکن اب اسے گولی مار دو کیونکہ اب اس کی معمولی سی حرکت بھی اس کا ذہن ختم کر دے گی۔ بس اس طریقے میں یہی خامی ہے کہ ایسا آدمی کبھی درست نہیں ہو سکتا"....... صالحہ نے کہا تو تنویر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور گولیوں نے ایک لمحے میں ٹاسکو کا سینہ چھلنی کر دیا۔

"آؤ اب نکل چلیں"....... تنویر نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

نعمانی کی نیلے رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دارالحکومت کی ایک فراخ سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر نعمانی تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر خاور موجود تھا۔

"تمہیں کس نے بتایا ہے کہ پیکو سے ہمیں شیڈاگ کے بارے میں معلومات مل سکتی ہیں"...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے خاور نے کہا۔

"شیڈاگ کے بارے میں مجھے کارمن کے ایک آدمی سے کافی عرصہ پہلے علم ہوا تھا۔ اس نے ایک ملاقات میں اس بارے میں بتایا تھا لیکن چونکہ شیڈاگ کا دائرہ کار ایشیا تک نہ تھا اس لئے میں نے بھی صرف دلچسپی کی حد تک سنا تھا لیکن اب شیڈاگ کا نام سامنے آیا تو میں نے اس دوست کو جو کارمن میں ہی رہتا ہے فون کیا تو وہ یہ تو نہ بتا سکا تھا کہ پاکیشیا میں شیڈاگ کا کوئی سیکشن کام کر رہا ہے البتہ اس نے اتنا بتا دیا کہ پاکیشیا دارالحکومت میں ایک آدمی پیکو موجود ہے جس کا تعلق شیڈاگ کے ایشیا سیکشن کے انچارج اسکاٹ سے ہے۔ یہ بات وہ ذاتی طور پر جانتا تھا کیونکہ وہ خود شیڈاگ کے اسی سیکشن میں کام کر چکا ہے اور پھر اسکاٹ سے اختلاف کی وجہ سے اسے شیڈاگ سے علیحدہ کر دیا گیا تھا اور اس نے کارمن میں ہی اپنا علیحدہ گروپ بنا لیا ہے"...... نعمانی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ تو تم نے انتہائی خصوصی کلیو حاصل کر لیا ہے لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ اس گروپ نے پیکو سے بھی رابطہ کیا ہو"۔ خاور نے کہا۔

"پیکو اگر براہ راست ملوث نہیں ہوگا تو اس بارے میں بہرحال جانتا ضرور ہوگا"...... نعمانی نے جواب دیا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد کار ایک سائیڈ روڈ پر مڑی اور تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

"اس طرف کوئی ہوٹل یا کلب ہے"...... خاور نے حیران ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔ اس طرف پیکو کا اڈا ہے۔ پیکو یہاں منشیات کا بہت بڑا تاجر ہے اس نے باقاعدہ اڈا بنایا ہوا ہے جہاں اس کے گینگ کے آدمی رہتے ہیں۔ پیکو بھی اس عمارت میں ہی رہتا ہے البتہ کام اس کے پورے ملک میں پھیلے ہوئے کارندے کرتے ہیں۔ میں نے بڑی

بھاری رقم خرچ کر کے اس اڈے کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں"...... نعمانی نے کہا۔

" پھر تو ہمیں مکمل اسلحہ لے کر وہاں جانا چاہئے "...... خاور نے کہا۔

" سیٹ کے نیچے اسلحہ موجود ہے۔ ویسے میں نے پیکو کے لئے ایک ٹپ حاصل کر لی ہے اس لئے شاید اسلحہ کی ضرورت نہ پڑے "۔ نعمانی نے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تھوڑی دیر بعد کار ایک عمارت کے جہازی سائز کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ گیٹ پر سیڈ کارپوریشن کا بورڈ لگا ہوا تھا اور عمارت کسی زرعی فارم کے انداز میں بنی ہوئی تھی۔ چار دیواری خاصی اونچی تھی اور اس پر باقاعدہ حفاظتی تار بھی لگی ہوئی تھی۔ گیٹ کے باہر ایک باوردی دربان موجود تھا جس کی بیلٹ کے ساتھ ہولسٹر میں ریوالور کا بھاری دستہ نظر آ رہا تھا۔ دربان اپنے جسم اور چہرے مہرے سے دربان کی بجائے زیر زمین دنیا کا کوئی بدمعاش ہی نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے مندمل نشانات خاصے واضح تھے اس کے علاوہ اس کی گھنی مونچھیں اور چہرے پر موجود سرد مہری اور سفاکی بھی نمایاں نظر آ رہی تھی۔ کار رکتے ہی وہ تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔ اس کے چہرے پر سختی کا تاثر کچھ زیادہ ہی ابھر آیا تھا۔

" اپنے چیف کو یہ کارڈ دو"...... نعمانی نے کھڑکی سے ہاتھ نکال کر ایک کارڈ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس آدمی نے کارڈ لیا اور

اسے ایک نظر دیکھا اور پھر اس نے کار کے اندر ایک نظر ڈالی اور تیزی سے مڑ گیا۔ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول کر وہ اندر چلا گیا اور کھڑکی بند ہو گئی۔ تقریباً دس منٹ بعد کھڑکی دوبارہ کھلی اور وہی آدمی دوبارہ باہر آ گیا۔

" کار ایک سائیڈ پر کھڑی کر دو"...... اس دربان نے کہا تو نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا کر ایک سائیڈ پر روک دی۔

" اسلحے کا کیا ہو گا"...... خاور نے آہستہ سے کہا۔

" مشین پسٹل تو ہو گا ہی تمہاری جیب میں"...... نعمانی نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

" ہاں "...... خاور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ کافی ہے آؤ۔ میرا خیال تھا کہ شاید ہم کار سمیت اندر جائیں گے لیکن شاید یہ لوگ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی محتاط ہیں"...... نعمانی نے کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ کار سے نیچے اتر آیا۔ خاور بھی نیچے اترا اور نعمانی نے کار لاک کی اور پھر وہ دونوں مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے جہاں وہ دربان کھڑا انہیں آتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

" آئیے "...... دربان نے ان کے قریب آنے پر پھاٹک کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور وہ دونوں اس کے پیچھے عمارت میں داخل ہوئے تو سامنے برآمدے میں مشین گنوں سے مسلح چار افراد موجود تھے۔ چاروں ہی چھٹے ہوئے غنڈے دکھائی دے رہے تھے۔ دربان ان دونوں کے آگے آگے تھا اس لئے وہ چاروں خاموش کھڑے تھے۔ ایک

راہداری سے گزر کر وہ سیڑھیاں اترتے چلے گئے اور چند لمحوں بعد وہ ایک خاصے بڑے اور ہال نما کمرے میں پہنچ گئے جہاں مشین گنوں سے مسلح افراد ٹہل رہے تھے۔ درمیان میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک اونچی نشست کی کرسی پر ایک کارمن نژاد بھاری جسم اور بڑے سے چہرے کا مالک آدمی موجود تھا۔ اس کی پشت پر بھی دو آدمی بڑے چوکنے انداز میں ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے کھڑے تھے۔

"آؤ۔ آؤ تمہیں چونکہ ڈان نے بھیجا ہے اس لئے میں نے تمہیں یہاں اپنے پاس بلالیا ہے ورنہ تم جیسے لوگ تو اس کمرے میں داخل ہی نہیں ہو سکتے"...... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا۔ اس کا لہجہ ایسا تحقیر آمیز تھا جیسے خاور اور نعمانی انسان کی بجائے کیڑے مکوڑے ہوں۔ خاور کا چہرہ بے اختیار بھڑکنے لگا۔

"بے حد شکریہ چیف پیکو۔ ہمیں ڈان نے بتایا تھا کہ تم ہی ہمارا کام کر سکتے ہو"...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو اور بتاؤ کیا کام ہے لیکن جو کچھ کہنا ہے جلدی کہو میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ میں کہانیاں سن سکوں۔ دو ٹوک اور واضح بات کرو"...... پیکو نے اسی طرح تحقیر آمیز لہجے میں کہا۔

"شیڈاگ کا ایک سیکشن یہاں کام کر رہا ہے۔ ہمیں اس کے کسی آدمی کا پتہ چاہئے"...... نعمانی نے کہا تو پیکو جو کرسی پر لیٹنے کے سے انداز میں بیٹھا ہوا تھا بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو تم۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہو تم"...... پیکو نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو کمرے میں موجود مسلح افراد نے یکلخت گنیں کندھوں سے اتار کر ہاتھوں میں پکڑ لیں۔

"تم اس بات کو چھوڑو کہ ہم کون ہیں۔ تم سے جو پوچھا جا رہا ہے وہ بتاؤ"...... نعمانی نے اس بار بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا۔ تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی بدبخت مجھ سے اس لہجے میں بات کرنے کی اگر تمہیں ڈان نے نہ بھیجا ہوتا تو اب تک تم لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہوتے۔ بولو کون ہو تم اور تم نے یہ بات کیوں کی ہے"...... پیکو نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ تمہیں معلوم ہے وہ بتا دو اور جو معاوضہ تم چاہو لے لو۔ بس باقی کسی سوال کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے خود ہی دو ٹوک اور واضح بات کرنے کے لئے کہا تھا"...... نعمانی نے کہا لیکن اس کا ہاتھ اس دوران تیزی سے اپنے کوٹ کی جیب میں رینگ گیا تھا جبکہ خاور کا ہاتھ پہلے ہی اس کی جیب میں پہنچ چکا تھا۔

"ہونہہ۔ تو تم سرکاری چوہے ہو اور تمہاری موت اب یقینی ہو چکی ہے"...... پیکو نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی غیظ و غضب کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سنو۔ غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آرام سے بات کرو"...... نعمانی نے سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ پیکو کو جواب دیتا اچانک نعمانی اور خاور دونوں کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی

سے جیبوں سے باہر آئے اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ نعمانی اور خاور دونوں نے انتہائی ماہرانہ انداز میں یہ کارروائی کی تھی۔ نعمانی کا نشانہ سب سے پہلے پیکو کی سائیڈوں میں موجود اس کے دو آدمی بنے تھے۔ اس کے بعد پیکو کے دائیں ہاتھ پر موجود افراد نے اپنے آپ کو تیزی سے سنبھالا لیکن ان کے سنبھلنے سے پہلے ہی نعمانی نے چار افراد کو نشانہ بنالیا جبکہ خاور نے کسی پھرکی کی طرح گھومتے ہوئے بائیں ہاتھ پر موجود چار افراد کو نشانہ بنایا تھا اور نتیجہ یہ کہ پلک جھپکنے میں دس مسلح افراد فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی نعمانی اور خاور دونوں نے چھلانگیں لگائیں۔ نعمانی کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا میز کے اوپر سے میز کے پیچھے کھڑے پیکو سے کسی گولے کی طرح ٹکرایا تھا اور پیکو جو حیرت سے بت بنا کھڑا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا چیختا ہوا کرسی سمیت پیچھے فرش پر جا گرا جبکہ نعمانی اس کے اوپر تھا اور پھر نعمانی نے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ نہ صرف اٹھ کھڑا ہوا تھا بلکہ اس نے اٹھتے ہوئے پیکو کی کنپٹی پر زوردار ضرب بھی لگا دی تھی جبکہ خاور بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف دوڑا تھا۔ وہ دروازے کے قریب دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا مشین پسٹل ایک بار پھر بول پڑا اور ایک آدمی جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا جبکہ نعمانی نے اسی لمحے پیکو کو دوسری ضرب لگائی اور پھر اس کی ٹانگیں کسی مشین کی طرح

حرکت کرتی رہیں۔ پیکو نے اپنے آپ کو بچانے اور نعمانی کی لات پکڑنے کی کافی کوششیں کیں لیکن آہستہ آہستہ اس کی مزاحمت دم توڑتی چلی گئی۔ وہ جسمانی طور پر خاصا مضبوط آدمی تھا اس لئے اتنی دیر تک مزاحمت کر گیا لیکن نعمانی کی بھرپور ضربوں کے سامنے اس کی کوئی پیش نہ چل سکی اور اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے ان دونوں کو یقین تھا کہ فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں باہر نہ سنائی دی ہوں گی لیکن خاور اس لئے دروازے کے قریب جا کھڑا ہوا تھا کہ اچانک کوئی آدمی باہر سے اندر آ سکتا ہے۔

" آؤ اب باہر موجود افراد کا بھی خاتمہ کر دیں۔ پھر اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ کریں گے "...... نعمانی نے تیزی سے دوڑ کر خاور کے قریب آتے ہوئے کہا۔

" لیکن باہر موجود دربان تک تو لازماً فائرنگ کی آوازیں پہنچ جائیں گی "...... خاور نے کہا۔

" کوئی بات نہیں پہنچ جائیں۔ اب اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے "...... نعمانی نے کہا اور دروازہ کھول کر وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ اس کے پیچھے خاور بھی اوپر آ گیا۔ مشین پسٹل انہوں نے جیبوں میں ڈال لئے تھے اور اب وہ اس انداز میں چل رہے تھے جیسے پیکو سے بات چیت کے بعد واپس جا رہے ہوں۔

" تم باہر موجود آدمیوں کو ختم کرو مگر اس دربان کا خیال رکھنا میں باقی کمرے دیکھتا ہوں "...... نعمانی نے خاور سے کہا اور تیزی

سے سائیڈ پر جاتی ہوئی راہداری کی طرف آ گیا جبکہ خاور اسی طرح آگے بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ برآمدے میں پہنچا تو وہی چاروں مسلح افراد ویسے ہی کھڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے گردنیں موڑ کر خاور کی طرف دیکھا جبکہ خاور اس طرح رک گیا جیسے نعمانی کے پہنچنے کا انتظار کر رہا ہو۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے باہر آیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ چاروں کچھ سمجھتے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ماحول انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ چاروں ہی گولیوں کا نشانہ بن کر چیختے ہوئے نیچے گرنے لگے کیونکہ خاور نے خاص طور پر ان کے جسموں کی ایسی جگہوں پر فائر کیا تھا کہ انہیں زیادہ تڑپنے کی مہلت بھی نہ مل سکے۔ اس کی نظریں اب پھاٹک پر جمی ہوئی تھیں اور وہی ہوا دوسرے لمحے چھوٹی کھڑکی کھلی اور وہی مسلح دربان تیزی سے اندر داخل ہوا لیکن خاور جانتا تھا کہ پھاٹک مشین پسٹل کی رینج میں نہ آتا تھا اس لئے خاور خاموش کھڑا رہا۔

"ارے۔ یہ کیا۔ یہ کیا ہوا"...... اس دربان نے اندر داخل ہو کر جیسے ہی برآمدے میں پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کو دیکھا تو وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں چیختا ہوا تیزی سے آگے کی طرف دوڑ پڑا البتہ اس نے ہولسٹر سے ریوالور نکال لیا تھا اور پھر جیسے ہی وہ رینج میں آیا خاور نے فائر کھول دیا اور دربان چیختا ہوا کسی لٹو کی طرح گھوما اور پھر ایک دھماکے سے نیچے جا گرا اور چند لمحوں بعد ساکت ہو گیا تو خاور ستون کی اوٹ سے نکلا اور تیزی سے دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف

بڑھ گیا۔ اس نے پھاٹک کو اندر سے بند کر دیا اور پھر واپس پلٹا تو نعمانی برآمدے میں موجود تھا۔

"یہ ختم ہو گئے۔ چلو ٹھیک ہے۔ ویسے اندر اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ بس منشیات اور اسلحہ بھرا ہوا ہے"...... نعمانی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"تم اس سے پوچھ گچھ کرو میں یہیں باہر ہی رکتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کوئی اچانک آ جائے"...... خاور نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس سیڑھیاں اتر کر اس ساؤنڈ پروف کمرے میں پہنچا تو وہاں لاشوں کے ساتھ پیکو ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ نعمانی نے قریب جا کر اسے گھسیٹا اور پھر اٹھا کر اس نے اسے ایک سائیڈ پر موجود کرسی پر ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بیلٹ کے ساتھ بندھی ہوئی نائلون کی رسی کا گچھا کھولا۔ یہ رسی کا گچھا اس نے تلاشی کے دوران ایک کمرے سے اٹھایا تھا۔ پھر اس رسی کی مدد سے اس نے پیکو کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے اچھی طرح باندھ دیئے اور باقی رسی اس نے اس کے جسم کے گرد کس کر باندھ دی۔ پھر اس نے دونوں ہاتھ پیکو کی ناک اور منہ پر رکھ کر انہیں دبا دیا۔ چند لمحوں بعد پیکو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو نعمانی نے ہاتھ ہٹا لئے اور کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک تیز دھار خنجر نکال کر ہاتھ مین پکڑ لیا۔ چند لمحوں بعد پیکو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس

کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی بھی لاشعوری کوشش کی لیکن ظاہر ہے
بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ۔ یہ کس نے جرأت کی ہے
کہ"...... پیکو کے منہ سے لاشعوری انداز میں الفاظ نکل رہے تھے
لیکن جب اس کی نظریں سائیڈ پر کھڑے ہوئے نعمانی پر پڑیں تو اس
کی نہ صرف زبان رک گئی بلکہ چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر
آئے۔ اب اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا تھا۔ اس نے نظریں
گھمائیں اور پھر سامنے پڑے ہوئے اپنے چار آدمیوں کی لاشیں اور ان
کے جسموں سے نکلنے والے خون کو دیکھا اور اس کے چہرے پر ایک
بار پھر حیرت کے تاثرات جیسے منجمد سے ہو گئے۔

"یہ۔ یہ تم نے ہلاک کیا ہے ان سب کو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔
یہاں تو دس مسلح افراد تھے"...... پیکو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دس کیا۔ دس ہزار بھی ہوتے تب بھی ان کا یہی حشر ہوتا۔ میں
نے تمہیں کہا تھا کہ شیڈاگ کے بارے میں بتا کر اپنا معاوضہ وصول
کر لو لیکن تمہیں شاید اپنے آدمیوں کا زعم تھا"...... نعمانی نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے سب کو ہلاک کر دیا ہے"...... پیکو
کا ذہن شاید ابھی تک اس بات کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہو رہا تھا۔
ویسے بھی وہ صرف سامنے کا منظر دیکھ سکتا تھا۔

"ہاں۔ باہر موجود تمہارے آدمی بھی دربان سمیت سب ہلاک ہو

چکے ہیں اس لئے اب یہاں تمہاری چیخیں بھی کوئی نہ سن سکے گا"۔
نعمانی نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈان نے میرے ساتھ دھوکہ کیا
ہے"...... پیکو نے کہا۔

"ڈان نے تو مجھے واقعی منشیات کے سلسلے کی پارٹی سمجھ کر ٹپ
دی ہے بہرحال اب تم بتاؤ کہ تمہارا جواب کیا ہے۔ یہ سوچ کر
جواب دینا کہ تمہارا یہ جسم چند لمحوں بعد ریشوں میں بھی تبدیل ہو
سکتا ہے"...... نعمانی نے سرد لہجے میں کہا۔

"دیکھو۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم لوگ کون ہو اس لئے
میں سچ بولوں گا۔ مجھے شیڈاگ کی یہاں موجودگی یا اس کے کسی آدمی
کا کوئی علم نہیں ہے اور نہ ہی کسی نے مجھ سے یہاں رابطہ کیا ہے"۔
پیکو نے جواب دیا۔

"تو پھر اسکاٹ سے بات کر کے اس سے پوچھ لو"...... نعمانی نے
کہا تو پیکو کا منہ اس طرح کھلا جیسے وہ لمبا سا سانس لینا چاہتا ہو لیکن
سانس لینے کی بجائے اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ آنکھیں جیسے پتھر کی
ہو گئیں۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم اسکاٹ کے بارے میں بھی جانتے
ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... پیکو نے
چند لمحوں بعد بے اختیار ہو کر کہا۔

"مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ اسکاٹ شیڈاگ کے ایشیا سیکشن کا

انچارج ہے اور یہ بھی بتادوں کہ تم شاید مجھے سرکاری آدمی سمجھ رہے ہو۔ ایسی بات نہیں ہے۔ ہمارا کوئی تعلق حکومت سے نہیں اور حکومت کے آدمی اس انداز میں کام نہیں کرتے۔ انہیں تم سے کچھ پوچھنا ہوتا تو پھر پوری فوج یہاں چڑھائی کر دیتی اور تمہیں اٹھا کر وہ ہیڈ کوارٹر لے جاتے اور پھر تمہاری روح بھی سب کچھ بتا دیتی۔ ہمارا تعلق بھی شیڈاگ ٹائپ کی ایک تنظیم سے ہے اور شیڈاگ نے یہاں ہماری تنظیم کے منہ سے نوالہ چھیننے کی کوشش کی ہے اس لئے ہم اسے ٹریس کر رہے ہیں"...... نعمانی نے کہا۔

"کس تنظیم سے تمہارا تعلق ہے"...... پیکو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ریڈ کلر ہے"...... نعمانی نے جواب دیا۔

"ریڈ کلر۔ یہ کیا نام ہے۔ میں نے تو آج تک یہ نام نہیں سنا"۔ پیکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چلو اب سن لیا۔ اب بولو"...... نعمانی نے کہا۔

"سوری مسٹر۔ مجھے نہ ہی اسکاٹ کا فون نمبر یا ٹرانسمیٹر فریکونسی معلوم ہے اور نہ میرا طویل عرصہ سے اس سے کوئی رابطہ ہوا ہے اور نہ ہی شیڈاگ کے کسی آدمی نے مجھ سے رابطہ کیا ہے"...... پیکو نے کہا لیکن جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا اس کے منہ سے ایک انتہائی کربناک چیخ نکلی کیونکہ نعمانی نے اس کے ایک موٹے سے بازو میں خنجر اتار دیا تھا۔ پھر نعمانی نے ایک جھٹکے سے خنجر کھینچا اور ایک بار

پھر اس نے خنجر اس کی ران میں اتار دیا۔ پیکو کے حلق سے مسلسل چیخیں نکلنے لگیں۔

"اب تم سب کچھ بتاؤ گے پیکو۔ میں نے تو سوچا تھا کہ تم باس ہو اس لئے شاید سمجھدار بھی ہو گے لیکن تم احمق ہو اور احمقوں سے اپنی مرضی کا جواب اگلوانا مجھے آتا ہے"...... نعمانی نے غراتے ہوئے کہا اور پھر خنجر ایک طرف میز پر رکھ کر اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال لی۔ پیکو کے دونوں زخموں سے خون فوارے کی طرح ابل رہا تھا اور اس کا بندھا ہوا جسم بری طرح تڑپ سا رہا تھا۔ چہرہ پھٹ سا گیا تھا اور منہ سے کراہیں اور چیخیں نکل رہی تھیں۔

"ویسے تو تم پلے ہوئے سانڈ نظر آ رہے ہو لیکن صرف دو زخموں سے تمہاری یہ حالت ہو رہی ہے اور ابھی تو ابتدا ہے"...... نعمانی نے اس طرح برا سا منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اسے پیکو کو اس حالت میں دیکھ کر شدید کوفت ہو رہی ہو۔

"مم۔ مم۔ میرا دل۔ میرا دل"...... پیکو نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا تو نعمانی بے اختیار چونک پڑا کیونکہ پیکو کا چہرہ یکلخت ہلدی کی طرح زرد ہوتا جا رہا تھا۔ نعمانی نے شیشی واپس جیب میں ڈالی اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھائی۔ اس کا ڈھکن کھولا اور بوتل بے ہوش ہوتے ہوئے پیکو کے منہ سے لگا دی۔ شراب کا پہلا گھونٹ جیسے ہی پیکو کے حلق سے نیچے اترا اس کا چہرہ دوبارہ نارمل ہونے لگ گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ غٹاغٹ

شراب پیتا چلا گیا لیکن نعمانی نے تھوڑی سی شراب اس کے حلق میں انڈیل کر بوتل اس کے منہ سے علیحدہ کی اور پھر بوتل میں موجود باقی شراب اس نے اس کے زخموں پر انڈیلنا شروع کر دی۔ پیکو اب لمبے لمبے سانس لے رہا تھا لیکن اب بہرحال اس کی حالت ٹھیک ہو گئی تھی اور شراب پڑنے سے آہستہ آہستہ خون بھی نکلنا بند ہو گیا تھا۔

"تم بیمار ہو"....... نعمانی نے خالی بوتل میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں دل کا مریض ہوں۔ پلیز مجھے کچھ مت کہو"....... پیکو نے اس بار منت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ابھی تمہارے دل کو گھوڑے کے دل سے بھی زیادہ مضبوط کر دوں گا فکر مت کرو۔ اس شیشی میں جو دوا ہے وہ اپنی تاثیر میں سرخ مرچوں سے بھی زیادہ تیز ہے اور اتنی بات تو تم بھی جانتے ہو کہ جب زخموں پر سرخ مرچیں چھڑک دی جائیں تو پھر زخمی کی کیا حالت ہوتی ہے"....... نعمانی نے جیب سے دوبارہ وہی شیشی نکالتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"سنو۔ سنو۔ رک جاؤ۔ میں بتا دیتا ہوں۔ رک جاؤ"....... پیکو نے کہا۔

"جلدی بتاؤ اور سنو تمہیں سب کچھ کنفرم بھی کرانا پڑے گا اس لئے جھوٹ بولنے کی کوشش نہ کرنا"....... نعمانی نے کہا۔

"میں بتا دیتا ہوں پلیز۔ لیکن وعدہ کرو کہ مجھے تم زندہ چھوڑ دو گے"....... پیکو نے کہا۔

"مجھے تمہاری موت سے کیا فائدہ ملے گا۔ مجھے تو درست معلومات چاہئیں اور بس۔ لیکن یہ بھی بتا دوں کہ مجھے فوراً یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ بولنے والا سچ بول رہا ہے یا جھوٹ اور جیسے ہی تمہارے منہ سے جھوٹ نکلا اس کے بعد تمہاری روح بھی صدیوں تک چیختی رہ جائے گی"....... نعمانی نے کہا۔

"نہیں۔ میں سچ بتا دیتا ہوں۔ یہاں شیڈاگ کی سب سے خوفناک ایجنٹ مادام شیری اپنے گروپ کے ساتھ آئی ہوئی ہے۔ مجھے اسکاٹ نے فون کر کے کہا تھا کہ وہ یا اس کا کوئی آدمی مجھے آکر ملے گا اور میں ان کے لئے یہاں انتظامات کر دوں۔ چنانچہ ایک آدمی جس کا نام رابرٹ تھا وہ مجھے آکر ملا اور پھر میں نے ان کے لئے دو کوٹھیوں اور دو کاروں کا بندوبست کر دیا تھا اس کے بعد مجھے نہیں معلوم اور نہ میرا ان سے رابطہ ہوا ہے البتہ کل میں نے ان میں سے ایک کوٹھی پر فون کیا تھا تو وہاں سے مجھے ایک آدمی انتھونی نے جواب دیا کہ رابرٹ اور اس کا گروپ چلا گیا ہے۔ اب مادام شیری کے ساتھ ایکشن گروپ ہے۔ چنانچہ میں خاموش ہو گیا۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے"....... پیکو نے کہا۔

"کون سی کوٹھی میں وہ موجود ہیں"....... نعمانی نے پوچھا۔

"گلستان کالونی۔ کوٹھی نمبر آٹھ۔ سٹریٹ نمبر آٹھ"....... پیکو نے جواب دیا۔

"کیا فون نمبر ہے وہاں کا"....... نعمانی نے پوچھا تو پیکو نے فون

نمبر بتا دیا۔ نعمانی مڑا اور اس نے میز پر موجود کارڈلیس فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے وہی نمبر پریس کر دیئے جو پیکو نے بتائے تھے۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔

"اب کنفرم کراؤ۔ جو مرضی آئے کہہ دینا"...... نعمانی نے فون پیس پیکو کے کان سے لگاتے ہوئے کہا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"ہیلو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں پیکو بول رہا ہوں۔ اس کوٹھی کا مالک۔ انتھونی سے بات کراؤ"...... پیکو نے کہا اور نعمانی سمجھ گیا کہ بولنے والا انتھونی نہیں ہے ورنہ پیکو اس کی آواز پہچان لیتا۔

"انتھونی موجود نہیں ہے۔ تم نے کیوں فون کیا ہے"۔ دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"میری کل انتھونی سے بات ہوئی تھی اس نے کہا تھا کہ میں آج فون کر کے معلوم کر لوں۔ وہ کوئی خاص قسم کا اسلحہ منگوانا چاہتا تھا اس لئے میں نے فون کیا ہے۔ مجھے چیف اسکاٹ نے حکم دیا ہوا ہے کہ آپ لوگوں کی پوری پوری مدد کی جائے"...... پیکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ انتھونی کو معلوم ہو گا۔ وہ موجود نہیں ہے۔ تم کون سے نمبر سے بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں اپنے خفیہ اڈے سے بول رہا ہوں اس لئے نمبر نہیں بتا سکتا۔ بہرحال میں کل پھر فون کروں گا۔ گڈ بائی"...... پیکو نے کہا تو نعمانی نے اس کے کان سے فون ہٹا کر اسے آف کر کے واپس میز پر رکھ دیا۔

"گڈ۔ تم نے سچ بتایا ہے اس لئے تم اب آسان موت مر گئے"...... نعمانی نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ پیکو کچھ بولتا نعمانی نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی پیکو کا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو گیا اور پیکو کا صرف منہ ہی کھل سکا تھا۔ اسے چیخ مارنے کی بھی مہلت نہ ملی تھی۔ نعمانی نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار واپس مین روڈ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ کیا اس گلستان کالونی کی کوٹھی پر چھاپہ مارا جائے"...... خاور نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے ہم اس کوٹھی کا جائزہ لیں گے پھر چیف کو رپورٹ دیں گے"...... نعمانی نے جواب دیا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مادام شیری نے کار ایک سائیڈ گلی میں جا کر روک دی جہاں اس نے سیکرٹ سروس کی اس عمارت کا جائزہ لینے کے لئے پہلے روکی تھی۔ مارٹن اس کے ساتھ آیا تھا۔ مارٹن نے ایک سیاہ رنگ کا بیگ اٹھایا ہوا تھا۔

"تم اس عمارت کی عقبی طرف جا کر اس نرسری میں کہیں چھپ جاؤ۔ یہاں ہو سکتا ہے کہ کسی کی نظر پڑ جائے اور نرسری میں اگر کوئی ہو تو اسے ہلاک کر دینا"...... مادام شیری نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... مارٹن نے کہا اور بیگ ہاتھ میں پکڑے وہ بھی کار سے نیچے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا روڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ روڈ پر جا کر وہ مڑ کر مادام شیری کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تو مادام شیری نے کار کی سائیڈ سیٹ اوپر اٹھائی اور اس کے نیچے موجود ایک چھوٹا سا

باکس اٹھا کر اس نے اسے اپنی جیکٹ کی جیب میں رکھا اور پھر کار کا دروازہ بند کر کے وہ بھی تیز تیز قدم اٹھاتی روڈ کی طرف بڑھ گئی۔ روڈ پر پہنچ کر اس نے وہیں رک کر ایک لمحے کے لئے عمارت کا جائزہ لیا اور پھر تیزی سے دائیں ہاتھ پر مڑ گئی۔ اس سڑک پر کافی ٹریفک تھی اس لئے اس نے سامنے کے رخ سے عمارت کے اندر جانے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی دائیں ہاتھ پر بڑھتی چلی گئی۔ جب عمارت ختم ہوئی تو اس کی دوسری سائیڈ پر بھی سڑک تھی اور اس سڑک پر بھی ٹریفک موجود تھی۔

"اب ایک ہی صورت ہے کہ عقبی طرف سے اندر جایا جائے"...... مادام شیری نے کہا اور سائیڈ سے ہو کر عمارت کی عقبی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمارت کے اختتام پر واقعی ایک نرسری موجود تھی جس میں درخت بھی تھے۔ اس کا پھاٹک بھی بند تھا۔ مادام شیری پھاٹک کے قریب رک گئی۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا مائیک نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا اور اس کی سائیڈ کا بٹن پریس کر دیا۔

"مادام شیری بول رہی ہوں مارٹن۔ کیا تم نرسری کے اندر ہو"...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام۔ یہاں دو آدمی تھے میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے"...... مائیک کے پچھلے حصے سے مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"پھاٹک کھولو میں اندر آنا چاہتی ہوں"...... مادام شیری نے کہا اور مائیک کا بٹن آف کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا تو مارٹن کی شکل نظر آئی اور مادام شیری اندر داخل ہو گئی۔ مارٹن نے پھاٹک بند کر دیا۔

"ادھر سے تو بہت اونچی اور بند دیوار ہے"...... مارٹن نے کہا۔

"کوئی بات نہیں"...... مادام شیری نے مختصر سا جواب دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ عمارت کی عقبی دیوار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ دیوار واقعی بہت اونچی تھی اور اس میں کسی قسم کا کوئی دروازہ، کھڑکی یا روشندان موجود نہ تھا لیکن مادام شیری نے جیب سے ایک چھوٹا سا پسٹول نکالا جس کی نال کے سرے پر ایک گول ربڑ سا لگا ہوا تھا۔ اس نے پسٹول کا رخ عمارت کے اوپر والے کنارے کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ سرر کی آواز کے ساتھ ہی وہ گول ربڑ جو ایک انتہائی باریک تار سے منسلک تھا گولی کی رفتار سے اڑتا ہوا عمارت کے اوپر کنارے پر جا کر چپک گیا جبکہ پسٹول اور اس ربڑ کے درمیان باریک تار موجود تھی۔

"ہوشیار رہنا اگر کوئی میری واپسی تک آجائے تو اسے بھی ہلاک کر دینا"...... مادام شیری نے ساتھ کھڑے ہوئے مارٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"...... مارٹن نے جواب دیا اور مادام شیری نے پسٹول کے ٹریگر کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے ہوا میں اٹھتا ہوا چھت کی طرف جیسے اڑتا چلا گیا۔ مادام شیری کے ایک ہاتھ میں

پسٹول تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اس نے آگے کی طرف پھیلایا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد مادام شیری عمارت کی چھت کے کنارے تک پہنچ گئی۔ اس نے دونوں پیر عمارت کی دیوار کے ساتھ لگائے اور دوسرے ہاتھ سے اس نے چھت کا کنارہ پکڑا اور الٹی قلابازی کھا کر وہ پلک جھپکنے میں وسیع و عریض چھت پر پہنچ گئی۔ اس نے پسٹول کے دستے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو دیوار سے چپکا ہوا ربڑ علیحدہ ہو کر ہلکے سے جھٹکے کے ساتھ دوبارہ پسٹول کی نال سے چپک گیا تو مادام شیری نے اسے واپس جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور پھر جیکٹ کی جیب سے اس نے نیلے رنگ کا ایک چھوٹا سا پسٹول نکالا اور اس کی نال کو چھت کے فرش پر رکھ کر اس نے اسے زور سے دبایا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا لگا لیکن اس نے پسٹول کی نال کو مضبوطی سے چھت کے فرش پر دبائے رکھا۔ پھر یکے بعد دیگرے کئی بار ٹریگر دبانے کے بعد اس نے پسٹول واپس اٹھا لیا۔ جس جگہ پسٹول کی نال موجود تھی وہاں سیاہ رنگ کا دھبہ سا پڑ گیا تھا۔ وہ چند لمحے خاموش کھڑی اس دھبے کو دیکھتی رہی اور پھر اچانک یہ دھبہ اس طرح صاف ہو گیا جیسے کبھی موجود ہی نہ تھا۔ مادام شیری کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ اب ادھر ادھر دیکھنے لگی کہ کہیں سیڑھیاں نیچے جا رہی ہوں لیکن وسیع و عریض چھت سپاٹ تھی۔ وہاں سیڑھیاں سرے سے موجود ہی نہ تھیں۔

"یہ کیسی عمارت ہے۔ چھت پر آنے کے لئے سیڑھیاں ہی نہیں

بنائی گئیں۔ یقیناً اب سامنے سے نیچے اترنا پڑے گا اور سامنے سڑک پر
ٹریفک چل رہی ہے"...... مادام شیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر
آگے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کنارے پر پہنچ گئی۔
واقعی سامنے سڑک پر ٹریفک چل رہی تھی اور بلندی بھی کافی تھی۔
مادام شیری گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ اس نے جیب سے وہی پسٹول
نکالا جس کی مدد سے وہ اوپر آئی تھی۔ اس نے پسٹول کا رخ سائیڈ
دیوار کے تقریباً درمیانی حصے کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ سرر کی
آواز کے ساتھ ہی نال پر لگا ہوا ربڑ گولی کی طرح اڑتا ہوا پلک جھپکنے
میں اس دیوار کے ساتھ چپک گیا۔ مادام شیری کنارے پر بیٹھ گئی
اور اس نے اپنے دونوں پیر نیچے لٹکا کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے پسٹول
کا بٹن پریس کیا تو دوسرے لمحے اس کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا اور
اس کا جسم تیر کی طرح اڑتا ہوا دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا اور تھوڑی
دیر بعد اس کا جسم دیوار کے ساتھ فضا میں لٹک رہا تھا۔ مادام شیری
نے دستے پر لگا ہوا بٹن دبایا اور دوسرے لمحے وہ دیوار کے ساتھ زمین
پر کھڑی تھی جبکہ ربڑ واپس پسٹول کی نال پر چپک گیا تھا۔ اس نے
بڑے چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھا اور پھر پسٹول جیب میں ڈال کر
اس نے دوسری جیب سے ایک چھوٹا سا ریز پسٹل نکالا اور اسے ہاتھ
میں پکڑ کر وہ برآمدے کے اندرونی حصے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔
عمارت پر خاموشی طاری تھی۔ مادام شیری کو معلوم تھا کہ عمارت
کے اندر موجود اکیلا آدمی بے ہوش ہو چکا ہو گا اس لئے اب عمارت

میں موجود مشینری کو کوئی آپریٹ نہ کر سکے گا۔ اس نے چھت پر
پسٹول کی نال رکھ کر جو کارروائی کی تھی وہ اسی لئے تھی۔ اس پسٹول
سے نکلنے والی ایک خاص قسم کی گیس چھت میں جذب ہو کر نیچے ہر
کمرے میں پھیل گئی ہو گی اور یہ گیس اس قدر زود اثر تھی کہ پلک
جھپکنے سے بھی کم عرصے میں عمارت میں موجود جاندار بے ہوش ہو
سکتے تھے لیکن یہ گیس جس قدر زود اثر تھی اتنی ہی جلدی اس کے
اثرات بھی غائب ہو جاتے تھے اس لئے مادام شیری اطمینان بھرے
انداز میں برآمدے کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی لیکن جیسے ہی وہ
برآمدے میں داخل ہوئی اچانک چھت کی طرف سے کٹک کی ہلکی سی
آواز سنائی دی اور ابھی مادام شیری نے اوپر دیکھنے کے لئے سر اٹھایا ہی
تھا کہ اس کا ذہن اس قدر تیزی سے گھوما کہ شاید اس قدر تیز رفتاری
کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ ذہن گھومنے کا احساس بھی صرف لمحے
کے ہزارویں حصے تک ہی محسوس ہوا تھا اس کے بعد اس کے تمام
حواس یکلخت ختم ہو گئے تھے۔ پھر جس طرح انتہائی گھپ اندھیرے
میں ہلکی ہلکی روشنی پیدا ہوتی ہے اسی طرح اس کے تاریک ذہن میں
بھی روشنی پیدا ہونے لگی اور آہستہ آہستہ اس کے ذہن میں بے ہوش
ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گیا اور اس کے
چہرے پر بے اختیار حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اسے یاد تھا کہ
اس نے چھت سے اندر انتہائی زود اثر گیس فائر کی تھی اور مارٹن کی
رپورٹ کے مطابق اس عمارت کے اندر ایک آدمی تھا جو لامحالہ بے

ہوش ہو چکا تھا۔ ظاہر ہے مشینری کو جب تک اپریٹ نہ کیا جائے اس وقت تک تو مشینری خود بخود کچھ نہیں کر سکتی۔ پھر اسے کسی مشین سے کس طرح بے ہوش کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ یہاں مشینری آٹومیٹک ہو لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کا اپنا یہ خیال بھی ختم ہو گیا کیونکہ اگر آٹومیٹک مشینری سے اسے بے ہوش کیا جاتا تو وہ لازماً اسی برآمدے میں ہی موجود ہوتی لیکن اس وقت وہ ایک کمرے میں موجود تھی جس کا ایک ہی دروازہ تھا جو بند تھا۔ ظاہر ہے اسے کوئی آدمی ہی برآمدے سے اٹھا کر یہاں لے آیا ہو گا۔ وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی لیکن اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑی کیونکہ اس کے جسم پر اس کی مخصوص جیکٹ موجود نہیں تھی۔ ہاتھ پر موجود گھڑی حتیٰ کہ پیروں میں موجود فل بوٹ بھی غائب تھے۔ اس کے گلے میں موجود لاکٹ بھی اس کے گلے میں نہیں تھا۔ اس نے تیزی سے کانوں میں موجود ٹاپس چیک کئے اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے کیونکہ دونوں کانوں میں موجود ٹاپس بھی غائب تھے۔

"تمہیں ہوش آ گیا ہے۔ کون ہو تم"...... اچانک چھت سے ایک سخت اور سرد سی مردانہ آواز سنائی دی تو مادام شیری بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے چھت کی طرف دیکھا لیکن چھت میں اسے کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی جسے وہ مائیک سمجھتی۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو"...... مادام شیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اس عمارت میں چوروں کی طرح داخل ہوئی ہو اور چور کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ سوال کر سکے اس لئے تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم میرے سوالوں کے جواب دو ورنہ عبرتناک موت تمہارا مقدر بن جائے گی"...... بولنے والے نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلے تو یہ بتاؤ کہ تم مرد ہو یا نہیں کیونکہ کوئی مرد اس طرح چھپ کر عورتوں کو دھمکیاں نہیں دے سکتا"...... مادام شیری نے کہا۔

"بچگانہ باتیں مت کرو۔ میں تمہیں صرف ایک منٹ دے رہا ہوں اگر ایک منٹ کے اندر تم نے اپنی شناخت نہ کرائی تو پھر تمہارا جو حشر ہو گا اس پر تمہاری روح بھی صدیوں تک افسوس کرتی رہے گی"...... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کٹک کی آواز ابھری تو مادام شیری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی لیکن جیسے ہی اس نے دروازے کو ہاتھ لگایا وہ بے اختیار چیختی ہوئی اچھل کر پشت کے بل پیچھے فرش پر بچھے ہوئے دبیز قالین پر گری۔ دوسرے لمحے وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ دروازے میں انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑ رہا تھا۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ اگر فرش پر دبیز قالین

موجود نہ ہوتا تو جس طرح وہ گری تھی اس کی ریڑھ کی ہڈی یقیناً مجروح ہو جاتی ۔ ابھی وہ کھڑی سوچ ہی رہی تھی کہ یہاں سے کس طرح نکلے کہ اچانک وہی کٹک کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ایک منٹ گزر گیا ہے اور تم نے دروازے کو ہاتھ لگا کر بھی دیکھ لیا ہے۔ یہ کرنٹ ابھی کمزور تھا لیکن اب جو کرنٹ دوڑ رہا ہے اس کے بعد تمہارے ہاتھ لگانے کے بعد تمہاری روح لمحے کے ہزارہویں حصے میں تمہارا جسم چھوڑ دے گی"...... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں کہا گیا اور مادام شیری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میرا نام مادام شیری ہے"...... مادام شیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب کھل کر اس سے بات کرے گی۔

"اوکے۔ تم نے درست جواب دیا ہے اس لئے فی الحال تم زندہ رہو گی۔ ویسے تمہیں یہ بتا دوں کہ تمہارے بے ہوش ہونے کے دوران اس عمارت کی عقبی طرف موجود تمہارا آدمی مارٹن پکڑا جا چکا ہے۔ اس نے تمہارا نام اور پتہ بتا دیا تھا اور وہ سب کچھ بھی بتا دیا ہے جو میں جاننا چاہتا تھا۔ تمہارے متعلق بعد میں فیصلہ ہو گا۔ تم فی الحال یہیں رہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کٹک کی آواز کے ساتھ ہی آواز آنا بند ہو گئی تو مادام شیری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی غصے

کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسے یہ تو بہرحال معلوم ہو گیا تھا کہ مارٹن پکڑا جا چکا ہے اور اس نے یقیناً مادام شیری کا نام بتا دیا ہو گا لیکن یہ بات بھی وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ اب مارٹن زندہ نہیں رہا ہو گا کیونکہ جیسے ہی اس سے تنظیم کا نام پوچھا گیا ہو گا اور اس کے ذہن میں تنظیم کا نام بتانے کا خیال آیا ہو گا اس پر ڈیتھ کال خود بخود فائر ہو چکی ہو گی اور اس کے جسم میں موجود مخصوص ساخت کا بم پھٹ گیا ہو گا اس لئے اس کے اڈے اور سیکشن بہرحال محفوظ ہوں گے لیکن اب مسئلہ تھا یہاں سے نکلنے کا۔ یہ بھی اسے خیال تھا کہ اس کی حرکات بھی کسی مشین پر چیک کی جا رہی ہوں گی اور اس کے پاس ایسی کوئی چیز بھی نہ چھوڑی گئی تھی جس سے وہ اپنا ڈیفنس کر سکے لیکن وہ بہرحال مایوس نہیں تھی۔ اس نے یہاں سے نکل جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ چنانچہ اس نے اس بارے میں سوچنا شروع کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد اس کے ذہن میں خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑی۔ اس نے اس طرح چونک کر سائیڈ کی دیواروں کو دیکھنا شروع کر دیا جیسے وہ پہلی بار دیکھ رہی ہو اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ دیوار پر رکھا اور دوسرا ہاتھ آہستہ سے دروازے پر لگایا تو اس کے جسم کو کوئی جھٹکا نہ لگا تو وہ بے اختیار مسکرا دی کیونکہ کمرے کو ساؤنڈ پروف بنانے کے لئے دیواروں پر ایسا میٹریل لگایا گیا تھا جو آواز کو جذب کر لیتا تھا اور مادام شیری

جانتی تھی کہ ایسے میٹریل بجلی کے لئے موصل ہوتا ہے یہی وجہ تھی
کہ اس کا ہاتھ چونکہ سائیڈ دیوار پر تھا اس لئے اس کے جسم کو ہلکا سا
شاک بھی محسوس نہ ہوا تھا۔ اس نے ہینڈل کو پکڑ کر دبایا لیکن
دروازہ باہر سے لاک تھا۔ اس نے غور سے اس لاک کو دیکھنا شروع
کر دیا اور پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ وہ
اس لاک کا سسٹم سمجھ گئی تھی۔ یہ تالا بغیر چابی کے کھلنے اور بند
ہونے والا تھا اور ہینڈل کو ہلانے سے جس قسم کی آواز اسے سنائی
دے رہی تھی اس سے ہی وہ اس کا سسٹم سمجھ گئی تھی۔ یہ انتہائی
پیچیدہ سسٹم تھا جسے باس سسٹم کہا جاتا تھا کیونکہ اس سسٹم کو جس
انجینئر نے ایجاد کیا تھا اس کا نام باس تھا۔ باہر سے چونکہ اسے لاک
کیا گیا تھا اس لئے اب جب تک باہر سے مخصوص بٹن کو دو بار پریس
نہ کیا جاتا اندر سے اسے کسی صورت بھی نہ کھولا جا سکتا تھا۔ لیکن وہ
اس سسٹم کے بارے میں بہت کچھ جانتی تھی۔ اسے باقاعدہ اس قسم
کے تالے کھولنے کی ٹریننگ دی گئی تھی۔ گو اس کے پاس کوئی ایسی
چیز موجود نہیں تھی جس سے وہ اسے کھول سکتی لیکن وہ جانتی تھی کہ
وہ کوشش کرے تو وہ اس تالے کو خالی ہاتھ سے بھی کھول سکتی
ہے۔ اس نے ہینڈل کو مخصوص انداز میں جھٹکے دینے شروع کر دیے
اور چند لمحوں بعد جب اس نے ہینڈل کو اوپر کی طرف زوردار جھٹکا دیا
تو ہینڈل خودبخود کھل کر اس کے ہاتھ میں آ گیا۔ اس نے ہینڈل کو
قالین پر پھینک دیا اور جہاں سے یہ ہینڈل علیحدہ ہوا تھا وہاں ایک

بٹن موجود تھا جو اب ہینڈل علیحدہ ہو جانے سے اسے نظر آنے لگ گیا
تھا۔ مادام شیری نے بٹن کے اوپر والے حصے کو دبایا اور اس نے اسے
کافی دیر تک دبائے رکھا۔ اس کے بعد اس نے انگلی ہٹائی تو بٹن کا
آدھا حصہ دبا ہوا اور آدھا حصہ باہر نظر آ رہا تھا۔ مادام شیری خاموش
کھڑی رہی۔ چند لمحوں بعد ہی دبا ہوا بٹن خودبخود بغیر کسی آواز کے
واپس آ گیا تو مادام شیری نے اسی طرح ایک ہاتھ دیوار پر رکھتے ہوئے
بٹن کے نچلے حصے پر انگلی رکھ کر اسے دبایا تو ایک کھٹک کی آواز
ابھری اور مادام شیری کی آنکھوں میں کامیابی کی چمک ابھر آئی۔ اس
نے ہاتھ ہٹایا اور مڑ کر قالین پر پڑا ہوا ہینڈل اٹھایا اور ایک بار پھر
پہلے کی طرح دیوار پر ہاتھ رکھ کر اس نے ہینڈل کے اس حصے کو اس
جگہ پر رکھا جہاں وہ پہلے لگا ہوا تھا اور پھر اس نے ہاتھ کو مخصوص
انداز میں گھمایا تو ہینڈل لگ گیا اور مادام نے ہینڈل کو نیچے کر کے
دروازے کو کھینچا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ مادام نے آہستہ سے اپنا
ایک پیر دہلیز کے باہر رکھا اور پھر دیوار سے ہاتھ اٹھا کر اس نے بجلی
کی سی تیزی سے جمپ لگایا اور دوسرے لمحے وہ کمرے سے باہر برآمدے
میں موجود تھی۔ وہ اس خوفناک قید خانے سے زندہ باہر تو نکل آنے
میں کامیاب ہو گئی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی وہ برآمدے
کے درمیان پہنچے گی اس پر ایک بار پھر بے ہوش کر دینے والی
شعاعیں فائر ہو جائیں گی کیونکہ پہلے بھی اس پر یہ حملہ اس وقت ہوا
تھا جب وہ برآمدے کے درمیان میں پہنچی تھی اور برآمدہ پار کئے بغیر

چونکہ وہ سامنے صحن اور چاردیواری سے باہر نہ جا سکتی تھی اس لئے اس نے سوچا کہ اب اسے اس آدمی کو تلاش کرنا چاہئے جس نے اس سے بات چیت کی تھی۔ وہ دیوار کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر اسے برآمدے میں ایک کمرے کا دروازہ کھلا ہوا نظر آیا تو وہ دروازے کے ساتھ رک گئی۔ اس نے اپنی پشت دیوار کے ساتھ نہ لگائی تھی کہ کہیں دیوار میں کوئی ایسا سسٹم نہ ہو جس کی وجہ سے وہ پھر پھنس جائے۔ کمرے میں خاموشی تھی۔ اس نے سر آگے کر کے اندر جھانکا خاصہ بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان ایک کافی بڑی آفس ٹیبل تھی جس پر فون اور ٹرانسمیٹر بھی موجود تھے۔ دونوں طرف کرسیاں رکھی ہوئی تھیں لیکن کمرہ خالی تھا۔ وہ آگے بڑھی اور کمرے میں داخل ہو گئی۔ اس نے نظریں ادھر ادھر گھمائیں تو اسے ایک سائیڈ پر دروازے کی دوسری طرف آہٹ سی محسوس ہوئی جیسے اندر کوئی آدمی موجود ہو تو وہ تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی کہ اس نے ایک آدمی کو اندر سے باہر آتے دیکھا تو وہ بالکل دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ وہ آدمی باہر آیا اور میز کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت وہ گھوما شاید اسے احساس ہو گیا تھا کہ کمرے میں کوئی موجود ہے۔ اسی لمحے مادام شیری نے اس پر چھلانگ لگا دی لیکن وہ آدمی بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اپنی جگہ سے ہٹا اور مادام شیری اڑتی ہوئی منہ کے بل نیچے گرنے ہی لگی تھی کہ اس نے قلابازی کھائی اور سیدھی کھڑی ہو

گئی۔

"تم اس کمرے سے باہر کیسے آئیں"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لیکن انتہائی مطمئن انداز میں مادام شیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں قبر میں پہنچانے کے لئے میرا باہر آنا ضروری تھا" مادام شیری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر اس آدمی پر چھلانگ لگا دی اور وہ آدمی ایک بار پھر تیزی سے سائیڈ پر ہٹا۔ گو مادام نے اس پر چھلانگ لگاتے ہوئے اسے بڑے ماہرانہ انداز میں ڈاج دینے کی کوشش کی تھی لیکن وہ آدمی اس طرف کو نہ ہٹا تھا جس طرف کا اس نے ڈاج دیا تھا بلکہ دوسری طرف ہٹا تھا لیکن مادام شیری کا جسم اس کے ہٹتے ہی تیزی سے گھوما لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختی ہوئی ہوا میں اچھلی۔ اس آدمی نے بڑے عجیب سے انداز میں اس کے جسم کو تھپکی دے کر اوپر کو اچھالا تھا لیکن اوپر کو اچھلتے ہوئے وہ کسی سپرنگ کی طرح گھومی اور اس بار وہ آدمی لڑکھڑا کر ایک فٹ پرے جا کھڑا ہوا تھا۔ مادام شیری کے پیروں میں چونکہ بوٹ نہ تھے اس لئے وہ ننگے پیروں سے اس آدمی پر کوئی بھرپور ضرب نہ لگا پا رہی تھی۔ اس آدمی کے لڑکھڑا کر ہٹتے ہی مادام زمین پر ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے لئے رکی اور پھر اس نے یکلخت جانے دوبارہ اس آدمی پر حملہ کرنے کے انٹی قلابازی کھائی اور اس بار وہ آدمی حقیقتاً ڈاج کھا گیا۔ وہ تیزی سے ایک بار پھر سائیڈ پر ہٹا تھا

لیکن مادام شیری نے انتہائی حیرت انگیز طور پر الٹی قلابازی کھاتے ہوئے اپنے جسم کو یکلخت موڑا اور پھر توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح اس آدمی کے جسم سے ٹکرائی اور وہ ایک دھماکے سے نیچے گر ہی رہا تھا کہ مادام شیری نے دونوں کہنیاں پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر مار کر اپنے جسم کو واپس اٹھانے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختی ہوئی ہوا میں کافی بلندی تک اٹھتی چلی گئی۔ اس آدمی نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں اپنا ایک گھٹنا اوپر اٹھا کر اسے ہوا میں اچھال دیا تھا۔

"تم ضرورت سے زیادہ تیزی دکھا رہی ہو۔ میں تمہیں عورت سمجھ کر تمہارا لحاظ کر رہا ہوں لیکن ...... اس آدمی نے یکلخت کروٹ بدل کر تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ وہ اس قدر تیزی سے کروٹ بدل کر اٹھا تھا کہ مادام شیری جو اوپر اٹھتے ہوئے قلابازی کھا کر اس سے کئی قدم دور جا کھڑی ہوئی تھی، حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔ یہ آدمی واقعی انتہائی حیرت انگیز تیز رفتاری سے کام لے رہا تھا۔

"ابھی جب میں تمہاری ہڈیاں توڑوں گی تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ عورتیں کیا کر سکتی ہیں" ...... مادام شیری نے غراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے اس پر حملہ کر دیا لیکن اس بار وہ آدمی اپنی جگہ سے ذرا بھی نہ ہلا اور مادام شیری جو یہ سمجھ رہی تھی کہ وہ دائیں یا بائیں ہٹے گا، اپنے آپ کو سنبھال نہ سکی اور دائیں طرف کو وہ گھومی ہی تھی کہ یکلخت اسے محسوس ہوا جیسے اس کی پشت پر کسی

نے لٹھ مار دیا ہو۔ وہ چیختی ہوئی گھوم کر فرش پر گری۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جیسے ہی اس نے اپنے جسم کو اٹھنے کے لئے سمیٹا اسے اپنے ذہن میں خوفناک دھماکہ سا ہوتا محسوس ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس کا ساتھ چھوڑ گیا۔

ایک بڑے کمرے میں ایک مستطیل شکل کی مشین میز پر موجود تھی جبکہ اس مشین کے پیچھے ایک نوجوان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ مشین کے درمیان ایک بڑی سی سکرین تھی جو چار حصوں میں تقسیم تھی اور چاروں حصوں پر اس کوٹھی کے چاروں طرف کا منظر نظر آ رہا تھا۔ نوجوان ان مناظر کو غور سے دیکھ رہا تھا کہ اچانک ایک کار کوٹھی کے فرنٹ کے سامنے سے آہستہ سے گزرتی چلی گئی۔ اس کار کی رفتار کافی آہستہ تھی۔ کار کے اندر ایک مرد اور ایک عورت تھی اور ان دونوں کی نظریں کوٹھی پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ کار کی آہستہ رفتار دیکھ کر نوجوان چونک پڑا تھا۔ کار اسی طرح آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر وہ دائیں ہاتھ پر موجود سڑک پر گھوم گئی۔ اس طرح اب وہ دوسری سکرین پر نظر آ رہی تھی۔ پھر وہ عقب سے ہوتی ہوئی کافی فاصلے پر جا کر رک گئی اور اس میں

سے وہی ایک مرد اور عورت باہر آئے۔ وہ دونوں آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ اس کے بعد وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے پیدل ہی کوٹھی کی عقبی طرف آنے لگے۔ نوجوان خاموش بیٹھا انہیں آتے ہوئے دیکھتا رہا۔ کوٹھی کی عقبی دیوار کے سامنے سڑک کی دوسری طرف وہ دونوں رک گئے۔ انہوں نے آپس میں کوئی بات کی اور پھر وہ دونوں ہی سڑک کراس کر کے عقبی دیوار کے قریب آئے۔ دیوار خاصی اونچی تھی۔ دیوار کے قریب آتے ہی وہ آدمی تیزی سے نیچے بیٹھا اور وہ عورت بجلی کی سی تیزی سے اس کے کاندھوں پر سوار ہوئی اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا اور اس عورت کے دونوں ہاتھ کوٹھی کی عقبی دیوار کے کناروں پر پہنچ گئے اور پھر پلک جھپکنے میں وہ عورت دیوار پر لیٹ سی گئی۔ اس آدمی نے ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھلا تو اس عورت نے اس کا ایک ہاتھ پکڑا اور انتہائی مہارت سے اس آدمی کا ہاتھ پکڑے اندر کی طرف لٹک گئی۔ اس طرح اس آدمی کا جسم اٹھتا ہوا اوپر آیا اور اس کا دوسرا ہاتھ دیوار کے کنارے پر لگا تو اس آدمی کے جسم نے یکلخت الٹی قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ دیوار پر پہنچ گیا جبکہ اس عورت نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور وہ خود دیوار کی جڑ میں اندر کی طرف دبک گئی۔

"گڈ۔ انتہائی ماہر ہیں یہ دونوں"...... نوجوان نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔ اسی لمحے وہ آدمی بھی دیوار سے نیچے کود گیا اور پھر وہ

دونوں چند لمحوں تک دیوار کی جڑ میں دبکے رہے۔ پھر وہ دونوں اٹھے اور آگے بڑھنے لگے۔ ان کا رخ سائیڈ راستے کی طرف تھا۔ نوجوان نے ہاتھ اٹھا کر انگلی ایک بٹن پر رکھ لی۔ وہ دونوں بے حد محتاط اور چوکنا تھے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل بھی موجود تھے۔ پھر جیسے ہی وہ سائیڈ راہداری میں داخل ہوئے تو نوجوان نے بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے اس نے ان دونوں کو اچھل کر نیچے گرتے ہوئے دیکھا۔ وہ چند لمحے حرکت کرتے رہے پھر ساکت ہو گئے۔ مشین پسٹلز ان کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گرے تھے۔ نوجوان نے ایک اور بٹن دبا دیا۔

"ہیلو میکر بول رہا ہوں۔ ایک عورت اور ایک مرد عقبی دیوار سے کود کر اندر داخل ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں ٹی ریز کی مدد سے بے ہوش کر دیا ہے تم انہیں اٹھا کر تہہ خانے میں لے جاؤ اور زنجیروں میں جکڑ دو"...... نوجوان نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہیں یہ"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"مقامی ہیں۔ بہرحال ان کا تعلق یقیناً سیکرٹ سروس سے ہو گا"۔ میکر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو ہمیں فوری طور پر یہ کوٹھی چھوڑنا ہو گی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہمیں فوری طور پر متبادل پوائنٹ پر شفٹ ہو جانا چاہئے"...... میکر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اب اس کے ذہن میں یہ بات آئی ہو۔

"تو پھر انہیں قید کرنے کی بجائے گولی مار دینی چاہئے۔ ویسے بھی مادام کا حکم ہے کہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو گولی مار دی جائے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ نہیں۔ جب تک ان کے بارے میں تسلی نہ ہو جائے ایسا مت کرنا۔ ان کا تعلق سیکرٹ سروس سے بھی ہوا تب بھی ان سے مزید پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے تاکہ ان کے دوسرے ساتھیوں کے بارے میں بھی معلوم ہو سکے اور ان سے یہ بھی پوچھا جا سکے کہ وہ یہاں کیسے پہنچے"...... میکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ویسے بھی مادام شیری مارٹن کے ساتھ کسی خصوصی مشن پر گئی ہوئی ہیں اس لئے ان کی واپسی تک ان سے پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور نوجوان نے بغیر کچھ کہے بٹن آف کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے مشین کے مختلف بٹن پریس کر کے اسے آف کر دیا۔ پھر دیوار پر موجود ساکٹ سے اس کا پلگ کھینچا اور مشین کو دونوں ہاتھوں سے اٹھائے وہ تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ متبادل پوائنٹ بائیں ہاتھ پر موجود کوٹھی کو بنایا گیا تھا جو ویسے ہی کرائے کے لئے خالی تھی اور اسے اس کے مالک سے براہ راست آسکر نے بھاری رقم دے کر حاصل کر لیا تھا۔

نعمانی کار دوڑاتا ہوا سیدھا گلستان کالونی پہنچا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے سٹریٹ نمبر آٹھ میں کوٹھی نمبر آٹھ کو چیک کر لیا۔ یہ خاصی بڑی اور کارنر کوٹھی تھی۔ نعمانی نے کار سائیڈ روڈ پر موڑی اور پھر عقبی سڑک پر آ کر وہ جیسے ہی آگے بڑھا تو سائیڈ پر بیٹھا ہوا خاور چونک پڑا۔

"ارے یہ تو تنویر کی کار ہے"...... اچانک خاور نے کہا تو نعمانی بھی چونک پڑا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ کچھ فاصلے پر انہیں سڑک کے کنارے تنویر کی کار کھڑی نظر آ گئی تھی۔

"لیکن یہ تو خالی ہے"...... نعمانی نے کہا اور کار اس کے پیچھے لے جا کر کھڑی کر دی۔ دوسرے لمحے وہ دونوں نیچے اترے اور تیزی سے کار کی طرف بڑھ گئے۔ خاور نے جلدی سے اس کے بونٹ پر ہاتھ

رکھا۔

"انجن ابھی گرم ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں یہاں پہنچے زیادہ دیر نہیں ہوئی"...... خاور نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"تنویر کے ساتھ صالحہ تھی"...... خاور نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ان دونوں نے ہم سے پہلے اس کوٹھی کو ٹریس کر لیا ہے اور اب وہ دونوں اندر ہوں گے"...... نعمانی نے کہا۔

"ہاں۔ تنویر کی طبیعت ہی ایسی ہے۔ تمہارا خیال درست ہے لیکن کوٹھی کی عقبی چار دیواری تو کافی اونچی ہے اور اگر وہ اندر ہیں تو پھر اب تک کیا کر رہے ہیں"...... خاور نے کہا۔

"آؤ۔ اب ہمیں اندر جانا ہو گا"...... نعمانی نے کہا۔

"میں کار دیوار کے ساتھ روکتا ہوں تم کار کی چھت پر چڑھ کر اندر کود جاؤ میں باہر رکوں گا۔ اگر ضرورت پڑے تو مجھے واچ ٹرانسمیٹر پر کال کر لینا"...... خاور نے کہا۔

"اوہ۔ کیوں نہ تنویر کو واچ ٹرانسمیٹر پر کال کر لیا جائے"۔ نعمانی نے چونک کر کہا اور پھر اس نے جلدی سے گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچا اور پھر سوئیوں کو مخصوص ہندسوں پر لے جا کر اس نے ونڈ بٹن کو مخصوص انداز میں پریس کر دیا تو گھڑی کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا لیکن جب کافی دیر تک وہ اسی طرح جلتا بجھتا رہا تو نعمانی نے ایک

طویل سانس لیتے ہوئے ونڈ بٹن پریس کر دیا۔

"گڑبڑ ہے۔ تنویر کال اٹنڈ نہیں کر رہا۔ ٹھیک ہے تم کار لے کر دیوار کے ساتھ کھڑی کرو اب اندر جانا ہی پڑے گا"...... نعمانی نے کہا تو خاور جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ نعمانی پیدل ہی دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد خاور نے کار دیوار کے ساتھ کر کے کھڑی کر دی تو نعمانی نے ادھر ادھر دیکھا لیکن یہ عقبی سڑک مکمل طور پر سنسان سی تھی۔ وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ نعمانی تیزی سے کار کی چھت پر چڑھا اور پھر اس نے اچھل کر دیوار کے کناروں پر دونوں ہاتھ رکھے اور دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے اس کا جسم دیوار پر پہنچ گیا۔ چند لمحوں تک وہ وہیں پڑا اندر کا جائزہ لیتا رہا پھر آہستہ سے اندر کود گیا لیکن اسے احساس ہو گیا تھا کہ کوٹھی خالی ہے کیونکہ اندر غیر فطری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ اس نے مشین پسٹل جیب سے نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا، پھر راہداری سے گزر کر وہ کوٹھی کے سامنے کے رخ پر پہنچا تو وہاں بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا اور اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ کوٹھی خالی ہے لیکن پھر یہ تنویر اور صالحہ کہاں گئے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے تنویر اور صالحہ اس کوٹھی میں نہ آئے ہوں لیکن پھر یہ کوٹھی خالی کیوں تھی جبکہ انہیں بھی اس کوٹھی کے بارے میں بتایا گیا تھا نعمانی یہ سب کچھ سوچتا ہوا کوٹھی کے اندر گھومتا رہا لیکن جب پوری کوٹھی گھوم کر وہ واپس باہر آیا تو چند نشانات کی بنا پر بہرحال اسے

یقین آگیا تھا کہ کوٹھی آباد تھی اور اسے کچھ دیر پہلے ہی خالی کیا گیا ہے لیکن کیوں اور خالی کرنے والے کہاں گئے اور تنویر اور صالحہ کہاں ہیں۔ ان سوالوں کے جواب اس کے پاس نہیں تھے۔ بہرحال اس بار وہ پھاٹک کی طرف بڑھ گیا اور پھر پھاٹک کو دیکھ کر وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ بڑے اور چھوٹے پھاٹک دونوں کے اندر سے کنڈے لگے ہوئے تھے۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ اندر ہی کہیں ہیں۔ کوئی تہہ خانہ یا کوئی سرنگ"...... نعمانی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ چھوٹا پھاٹک کھول کر باہر آگیا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ خاور کو سب کچھ بتا کر ساتھ لے آئے گا اور پھر وہ دونوں مل کر تہہ خانہ یا کوئی سرنگ تلاش کریں گے۔ وہ خاور کو اس لئے بتانا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کے اندر جانے کے بعد خاور بہرحال ٹینشن کا شکار ہو گیا ہو گا۔ وہ کوٹھی کے سامنے سے گزر کر سائیڈ روڈ سے ہوتا ہوا عقبی طرف آیا تو اس نے کار کو اسی طرح دیوار کے ساتھ کھڑے دیکھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہاں کار کا اتنی دیر کھڑے رہنا غیر فطری سا تھا اس لئے خاور اسے یہاں زیادہ دیر تک کھڑی نہ کر سکتا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف بڑھا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ کار خالی تھی۔ خاور اندر موجود نہ تھا۔ تنویر کی کار وہیں موجود تھی جہاں انہوں نے اسے دیکھا تھا۔ نعمانی ادھر ادھر دیکھتا ہوا آگے بڑھنے لگا کیونکہ اسے خیال آیا تھا کہ شاید

خاور، تنویر کی کار میں موجود ہو۔ گو ایسا ممکن نہ تھا۔ خاور یقیناً اسے دیکھ کر کار سے باہر آجاتا لیکن اس کے باوجود وہ ایک موہوم سی امید کے تحت کار کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن ابھی وہ ساتھ والی کوٹھی کی دیوار کے پاس پہنچا ہی تھا کہ اچانک اس کی ناک پر جیسے غبارہ سا پھٹا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن یکلخت اس کا ساتھ چھوڑ گیا۔ اس کے ذہن میں جو آخری احساس ابھرا تھا وہ یہ تھا کہ وہ نیچے گر رہا ہے۔
اس کے بعد اس کے تمام احساسات جیسے فنا ہو کر رہ گئے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک یادگار کہانی

پاور لینڈ کی تباہی

تحریر مظہر کلیم ایم اے

- دنیا کی طاقتور ترین تنظیم پاورلینڈ کا ہیڈکوارٹر جس کی تلاش میں پوری دنیا کے ایجنٹ سر کھپاتے رہ گئے مگر عمران نے صرف چند لمحوں میں اسے تلاش کر لیا...... کیسے؟
- پاورلینڈ کی نئی ڈائریکٹر مس جیکی جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تہس نہس کر دینے کا عزم کیا مگر...... جب اس کا ٹکراؤ ہوا تو......؟
- عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جن جیپوں پر سوار ہو کر پاورلینڈ جا رہے تھے ان پر انتہائی خوفناک جنگی ہیلی کاپٹر نے اچانک خوفناک میزائل مار کر انہیں پلک جھپکنے میں بکھیر دیا۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی بھی ساتھ ہی بکھر گئے...... یا......؟
- پاورلینڈ کے وسیع و عریض اور جدید ترین ایٹمک مشینری سے لیس ہیڈکوارٹر میں داخل ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا حشر ہوا...... انتہائی حیرت انگیز انجام......؟
- وہ لمحہ جب انتہائی طاقتور تیزاب کے تالاب پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو الٹا لٹکا دیا گیا۔ اور پھر جب انہیں اس تالاب میں ڈبویا جانے لگا تو......؟
- وہ لمحہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے جسموں میں

اچانک خوفناک آگ بھڑک اٹھی اور جلتے ہوئے انسانی گوشت کی سڑاند پھیلنے کے ساتھ پاورلینڈ کے چیئرمین ہنری کے خوفناک قہقہے...... کیا عمران اور اس کے ساتھی جل کر راکھ ہو گئے یا......؟

ایک ایسا لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی الف ننگے کر دیئے گئے اور عمران کپڑوں کی تلاش میں الف ننگا ادھر ادھر دوڑتا پھرا۔ اس خوفناک صورت حال کا انجام کیا ہوا......؟

وہ خوفناک لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی دنیا کی خوفناک ترین چونکنگ شعاعوں کی زد میں آ کر ہلاک ہو گئے۔ کیا واقعی......؟

پاورلینڈ کا چیئرمین ہنری جو پاورلینڈ میں موجود اپنے ہی سائنسدانوں اور ساتھیوں کو اپنے ہاتھوں ہلاک کر دینے پر مجبور ہو گیا۔ کیوں؟

وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی ہزاروں ٹن ملبے کے نیچے دفن ہو گئے پھر کیا ہوا؟

عمران اور پاورلینڈ کے چیئرمین ہنری کے درمیان ذہانت کا مسلسل اور جان لیوا مقابلہ۔ ایسا مقابلہ جس کا ہر قدم موت کی طرف اٹھتا گیا۔ اس کا انجام کیا ہوا؟

کیا عمران اور اس کے ساتھی پاورلینڈ کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے یا پاورلینڈ نے انہیں ہی اپنے زخم چاٹنے پر مجبور کر دیا۔

مسلسل خوفناک اور تیز رفتار ایکشن۔ اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس۔ لمحہ بہ لمحہ حیرت انگیز طور پر بدلتے ہوئے واقعات۔

ایک ایسی کہانی جسے جاسوسی ادب میں مدتوں یاد رکھا جائے گا۔

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

تھرڈ فورس

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے

تھرڈ فورس ـــــ ایک ایسی بین الاقوامی مجرم تنظیم جس نے پاکیشیا میں ایک ایسی پلاننگ کی کہ عمران بھی اس کا آلہ کار بن کر رہ گیا ـــــ انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ پلاننگ ۔

تھرڈ فورس ـــــ جس کی کامیاب پلاننگ کی وجہ سے سر رحمان جیسے شخص کو اخبارات میں معافی نامہ شائع کرانا پڑا ـــــ کیوں ـــــ ؟ انتہائی حیرت انگیز سچوئشن ۔

تھرڈ فورس ـــــ جس سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کاسٹریا کے مختلف شہروں میں انتہائی بے چارگی کے عالم میں مارے مارے پھرنا پڑا ۔

تھرڈ فورس ـــــ جس کے ہیڈکوارٹر اور سربراہ کو تلاش کرنے کے لئے عمران نے اپنی پوری ذہنی صلاحیتیں صرف کر دیں مگر نتیجہ سوائے ناکامی کے اور کچھ نہ نکلا ۔

تھرڈ فورس ـــــ جس کا ہیڈکوارٹر اور سربراہ ایکسٹو سے بھی زیادہ خفیہ تھا جسے عمران جیسا شخص بھی تلاش نہ کرسکا ۔

تھرڈ فورس ـــــ جس کے ہیڈکوارٹر کی تلاش کے لئے عمران اور نعمانی میں شرط لگ گئی اور عمران کو نعمانی کے مقابلے میں اپنی شکست تسلیم کرنی پڑی ۔

تھرڈ فورس ـــــ جس کے ہیڈکوارٹر اور سربراہ کو نعمانی نے انتہائی آسانی سے ٹریس کر لیا ـــــ کیسے ـــــ ؟

تھرڈ فورس ـــــ جس کا سربراہ جب نعمانی کی ذہانت کی وجہ سے سامنے آیا تو عمران حیرت سے بت بن کر رہ گیا ـــــ تھرڈ فورس کا سربراہ کون تھا ـــــ ؟ انتہائی حیرت انگیز انکشاف ۔

- کیا عمران تھرڈ فورس کے سربراہ سے فارمولا حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکا ـــــ یا ـــــ ؟
- وہ لمحہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر چوہان نے شادی کرنے کا اعلان کر دیا اور ایکسٹو اور عمران باوجود کوشش کے اُسے نہ روک سکے کیوں ـــــ ؟ کیا چوہان کی شادی ہو گئی ـــــ ؟

ایکشن سسپنس اور ذہنی صلاحیتوں کی مسلسل اور بھرپور جنگ
انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز میں لکھا گیا ہنگامہ خیز ایڈونچر

عمران سیریز میں ایک یادگار اور منفرد ناول

پاکیشیا کلب

مصنف : مظہر کلیم ایم اے

• پاکیشیا کلب ـــ ایسا حیرت انگیز کلب جس کا کارڈ حاصل کرنا عمران کے بس میں نہ تھا ـــ کیوں ـــ ؟

• پاکیشیا کلب کا اصل راز کیا تھا ـــ ؟ انتہائی حیرت انگیز انکشاف۔

• ڈائی جان ـــ ایکریمیا کا سپر ٹاپ ایجنٹ۔ جس کی دلیری اور جرأت کو عمران جیسا شخص بھی خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہو گیا۔

• مادام پروشیا ـــ بین الاقوامی تنظیم بلیو برڈ کی چیف ـــ جس سے ڈائی جان جیسا سپر ٹاپ ایجنٹ بھی خوفزدہ رہتا تھا۔

• ڈاکٹر آرنلڈ ـــ پاکیشیا کلب کا پراسرار سربراہ ـــ جس کی شخصیت ہر لحاظ سے شبہ سے بالاتر تھی۔

• ٹی ٹو طیارہ ـــ جس کے حصول کے لئے انتہائی خوفناک ایجنٹوں کے درمیان موت کا کھیل شروع ہو گیا ـــ کیوں ـــ ؟

• عمران ہسپتال میں بیہوش پڑا رہا اور سیکرٹ سروس اپنے فلیٹوں میں۔ مگر تین بین الاقوامی ایجنٹ پاکیشیا میں آزادانہ خوفناک کھیل کھیلنے میں مصروف رہے ـــ کیا انہیں روکنے والا کوئی نہ تھا ـــ ؟

• وہ لمحہ جب دانش منزل کے آپریشن روم میں ایکسٹو کی کرسی پر ایک غیر ملکی بیٹھا احکامات دے رہا تھا ـــ کیوں ـــ ؟ اور بلیک زیرو سوائے بے بسی سے اسے دیکھنے کے اور کچھ نہ کر سکا۔ کیا بلیک زیرو واقعی بے بس ہو گیا تھا ـــ ؟

• ٹائیگر ـــ جس نے اپنی جان پر کھیل کر طیارے کے اغوا کو روکنے کی کوشش کی ـــ مگر ـــ ؟

• ٹائیگر ـــ ڈائی جان اور مادام پروشیا کے درمیان ہونے والا مارشل آرٹ کا ایسا خوفناک مقابلہ ـــ جس کا ہر لمحہ موت کا لمحہ تھا ـــ آخری فتح کیسے ہوئی ـــ ؟

انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ انداز میں لکھا گیا ایک منفرد ناول۔
تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور کہانی

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ناول

بلیک تھنڈر

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

بلیک تھنڈر ـــــ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم جو ایکسٹو سے بھی زیادہ پُراسرار تنظیم ثابت ہوئی۔

بلیک تھنڈر ـــــ جس نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو ایسی خوفناک بیماری کا شکار کر دیا جو قطعاً ناقابل علاج تھی ـــــ کیا سپرنٹنڈنٹ فیاض اس خوفناک بیماری سے جانبر ہو سکا یا ـــــ ؟

ٹرومین ـــــ بلیک تھنڈر کا ایسا ایجنٹ جو عمران کو پرکاہ کی حیثیت بھی نہ دیتا تھا۔

ٹرومین ـــــ جس کے ہاتھوں عمران کو زندگی میں پہلی بار عبرت ناک شکست کا منہ دیکھنا پڑا ـــــ مکمل اور واضح شکست۔

ٹرومین ـــــ جس نے پاکیشیا کی ٹاپ سپیشل لیبارٹری کو اس کے سائنسدانوں سمیت ایک لمحے میں تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔

ٹرومین ـــــ جس کے مقابلے پر آ کر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس مکمل طور پر بے بس ہو گئی۔

ٹرومین ـــــ جس نے دانش منزل سے ایکسٹو کو اغوا کر کے بڑے اطمینان سے اس کی نقاب کشائی کر دی ـــــ کیا ایکسٹو بے نقاب ہو گیا ـــــ ؟

عمران کا ساتھی ٹائیگر ـــــ جس کی حیرت انگیز کارکردگی نے عمران اور پوری سیکرٹ سروس کو ششدر کر دیا۔ وہ کارکردگی کیا تھی ـــــ ؟

عمران ـــــ جو بلیک تھنڈر کی وجہ سے اس حالت پر پہنچ گیا کہ ڈاکٹروں نے اس کی زندگی سے قطعی مایوسی ظاہر کر دی ـــــ اور سر سلطان بلک بلک کر رو پڑے۔

بلیک تھنڈر ـــــ اور اس کا ایجنٹ ٹرومین کیا اپنے خوفناک مشن میں کامیاب ہو گئے یا ـــــ ؟
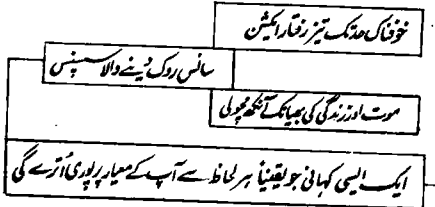
خوفناک حد تک تیز رفتار ایکشن

سانس روک دینے والا سسپنس

موت اور زندگی کی بھیانک آنکھ مچولی

ایک ایسی کہانی جو یقیناً ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پوری اترے گی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— /40 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ شیڈاگ کا دوسرا حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ شیڈاگ جیسی باوسائل، طاقتور اور انتہائی مہارت سے کارگردگی کی حامل تنظیم سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا ٹکراؤ اب عروج کی طرف بڑھ رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترے گا۔ اپنی آرا. سے ضرور مطلع کیجئے گا لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

تونسہ شریف سے محمد شاہین صاحب لکھتے ہیں۔ "پہلے تو آپ سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار بذریعہ خط کرتا رہا ہوں لیکن اب یہ اظہار عملی طور پر کر رہا ہوں اور اس خط کے ساتھ علیحدہ پیکٹ میں آپ کی ایک تصویر بھیج رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ یہ تصویر آپ کو پسند آئے گی۔ اس تصویر کی ڈرائنگ وغیرہ میں نے خود کی ہے جبکہ تصویر میرے ماموں جان نے تیار کی ہے جو شوقیہ مصوری کرتے ہیں۔ تصویر بنانے اور بھیجنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ آپ سے خلوص اور محبت رکھنے والے لوگ بھی آپ کے آس پاس موجود ہیں جو آپ کے اس پاکیزہ مشن میں آپ کے ہمقدم ہیں اور

ہمقدم رہیں گے"۔

محترم محمد شاہین صاحب۔ خط لکھنے اور تصویر بھجوانے پر میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں۔ آپ نے اور آپ کے ماموں جان نے جس محنت اور جس خلوص کے ساتھ یہ تصویر بنائی ہے میں اس کے لئے آپ کا بھی اور آپ کے ماموں جان کا بھی دلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ تصویر دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اور آپ کے ماموں جان واقعی انتہائی فنکارانہ صلاحیتوں کے حامل ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اور آپ کے ماموں جان کے فن میں مزید نکھار پیدا کرے اور یہ بات آپ نے درست لکھی ہے کہ تصویر دیکھ کر مجھے اندازہ ہوا ہے کہ میرے قارئین مجھ سے کس قدر خلوص و محبت رکھتے ہیں حالانکہ میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا لیکن یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے مجھے اس قدر محبت اور خلوص کے حامل قارئین سے نوازا ہے۔ آپ کو یقیناً یہ شکایت ہوگی کہ آپ کے خط کا فوری جواب نہیں دیا گیا۔ میں دراصل یہ چاہتا تھا کہ آپ کے اس خلوص اور محبت پر آپ کا براہ راست خط کے ذریعے شکریہ ادا کروں لیکن میری بے پناہ مصروفیت کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو سکا اس لئے اب مجبوراً "چند باتوں" کے ذریعے آپ کا شکریہ ادا کر رہا ہوں۔ آپ کی محبت اور خلوص کی بنا پر مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس کوتاہی کو نظرانداز کر دیں گے۔

منڈی یزمان ضلع بہاولپور سے عرشیہ صاحبہ لکھتی ہیں۔ "میں آپ کی خاموش قاریہ ہوں مگر آپ کا ناول "مثالی دنیا" پڑھ کر آپ کو خط لکھنے پر مجبور ہو گئی ہوں۔ یہ ناول مجھے سب سے زیادہ پسند آیا ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ اس ناول میں مثالی دنیا جانے کے لئے جو طریقہ لکھا گیا ہے کیا وہ درست ہے اگر وہ درست ہے تو مجھے بہاولپور یا منڈی یزمان میں کسی ایسے ماہر روحانیت کا پتہ بتائیں جو میری رہنمائی کر سکے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترمہ عرشیہ صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ مثالی دنیا میں جو طریقہ لکھا گیا ہے وہ درست ہے لیکن جہاں تک کسی ماہر روحانیت کا پتہ بتانے کا تعلق ہے تو میں اس سلسلے میں معذور ہوں کیونکہ میرا ذاتی طور پر کسی ایسے ماہر روحانیت سے کوئی رابطہ نہیں ہے جو اس معاملے میں آپ کی رہنمائی کر سکے البتہ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اس سلسلے میں واقعی کسی ماہر کے بغیر آپ اپنے طور پر اس طریقے کو استعمال نہ کریں کیونکہ اس طرح آپ کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

بہاولنگر سے راشد منہاس صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں لیکن آپ چند باتوں کے اختتام پر اپنے نام سے پہلے "آپ کا مخلص" لکھتے ہیں جس کی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ آپ ہمارے مخلص کیسے ہوگئے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم راشد منہاس صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی دلچسپ سوال پوچھا ہے کہ میں آپ کا مخلص

کیلئے ہوں۔ تو محترم اب جبکہ میں نے آپ کے خط کا جواب دے دیا ہے تو آپ کو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہو گا کہ میں واقعی آپ کا مخلص ہوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے ٹائیگر کو ایک ہوٹل میں اور جوانا کو رانا ہاؤس ڈراپ کیا اور پھر وہ خود وہاں سے سیدھا دانش منزل پہنچ گیا۔

"کچھ پتا چلا مادام شیری کا"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اس کے مسکرانے کے انداز پر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا بات ہے۔ مادام شیری کا نام لیتے ہوئے تمہارے چہرے پر بڑی پراسرار سی مسکراہٹ آ گئی ہے۔ کہیں خواب میں اس سے ملاقات تو نہیں ہو گئی"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"میں تو اس لئے مسکرا رہا تھا کہ آپ مادام شیری سے ملاقات کے لئے گئے تھے لیکن واپسی آپ کی خالی ہاتھ ہی ہوئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"راج پور میں عمارت تو ہم نے تلاش کر لی تھی لیکن وہ عمارت بھی چھوڑ چکی تھی بس اس کی کار کے بارے میں ٹھوس کلیو مل چکا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور رسیور کی طرف اس نے ہاتھ بڑھا دیا۔

"تو پھر آیئے آپ کی ملاقات کرا دوں مادام شیری اور اس کے آدمی مارٹن سے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ بلیک زیرو نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو دیوار پر ایک سکرین روشن ہو گئی اور عمران سکرین پر موجود منظر کو دیکھ کر حقیقتاً حیران رہ گیا کیونکہ یہ سپیشل روم کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں کرسی پر ایک غیر ملکی لڑکی بے ہوشی کے عالم میں موجود تھی۔

"یہ کون ہے اور کیسے یہاں پہنچ گئی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے بٹن آف کر دیا۔

"یہ مادام شیری ہے۔ یہ عقبی طرف سے چھت پر پہنچی تو مجھے کاشن مل گیا۔ میں نے فوراً ہی حفاظتی انتظام کا بٹن آن کر دیا۔ پھر اس نے چھت پر کسی حیرت انگیز آلے کی مدد سے ایک بھورے رنگ کی گیس اندر فائر کر دی جو تمام کمروں میں پھیل گئی لیکن خصوصی انتظامات کی وجہ سے یہ بے اثر ہو گئی۔ اس کے بعد یہ سامنے کے رخ سے نیچے اتر آئی۔ میں نے اسے بے ہوش کر کے سپیشل روم نمبر ایک میں ڈال دیا اور اس کے ساتھیوں کی تلاش شروع کی تو عقبی طرف کی نرسری میں ایک غیر ملکی موجود تھا۔ میں نے اس پر خصوصی گن سے فائر کر کے اسے بے ہوش کیا اور پھر میں وہاں گیا تو معلوم ہوا کہ اس نے نرسری میں موجود دونوں آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس کے پاس ایک بڑا سا تھیلا بھی تھا جس میں عجیب و غریب ساخت کی مشینری بھی تھی۔ میں اسے وہاں سے اس کے سامان سمیت اٹھا کر یہاں لے آیا اور پھر میں نے اسے ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ شروع کی تو اس نے بتایا کہ اس کا نام مارٹن ہے اور وہ شیڈاگ کی مادام شیری کا خصوصی اسسٹنٹ ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بھی بتا دی کہ مادام شیری کو کیسے اس بلڈنگ کا پتہ چلا۔ اس کے بعد مادام شیری نے یہاں کوئی مشین اندر آن کرنے کا پلان بنایا جس کی وجہ سے یہاں موجود تمام مشینری ناکارہ ہو جاتی ہے پھر اس نے اپنی اور مادام شیری کی آمد کے بارے میں تمام تفصیلات بتا دیں۔ میں نے اس سے جب شیڈاگ کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا چاہیں تو اچانک اس کا جسم ایک دھماکے سے پھٹ گیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے جسم کے اندر کوئی بم موجود تھا اس کے بعد میں نے مادام شیری کو ہوش میں لا کر اس سے بات چیت کی تو بڑی مشکل سے اس نے تسلیم کیا کہ وہ مادام شیری ہے لیکن میں نے اس سے مزید پوچھ گچھ آپ کے آنے تک ملتوی کر دی کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں وہ بھی اس مارٹن کی طرح ہلاک نہ ہو جائے لیکن اس مادام شیری نے حیرت انگیز صلاحیت کا ثبوت دیا کہ اس نے اندر

سے روم کا لاک کھول لیا اور پھر وہ یہاں آپریشن روم میں پہنچ گئی۔ میں اس وقت کچن میں تھا۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے اس لئے میں مطمئن تھا۔ میں کچن سے باہر آیا تو اچانک مجھے احساس ہوا کہ کمرے میں کوئی موجود ہے۔ میں مڑا ہی تھا کہ مادام شیری نے مجھ پر حملہ کر دیا۔ یہ اور بات ہے کہ یہ مادام شیری انتہائی پھرتیلی اور ماہر لڑکی ہے لیکن میں نے اسے دوبارہ بے ہوش کیا اور پھر اسے خصوصی طور پر بے ہوشی کا انجکشن لگا کر میں نے اسے سپیشل روم نمبر ٹو میں کرسی پر باقاعدہ جکڑ دیا ہے"۔ بلیک زیرو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو معاملات یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔ کہاں ہے وہ مشینری جو اس مادام شیری اور اس مارٹن سے ملی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے زیرو روم میں رکھ دیا ہے۔ آیئے"...... بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں زیرو روم میں پہنچے۔ وہاں میز پر مادام شیری کے پاس موجود سامان کے ساتھ ساتھ انتہائی عجیب و غریب ساخت کی مشینری بھی موجود تھی۔ عمران اسے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"یہ شیڈاگ تو مجھے بلیک تھنڈر سے بھی سائنسی طور پر زیادہ ایڈوانس تنظیم لگتی ہے۔ انتہائی حیرت انگیز مشینری استعمال کی جا رہی ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"میرا خیال ہے کہ اس مادام شیری کی آپ باقاعدہ چیکنگ کریں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اس کے جسم میں بھی کوئی نہ کوئی بم ضرور موجود ہو گا"...... بلیک زیرو نے واپس آپریشن روم میں پہنچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم اسے سپیشل روم سے اٹھا کر چیکنگ روم میں لے آؤ میں وہیں جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا آپریشن روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جسے اس نے چیکنگ روم کہا تھا۔

اس کمرے میں ایسی مشینری موجود تھی جس کی مدد سے کسی بھی انسان یا مشینری کو مکمل طور پر چیک کیا جا سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو کمرے میں داخل ہوا تو اس کے کاندھے پر بے ہوش مادام شیری لدی ہوئی تھی۔ اس نے اسے ایک سٹریچر نما بیڈ پر لٹا دیا جس کے ساتھ ہی میز پر باقاعدہ شیشے کا ایک بڑا غلاف موجود تھا۔ اس نے یہ غلاف بیڈ پر رکھا اور پھر اسے باقاعدہ بیڈ کے ساتھ منسلک کر دیا۔ اس شیشے کے غلاف سے مختلف رنگوں کی تاریں نکل کر ساتھ ہی موجود ایک دیوہیکل مشین کی طرف جا رہی تھیں۔ بلیک زیرو کے پیچھے ہٹتے ہی عمران نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر اس پر مختلف بٹن پریس کر کے اور نابوں کو ایڈجسٹ کر کے اس نے مشین کو آن کر دیا۔ مشین کے درمیان میں موجود سکرین پر آڑی

ترچھی لکیریں سی دوڑنے لگیں اور ڈائلوں پر مختلف رنگوں کی سوئیاں حرکت کرنے لگیں۔ عمران کچھ دیر تک سکرین اور ڈائلوں کو دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین آف کر دی۔

"اس کے اندر کوئی مشینری یا بم وغیرہ موجود نہیں ہے البتہ زہریلے کیپسول کو علیحدہ چیک کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر شیشے کا غلاف بیڈ سے علیحدہ کیا اور پھر ایک ہاتھ سے اس نے مادام شیری کے دونوں جبڑے بھینچ کر اس کا منہ کھولا اور دوسرے ہاتھ کی انگلیاں اس نے اس کے کھلے ہوئے منہ میں ڈال کر دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چیک کرنا شروع کر دیا۔

"عمر بھی معلوم کر لینا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"عمر۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صحیح عمر دانتوں سے ہی معلوم ہوتی ہے چاہے انسان ہو یا جانور۔ چونکہ عورتیں اپنی صحیح عمر چھپاتی ہیں اس لئے یہ موقع اچھا ہے کہ تم اس کے دانتوں سے اس کی صحیح عمر معلوم کر لو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دانتوں سے تو جانوروں کی عمریں معلوم کی جاتی ہیں۔ جیسے بکری کے دانت گنے جاتے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انسانوں کے دانت بھی ان کی اصل عمر کا بھانڈا پھوڑ دیتے ہیں۔ جب کسی کی صحیح عمر معلوم نہ ہو رہی ہو تو ڈاکٹر دانتوں سے ہی اس کی درست عمر چیک کر کے سرٹیفکیٹ بنا دیتے ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"اور اگر بتیسی مصنوعی لگی ہوئی ہو تب"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر عمر کیا معلوم کرنی۔ اس کے کفن دفن کے بندوبست کا آغاز کر دیا جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہرحال اس کے دانت بھی اصل ہیں اور ان میں کوئی کیپسول وغیرہ بھی موجود نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دودھ کے دانت تو نہیں ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"دودھ کے دانت۔ کیا مطلب۔ اس عمر میں دودھ کے دانت کہاں رہ سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس دلیری اور حوصلے سے یہ دانش منزل میں داخل ہوئی اور جس طرح اس نے سپیشل روم کا لاک اندر سے کھول لیا اس کے باوجود تم نے اسے بڑی آسانی سے بے ہوش کر دیا اس سے مجھے خیال آیا تھا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تو کہا تھا کہ خاصی پھرتیلی اور ماہر لڑکی ہے"۔ بلیک

زیرو نے کہا۔
"تو پھر اصل بات بتا دو"...... عمران نے کہا۔
"اصل بات۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔
"تمہارے ذہن پر تو چوٹ نہیں لگ گئی جبکہ لگنی تو دل پر چاہئے تھی کہ تم اب ہر بات کا مطلب پوچھنے لگ گئے ہو۔ اصل بات کا مطلب یہ ہے کہ اس نے تمہیں کتنی بار لڑائی میں بے کار کیا تھا اور کس طرح اتفاقاً تم نے اسے بے ہوش کر دیا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔
"اب ایسی بھی کوئی بات نہیں۔ بہرحال اس نے اپنی طرف سے تو خاصی مہارت دکھائی تھی لیکن میں بہرحال آپ کا شاگرد ہوں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"اچھا جواب ہے۔ سیاست دانوں جیسا کہ اب اگر میں شاگرد کے مار کھانے کی بات کروں تو بات اپنے اوپر آ جائے۔ بہرحال اب اسے اٹھاؤ اور بلیک روم میں لے چلو تاکہ اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ ہو سکے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ کر اس نے بیڈ پر بے ہوش پڑی مادام شیری کو اٹھایا اور چیکنگ روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران واپس آپریشن روم میں آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔
"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
"یس سر"...... دوسری طرف سے جولیا نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔
"اس انتھونی یا شیڈاگ کے آدمیوں کی تلاش کا کیا رزلٹ ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
"ابھی تلاش جاری ہے سر۔ ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ملی"۔ جولیا نے جواب دیا۔
"کون کون تلاش کر رہے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔
"تنویر اور صالحہ ایک ٹیم کی صورت میں، نعمانی اور خاور دوسری ٹیم کی صورت میں، صفدر اور کیپٹن شکیل تیسری ٹیم کی صورت میں اور صدیقی اور چوہان چوتھی ٹیم کی صورت میں تلاش کر رہے ہیں۔ تنویر اور صالحہ کے بارے میں آپ کو رپورٹ مل چکی ہے اور مشین بھی دانش منزل پہنچا دی گئی ہے جبکہ وہ دوبارہ انہیں تلاش کرنے میں مصروف ہیں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ایک کار کا نمبر نوٹ کرو"...... عمران نے کہا اور پھر وہ نمبر لکھوا دیا جو اسے رالف سے ملا تھا۔
"یس سر۔ نوٹ کر لیا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔
"اس کار کو دانش منزل کے اطراف میں تلاش کراؤ کیونکہ میں نے اسے دانش منزل کے اطراف میں چکراتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر

یہ کار مل جائے تو اس میں سوار افراد کو بے ہوش کر کے رانا ہاؤس پہنچا دو اور اگر صرف کار ملے تو پھر اس کی مکمل تلاشی ہونی چاہئے۔ جو سامان اس میں سے ملے اسے دانش منزل پہنچا دو اور اس کار کی خفیہ نگرانی کراؤ تاکہ اس کی مدد سے کسی نہ کسی کو پکڑا جا سکے۔ جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق یہ کار اسی شیڈاگ کی سرغنہ مادام شیری کے استعمال میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی اس کی تلاش کراتی ہوں"...... جولیا نے جواب دیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا اور پھر اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بلیک روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ بلیک روم میں مادام شیری لوہے کی کرسی پر راڈز میں جکڑی ہوئی موجود تھی جبکہ بلیک زیرو بھی وہیں موجود تھا۔

"تم آپریشن روم میں جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اسے ہوش میں لانے کا انجکشن لگا دیا ہے۔ یہ ابھی ہوش میں آ جائے گی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے بلیک زیرو کو جولیا کو کی جانے والی کال کے بارے میں بتا دیا تاکہ اگر جولیا کی کال آئے تو وہ اسے آسانی سے ہینڈل کر سکے اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا بلیک روم سے باہر چلا گیا تو عمران کرسی گھسیٹ کر اطمینان سے اس پر بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں مادام شیری پر جمی ہوئی تھیں۔

صدیقی اور چوہان ایک ہی کار میں صبح سے ایسے ہوٹلوں کو چیک کرتے پھر رہے تھے جہاں غیر ملکیوں کی آمد و رفت جاری رہتی تھی لیکن صبح سے اب دوپہر ہو گئی تھی مگر انہیں کوئی ایسا آدمی نظر نہ آیا تھا جس پر وہ انتھونی ہونے کا شک کر سکتے۔ انہیں معلوم تھا کہ انتھونی نام تو بدل سکتا ہے یا میک اپ کر سکتا ہے لیکن بہرحال اپنا قدوقامت تبدیل نہیں کر سکتا اس لئے وہ قدوقامت کو بنیاد بنا کر چیکنگ کر رہے تھے اور اس قدوقامت کے انہیں کئی افراد نظر آئے تھے لیکن ان کے چہروں پر میک اپ بھی نہ تھا اور ظاہر ہے میک اپ کے بغیر ان کے چہرے انتھونی کے حلیئے سے نہ ملتے تھے اس لئے وہ ان کی نظروں میں مشکوک نہ ٹھہرے تھے۔ صدیقی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جبکہ چوہان سائیڈ پر بیٹھا ہوا تھا اور صدیقی کار کو ایک اور ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑ رہا تھا۔

"میرا خیال ہے صدیقی کہ اس طرح ہم اسے تلاش نہ کر پائیں گے"...... چوہان نے کہا تو صدیقی جو کار پارکنگ کی طرف لے جا رہا تھا چونک پڑا۔

"تو پھر اور کیا طریقہ اختیار کیا جائے"...... صدیقی نے کہا اور کار پارکنگ میں لے جا کر روک دی۔

"اس ہوٹل کو دیکھ کر میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے کہ یہاں ایک کارمن نژاد بوڑھا والگر نامی آدمی رہتا ہے۔ وہ طویل عرصہ تک کارمن میں رہ چکا ہے اور اس کا تعلق بھی زیر زمین دنیا سے رہا ہے اور اب کئی سالوں سے یہاں پاکیشیا میں رہ رہا ہے اگر اس سے پوچھ گچھ کی جائے تو مجھے یقین ہے کہ وہ اس شیڈاگ یا اس مادام شیری یا ہو سکتا ہے کہ وہ انتھونی کے بارے میں جانتا ہو"۔ چوہان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جانتا تو ہو گا لیکن کیا اسے یہ بھی معلوم ہو گا کہ انتھونی یا مادام شیری یہاں کہاں رہ رہے ہیں"...... صدیقی نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات تو ہو سکتا ہے اسے معلوم نہ ہو لیکن ہو سکتا ہے کہ اس سے مادام شیری یا اس کے ساتھیوں کے حلیئے وغیرہ معلوم ہو جائیں اور چونکہ انہیں یہ خیال ہو گا کہ یہاں انہیں کون پہچانتا ہے اس لئے انہیں یقیناً میک اپ کا خیال نہ آیا ہو گا"...... چوہان نے بھی کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ آؤ پہلے اس سے مل لیتے ہیں لیکن تم اسے کیسے جانتے ہو"...... صدیقی نے کار لاک کر کے ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ایک سال پہلے اتفاقاً اس سے ایک دوست کی معرفت ملاقات ہوئی تھی۔ وہ دوست اسے جانتا تھا اس نے مجھے بتایا تھا"...... چوہان نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہوٹل کے کاؤنٹر پر موجود تھے۔

"مسٹر والگر یہاں مستقل طور پر رہتے ہیں۔ ان سے ملنا تھا"۔ چوہان نے کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ وہ کمرہ نمبر اٹھارہ تیسری منزل میں رہتے ہیں۔ میں انہیں آپ کی آمد کی اطلاع دے دیتا ہوں"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ہم سے واقف نہیں ہے ہمارے پاس ان کے ایک دوست کی ٹپ ہے"...... چوہان نے کہا تو کاؤنٹر مین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں اس کا شکریہ ادا کر کے لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ کچھ دیر بعد وہ تیسری منزل کے کمرہ نمبر اٹھارہ کے سامنے پہنچ گئے تھے۔ دروازے کے باہر پلیٹ پر والگر کا نام درج تھا۔ چوہان نے ڈور فون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون کے مائیک سے ایک آواز سنائی دی۔

"میرا نام آصف ہے۔ ایک سال پہلے ہوٹل البانو میں آپ کے اور میرے مشترکہ دوست رابرٹ فورڈ کے ساتھ آپ سے ملاقات

ہوئی تھی۔ مجھے آپ سے ایک ذاتی کام ہے ...... چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اندر آجاؤ ...... وہی آواز سنائی دی اور پھر دروازے کا آٹو میٹک لاک کھلنے کی مخصوص آواز سنائی دی تو چوہان نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور صدیقی اور چوہان دونوں اندر داخل ہو گئے۔ سٹنگ روم میں ایک صحت مند کارمن نژاد بوڑھا موجود تھا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا اور لباس اور اس کی تراش خراش پتہ دے رہی تھی کہ بوڑھا خاصا دولت مند آدمی ہے۔

"اوہ مسٹر آصف۔ آپ کو دیکھ کر مجھے یاد آگیا ہے کہ آپ سے ملاقات ہوئی تھی۔ ویل کم"۔ بوڑھے نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"شکریہ۔ یہ میرے دوست ہیں رانا صاحب ...... چوہان نے مصافحہ کرتے ہوئے صدیقی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر صدیقی نے بھی والگر سے مصافحہ کیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"۔ والگر نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا

"جوس منگوا لیں" ...... چوہان نے کہا تو والگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سروس والوں کو دو جوس اور اپنے لئے شراب لانے کا آرڈر دے دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"آپ کی آمد کیسے ہوئی مسٹر آصف۔ فرمائیں میں کیا خدمت کر سکتا ہوں" ...... والگر نے رسیور رکھ کر چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جوس آجائے پھر بات ہو گی" ...... چوہان نے کہا تو والگر چونک پڑا لیکن وہ خاموش رہا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر نے شراب اور جوس لا کر دیئے تو جوس کے گلاس صدیقی اور چوہان نے اٹھا لئے جبکہ شراب کا گلاس والگر نے اپنے سامنے رکھ لیا۔

"مسٹر والگر آپ کا تعلق کارمن سے رہا ہے اور آپ کارمن نژاد بھی ہیں جبکہ ہمارا تعلق بھی ایک ایسی فرم سے ہے جس کا ہیڈ آفس کارمن میں ہے۔ ہماری فرم کا نام ٹوسو ہے اور ٹوسو پوری دنیا میں ایٹمی مشینری کے انتہائی اہم پرزوں کو ڈیل کرتی ہے۔ پاکیشیا میں بھی ہماری فرم کا کاروبار ہے اور ہم دونوں یہاں کے مقامی ایجنٹ ہیں۔ گذشتہ دنوں ہماری فرم کو ایٹمی وارہیڈز کے سلسلے میں اہم پرزوں کا بہت بڑا آرڈر دیا گیا لیکن پھر اچانک یہ آرڈر روک دیا گیا۔ ہماری فرم کے استفسار پر بتایا گیا کہ حکومت کو اطلاع ملی ہے کہ کوئی بین الاقوامی تنظیم جس کا نام شیڈاگ بتایا جاتا ہے، کا ایک گروپ جس کی سرغنہ کوئی مادام شیری ہے خفیہ طور پر یہاں پاکیشیا میں آئی ہوئی ہے اور وہ پاکیشیائی وارہیڈز کو چرانا چاہتی ہے جس کی بنا پر وارہیڈز کے نہ صرف تمام سٹورز سیلڈ کر دیئے گئے ہیں بلکہ جب تک اس تنظیم کا خاتمہ نہ ہو جائے اس وقت تک مزید وارہیڈز بنائے ہی نہیں جائیں گے اس طرح ہماری فرم کا بہت بڑا آرڈر غیر معینہ عرصے کے لئے روک دیا گیا جس سے ہماری فرم کو بے حد نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ چنانچہ ہماری فرم نے ہمارے ذمے یہ ٹاسک لگایا ہے کہ ہم معلوم کریں کہ یہ شیڈاگ وغیرہ کب ختم ہوتی

ہے۔ ہم نے ملٹری انٹیلی جنس سے رابطہ کیا لیکن وہ کچھ بتاتے ہی نہیں۔ اس پر ہم نے سوچا کہ ہم خود اپنی فرم کے مفاد میں اس گروپ کو تلاش کریں تاکہ اس کی نگرانی کر سکیں اور حتمی طور پر یہ معلوم ہو سکے کہ یہ گروپ کب ختم ہوتا ہے یا پاکیشیا سے کب واپس جاتا ہے"...... چوہان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا جبکہ صدیقی خاموش بیٹھا والگر کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات کو چیک کر رہا تھا۔ شیڈاگ اور مادام شیری دونوں ناموں پر والگر چونکا تھا لیکن اس نے جلد ہی اپنے آپ کو نارمل کر لیا تھا۔

"تو اس سلسلے میں آپ کی میں کیا مدد کر سکتا ہوں مسٹر آصف"۔ والگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ بہت باخبر آدمی ہیں اس لئے آپ کو یقیناً یہاں شیڈاگ یا مادام شیری یا اس کے آدمیوں کی موجودگی کے بارے میں علم ہوگا۔ اگر آپ ہمیں حتمی طور پر درست معلومات مہیا کر دیں تو آپ کو اس کا معاوضہ بھی دیا جا سکتا ہے اور اس بات کی گارنٹی بھی دی جا سکتی ہے کہ آپ کا نام سامنے نہیں آئے گا"۔ چوہان نے کہا۔

"سوری مسٹر آصف۔ میں تو یہ نام آپ کے منہ سے سن ہی پہلی بار رہا ہوں۔ مجھے اس بارے میں قطعاً کوئی علم نہیں ہے"...... والگر نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر والگر آپ شاید اس گروپ سے خوفزدہ ہیں لیکن ہم آپ کو

یقین دلاتے ہیں کہ آپ کا نام کبھی سامنے نہیں آئے گا اور دوسری بات یہ کہ ہمارا تعلق کسی طرح بھی جرائم پیشہ افراد سے نہیں ہے۔ ہم کاروباری لوگ ہیں۔ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں یہ حتمی طور پر معلوم ہو سکے کہ یہ لوگ کب تک یہاں رہتے ہیں اور کب واپس جاتے ہیں تاکہ ہمارا بزنس اوپن ہو سکے"...... اس بار صدیقی نے والگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آئی ایم سوری مسٹر رانا۔ میں واقعی اس بارے میں مکمل طور پر لاعلم ہوں۔ میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا"...... والگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلیں آپ یہ بتا دیں کہ اس مادام شیری کا حلیہ کیا ہے"...... صدیقی نے کہا تو والگر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں آپ سے غلط بیانی کر رہا ہوں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ میں انہیں جانتا تک نہیں اور آپ مجھ سے حلیہ پوچھ رہے ہیں۔ آئی ایم سوری۔ اب آپ جا سکتے ہیں"...... والگر نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ آؤ رانا چلیں۔ مسٹر والگر کم از کم میرے ساتھ غلط بیانی نہیں کر سکتے"...... چوہان نے اٹھتے ہوئے کہا تو صدیقی بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں والگر سے مصافحہ کر کے کمرے سے باہر آگئے۔ اس بار والگر انہیں دروازے تک چھوڑنے آیا تھا اور وہ

دونوں اس کے کمرے سے نکل کر سیدھے لفٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے لیکن لفٹ میں داخل ہونے کی بجائے چوہان نے صدیقی کو اشارہ کیا اور وہ دونوں تیزی سے واپس مڑ گئے۔

"ساتھ والا کمرہ خالی ہے۔ میں نے اس کی میز کے نیچے ڈکٹا فون لگا دیا ہے"...... چوہان نے آہستہ سے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں والگر کے ساتھ والے خالی کمرے میں پہنچ گئے۔ چوہان نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے باکس میں سے ایسی آوازیں نکلنے لگیں جیسے فون نمبر ڈائل کئے جا رہے ہوں اور صدیقی اور چوہان دونوں نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"یس ماسٹر کلب"...... ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو میں والگر بول رہا ہوں ہوٹل الیانو سے۔ ہاسکر سے بات کراؤ"...... والگر کی تیز آواز سنائی دی۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسرے لمحے ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔ ڈکٹا فون بھی خاصا طاقتور تھا اور پھر وہ اس میز کے نیچے موجود تھا جس پر فون تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز بھی ان کے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔ گو یہ کافی ہلکی تھی لیکن اس کے باوجود بہرحال واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔

"یس۔ ہاسکر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی

آواز سنائی دی۔

"ہاسکر۔ میں والگر بول رہا ہوں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے دو مقامی آدمی میرے پاس آئے تھے۔ وہ بادام شیری اور ان کے آدمیوں کے بارے میں پوچھ رہے تھے"...... والگر نے کہا۔

"تم سے پوچھ رہے تھے۔ کیا مطلب۔ انہیں کیسے معلوم ہوا کہ تمہارا کوئی تعلق ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے تمہارے کسی آدمی نے انہیں میرے بارے میں بتایا ہو۔ بہرحال وہ بھاری معاوضہ بھی دینے کے لئے تیار تھے"...... والگر نے کہا۔

"تم نے کیا بتایا ہے انہیں"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں پوچھا گیا۔

"میں نے انہیں کیا بتانا تھا۔ میں نے تو ان سے واقفیت سے ہی انکار کر دیا۔ تم تو جانتے ہو کہ میں اپنے ساتھیوں کے راز کبھی فروخت نہیں کیا کرتا۔ ہاں اگر تمہاری بجائے اس بارے میں کسی اور نے بات کی ہوتی تو میں یقیناً ان سے بھاری معاوضہ وصول کر لیتا"...... والگر نے جواب دیا۔

"لیکن تم انہیں کیا بتاتے"۔ ہاسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"الٹے سیدھے حلیئے وغیرہ بتا دیتا۔ اب ظاہر ہے مجھے بھی تو صرف اتنا ہی معلوم ہے کہ یہ گروپ یہاں موجود ہے اور بس۔ اور یہ بات

تو وہ بھی جانتے تھے"...... والگر نے جواب دیا۔

"کون لوگ تھے یہ۔ کیا حلیئے تھے ان کے"۔ ہاسکر نے پوچھا۔

"مقامی آدمی تھے۔ ایک کا نام آصف ہے اس سے ایک سال پہلے ایک ہوٹل میں ملاقات ہوئی تھی۔ دوسرے کا نام رانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ"...... والگر نے ان کے نام بتانے کے ساتھ ساتھ وہ تفصیل بھی بتا دی جو چوہان نے اسے بتائی تھی اور ساتھ ہی ان کے حلیئے بھی بتا دیئے۔

"اوکے۔ بہرحال شکریہ۔ معاوضے کی تم فکر نہ کرو میرا آدمی معاوضہ لے کر ابھی تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ میں اچھے دوستوں کی ہمیشہ قدر کرتا ہوں"...... ہاسکر نے کہا۔

"اوکے۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں کال کیا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم انتہائی مناسب آدمی ہو۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔ گڈ بائی"۔ والگر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی۔

"بہرحال اس ماسٹرز کلب کے ہاسکر کا کلیو مل گیا ہے"۔ صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ ماسٹرز کلب ہے کہاں"...... چوہان نے کہا۔

"کسی سے معلوم کر لیں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہاسکر کا جو آدمی یہاں آئے گا اسے پکڑ کر اس سے ساری معلومات لے لینی چاہئیں اور وہ ڈکٹا فون بھی واپس

صل کرنا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"جہاں تک میرا آئیڈیا ہے آنے والا اس والگر کو ہلاک کرنے آ رہا ہے کیونکہ اس ہاسکر نے جس انداز میں معاوضہ بھجوانے کی بات کی ہے اس سے تو میں یہی سمجھا ہوں"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے بہرحال ابھی تھوڑی دیر بعد معلوم ہو جائے"...... چوہان نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چوہان باکس کو آن رکھا ہوا تھا۔ پھر تقریباً آدھ گھنٹے بعد کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں چونک کر سیدھے ہو گئے۔

"کون ہے"...... والگر کی آواز سنائی دی۔

"ڈکی ہوں۔ مجھے ہاسکر نے بھیجا ہے"...... ایک مردانہ آواز سنائی

"یس کم ان"...... والگر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"صدیقی تم باہر ٹھہرو۔ اس ڈکی کو واپسی پر بہرحال یہاں لے آنا"...... چوہان نے کہا اور صدیقی سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن وہ دروازے سے باہر نہیں نکلا اس نے دروازہ تھوڑا سا کھول کر اس میں جھری رکھ لی اور اس سے باہر دیکھنے لگا۔

"لے آئے معاوضہ"...... والگر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں یہ لو"...... اس ڈکی کی آواز سنائی دی اس کے ساتھ ہی ٹھک کی آوازیں سنائی دیں اور والگر کے حلق سے انتہائی

کربناک چیخیں نکلیں۔

"ختم کر دیا ہے اس نے"...... چوہان نے صدیقی سے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سرہلا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے دروازہ کھولا اور پھر دوسرے لمحے ایک مقامی نوجوان چیختا ہوا اچھل کر کمرے کے درمیان فرش پر آ گرا۔ چوہان کی لات حرکت میں آئی اور اٹھتا ہوا نوجوان ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گرا۔ صدیقی نے اسے بازو سے پکڑ کر اندر کھینچ کر اچھال دیا تھا اور پھر چوہان کو اس کی کنپٹی پر لات چلاتا دیکھ کر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا البتہ اس نے باہر جا کر دروازہ بند کر دیا تھا۔ چوہان کی دوسری ضرب کے بعد وکی بے ہوش ہو چکا تھا۔ چند لمحوں بعد صدیقی واپس آ گیا۔

"یہ لو ڈکٹا فون۔ والگر ختم ہو چکا ہے"...... صدیقی نے کہا او ہاتھ میں موجود ڈکٹا فون چوہان کی طرف بڑھا دیا۔ چوہان نے ڈکٹ فون اور باکس اٹھا کر کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالے جبکہ صدیقی نے وکی کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور پھر ان دونوں نے مل کر ایک پردہ اتارا اور اسے پھاڑ کر رسی بنائی اور اس رسی سے وکی کے دونو بازو اس کی پشت پر باندھ دیئے۔ پھر صدیقی نے اس کا ناک اور م دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد وکی کے جسم م حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صدیقی نے ہاتھ ہٹا لئے اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"تم دروازے پر رکو۔ اچانک کوئی آ نہ جائے۔ میں اس سے پو

کچھ کرتا ہوں"...... صدیقی نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا تو چوہان سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ صدیقی اس وکی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وکی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور آنکھیں کھلتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے بازو چونکہ اس کی پشت پر بندھے ہوئے تھے اس لئے اٹھنے کی کوشش کے باوجود وہ اٹھ نہ سکا۔

"تمہارا نام وکی ہے۔ تمہیں ہاسکر نے بھیجا ہے اور تم نے والگر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے"...... صدیقی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو وکی کے چہرے پر خوف، حیرت اور دہشت کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ جھوٹ ہے۔ میں تو کسی والگر کو نہیں جانتا"۔ وکی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"والگر کے کمرے میں لگے ہوئے خفیہ کیمرے اور ٹیپ ریکارڈر میں سارے وقوعہ کی نہ صرف فلم بن چکی ہے بلکہ تمہارے اور والگر کے درمیان ہونے والی بات چیت بھی ٹیپ ہو چکی ہے لیکن ہم تمہیں خاموشی سے جانے دے سکتے ہیں بشرطیکہ تم ہمیں بتاؤ کہ ہاسکر کا شیڈاگ سے کیا تعلق ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"شیڈاگ۔ وہ کون ہے"...... وکی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صدیقی اس کا چہرہ دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ واقعی اس کے بارے میں نہیں جانتا۔

"مادام شیری کو جانتے ہو"...... صدیقی نے کہا۔

"نہیں میں تو نہیں جانتا۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"۔ وکی نے جواب دیا۔

"ماسٹرز کلب کہاں ہے"...... صدیقی نے پوچھا۔

"رضا روڈ پر بڑا مشہور کلب ہے"...... وکی نے جواب دیا۔

"ہاسکر وہاں کیا ہے"...... صدیقی نے پوچھا۔

"وہ ماسٹرز کلب کا مالک ہے"...... وکی نے جواب دیا۔

"کس دھندے میں ملوث ہے"...... صدیقی نے پوچھا۔

"ہر قسم کا دھندہ کر لیتا ہے بھاری معاوضے پر۔ لیکن زیادہ تر قیمتی اور نایاب اسلحہ کا دھندہ کرتا ہے"...... وکی نے جواب دیا۔

"ماسٹر کلب میں وہ کہاں بیٹھتا ہے۔ اس کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ"...... صدیقی نے کہا۔

"لیکن تم کون ہو اور تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو"...... وکی نے پہلی بار سوال کرتے ہوئے کہا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ"۔ صدیقی نے غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"...... وکی نے کہا تو صدیقی نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے وکی کی کھوپڑی ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر قالین پر بکھر گئی۔

"آؤ نکل چلیں"...... صدیقی نے چوہان سے کہا اور چوہان نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر آئے۔ تھوڑی دیر

بعد ان کی کار ہوٹل سے باہر پہنچ چکی تھی لیکن صدیقی نے ایک جانبی گلی میں کار لے جا کر روک دی۔

"ہمیں ماسک میک اپ کر لینا چاہئے۔ ایک تو کاؤنٹر مین نے ہمارے حلیئے پولیس کو بتا دیئے ہیں اور دوسرا اس ہاسکر تک بھی ہمارے حلیوں کی تفصیل پہنچ چکی ہے"...... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں سے ایک باکس نکال لیا۔ باکس میں ماسکس موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد ان کے حلیئے، بالوں کا رنگ اور ڈیزائن سب کچھ بدل چکا تھا اور اب وہ غیر ملکی دکھائی دے رہے تھے۔

"اب اس ہاسکر کو کور کرنا ہے"...... چوہان نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ماسٹرز کلب کی پارکنگ میں پہنچ چکی تھی۔ کلب کے ہال میں زیر زمین دنیا کے افراد بھرے ہوئے تھے اور غیر ملکیوں کی بھی وہاں خاصی تعداد موجود تھی جس میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ کھلے عام شراب اور منشیات کا استعمال کیا جا رہا تھا۔

"کیا بات ہے۔ یہاں کھلے عام منشیات کا استعمال ہو رہا ہے کیا پولیس یہاں چیکنگ نہیں کرتی"...... چوہان نے ہال میں داخل ہوتے ہی منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر ہمارے ملک کی صرف پولیس ہی فرض شناس بن جائے تو یہاں کسی قسم کا کوئی جرم ہو ہی نہیں سکتا"...... صدیقی نے جواب

دیا اور پھر وہ دونوں کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے جہاں ایک ورزشی جسم کا نوجوان موجود تھا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کی ہاف آستین شرٹ اور جینز کی پتلون تھی۔ چہرے مہرے سے وہ زیر زمین دنیا کا ہی آدمی لگ رہا تھا۔

"یس سر"۔ اس نے انہیں غیر ملکی سمجھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر ہاسکر سے ملنا ہے۔ ہم ایکریمیا سے آئے ہیں۔ ہمارے پاس ان کے لئے ایک بڑی ٹپ ہے"...... صدیقی نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا نام"...... کاؤنٹر مین نے کاؤنٹر پر رکھے ہوئے انٹرکام کے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مائیکل اور جیکب"...... صدیقی نے جواب دیا تو کاؤنٹر مین نے رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"باس۔ کاؤنٹر پر دو ایکریمین موجود ہیں۔ اپنے نام مائیکل اور جیکب بتاتے ہیں وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ایکریمیا سے آئے ہیں اور آپ کے لئے ان کے پاس کوئی بڑی ٹپ ہے"۔ نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف کی بات سننے کے بعد نوجوان نے رسیور رکھ دیا۔

"بائیں ہاتھ پر راہداری کے آخر میں باس کا آفس ہے۔ باہر موجود دربان کو آپ اپنا نام بتائیں گے"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"تھینک یو"...... صدیقی نے ایکریمین لہجے میں کہا اور بائیں ہاتھ پر موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ چوہان اس کے پیچھے تھا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے سامنے دو مسلح افراد کھڑے تھے۔ دونوں ہی شکل و صورت سے خاصے سخت مزاج بدمعاش نظر آ رہے تھے۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں جیکب۔ ہم نے ہاسکر سے ملنا ہے"...... صدیقی نے قریب جا کر ان سے مخاطب ہو کر کہا تو ان کی تیز نظروں میں نرمی آ گئی۔

"یس سر۔ جائیے باس آپ کے منتظر ہیں"...... ان میں سے ایک نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ کمرے کے آخری حصے میں ایک بڑی سی آفس ٹیبل موجود تھی جس کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر ایک گینڈے جیسے جسم کا مالک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور گلے میں سکارف باندھ رکھا تھا۔ اس کے سر کے بال چھوٹے چھوٹے اور ڈریکولا کے انداز میں اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں جیسی تیز چمک تھی۔ تنگ پیشانی اور بھاری جبڑے بتا رہے تھے کہ وہ ذہنی طور پر انتہائی شاطر اور سخت مزاج کا مالک ہے۔ اس کی تیز نظریں چوہان اور صدیقی پر جمی ہوئی تھیں۔

"بیٹھو۔ میرا نام باسکر ہے"۔ اس نے بغیر اٹھے اور بغیر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھائے انتہائی سخت اور تحقیر بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم یہاں بیٹھنے کے لئے نہیں آئے باسکر"...... چوہان نے شاید اس کے لہجے کے پیش نظر بھڑک کر کہا۔

"تو پھر کس لئے آئے ہو"۔ باسکر کا لہجہ اسی طرح تحقیر آمیز تھا۔

"والگر نے تمہیں فون کیا تھا اور تم نے وکی کو بھیج کر اسے ہلاک کرا دیا۔ کیوں"...... چوہان نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو باسکر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے میز کی کھلی ہوئی دراز کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یکلخت چوہان کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کا بھرپور تھپڑ باسکر کے چہرے پر اس قدر قوت سے پڑا کہ کمرہ تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا اور بھاری بھرکم اور گینڈے جیسے جسم کا مالک باسکر ایک ہی تھپڑ کھا کر کرسی سمیت سائیڈ پر جا گرا۔ کمرہ چونکہ ساؤنڈ پروف نہیں تھا اس لئے صدیقی بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں ہو گیا۔ اس نے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا اور اس کی توقع کے عین مطابق دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دونوں دربان تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ صدیقی نے ٹریگر دبا دیا اور ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے۔ صدیقی نے دوبارہ ٹریگر دبا دیا اور تڑپتے ہوئے دونوں دربان ایک بار پھر گولیاں کھا کر ساکت ہو گئے جبکہ باسکر نے نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کرسی

اور دیوار کے درمیان پھنس جانے کی وجہ سے وہ فوری طور پر اٹھ نہ سکا تھا اور چوہان نے تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اسے نال سے پکڑا اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے اس کا دستہ باسکر کے سر پر مار دیا۔ باسکر کے منہ سے غراہٹ سی نکلی۔ اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی تو کرسی ذرا سا کھسک کر عقبی دیوار سے ٹکرا گئی اور اس طرح باسکر چونکہ انتہائی بھاری جسم کا آدمی تھا اس لئے وہ اور زیادہ پھنس کر رہ گیا۔ اسی لمحے چوہان نے دوسرا وار کیا اور پھر وہ پے در پے وار کرتا چلا گیا اور تقریباً چوتھے یا پانچویں وار کے بعد باسکر کا جسم ڈھیلا پڑ گیا تو چوہان نے ہاتھ روک لیا۔ دستے پر خون لگ چکا تھا۔ صدیقی اب دروازے میں کھڑا تھا۔

"خاصا سخت جان آدمی ہے یہ"...... چوہان نے کرسی کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ایک طرف گھسیٹتے ہوئے کہا اور پھر واقعی خاصی جدوجہد کے بعد وہ کرسی کو اٹھا سکا۔ اب باسکر کا جسم فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ چوہان نے آگے بڑھ کر اس کے دونوں ہاتھ پکڑے اور پوری قوت سے گھسیٹ کر اسے کونے سے باہر نکالا اور پھر وہ اسے اسی طرح گھسیٹتا ہوا کمرے کے درمیان میں لے آیا۔

"میں دیکھتا ہوں شاید عقبی طرف کوئی کمرہ ہو"...... چوہان نے باسکر کا جسم وہیں چھوڑ کر صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عقبی دیوار میں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ چوہان

نے وہ دروازہ کھولا تو عقبی طرف واقعی ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں بیڈ اور آرام دہ کرسیوں کے ساتھ ساتھ شراب کی بوتلیں ایک بڑے سے ریک میں بھری ہوئی تھیں اور دیواروں پر نیم عریاں عورتوں کی تصویروں کے فریم لگے ہوئے تھے۔ ایک سائیڈ پر ایک لوہے کی بڑی سی الماری بھی موجود تھی۔

"تم یہیں رکو صدیقی میں اس باسکر سے پوچھ گچھ کرتا ہوں"۔ چوہان نے کہا۔

"جلدی کرنا۔ کسی بھی وقت کوئی آسکتا ہے یا فون آسکتا ہے"۔ صدیقی نے کہا۔

"جو بھی آئے اسے گولی مار دینا اور اگر فون آئے تو کہہ دینا کہ باسکر مصروف ہے پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... چوہان نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور چوہان نے ایک بار پھر بھاری بھرکم بے ہوش پڑے ہوئے باسکر کے دونوں بازو پکڑے اور اسے گھسیٹتا ہوا ملحقہ کمرے میں لے گیا۔ باسکر کو کمرے میں چھوڑ کر وہ کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی تو الماری میں انتہائی جدید ساخت کا اسلحہ بھرا ہوا تھا جبکہ نچلے خانے میں اسے ہتھکڑیوں کا ایک جوڑا بھی نظر آگیا۔ اس نے تیزی سے ہتھکڑیاں اٹھائیں اور پھر آگے بڑھ کر اس نے باسکر کو منہ کے بل الٹایا اور اس کے دونوں شہتیر جیسے بازو اس کی پشت پر کر کے فولادی ہتھکڑیاں اس کی کلائیوں میں ڈال کر کلپ بٹن دبایا۔ کلپ کے ساتھ خصوصی لاک بھی تھا۔ چوہان نے لاک بھی لگا دیا۔ اب باسکر انگلیوں کی مدد سے کسی طرح بھی یہ ہتھکڑیاں نہ کھول سکتا تھا۔ پھر اس نے اسے گھسیٹ کر بڑی مشکل سے ایک کرسی پر ڈالا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد باسکر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو چوہان نے ہاتھ ہٹائے اور پھر مڑ کر وہ دروازہ کھول کر آفس میں آیا اور اس نے میز پر پڑا ہوا اپنا مشین پسٹل اٹھا لیا۔ صدیقی اب آفس کا دروازہ اندر سے لاک کر کے کرسی پر اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ چوہان مشین پسٹل اٹھا کر واپس عقبی کمرے میں آیا تو اسی لمحے باسکر کی آنکھیں کھلیں اور اس کے منہ سے کراہوں کی بجائے غراہٹ سی نکلی اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن دوسرے لمحے چوہان کا بازو گھوما جس میں اس نے مشین پسٹل کو اس کی نال سے پکڑا ہوا تھا اور مشین پسٹل کا خون آلود دستہ پوری قوت سے اٹھ کر کھڑے ہوئے باسکر کے چہرے پر پڑا تو باسکر بے اختیار چیختا ہوا واپس کرسی پر گر گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا چوہان کا دوسرا بازو گھوما اور اس بار پھر باسکر کے چہرے پر پڑنے والے زوردار تھپڑ سے کمرہ گونج اٹھا۔ اس بار باسکر کے منہ سے چیخ نکلی۔

"ہمارے ساتھ تحقیر آمیز لہجے میں بات کرنے کا نتیجہ معلوم ہوا ہے تمہیں"...... چوہان نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ تم۔ تم نے یہ کیا کر دیا ہے۔ کون ہو تم"۔

ہاسکر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا تو چوہان نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا دستہ ایک بار پھر پوری قوت سے ہاسکر کے جبڑے پر مار دیا اور اس بار کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ہاسکر کا جبڑا ٹوٹ گیا۔ اس کے منہ سے کربناک چیخ نکلی اور اس کا چہرہ ٹیڑھا ہو گیا۔

"بولو۔ کہاں ہے مادام شیری اور اس کے آدمی۔ کہاں ہیں بولو"...... چوہان نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا خالی بازو گھوما اور ہاسکر کے دوسرے جبڑے پر اس کا گھونسہ پوری قوت سے پڑا اور ہاسکر کا گال پھٹ گیا اور اس میں سے خون نکلنے لگا۔

"بولو کہاں ہیں یہ لوگ۔ بولو"...... چوہان کا دوسرا ہاتھ گھوما اور ہاسکر کے ٹوٹے ہوئے جبڑے پر ایک بار پھر مشین پسٹل کا دستہ پڑا۔

"بولو کہاں ہیں۔ بولو۔ بولو"...... چوہان نے چیختے ہوئے کہا۔

"گگ۔ گلستان کالونی کوٹھی نمبر آٹھ سٹریٹ نمبر آٹھ"۔ ہاسکر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ اس کے منہ اور گال سے خون بہنے لگا تھا۔ چوہان نے مشین پسٹل اچھال کر اسے دستے سے پکڑا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں ایک تواتر سے ہاسکر کے پھیلے ہوئے چٹان جیسے سینے میں گھستی چلی گئیں اور ہاسکر کا مسخ شدہ چہرہ اور مسخ ہوتا چلا گیا اور پھر ایک جھٹکے سے اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا اور وہ کرسی پر ہی ڈھلک گیا۔ چوہان تیزی سے مڑا اور آفس میں آیا تو صدیقی دروازے کے قریب ہی کھڑا تھا۔

"کیا ہوا"...... صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

"آؤ۔ ایک پتہ مل گیا ہے۔ کوئی باہر تو نہیں ہے"...... چوہان نے دروازے کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مجھے آہٹ محسوس ہوئی تھی لیکن کوئی نہیں آیا"۔ صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر نکلے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہال کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہال میں اسی طرح شور و غل ہو رہا تھا۔ منشیات کا غلیظ اور گاڑھا دھواں پورے ہال میں چکراتا پھر رہا تھا۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوٹل کے مین گیٹ سے باہر آئے اور چند لمحوں بعد ان کی کار وہاں سے نکل کر انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"اب یہ میک اپ ختم کرنا ہو گا"...... چوہان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی پھرتی سے اپنے چہرے پر چڑھا ہوا ماسک اتار کر اسے تہہ کیا اور پھر ڈیش بورڈ کھول کر اس نے باکس نکالا اور ماسک اس میں رکھ دیا جبکہ صدیقی نے کار کو اچانک ایک سائیڈ گلی میں روکا اور پھر تھوڑا سا آگے جا کر اس نے اسے روک دیا۔ دوسرے لمحے اس نے بھی انتہائی پھرتی سے اپنے چہرے پر چڑھا ہوا ماسک اتارا اور اسے چوہان کی طرف بڑھا کر اس نے کار کو بیک کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کار دوبارہ تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ چوہان نے کار میں بیٹھتے ہی صدیقی کو گلستان کالونی اور کوٹھی کا پتہ بتا دیا تھا اس لئے صدیقی کی کار اب گلستان کالونی کی طرف بڑھی چلی

جارہی تھی۔

"اس باسکر کو اس پتے کا کیسے علم ہوا۔ تم نے پوچھا تھا"۔ اچانک صدیقی نے پوچھا۔

"نہیں۔ اتنا وقت ہی نہ تھا پھر اس گینڈے میں ایک نہیں دس گینڈوں جیسی طاقت بھری ہوئی تھی۔ بڑی مشکل سے تو اس پر تشدد کر کے میں اسے ٹرانس میں لے آیا اور اس نے بے ہوش ہونے سے پہلے لاشعوری طور پر پتہ اگل دیا ورنہ اس سے ان حالات میں پوچھ گچھ خاصی دشوار طلب بات تھی"۔۔۔ چوہان نے جواب دیا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم پہلے چیف کو رپورٹ دے دیں اس کے بعد گلستان کالونی کی اس کوٹھی پر ریڈ کریں"۔۔۔ تھوڑی دیر بعد چوہان نے کہا۔

"ہم ابھی ریڈ کرنے نہیں جا رہے۔ ابھی ہم اس کوٹھی کا جائزہ لیں گے پھر یہیں سے ٹرانسمیٹر پر جولیا کو تفصیل بتا کر اس سے مزید ہدایات لیں گے"۔۔۔ صدیقی نے کہا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ گلستان کالونی پہنچ گئے اور پھر انہیں سٹریٹ نمبر آٹھ میں کوٹھی نمبر آٹھ کو تلاش کرنا زیادہ دشوار ثابت نہ ہوا۔ وہ کوٹھی کے سامنے سے آہستہ سے گزرے اور پھر دائیں ہاتھ پر جاتی ہوئی سائیڈ روڈ پر مڑ کر جیسے ہی کوٹھی کے عقب میں آئے تو صدیقی اور چوہان دونوں ہی بے اختیار اچھل پڑے۔ صدیقی نے بے اختیار

بریک لگائے اور کار رک گئی۔

"یہ۔ یہ تو نعمانی کی کار ہے اور سامنے تنویر کی کار کھڑی ہے۔ کیا مطلب ہوا"۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ لوگ ہم سے پہلے کوٹھی میں داخل ہو چکے ہیں"۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ یہ نعمانی کی کار جس انداز میں دیوار کے ساتھ کھڑی ہے اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کار پر چڑھ کر اندر کودے ہیں لیکن پھر کیا ہوا"۔۔۔ صدیقی نے کہا تو چوہان کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا نعمانی کی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کار کی چھت پر قدموں کے ہلکے سے نشانات موجود تھے۔ اسی لمحے صدیقی بھی کار سے اتر کر وہاں پہنچ گیا۔

"جو بھی کار پر چڑھ کر اندر گیا ہے وہ واپس نہیں آیا"۔۔۔ چوہان نے کہا تو صدیقی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیسے معلوم ہوا"۔ صدیقی نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ دیکھو کار کی چھت پر جوتوں کے نشانات۔ اگر جانے والا واپس آیا ہوتا تو دوہرے نشانات ہوتے جبکہ یہ سنگل نشانات ہیں"۔ چوہان نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر اب کیا ہونا چاہئے"۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

"میں اندر جاتا ہوں تم یہیں رکو"۔۔۔ چوہان نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صدیقی کچھ کہتا چوہان بجلی کی سی تیزی سے کار کی چھت پر

چڑھا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر دیوار پر چڑھ گیا۔ چند لمحوں تک دیوار پر ساکت پڑا رہنے کے بعد وہ آہستہ سے اندر کود گیا اور پھر وہیں چند لمحے دبکے رہنے کے بعد وہ اٹھا اور ایک سائیڈ راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ بے حد چوکنا تھا اور مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا۔ وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھتا رہا اور پھر فرنٹ پر پہنچ گیا لیکن یہاں بھی کوئی آدمی نہ تھا۔

"کوٹھی تو خالی لگتی ہے"...... چوہان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کا خدشہ حقیقت بن کر سامنے آ گیا۔ کوٹھی واقعی خالی تھی لیکن کوٹھی میں چند آثار ایسے تھے جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ کوٹھی کو کچھ گھنٹے پہلے ہی خالی کیا گیا ہے۔ اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر کوٹھی سے باہر آ کر ایک بار تو وہ سائیڈ راہداری سے واپس پائیں باغ کی طرف بڑھنے لگا لیکن پھر اسے خیال آیا کہ باہر سے تو وہ کار پر چڑھ کر اندر کودا تھا لیکن اسے اندر سے اونچی دیوار پر چڑھنا مشکل ہوتا اس لئے وہ تیزی سے مڑا اور پھر پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھاٹک کا کنڈا اندر سے لگا ہوا تھا۔ اس نے پھاٹک کھولا اور باہر آ گیا۔ پھاٹک خود بخود اس کے عقب میں بند ہو گیا اور چوہان تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی کی سائیڈ سے ہو کر عقبی طرف پہنچ گیا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بجلی کی سی تیزی سے ایک درخت کے تنے کی اوٹ میں ہو گیا کہ دو غیر ملکی بے ہوش صدیقی کو اٹھا کر تیزی سے بائیں طرف کی کوٹھی

کے عقبی دروازے سے اندر داخل ہو رہے ہیں۔ چوہان کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ وہ اب ساری صورت حال سمجھ گیا تھا۔ مجرموں نے اپنا اڈہ کوٹھی نمبر آٹھ سے ملحقہ کوٹھی کو بنایا تھا اس لئے جو بھی کوٹھی نمبر آٹھ کے چکر میں یہاں آتا اسے بے ہوش کر کے سائیڈ پر لے جایا جاتا تھا۔ چوہان نے تیزی سے ہاتھ میں بندھی ہوئی دستی گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچا اور تیزی سے گھڑی کی سوئیوں کو گھمانے لگا۔ جیسے ہی سوئیاں مخصوص ہندسوں پر پہنچیں تو چوہان نے ونڈ بٹن کو مخصوص انداز میں دبایا تو گھڑی کا ایک ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو چوہان کالنگ۔ اوور"...... چوہان نے گھڑی منہ سے لگا کر بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ جولیا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد جلتا بجھتا ہندسہ مسلسل جلنے لگا اور اس کے ساتھ ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"مس جولیا میں چوہان بول رہا ہوں۔ اوور"۔ چوہان نے کہا اور مختصر الفاظ میں اپنی یہاں موجودگی اور ساری صورت حال بتا دی۔

"اوہ۔ اسی لئے تنویر، صالحہ، نعمانی اور خاور سے اب تک کوئی رابطہ نہ ہو سکا۔ تم وہیں رکو میں چیف سے بات کر کے تمہیں پھر کال کرتی ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی مسلسل جلتا ہوا ہندسہ ایک بار پھر جلنے بجھنے لگا تو چوہان نے ونڈ بٹن کو اور دبا کر واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

مادام شیری کی آنکھیں کھلیں تو پہلے تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی۔

"خواہ مخواہ جدوجہد کر کے اپنے اس نازک اور خوبصورت جسم کو تکلیف مت دو مادام شیری"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام شیری نے چونک کر اسے غور سے دیکھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے عمران کے بولنے سے پہلے وہ اسے نظر نہ آیا ہو اور اب اچانک نظر آنے لگ گیا ہو۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا تم نے میک اپ کر رکھا ہے لیکن تمہیں اس کی ضرورت کیوں پیش آئی"..... مادام شیری نے کہا۔ اس کا لہجہ اب کافی سنبھلا ہوا تھا۔

"تم جیسی خوبصورت چیز کے سامنے اگر میں بغیر میک اپ کے آ

جاتا تو ظاہر ہے بنا ہوا سکوپ بھی ختم ہو جاتا اس لئے مجبوری تھی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی اصل شکل میں بھی خاصے وجیہہ ہو۔ تم نے خواہ مخواہ میک اپ کیا"..... مادام شیری نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ اب مادام شیری کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا کیونکہ مادام شیری کے مطابق عمران تو رانا ہاؤس میں کاسانی ریز کا شکار ہو کر ہلاک ہو چکا ہے اور مادام شیری کو سو فیصد یقین تھا کہ کاسانی ریز کا شکار کسی صورت بھی بچ نہیں سکتا اور پھر اس کا اور بلیک زیرو کا قد و قامت ایک جیسا تھا اور بلیک زیرو پہلے اس سے ٹکرا چکا تھا اس لئے مادام شیری یہ سمجھ رہی ہے کہ بلیک زیرو میک اپ کر کے اس کے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔

"مادام شیری۔ جس سے تمہارا مقابلہ ہوا ہے وہ میرا استاد ہے اور میں اس کا ناخلف شاگرد علی عمران ہوں اور چونکہ تمہاری پھرتی اور مارشل آرٹ میں مہارت کی تعریف میرے استاد نے کی ہے اس لئے مجبوراً مجھے تمہیں راڈز میں جکڑنا پڑا ہے کیونکہ مجھے تو لڑاکا عورتوں سے بے حد خوف آتا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تم عمران ہو حالانکہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"..... مادام شیری نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"تمہارا خیال ہے کہ کاسانی ریز کا شکار زندہ نہیں بچ سکتا لیکن دیکھو میں تمہارے سامنے زندہ سلامت بیٹھا ہوا ہوں۔ مجھے اعتراف

ہے کہ شیڈاگ انتہائی جدید ٹیکنالوجی پر مبنی ہتھیار استعمال کرتی ہے لیکن کاستانی ریز کا توڑ تو بہت پہلے دریافت ہو چکا ہے اور اب تو بچہ بچہ اس کے بارے میں جانتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ کاستانی ریز کا آج تک کوئی توڑ دریافت نہیں ہو سکا۔ بہرحال تم اب کیا چاہتے ہو۔ یہ ٹھیک ہے میرا نام مادام شیری ہے اور میرا تعلق شیڈاگ سے ہے اور بولو"۔ مادام شیری نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"گڈ شو۔ تم واقعی دلیر اور حوصلہ مند لڑکی ہو۔ تم صرف یہ بتا دو کہ کیا اب بھی شیڈاگ کا سرچیف لارجنٹ ہے یا کوئی اور بن چکا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام شیری بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم۔ تم سرچیف کا نام جانتے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... مادام شیری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ اور میں بچپن میں اکٹھے گلیوں میں کرکٹ کھیلا کرتے تھے اور کھڑکیوں کے شیشوں پر نشانہ بازی کیا کرتے تھے اور جب بھی پکڑا جاتا تو وہی پکڑا جاتا تھا جبکہ میں بزدل ہونے کی وجہ سے انتہائی تیز دوڑتا تھا اور شاید اس نے اپنی بزدلی کو چھپانے کے لئے اس قدر جدید

ہتھیار استعمال کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ بہرحال تمہارے جواب سے یہ بات تو طے ہو گئی ہے کہ ابھی تک شیڈاگ کا چیف لارجنٹ ہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی علی عمران ہو"...... مادام شیری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ فی الحال تو واقعی علی عمران ہوں۔ مستقبل کا پتہ نہیں۔ ویسے ایک بات بتا دوں کہ تم نے شاید اپنے مشن کی ناکامی کے بعد میرے خلاف خود ہی انتقامی کارروائی شروع کر دی ہے ورنہ مجھے یقین ہے کہ لارجنٹ تمہیں کبھی اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ میں اسے ذاتی طور پر جانتا ہوں"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سرچیف تک تو اس ناکامی کی خبر ہی نہیں پہنچی ورنہ میں تمہیں نظر نہ آتی۔ یہ تو میرے سیکشن کے چیف کی مہربانی ہے کہ اس نے مجھے ناکامی کا داغ دھونے کا موقع دے دیا ہے"...... مادام شیری نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن صابن کون سا استعمال کرنے کا ارادہ دیا ہے اس نے"...... عمران نے چونک کر کہا تو مادام شیری بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے

"صابن۔ کیا مطلب۔ یہ تم اچانک احمقانہ انداز میں باتیں

کیوں کرنے لگ جاتے ہو"۔۔۔۔۔۔ مادام شیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ میں کنوارہ ہوں اور عورتوں کے نقطہ نظر سے کنوارے مرد احمق اور شادی شدہ مرد خرانٹ ہوتے ہیں۔ باقی رہی صابن کی بات تو ظاہر ہے ناکامی کا داغ اب خالی پانی سے تو نہیں دھل سکتا۔ کوئی صابن، کوئی ڈٹرجنٹ، کچھ نہ کچھ تو بہرحال استعمال کرنا پڑتا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام شیری بے اختیار ہنس پڑی۔

"اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم علی عمران ہو اور کارستانی ریز کے فائر کے باوجود زندہ سلامت ہو اور یہ بھی مجھے پتہ چل گیا ہے کہ میرا اپنے دوسرے مشن میں بھی ناکام ہو گئی ہوں۔ ٹھیک ہے اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ یا تو تم مجھے گولی مار دو یا میں خودکشی کر لوں"۔۔۔۔۔۔ مادام شیری نے کہا۔

"ارے ارے خودکشی کریں تمہارے دشمن۔ ابھی تم نے دنیا میں دیکھا ہی کیا ہے اور ویسے بھی تم مجھے یہ دھمکی نہ دو کیونکہ میں نے تمہیں ہوش میں لانے سے پہلے چیک کر لیا ہے کہ تمہارے منہ میں دانت بھی اصلی ہیں اور تمہارے اس خوبصورت جسم کے اندر کوئی بھیانک بم بھی موجود نہیں ہے ایسا جو مارنے کے جسم میں تھا۔ باقی رہی میری بات تو میں تو ویسے بھی تم جیسی حسیناؤں کا پیدائشی عاشق ہوں۔ میں تمہیں کیسے گولی مار سکتا ہوں البتہ یہ بات دوسری

ہے کہ شیڈاگ نے پاکیشیا کے اہم ادارے پاکیشیا سیکرٹ سروس پر حملہ کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ ایسا جرم ہے جس کی کوئی تلافی ممکن نہیں ہے۔ اس لئے اب شیڈاگ کا خاتمہ ضروری ہو گیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام شیری نے ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جو بھی چاہو کر سکتے ہو"۔ مادام شیری نے کہا۔

"پھر تم میرے کرنے کے لئے اپنی ٹیم کا ہیڈ کوارٹر اور شیڈاگ کے مین ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دو۔ باقی کام میں کر لوں گا تمہیں کچھ کرنے کی تکلیف نہ دوں گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سوری علی عمران یا جو بھی تم ہو ایسا ناممکن ہے"۔۔۔۔۔۔ مادام شیری نے جواب دیا۔

"کیوں ناممکن ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"میں بتا ہی نہیں سکتی اس سے پہلے کہ میں کچھ بتاؤں میرا جسم خود بخود بلاسٹ ہو جائے گا"۔۔۔۔۔۔ مادام شیری نے کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں نے تمہیں ہوش میں لانے سے پہلے تمہاری چیکنگ بھی کر لی ہے اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ چلو تم ایسا کرو کہ تم صرف اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر اور مین ہیڈ کوارٹر کی ٹرانسمیٹر فریکونسی بتا دو تاکہ میں تمہارے چیف کو تمہاری کامیابی کی مبارک باد دے سکوں اور اپنے لڑکپن کے دوست لارجنٹ سے گپ شپ بھی لگا سکوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سوری۔ میں کچھ نہیں بتا سکتی"...... مادام شیری نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو مادام شیری۔ تم اگر یہ سمجھ رہی ہو کہ تم راڈز میں جکڑی ہوئی ہو اس لئے مجبور ہو تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں تمہیں آزاد کر سکتا ہوں لیکن اس کے باوجود تمہیں بہرحال وہ سب کچھ بتانا پڑے گا جو میں پوچھ رہا ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کر سکتے ہو۔ تم مجھے گولی مار سکتے ہو، خنجروں سے میرے جسم پر زخم ڈال کر ان پر مرچیں چھڑک سکتے ہو، مجھ پر جسمانی تشدد کر سکتے ہو، میرے چہرے اور جسم پر تیزاب ڈال سکتے ہو اور بھی بہت کچھ کر سکتے ہو لیکن میں تمہیں یہ بتا دوں کہ مادام شیری تمہیں یہ سب کچھ کرنے کے باوجود کچھ نہیں بتائے گی۔ تم جو چاہو کر سکتے ہو"...... شیری نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ان سب کے بغیر تم سب کچھ بتا دو گی۔ مجھے عورتوں کی زبان کھلوانے کے بغیر کسی تشدد کے ایک ہزار طریقے آتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تم جو طریقہ چاہو استعمال کر سکتے ہو"...... مادام شیری نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اٹھ کر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے کے دروازے سے باہر آگیا اور پھر بجائے آپریشن روم میں جانے کے وہ اس سائیڈ کی طرف بڑھ گیا جہاں سے ویسٹ واٹر گٹر پائپ کا حوض موجود تھا جس پر ڈھکن تھا۔ اس نے ایک کمرے سے دھاگہ اور بڑی سی چمٹی اٹھائی اور پھر گٹر کے حوض کا ڈھکن کھول کر اس نے چمٹی کی مدد سے حوض کی دیوار سے چمٹا ہوا ایک انتہائی مکروہ شکل کا کیڑا پکڑا اور پھر اس نے دھاگے کا ایک سرا اس کے جسم سے باندھا اور اسے دھاگے سے لٹکائے ہوئے وہ واپس اس کمرے میں آیا جہاں مادام شیری موجود تھی۔ اس نے دھاگے اور کیڑے والا ہاتھ عقب میں کیا ہوا تھا۔

"ہاں تو مادام شیری۔ کیا تم واقعی کچھ نہیں بتاؤ گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اپنی بات بار بار دوہرانے کی عادی نہیں ہوں"...... مادام شیری نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو عمران نے اپنا ہاتھ آگے کیا اور دوسرے لمحے دھاگے میں بندھا ہوا انتہائی مکروہ کیڑا اس نے مادام شیری کی آنکھوں کے سامنے لہرانا شروع کر دیا۔ اس کیڑے کو دیکھتے ہی مادام شیری کا چہرہ یکلخت بدلنا شروع ہو گیا۔

"مجھے معلوم ہے مادام شیری کہ تم انتہائی نفیس خاتون ہو۔ تمہارے جسم سے اٹھنے والی آرڈن خوشبو ہی بتا رہی ہے کہ تمہارا ذوق کس قدر نفیس ہے لیکن جب یہ کیڑا میں تمہاری شرٹ کے کالر میں ڈالوں گا اور یہ تمہاری پشت پر رینگے گا تو تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ تشدد کسے کہتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ نہیں۔ اسے ہٹاؤ۔ اسے ہٹاؤ۔ میں اسے دیکھ

ہی نہیں سکتی۔ دور ہٹاؤ اسے"...... مادام شیری نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"آنکھیں بند کر لینے سے تم اسے اپنی پشت پر رینگنے سے نہ روک سکو گی۔ لو اب تیار ہو جاؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی کے عقب میں آیا اور اس نے دوسرے ہاتھ سے اس کی شرٹ کے کالر کو کھینچا۔

"نہیں۔ نہیں۔ میں نہیں بتاؤں گی۔ پلیز ہٹا لو اسے۔ مت کرو یہ حرکت۔ مجھے مار ڈالو۔ پلیز"...... مادام شیری نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا کیونکہ اسے اپنے جسم پر اس کیڑے کے رینگنے کے تصور سے ہی لرزہ سا طاری ہو گیا تھا۔

"تمہیں بتانا پڑے گا مادام شیری۔ ورنہ یہ تو ایک کیڑا ہے میں گٹر میں موجود ہزاروں حشرات الارض لا کر تمہارے جسم پر چھوڑ دوں گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ نہیں۔ پلیز فار گاڈ سیک۔ پلیز"...... مادام شیری نے پہلے سے زیادہ کانپتے ہوئے کہا۔

"میں صرف تین تک گنوں گا۔ اس کے بعد یہ کارروائی شروع ہو جائے گی اور جب تک یہ کیڑا تمہاری پشت کے درمیان تک پہنچے گا میں ایک سو اور کیڑے تمہارے جسم پر چھوڑ دوں گا۔ ایک"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ ٹھیک ہے میں بتاتی ہوں۔ مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو گا۔ رک جاؤ"...... مادام شیری نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"بتاؤ ورنہ"...... عمران نے کہا تو مادام شیری نے دونوں کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتا دیں۔

"کوئی کوڈ وغیرہ"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ کوئی کوڈ نہیں ہے کیونکہ ان فریکونسز کا علم صرف ٹاپ ایجنٹس کو ہی ہے"...... مادام شیری نے جواب دیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ گٹر کا کیڑا اٹھا کر واپس گٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کیڑا گٹر میں واپس پھینک کر اس کا ڈھکن بند کیا ہی تھا کہ اسے بلیک زیرو کے تیز تیز قدموں کی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب۔ میں نے آپ کو واپس آتے دیکھا تھا اس لئے میں ادھر ہی آیا ہوں"...... بلیک زیرو نے قریب پہنچ کر کہا۔

"لیکن کیا بات ہے۔ کیوں تم پریشان ہو"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"چوہان کی کال آئی ہے کہ شیڈاگ کے ایجنٹوں نے گلستان کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ، سٹریٹ نمبر آٹھ میں اڈا بنایا ہوا تھا اور سیکرٹ سروس کی تین ٹیموں نے علیحدہ علیحدہ اس اڈے کا سراغ لگا لیا۔ تنویر اور صالحہ کے ساتھ ساتھ نعمانی اور خاور اور پھر صدیقی اور چوہان نے بھی اس کا سراغ لگا لیا۔ جب چوہان اور صدیقی وہاں پہنچے تو

اس کوٹھی کی عقبی طرف تنویر اور نعمانی دونوں کی گاڑیاں موجود تھیں۔ چوہان، صدیقی کو باہر چھوڑ کر اندر گیا تو کوٹھی خالی تھی۔ چوہان فرنٹ گیٹ سے نکل کر عقبی طرف آیا تو اس نے دیکھا کہ اس کوٹھی کے ساتھ والی کوٹھی میں صدیقی کو بے ہوش کر کے لے جایا جا رہا تھا۔ اس سے چوہان سمجھ گیا کہ باقی ممبرز کو بھی وہیں لے جایا گیا ہو گا اور انہوں نے ڈاج دینے کے لئے اصل کوٹھی کے ساتھ والی کوٹھی میں اڈا بنایا ہے اور جو بھی وہاں چیکنگ کے لئے جاتا ہے اسے کسی جدید آلے کی مدد سے بے ہوش کر کے اندر لے جاتے ہیں۔ چوہان نے جولیا کو واچ ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دی ہے اور جولیا نے مجھ سے بات کی ہے۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ صفدر اور کیپٹن شکیل کو کال کر کے انہیں چوہان کی مدد کے لئے بھجوا دے لیکن میں پریشان اس لئے ہو گیا ہوں کہ اس مادام شیری نے یقیناً اپنے آدمیوں کو سیکرٹ سروس کے ممبرز کو دیکھتے ہی گولی مار دینے کا حکم دیا ہو گا اس لئے کہیں انہوں نے کوئی حرکت ہی نہ کر ڈالی ہو"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ ویری بیڈ۔ تمہارا خدشہ درست ہے۔ ٹھہرو میں اس مادام شیری سے بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ مادام شیری آنکھیں بند کئے بیٹھی ہوئی تھی۔

"تمہارے آدمیوں کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کیا ہے"...... عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہی تیز لہجے میں پوچھا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ سوری میں اب مزید کچھ نہیں بتاؤں گی"...... مادام شیری نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"یو نانسنس۔ جلدی بتاؤ ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ بس میں نے جو کچھ بتانا تھا بتا دیا۔ میں اپنے آدمیوں کو ہلاک نہیں کرا سکتی۔ تم اب بے شک مجھ پر گٹڑ کے سارے کیڑے چھوڑ دو"...... مادام شیری نے کہا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس کی کرسی کی عقب میں آیا اور اس نے عقبی دیوار پر موجود سوئچ بورڈ پر ایک بٹن پریس کر دیا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی مادام شیری کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے اور مادام شیری بجلی کی سی تیزی سے اٹھی ہی تھی کہ عمران کا بازو اس کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے مادام شیری ہوا میں کسی گیند کی طرح بلند ہو کر قلابازی کھا کر چیختی ہوئی ایک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گری۔ ایک لمحے کے لئے اس کا جسم تڑپا لیکن پھر اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس نے جھک کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر پہلے اس کے سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو مادام شیری کا انتہائی تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اسی طرح جھکے جھکے انداز میں اس کی ناک اور منہ

دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد مادام شیری کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران سیدھا ہو گیا اور اس نے اپنا پیر مادام شیری کی گردن کے ساتھ لگا کر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد مادام شیری کو ہوش آیا تو عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھ کر اسے گھما دیا تو مادام شیری کا ہوش میں آکر اٹھتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے نیچے گرا اور اس کا چہرہ ایک بار پھر مسخ ہونے لگ گیا۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ دیا۔

"بتاؤ کیا فریکونسی ہے تمہارے آدمیوں کی۔ بولو ورنہ"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور پیر کو واپس موڑ دیا۔

"بب۔ بب۔ بتاتی ہوں۔ روکو۔ روکو۔ یہ خوفناک عذاب۔ یہ روکو"...... مادام شیری نے رک رک کر بولتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کے گلے میں پھنسے ہوئے الفاظ بڑی مشکل سے باہر نکل رہے ہوں۔

"بتاؤ"...... عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑتے ہوئے کہا تو مادام شیری نے فریکونسی بتا دی۔

"کون اٹنڈ کرتا ہے وہاں تمہاری کال"...... عمران نے پوچھا۔

"آسکر۔ اب آسکر انچارج ہے"...... مادام شیری نے جواب دیا۔

"کوئی کوڈ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کوئی کوڈ نہیں ہے"...... مادام شیری نے کہا تو عمران نے پیر ہٹایا اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر مادام شیری کو بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور مادام شیری کی کنپٹی پر پڑنے والی مڑی ہوئی انگلی کی بھرپور ضرب نے نہ صرف مادام شیری کو کربناک انداز میں چیخنے پر مجبور کر دیا بلکہ اس کا جسم بھی ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ اس کی آنکھیں بھی بند ہو گئی تھیں۔ عمران نے اسے اٹھا کر کرسی پر پھینکا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ آپریشن روم میں پہنچ گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر مادام شیری کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ مادام شیری کالنگ۔ اوور"...... عمران نے مادام شیری کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ آسکر بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"آسکر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"مادام۔ ایک عورت سمیت سات افراد ہمارے قبضے میں آچکے ہیں۔ ہمیں آپ کی طرف سے کال کا شدت سے انتظار تھا کیونکہ آپ ہماری کال اٹنڈ نہ کر رہی تھیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی

بے اختیار چونک پڑا۔

" سات افراد۔ لیکن مجھے تو اطلاع ملی تھی کہ تم نے ایک عورت سمیت چار مردوں کو پکڑا ہے۔ اوور"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" یس مادام۔ پہلے ایسا ہی تھا لیکن آپ کی کال آنے سے چند لمحے پہلے تین مزید افراد کو پکڑ لیا گیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا یہ لوگ ابھی زندہ ہیں۔ اوور"...... عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

" یس مادام۔ آپ نے تو حکم دیا تھا کہ انہیں دیکھتے ہی گولی مار دی جائے لیکن میں نے انہیں اس لئے زندہ رکھا ہے کہ آپ ان سے ان کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات آسانی سے حاصل کر لیں گی لیکن آپ سے رابطہ ہی نہ ہو رہا تھا۔ اب آپ جیسے حکم دیں حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"...... آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیسے پکڑا ہے انہیں اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز ہیں۔ اوور"...... عمران نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں پوچھا کیونکہ بہرحال اسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ وہ سب زندہ ہیں اور پھر دوسری طرف سے آسکر نے تفصیل بتانی شروع کر دی کہ کس طرح اصل کوٹھی میں ایک عورت اور ایک مرد اندر گھسے اور پھر انہیں بے ہوش کر دیا گیا۔ پھر یہ طے ہوا کہ

یہ کوٹھی میں شفٹ ہو جایا جائے اور پھر کسی طرح دو دو کی ٹولیوں میں یہ لوگ آئے اور انہیں کور کیا گیا اور آخر میں تین افراد کو لانگ رینج ٹی ایکس کی مدد سے ٹریس کر کے کور کیا گیا۔

" اوکے۔ تم انہیں ابھی زندہ رکھو۔ میں خود آکر ان سے پوچھ گچھ کروں گی۔ اوور"...... عمران نے مادام شیری کی آواز میں کہا۔

" یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے آسکر نے کہا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" تم اس مادام شیری کو دوبارہ راڈز میں جکڑ دو۔ میں خود وہاں جا رہا ہوں"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس اس کی جگہ رکھتے ہوئے کہا۔

" ابھی اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں کیا"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

" میں نے اس کے سیکشن ہیڈ کوارٹر اور مین ہیڈ کوارٹر کی لوکیشنیاں تو معلوم کر لی ہیں لیکن جب تک یہ کنفرم نہ ہو جائیں اسے زندہ رہنا چاہئے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"میرا خیال ہے کہ بجائے خود اندر جانے کے ہم دوسرے
یوں کی طرح بے ہوش ہو کر اندر پہنچیں اور پھر کارروائی
یں۔ اس طرح خاصی سہولت ہو جائے گی"...... کیپٹن شکیل نے

"سہولت کیا ہو گی ہمیں۔ ہوش میں آئیں گے تو کارروائی کریں
......چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اس کی فکر مت کرو۔ اس کا انتظام میرے پاس ہے"۔ کیپٹن
ل نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"وہ کیسے"...... صفدر اور چوہان دونوں نے حیرت بھرے لہجے

صفدر اور کیپٹن شکیل نے کار کوٹھی سے کچھ دور روکی اور پھر کہا تو کیپٹن شکیل مڑا۔ اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور پھر
دونوں ہی نیچے اتر آئے۔ جولیا نے انہیں چوہان سے ملی ہوئی تفصیل سیٹ اٹھا کر اس کے نیچے موجود باکس نما خانے کا ڈھکن کھولا
بتا دی تھی اس لئے انہوں نے چوہان کی بتائی ہوئی جگہ پر ہی کار روکی اندر سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر اس نے ڈھکن بند کیا اور
تھی اور پھر وہ جیسے ہی کار سے نیچے اترے ایک طرف سے چوہان تیز تیز ک پر سیٹ پہلے کی طرح ایڈجسٹ کر دی اور پھر سیدھا ہو کر اس
قدم اٹھاتا ان کے قریب پہنچ گیا۔ کار کا دروازہ بند کر دیا۔
"یہ سب کیا ہو گیا ہے چوہان۔ کیسے ہو گیا ہے"...... صفدر نے "یہ دیکھو اس شیشی میں جو گولیاں ہیں اگر یہ دو گولیاں کھا لی
کہا۔ ں تو جسم میں ان کا اثر ایک گھنٹے تک رہتا ہے اور اس ایک
"یہ لوگ انتہائی جدید ترین آلات استعمال کر رہے ہیں صف میں چاہے کتنی زوداثر بے ہوش کر دینے والی گیس یا دوا
اس لئے ہمیں بھی انتہائی محتاط رہنا ہو گا"...... چوہان نے مختصر طور ک کی جائے اس کا اثر نہیں ہوتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
ایک بار پھر تفصیل دوہرانے کے بعد کہا۔ "اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ تو تم نے بڑی خاص چیز حاصل کر لی ہے"۔
"تمہاری بات درست ہے لیکن بہرحال ہمیں اندر تو جانا ہی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں اپنی کار میں ایسی تمام چیزیں رکھتا ہوں"...... کیپٹن
شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر تو کام بن گیا۔ اب ہمیں صرف بے ہوش ہونے کی
اداکاری ہی کرنا ہو گی"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے
ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سرہلایا اور پھر شیشی
ڈھکن ہٹا کر اس نے دو گولیاں صفدر اور دو گولیاں چوہان کو دیں او
دو گولیاں اپنے منہ میں ڈال کر اس نے شیشی کا ڈھکن بند کر دیا او
مڑ کر اس نے ایک بار پھر کار کا عقبی دروازہ کھولا اور سیٹ اٹھا کر
باکس کھولا اور شیشی اندر رکھ کر اسے دوبارہ بند کر دیا۔ اس کے بع
اس نے کار کو باقاعدہ لاک کر دیا۔

"آؤ ہمیں اسی انداز میں اس طرف جانا ہے تاکہ وہ لوگ مشکوک
نہ ہو سکیں"...... صفدر نے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر
دیا اور پھر وہ کوٹھی نمبر آٹھ کی سائیڈ روڈ سے گزر کر اس کے عقب
میں پہنچے تو وہاں تین کاریں موجود تھیں۔ تنویر، صدیقی اور نعما
تینوں کی کاریں۔ وہ آہستہ آہستہ دیوار کے ساتھ لگ کر آگے بڑ
رہے تھے کہ اچانک سائیں کی تیز آواز کے ساتھ ہی کوئی چیز ان
پیروں میں گر کر پھٹی اور اس کے ساتھ ہی صفدر کو ایسے محسوس ہ
جیسے اس کے جسم کو کسی نے تیزی سے گھومتے ہوئے پنکھے کے سا
باندھ دیا ہو اور چند لمحوں بعد اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔
جس طرح تاریکی میں ہلکی ہلکی روشنی نمودار ہوتی ہے اسی طرح ا
کے ذہن میں یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور پھر اس کی آنکھیں کھلیں تو
وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں
خیال آیا کہ کیپٹن شکیل کی دی ہوئی دوا کھا لینے کے باوجود وہ بے
ہوش ہو گئے تھے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کے چہرے پر بے
اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ اس کے ساتھ ہی فرش پر پڑے
ہوئے کیپٹن شکیل اور چوہان دونوں کے جسموں میں بھی حرکت کے
تاثرات واضح نظر آ رہے تھے۔ اس نے دیکھا کہ صالحہ، تنویر، نعمانی اور
صدیقی بھی اسی کمرے میں فرش پر پڑے ہوئے تھے لیکن ان کے جسم
مکمل طور پر بے حس و حرکت تھے۔ کمرے میں کسی قسم کا کوئی فرنیچر
نہ تھا اور کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ صفدر تیزی سے اٹھا اور
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی
لیکن دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔ اسی لمحے اسے کیپٹن شکیل کی
آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑا تو اس نے کیپٹن شکیل کو اٹھ کر
بیٹھتے ہوئے دیکھا۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا ہے۔ ہم بے ہوش کیسے ہو گئے"...... کیپٹن
شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"گیس شاید ہماری توقع سے زیادہ طاقتور تھی لیکن بہرحال
گولیوں کی وجہ سے ہمیں جلدی ہوش آ گیا ہے"...... صفدر نے کہا تو
کیپٹن شکیل نے اثبات میں سرہلا دیا۔ چند لمحوں بعد چوہان بھی ہوش
میں آ گیا۔

"دروازہ باہر سے بند ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نجانے ان لوگوں نے ہمیں صرف بے ہوش کرنے تک ہی کیوں اپنے آپ کو محدود رکھا ہے۔ جس انداز میں ہم ان کے ہاتھ لگے ہیں۔ ہمیں تو گولیوں سے اڑا دینا چاہئے تھا"...... چوہان نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازے کی دوسری طرف قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ تینوں بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی دونوں سائیڈوں پر دیوار سے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور مشین گنوں سے مسلح دو آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ صفدر اور چوہان بجلی کی سی تیزی سے جھپٹ پڑے جبکہ کیپٹن شکیل تیزی سے مڑ کر دروازے سے دوسری طرف آ گیا۔ کمرے کے باہر راہداری تھی۔ وہ راہداری میں آگے بڑھا ہی تھا کہ اس نے سائیڈ پر ایک کمرے کے کھلے ہوئے دروازے سے باتوں کی آوازیں سنیں۔

"مادام آ رہی ہے اس لئے جلدی سے انتظامات کر لو"...... ایک آدمی کہہ رہا تھا۔

"کیسے انتظامات"...... دوسری آواز سنائی دی۔

"بیرونی نگرانی کے۔ مجھے خدشہ ہے کہ سیکرٹ سروس کے ابھی مزید لوگ بھی آئیں گے۔ نجانے انہیں اس اڈے کا کیسے پتہ چل گیا ہے"...... پہلی آواز نے کہا تو کیپٹن شکیل سمجھ گیا کہ کمرے میں دو ہی آدمی ہیں۔ کیپٹن شکیل خالی ہاتھ تھا۔ اس نے راستے میں اپنی جیبیں چیک کر لی تھیں اسلحہ پہلے ہی نکال لیا گیا تھا لیکن کیپٹن شکیل خالی ہاتھ ہی آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کمرے میں داخل ہوا تھا تو اس نے دو آدمیوں کو کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

"ارے۔ تم۔ تم"...... دونوں نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا لیکن کیپٹن شکیل نے کسی بھوکے عقاب کی طرح ان پر چھلانگ لگا دی اور وہ ان دونوں کو ہی رگیدتا ہوا فرش پر ان کے اوپر گرا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھا کر سیدھا ہو گیا لیکن اب اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا جو اس نے ان پر گرتے ہوئے اور قلابازی کھا کر سیدھا ہوتے ہوئے ایک آدمی کی سائیڈ جیب سے اچک لیا تھا۔ وہ دونوں بھی نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھے تھے لیکن کیپٹن شکیل نے ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی مخصوص آواز کے ساتھ ہی وہ دونوں نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ اسی لمحے باہر سے بھی گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو کیپٹن شکیل مشین پسٹل اٹھائے دروازے کی طرف بڑھا اور پھر ابھی وہ راہداری کے آخر میں پہنچا ہی تھا کہ وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا۔

"صفدر میں کیپٹن شکیل ہوں"...... کیپٹن شکیل نے اونچی آواز میں کہا کیونکہ اس نے صفدر کی جھلک دیکھ لی تھی جو ایک ستون کے پیچھے چھپ گیا تھا۔

"اوہ۔ تم ہو۔ آجاؤ ادھر میں نے چار آدمیوں کو ختم کر دیا ہے"۔

صفدر نے ستون کی اوٹ سے باہر آتے ہوئے کہا اور اسی لمحے دوسری سائیڈ سے ایک بار پھر مشین گن چلنے کی آوازیں سنائی دیں تو صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے دوسری طرف بڑھ گئے لیکن راہداری کا موڑ مڑتے ہی چوہان ایک کمرے سے نکلتا ہوا دکھائی دیا۔

"یہاں دو آدمی تھے اور مشینیں بھی نصب ہیں۔ میں نے دونوں کا خاتمہ کر دیا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"اور چیکنگ کر لو"...... صفدر نے کہا اور وہ تیزی سے سر ہلاتے ہوئے علیحدہ علیحدہ کوٹھی کی سائیڈوں اور سٹورز کی طرف بڑھ گئے لیکن کوٹھی میں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"اب ہمیں اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لانا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے ان مشینوں کو چیک کر لیا جائے۔ خاصی عجیب قسم کی مشینیں ہیں اور ہاں۔ ایک مشین تو ایسی ہے جس کی سکرین پر اس کوٹھی کے چاروں طرف کے بیرونی مناظر علیحدہ علیحدہ نظر آ رہے ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"اوہ آؤ۔ ایسا نہ ہو کہ اچانک کوئی آ جائے"...... صفدر نے کہا۔

"تم دونوں جاؤ میں یہیں رکتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر اور چوہان سر ہلاتے ہوئے تیزی سے مڑے اور اس کمرے کی طرف بڑھتے چلے گئے جس میں چوہان نے مشینری کی بابت بتایا تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا اور اس میں دیوار کے ساتھ دو بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں جبکہ ایک مستطیل شکل کی مشین ایک میز پر رکھی ہوئی تھی جس کے سامنے کرسی تھی لیکن کرسی اب فرش پر گری ہوئی تھی اور کرسی کے ساتھ ہی فرش پر ایک آدمی کی لاش پڑی ہوئی تھی جبکہ دوسری لاش دروازے کے قریب پڑی ہوئی تھی۔ صفدر سمجھ گیا کہ ان دونوں کا خاتمہ چوہان نے کیا ہو گا۔

"یہ میز پر موجود مشین پر بیرونی مناظر نظر آ رہے ہیں"۔ چوہان نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا اس مشین کی طرف بڑھا تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ ایک منظر میں جو کوٹھی کا فرنٹ کا منظر تھا، ایک کار ابھی آ کر رکی تھی اور پھر اس کار کو دیکھتے ہی صفدر اچھلا تھا کیونکہ یہ کار عمران کی تھی۔

"اوہ عمران صاحب بھی آ گئے ہیں"...... چوہان نے کہا کیونکہ عمران اب کار سے اتر کر کوٹھی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"تم باہر جا کر عمران صاحب کو لے آؤ ورنہ وہ خواہ مخواہ کی اچھل کود کرتے رہیں گے"...... صفدر نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر نے کوٹھی کا گیٹ کھلتے اور چوہان اور کیپٹن شکیل دونوں کو کوٹھی سے باہر نکل کر ہاتھ لہراتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی عمران بے اختیار چونک پڑا تھا۔ صفدر مسکرا دیا۔ بہرحال وہ اب سمجھ گیا تھا کہ سارے ساتھی اس مشین کی وجہ سے نظروں میں آئے ہوں گے۔ اس لحاظ سے تو یہ خاصی کام کی مشین تھی۔ پھر عمران اس

کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھتا دکھائی دیا اور تھوڑی دیر بعد عمران، چوہان اور کیپٹن شکیل کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔

"ارے تم تو سب ٹھیک ٹھاک ہو۔ میں خواہ مخواہ سارے راستے خوش ہوتا رہا"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"خوش ہوتے رہے۔ کیا مطلب"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف نے مجھے بتایا کہ ساری ٹیم پکڑی گئی ہے اور ہو سکتا ہے کہ انہیں ہلاک کر دیا گیا ہو اس لئے میں جا کر چیک کروں۔ میں نے سوچا کہ چلو اچھی موت نصیب ہوئی ساتھیوں کو اور اچھی موت تو ظاہر ہے خوش نصیبوں کو ہی ملتی ہے اور جس کے دوست خوش نصیب ہوں اسے خوش تو بہرحال ہونا ہی چاہئے"...... عمران نے آگے بڑھ کر وہاں موجود مشینری کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھی موت۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔ صفدر کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔

"شیڈاگ بہرحال شی تو ہے اور شی یا اس کے آدمیوں کے ہاتھوں مرنے والے شہید حسن بہرحال کہلا سکتے ہیں۔ تو کیا یہ اچھی موت نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور اس بار صفدر کے ساتھ ساتھ چوہان بھی ہنس پڑا جبکہ کیپٹن شکیل کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

"خاصی جدید مشینیں ہیں"...... عمران نے مشینری کو دیکھتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"باقی ساتھی کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ادھر کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ انہیں ہوش میں لے آنا پڑے گا۔ اتنی دیر بے ہوش رہنے سے ذہن پر بھی اثر پڑ سکتا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ صالحہ کے ذہن پر کوئی اثر پڑ جائے"...... عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

مادام شیری کو ہوش آیا تو پہلے تو چند لمحوں تک اس کی آنکھوں کے سامنے دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں اس تکلیف کا تاثر ابھر آیا جو عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے پہنچائی تھی۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ وہ پہلے کی طرح کرسی پر راڈز میں جکڑی ہوئی بیٹھی تھی۔ کمرے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اسے یاد تھا کہ عمران نے اسے انتہائی خوفناک تکلیف پہنچاتے ہوئے اس سے آسکر کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی پوچھی تھی اور ایسا کرتے ہوئے عمران کا رویہ پہلے سے یکسر بدل گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ آسکر نے یقیناً کوئی ایسا کام کر دکھایا ہے جس سے یہ عمران پاگل سا ہو رہا تھا۔ اسے یہ بھی یاد تھا کہ عمران نے کرسی کے عقب میں دیوار پر موجود کوئی بٹن پریس کیا تھا تو اس کے جسم کے گرد راڈز غائب ہو گئے تھے۔ اس نے بٹن دبنے کی مخصوص آواز سنی تھی۔ مادام شیری نے گردن کو پیچھے کی طرف ممکن حد تک جھکا کر دیکھا تو واقعی کرسی کے عقب میں دیوار پر سوئچ پینل موجود تھا جس کے درمیان ایک سرخ رنگ کا بڑا سا بٹن بھی موجود تھا۔

"مجھے یہاں سے نکلنا چاہئے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر"۔ مادام شیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اب صرف وہ نظروں کی مدد سے تو اس بٹن کو پریس نہ کر سکتی تھی۔ وہ سوچنے لگی کہ آخر کس طرح اپنے جسم کے گرد موجود راڈز کو ہٹا سکتی ہے لیکن باوجود ذہن پر زور دینے کے اسے کوئی ترکیب سمجھ میں نہ آ رہی تھی لیکن وہ اپنے ذہن پر زور دیتی رہی اور پھر اچانک اس کے ذہن پر برق کے کوندے کی طرح ایک خیال ابھرا اور وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے سانس اندر کی طرف کر کے اپنے جسم کو سکیڑا تو اسے محسوس ہوا کہ راڈز اور اس کے جسم کے درمیان کسی حد تک خلاء پیدا ہو گیا ہے اور وہ اگر کوشش کرے تو اس خلاء سے کھسک کر راڈز کی گرفت سے آزاد ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس نے سانس کو اور زیادہ اندر کی طرف کھینچا اور اپنے جسم کو مخصوص انداز میں اور زیادہ سکیڑ کر اس نے اوپر کی طرف کھسکنا شروع کر دیا۔ یہ اچھا تھا کہ اس کی پنڈلیاں راڈز کی گرفت سے آزاد تھیں اور پھر اس کے پیروں میں جوتیاں بھی موجود نہ تھیں ورنہ ظاہر ہے یہ جوتیاں راڈز میں اٹک سکتی تھیں۔ وہ

مسلسل کوشش کرتی رہی۔ گو اس کے اوپر کی طرف اٹھنے کی رفتار خاصی سست تھی لیکن بہرحال اس کا جسم اوپر کی طرف اٹھتا چلا جا رہا تھا اور جیسے جیسے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتی جا رہی تھی ویسے ہی اس کی کوشش تیز ہوتی جا رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے پیر سیٹ پر پہنچ گئے اور اس کا جسم اوپر کو اٹھ آیا۔ اب اس کے بازو بھی آزاد ہو چکے تھے اس لئے اس نے دونوں ہاتھوں کو راڈز پر رکھا اور ایک جھٹکے سے اس نے اپنے جسم کو اوپر کی طرف اچھالا تو دوسرے لمحے وہ قلابازی کھا کر فرش پر کھڑی تھی۔ وہ بہرحال راڈز کی گرفت سے آزاد ہو چکی تھی لیکن اب اصل مرحلہ یہاں سے باہر جانے کا تھا اور اسے معلوم تھا کہ یہ مرحلہ ان راڈز کی گرفت سے بھی زیادہ مشکل ہے لیکن وہ بہرحال مایوس نہ تھی۔ وہ دروازے کی طرف بڑھی۔ اس نے دروازے کو کھولا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ اسے بند نہ کیا گیا تھا۔ ظاہر ہے جب وہ راڈز میں جکڑی ہوئی اور بے ہوش تھی تو دروازہ لاک کرنے کی کسی کو کیا ضرورت تھی۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر کی طرف جھانکا تو باہر ایک راہداری تھی اور پھر وہ اس راہداری میں نکل کر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی راہداری کے دوسرے سرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ راہداری کے آخر میں ایک اور دروازہ تھا۔ چند لمحوں تک تو وہ دروازے کے ساتھ کان لگائے دوسری طرف سے آہٹ سنتی رہی لیکن دوسری طرف مکمل خاموشی تھی۔ اس نے آہستہ سے دروازے کو کھولا اور دوسری طرف جھانکا تو یہ وہی کمرہ تھا جس میں اس کی پہلے آدمی کے ساتھ لڑائی ہوئی تھی۔ اس وقت کمرہ خالی تھا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ مادام شیری تیزی سے کمرے میں آئی اور پھر اس دروازے کی طرف بڑھ گئی جہاں سے وہ برآمدے سے ہوتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ننگے پیر ہونے کی وجہ سے اس کے قدموں کی چاپ بھی سنائی نہ دے رہی تھی اور ویسے بھی وہ چونکہ انتہائی محتاط تھی اس لئے پنجوں کے بل دوڑتی ہوئی وہ اس دروازے سے نکل کر برآمدے میں آئی اور پھر تیزی سے برآمدہ کراس کر کے وہ سائیڈ دیوار کے ساتھ ساتھ دوڑتی ہوئی پھاٹک کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ چونکہ اس کمرے میں وہ آدمی موجود نہ تھا اس لئے مادام شیری کا خیال تھا کہ وہ اس پر کوئی حربہ استعمال نہیں کر سکے گا اور ایسا ہی ہوا اور وہ پھاٹک تک پہنچ گئی اور کسی نے اسے نہ چیک کیا اور نہ ہی روکا۔ اس نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کی کنڈی کھولی اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر باہر سڑک پر آ گئی۔ اس نے آہستہ سے کھڑکی بند کی اور پھر دوڑتی ہوئی وہ سڑک کراس کر کے دوسری طرف آ گئی۔ اس کے پیروں میں جوتی تک نہ تھی اور اس حالت میں وہ خود بھی اپنے آپ کو عجیب سا محسوس کر رہی تھی لیکن اس وقت مسئلہ اس کی زندگی کا تھا اس لئے اس نے اس کی پرواہ نہ کی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس سائیڈ روڈ پر پہنچ گئی جہاں اس کی کار موجود تھی۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑی کہ کار کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ اس نے اندر جھانکا تو اسے احساس ہو گیا کہ کسی

نے کار کی تلاشی لی ہے کیونکہ سیٹیں اپنی جگہوں پر ایڈجسٹ نہ تھیں۔ ڈیش بورڈ بھی کھلا ہوا تھا لیکن بہرحال کار موجود تھی اور کار کے اندر اور ارد گرد کوئی آدمی موجود نہ تھا اس لئے وہ تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ چابیاں تو ظاہر ہے اس کی جیب میں نہ تھیں لیکن اس نے بجلی کی سی تیزی سے اگنیشن کے پیچھے انگلیاں ڈال کر دو تاریں باہر کھینچیں اور پھر ان کو توڑ کر اس نے انہیں جب آپس میں ملایا تو کار سٹارٹ ہو گئی۔ اس نے دروازے بند کئے اور کار کو خاصی تیز رفتاری سے بیک کر کے وہ سڑک پر لے آئی اور دوسرے لمحے وہ کار کو انتہائی تیز رفتاری سے دوڑاتی ہوئی اس کوٹھی کی طرف بڑھتی چلی گئی جہاں سے وہ اس عمارت کو تباہ کرنے کے لئے مارٹن کے ساتھ نکلی تھی۔ کوٹھی میں پہنچ کر وہ دوڑتی ہوئی اندرونی کمرے میں پہنچی اور اس نے سب سے پہلے ایک الماری میں سے اپنا بیگ باہر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اسے کھولا اور اندر سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اس نے اس کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن کو دوبارہ دبایا تو باکس میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو۔ مادام شیری کالنگ۔ اوور"...... مادام شیری نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ جم اسکاٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد اسے ایشیا سیکشن کے چیف جم اسکاٹ کی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میں آپ کو ایک اہم رپورٹ دینا چاہتی ہوں۔ اوور"۔ مادام شیری نے کہا اور پھر اس نے مارٹن کے ساتھ اس عمارت میں جانے اور پھر وہاں سے نکل کر یہاں تک پہنچنے کی ساری تفصیل بتا دی حتیٰ کہ اس نے عمران کے زندہ ہونے اور اس کے فریکونسیاں پوچھنے والی ساری تفصیل بھی بتا دی۔

"عمران زندہ ہے۔ حیرت ہے۔ کاسنائی ریز کے فائر کے باوجود زندہ ہے۔ اوور"...... چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں چیف۔ مجھے خود یقین نہیں آ رہا تھا لیکن بہرحال وہ زندہ ہے۔ اوور"...... مادام شیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اس نے تم سے میری اور ہیڈ کوارٹرز کی فریکونسیاں بھی معلوم کر لی ہیں۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ میں یہی اطلاع آپ کو دینا چاہتی تھی۔ میں مجبور ہو گئی تھی اور چونکہ میں نے سوچا کہ فریکونسیاں بتانے سے بہرحال محل وقوع تو نہیں معلوم ہو سکتا اور وہ زیادہ سے زیادہ آپ سے بات کرے گا اس لئے میں نے بتا دیں۔ اوور"...... مادام شیری نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ابھی تک اس مشن میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ اوور"...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں چیف۔ میرے آدمیوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کئی ممبرز کو پکڑ کر ہلاک کر دیا ہے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر اب میں اچھی طرح دیکھ چکی ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ عمران بھی زندہ ہے اس لئے اب میں پوری قوت سے

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا جاؤں گی۔ شیری کبھی ناکام نہیں ہو سکتی۔ ناکامی کا لفظ میری ڈکشنری میں موجود ہی نہیں ہے۔ اوور"۔۔۔۔ مادام شیری نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ تم واقعی بہادر اور دلیر ہو۔ تم نے اس ہیڈ کوارٹر سے زندہ سلامت باہر آکر اپنی صلاحیتوں کا اچھا مظاہرہ کیا ہے شیری۔ اب تم زیادہ تیز رفتاری سے کام کرو۔ مجھے جلد از جلد تمہاری طرف سے کامیابی کی خبر چاہئے کیونکہ میں اس کے بعد وارہیڈز والے مشن کو مکمل کرنا چاہتا ہوں تاکہ چیف کو اس کی اطلاع دے سکوں۔ اوور"۔ چیف نے کہا۔

"ہو سکتا ہے چیف کہ وہ عمران سر چیف کو کال کر کے سب کچھ بتا دے۔ اوور"۔۔۔۔ مادام شیری نے ایک خیال کے تحت کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ سر چیف اس طرح کسی سے بات نہیں کرتا۔ اوور"۔ چیف نے کہا۔

"اوکے چیف۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ مادام شیری نے مطمئن لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر تیزی سے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ مادام شیری کالنگ آسکر۔ اوور"۔۔۔۔ مادام شیری نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی تو مادام شیری بے اختیار چونک پڑی کیونکہ آواز اجنبی تھی۔

"کون بول رہا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ مادام شیری نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مارٹی بول رہا ہوں مادام۔ اوور"۔۔۔۔ اسی اجنبی آواز نے جواب دیا۔

"مارٹی۔ کون مارٹی۔ آسکر کہاں ہے۔ دوسرے ساتھی کہاں ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ مادام شیری کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"میں آسکر صاحب کا مقامی ملازم ہوں مادام۔ آسکر صاحب نے میری خدمات حاصل کی ہیں تاکہ میں گھر کے کام کر سکوں۔ آسکر صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ کہیں گئے ہوئے ہیں۔ اس وقت میں اکیلا ہوں مادام۔ مجھے آسکر صاحب نے کہا تھا کہ اگر آپ کی کال آئے تو میں کال اٹنڈ کر کے آپ کو بتا دوں کہ وہ سب ایک انتہائی اہم ضروری کام پر جا رہے ہیں۔ واپسی پر وہ خود آپ کو کال کر لیں گے۔ اوور"۔۔۔۔ مارٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کب گئے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ مادام شیری نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"دو گھنٹے تو ہو گئے ہوں گے مادام۔ اوور"۔۔۔۔ مارٹی نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ جب آسکر واپس آئے تو اسے کہنا کہ مجھے فوراً کال دے۔ میں سپیشل پوائنٹ پر موجود ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔ مادام شیری نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

آسکر آجائے تو پھر اسے بلا کر کوئی خصوصی منصوبہ بندی کرنا پڑے گی"...... مادام شیری نے کہا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی تاکہ لباس تبدیل کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے جوتے بھی پہن سکے اور میک اپ بھی کر لے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی اس عمارت سے اس کی گمشدگی کا پتہ چلے گا وہ اسے پورے دارالحکومت میں پاگلوں کی طرح تلاش کریں گے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت مشین روم میں موجود تھا۔ وہ ان مشینوں کا جائزہ لینے میں مصروف تھا جو بند تھیں کہ اچانک نگرانی کرنے والی مشین میں تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ تو ٹرانسمیٹر کال جیسی آواز ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے اس مشین کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ مادام شیری کالنگ۔ اوور"...... مشین میں سے مادام شیری کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ مادام شیری کو تو وہ دانش منزل میں بے ہوشی کے عالم میں چھوڑ آیا تھا اور بلیک زیرو کو کہہ آیا تھا کہ وہ اسے دوبارہ کرسی پر راڈز میں جکڑ دے تو پھر یہ مادام

شیری کی کال۔

"یس۔ اوور"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ایک بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ مسئلہ یہ تھا کہ یہاں کے کسی آدمی کی اس نے آواز نہ سنی تھی اس لئے وہ اس آدمی کی آواز کی نقل بھی نہ کر سکتا تھا اس لئے اس نے صرف یس کہنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

"کون بول رہا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے مادام شیری کی انتہائی تیز اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"مارٹی بول رہا ہوں مادام۔ اوور"...... اس بار عمران نے کہا کیونکہ ظاہر ہے اب وہ خاموش نہ رہ سکتا تھا۔

"مارٹی۔ کون مارٹی۔ آسکر کہاں ہے۔ دوسرے ساتھی کہاں ہیں۔ اوور"...... مادام شیری کے لہجے میں حیرت تھی تو عمران نے اسے کہانی سنانی شروع کر دی کہ وہ آسکر کا مقامی ملازم ہے اور آسکر اپنے ساتھیوں سمیت باہر گیا ہوا ہے۔

"کب گئے ہیں۔ اوور"...... مادام شیری نے کہا لیکن اس بار اس کے لہجے میں اطمینان تھا تو عمران کا ستا ہوا چہرہ بھی نارمل ہو گیا کیونکہ مادام شیری کا لہجہ بتا رہا تھا کہ عمران کی کہانی کامیاب رہی ہے اور وہ مطمئن ہو گئی ہے۔

"دو گھنٹے تو ہو گئے ہوں گے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ جب آسکر واپس آئے تو اسے کہنا کہ مجھے فوراً کال کرے۔ میں سپیشل پوائنٹ پر موجود ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ وہ اس فریکونسی کو چیک کرنا چاہتا تھا جہاں سے مادام شیری کال کر رہی تھی لیکن مشین میں ایسا کوئی سسٹم نہ تھا اس لئے اس نے چند لمحوں بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین کے وہ بٹن آف کر دیئے۔

"یہ مادام شیری شاید اس گروپ کی سرغنہ ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال اب یہاں موجود مشینری شفٹ کرنا ہو گی اور اس مادام شیری کو تلاش کرنا ہو گا۔ تم ایسا کرو کہ ویگن لے آؤ اور اس مشینری کو یہاں سے پہلے رانا ہاؤس پہنچا دو پھر اگر چیف کہے گا تو اسے دانش منزل شفٹ کر دیا جائے گا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ یہ انتہائی جدید اور پیچیدہ مشینری براہ راست دانش منزل جائے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی مدد سے مجرم کوئی فائدہ اٹھا لیں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"اس مادام شیری کو بھی تو ٹریس کرنا ہو گا۔ اس کا حلیہ اگر معلوم ہو جائے تو"...... نعمانی نے کہا۔

"وہ ایجنٹ ہے تو ظاہر ہے کہ وہ آسانی سے میک اپ وغیرہ تبدیل کر سکتی ہے اس لئے جب تک اس کے بارے میں کوئی ٹھوس کلیو نہ مل جائے تب تک اسے تلاش نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ جولیا نے مجھے دانش منزل کے سامنے ایک خاص کار کی چیکنگ اور نگرانی کا کہا تھا اور میں نے وہ کار ایک سائیڈ روڈ پر کھڑی چیک کر لی تھی۔ پھر میں نے اس کی تلاشی لی لیکن اس میں کوئی خاص چیز نہ تھی۔ اس کے بعد مجھے جولیا نے کال کر کے یہاں بجھوا دیا اور چیف نے کہا تھا کہ یہ کار مادام شیری استعمال کر رہی ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کار۔ کیا نمبر بھی بتایا تھا اس کا"...... عمران نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے یاد آ گیا تھا کہ یہ حکم اس نے خود بطور چیف جولیا کو دیا تھا۔

"ہاں"...... صفدر نے کہا اور نمبر بتا دیا۔

"اوہ۔ پھر تو تم سب ایسا کرو کہ اس کار کو جا کر چیک کرو اگر وہ اس سائیڈ روڈ پر موجود نہ ہو تو پھر اسے شہر میں تلاش کرو"۔ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب فوری طور پر دانش منزل پہنچنا چاہتا تھا تاکہ وہاں سے مادام شیری کے فرار کے بارے میں تفصیلات معلوم کر سکے جو اس کے نقطہ نظر سے انتہائی حیرت انگیز ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی خطرناک بھی تھا البتہ صفدر وغیرہ کے دانش منزل کے سامنے جانے کی وجہ سے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ عقبی طرف سے اندر جائے گا۔

مادام شیری میک اپ کر کے اور لباس تبدیل کر کے آسکر کی کال کا انتہائی بے چینی سے انتظار کر رہی تھی تاکہ وہ جلد از جلد اس عمارت پر دوبارہ حملہ کرنے کی کوئی کامیاب پلاننگ کر سکے لیکن آسکر کی طرف سے باوجود اس کے شدید انتظار کے کال ہی نہ کی جا رہی تھی۔ ایک دو بار تو اس نے سوچا کہ وہ خود دوبارہ کال کرے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ آسکر جیسے ہی آئے گا وہ اسے کال کرے گا اور کال نہ آنے کا مطلب تھا کہ آسکر ابھی نہیں آیا۔ لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ آسکر اپنے تمام ساتھیوں سمیت کہاں گیا ہے اور کیا کر رہا ہے۔ ابھی وہ کرسی پر بیٹھی ہوئی یہ ساری باتیں سوچ ہی رہی تھی کہ الماری میں موجود اس کے بیگ میں سے اسے ایسی آواز سنائی دی جیسے فون کی گھنٹی بجتی ہے تو وہ بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ یہ آواز بتا رہی تھی کہ چیف کی طرف سے

سے کال ہے اور چیف کی طرف سے اتنی جلدی کال کا آنا اس کے لئے
حیرت کا باعث تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے کرسی سے اٹھی اور الماری
کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھول کر اس میں موجود بیگ کو
پھرتی سے کھولا اور اندر موجود ایک پتلا سا باکس نکال لیا۔ فون جیسی
گھنٹی کی آواز اسی باکس میں سے آرہی تھی۔ یہ ایک خصوصی ساخت
کا فون تھا جس پر صرف کال سنی جا سکتی تھی اور یہ فون باکس
ہیڈ کوارٹر کی طرف سے شیڈاگ کے ٹاپ ایجنٹوں کو دیا جاتا تھا تاکہ
کسی بھی لمحے ان کو کال کیا جا سکے۔ مادام شیری تیزی سے مڑی اور
کرسی پر بیٹھ کر اس نے باکس کی سائیڈ کو دبایا تو باکس کا اوپر والا
حصہ کسی ڈھکن کی طرح کھل گیا۔ اندر مختلف رنگوں کے بٹن اور
بلب لگے ہوئے تھے اور سبز رنگ کا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔
مادام شیری اس بلب کو دیکھ کر ہی سمجھ گئی کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے
کال ہے۔ اگر مین ہیڈ کوارٹر سے کال ہوتی تو سرخ رنگ کا بلب جل
بجھ رہا ہوتا۔ اس نے اس سبز بلب کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔
"ہیلو ہیلو۔ چیف کالنگ"...... چیف کی آواز سنائی دی۔ چونکہ یہ
آلہ فون کی طرح کام کرتا تھا اس لئے اس میں بار بار اوور کہنے اور بٹن
دبانے کی ضرورت نہ تھی۔
"یس۔ شیری بول رہی ہوں چیف"...... مادام شیری نے
قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ چیف سے تو ابھی اس کی
بات ہوئی تھی۔ پھر چیف کی اتنی جلدی کال آنے کی وجہ اسے سمجھ نہ
آرہی تھی۔
"شیری کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایکشن گروپ کیا کر رہا ہے"۔
دوسری طرف سے انتہائی تلخ لہجے میں کہا گیا۔
"یس چیف۔ آسکر اپنے ساتھیوں سمیت کہیں گیا ہوا ہے۔ اس
کے ملازم مارٹی نے کال اٹنڈ کی تھی۔ اسی نے مجھے بتایا تھا اور اب
میں اس کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی کہ آپ کی کال آگئی لیکن آپ
کیوں پوچھ رہے ہیں"...... مادام شیری نے تیز بولتے ہوئے کہا۔
"شیری۔ آسکر ایکشن گروپ کے سب آدمی ہلاک ہو چکے ہیں"۔
دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام شیری جو کرسی پر بیٹھی تھی بے اختیار
اچھل کر کھڑی ہو گئی۔
"ہلاک ہو گئے ہیں۔ نہیں چیف۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اوہ نہیں۔
ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... مادام شیری نے انتہائی حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
"ان سب کی لاشیں ان کے اڈے پر پڑی ہوئی ہیں اور وہاں
موجود مشینری بھی غائب ہے۔ میں نے آسکر کو ایک خصوصی پیغام
دینے کے لئے کال کیا تو مجھے کال کا جواب نہ ملا جس پر میں نے
آکسڈ فلکسر سے چیکنگ کی۔ یہ آکسڈ فلکسر میرے حکم پر آسکر ہر اس جگہ
نصب کیا کرتا تھا جہاں وہ اڈا بناتا تھا۔ یہ آکسڈ فلکسر چونکہ خفیہ ہوتا
ہے اس لئے یہ عام انداز میں کسی کو نظر نہیں آسکتا۔ اس آکسڈ فلکسر
سے میں نے چیکنگ کی تو آسکر اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں وہاں

بکھری ہوئی نظر آئیں جبکہ کمرے خالی تھے۔ وہاں کسی قسم کی کوئی مشینری موجود نہ تھی"...... چیف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ اوہ۔ اوہ"...... مادام شیری نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ کرسی پر اس طرح ڈھیر ہو گئی جیسے اس کے جسم سے یکلخت جان نکل گئی ہو۔

"اس کا مطلب ہے شیری کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس اڈے کا سراغ لگا لیا اور پھر انہیں ہلاک کر کے وہ وہاں سے مشینری لے گئے ہیں اور اب وہ یقیناً تمہیں تلاش کر رہے ہوں گے اور مجھے یقین ہے کہ بہرحال وہ تمہیں تلاش کر لیں گے۔ ان کی کارکردگی بتا رہی ہے کہ وہ ایسے کاموں میں انتہائی ماہر ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے وہ کیسے ٹریس کر لیں گے چیف"...... مادام شیری نے کہا۔

"آسکر کو تمہارے اس پوائنٹ کا علم ہے"...... چیف نے پوچھا۔

"اوہ ہاں۔ اسے تو معلوم ہے"...... مادام شیری نے چونک کر کہا۔

"اس کے باوجود اگر وہ تم تک اب تک نہیں پہنچے تو اس کا مطلب ہے کہ آسکر سے وہ اس اڈے کے بارے میں معلوم نہیں کر سکے لیکن بہرحال وہ تمہیں تلاش کر رہے ہوں گے تم اس ہیڈ کوارٹر والی عمارت میں کس چیز پر گئی تھیں"...... بات کرتے کرتے

اچانک چیف نے چونکتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے بات کرتے کرتے اچانک اس بات کے پوچھنے کا خیال آ گیا ہو۔

"میں کار پر گئی تھی اور پھر واپس بھی اسی کار پر آئی ہوں"۔ مادام شیری نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ کار چیک کر لی گئی ہو اور وہ اب اس کار کو ٹریس کر کے تم تک پہنچ جائیں اس لئے اب تم فوری طور پر یہ جگہ اور وہ کار چھوڑ دو اور کسی دوسری جگہ منتقل ہو جاؤ۔ میں اب سپیشل گروپ کو بھیج رہا ہوں۔ اس کے ساتھ مل کر تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ کرنا ہے کیونکہ اب یہ شیڈاگ کی انا کا مسئلہ بن گیا ہے اور اب تم نے مقامی انتظامات کے لئے ایک نئی پارٹی سے رابطہ کرنا ہے کیونکہ آسکر کا اڈا ٹریس ہونے کا مطلب ہے کہ پرانی پارٹیاں درست نہیں ہیں"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بغیر اور کوئی بات کئے رابطہ ختم کر دیا۔

عمران اس وقت آپریشن روم میں موجود تھا۔ وہ خفیہ راستہ استعمال کر کے دانش منزل میں داخل ہوا تھا تاکہ اگر صفدر اور کیپٹن شکیل دانش منزل کے سامنے کی طرف موجود ہوں تو وہ اسے دانش منزل میں جاتا نہ دیکھ سکیں۔

"ہاں۔ اب بتاؤ بلیک زیرو کہ مادام شیری کیسے یہاں سے نکل گئی"...... عمران نے سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"میں کیا بتاؤں عمران صاحب۔ میری سمجھ میں تو خود نہیں آ رہا۔ آپ کے حکم کے مطابق میں نے اسے کرسی پر راڈز میں جکڑ دیا تھا اور وہ بے ہوش بھی تھی اس لئے میں مطمئن تھا۔ پھر اچانک کافی دیر بعد مجھے خیال آیا کہ میں جا کر دیکھوں کہ وہ مادام شیری ہوش میں بھی آئی ہے یا نہیں۔ چنانچہ میں بلیک روم میں گیا تو کرسی کے راڈز ویسے ہی موجود تھے لیکن مادام شیری موجود نہیں تھی۔ میں بوکھلا گیا پھر میں نے ساری دانش منزل کی چیکنگ کی لیکن مادام شیری کہیں موجود نہیں تھی البتہ اس چیکنگ کے دوران پتہ چلا کہ بیرونی گیٹ کی چھوٹی کھڑکی اندر سے کھولی گئی ہے۔ اس سے تو یہی بات سامنے آتی ہے کہ وہ کسی طرح ان راڈز سے نکلی اور پھر اسی وقت وہ یہاں سے نکل کر باہر گئی اور پھر پھاٹک کی کھڑکی کھول کر باہر نکل گئی۔ میرا خیال ہے کہ یہ کام اس وقت ہوا ہے جب میں ملحقہ کمرے میں نماز پڑھ رہا تھا"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں اس کی کوئی آہٹ بھی محسوس نہیں ہوئی"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ایک تو شاید اس لئے کہ میں نماز میں مشغول تھا اور دوسرا شاید اس لئے کہ اس کے پیروں میں جوتے نہ تھے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ہونہہ۔ ویسے اب ایک بات نوٹ کر لو اور آئندہ اس کا خاص طور پر خیال رکھنا کہ تم چاہے کچن میں جاؤ یا نماز پڑھنے آٹومیٹک سسٹم باقاعدگی سے آن کر دیا کرو۔ اگر آٹومیٹک سسٹم آن ہوتا تو وہ اس طرح یہاں سے نہ نکل سکتی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے بھی ایسا ہی سوچا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"میں سپیشل روم میں جا رہا ہوں تاکہ مادام شیری کی بتائی سیکشن اور مین ہیڈ کوارٹر کی فریکونسیوں کی لوکیشن چیک کر سکوں۔

تم جولیا سے کہہ کر سارے ممبرز کو اس کار کے ذریعے مادام شیری کو تلاش کراؤ"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ایک دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کمرے میں پہنچ کر اس نے الماری سے دنیا کا مخصوص انداز میں بنا ہوا نقشہ نکالا اور اسے میز پر پھیلا کر اس نے ایک جدید کیلکولیٹر اٹھایا اور پھر سادہ کاغذوں کا ایک پیڈ اور قلم لے کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حساب کتاب کرنا شروع کر دیا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی مسلسل محنت کے بعد وہ نقشے پر دو دائرے لگا چکا تھا۔ ایک دائرے کے اندر پاجان کے قریب ایک جزیرہ ساڈان تھا جبکہ دوسرے دائرے میں کارمن کا ایک بڑا شہر زلنیگ تھا۔

"تو شیڈاگ کا ایشیا سیکشن ساڈان میں اور مین ہیڈ کوارٹر زلنیگ میں ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر اس نے نقشہ تہہ کیا۔ اسے واپس الماری میں رکھا اور کیلکولیٹر اور پیڈ وغیرہ بھی ساتھ ہی رکھ کر وہ واپس آپریشن روم میں پہنچ گیا۔

"عمران صاحب۔ اس کار کو ٹریس کر لیا گیا ہے۔ وہ کاشان کالونی کی کوٹھی نمبر چھتیس اے بلاک میں موجود ہے لیکن کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے"...... بلیک زیرو نے عمران کے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"وہاں کی تلاشی لی گئی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ابھی صفدر کی کال آئی تھی۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ

کوٹھی کی مکمل تلاشی لے اور خاص طور پر تہہ خانے وغیرہ چیک کرے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے اپنے سامنے رکھا اور اس پر وہ فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی جو مادام شیری نے مین ہیڈ کوارٹر کی بتائی تھی۔

"مادام شیری کالنگ سر چیف باس۔ اوور"...... عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد مادام شیری کی آواز اور لہجے میں کال کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"سر چیف سے بات کراؤ۔ اٹ از موسٹ ایمرجنسی۔ اوور"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کرو۔ اوور اینڈ آل"...... مشینی آواز نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ چند لمحے خاموش بیٹھا رہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر دوبارہ آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا کالنگ ٹو چیف باس آف شیڈاگ۔ اوور"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کال کرتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا وہ آپ کا واقف ہے"...... بلیک زیرو سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا حالانکہ عام طور پر وہ کال کے دوران بولنے سے گریز کرتا تھا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور مسلسل کال دینے میں مصروف رہا۔

"کون پرنس آف ڈھمپ۔ اوور"...... اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن لہجہ مشینی نہ تھا لیکن یہ آواز سنتے ہی عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"وہی پرنس آف ڈھمپ جس نے چیف آف شیڈاگ لارجنٹ کی اس کی گرل فرینڈ مارتھیا سے شادی کرائی تھی۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم ہو پرنس آف ڈھمپ۔ اوہ۔ میں لارجنٹ بول رہا ہوں۔ تمہیں کیسے یہ فریکونسی معلوم ہوئی ہے۔ اوور"۔ اس بار دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"پہلے تو مبارک باد قبول کرو کہ اب تم ایک بین الاقوامی تنظیم کے چیف باس بن چکے ہو۔ یہ اور بات ہے کہ یہ جرائم پیشہ تنظیم ہے اور میرے ذاتی نقطہ نظر سے کسی سیکرٹ ایجنٹ کا مجرموں کی تنظیم کا چیف باس بننا اس کی ترقی معکوس ہے لیکن اس کے باوجود میں اس لئے تمہیں مبارک باد دے رہا ہوں کہ چلو جو کچھ بھی بنے بہرحال چیف تو بن ہی گئے ہو۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے یہ نہیں پوچھا تھا کہ میں کیا بن گیا ہوں اور کیا نہیں۔ میں نے پوچھا تھا کہ تمہیں میری اس فریکونسی کا علم کیسے ہوا۔ اوور"...... دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"ارے ارے۔ یہ رعب اپنی تنظیم کے آدمیوں پر ڈالنا مجھ پر رعب جمانے کی کوشش کی تو مارتھیا ریورس گیئر بھی لگا سکتی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"مارتھیا چار سال پہلے وفات پا گئی ہے۔ اوور"...... لارجنٹ نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو وہ پہلے ہی ریورس گیئر لگا چکی ہے۔ ویری سیڈ۔ بہرحال اب چونکہ تم نے نرم لہجے میں بات کی ہے اس لئے سن لو کہ تمہاری تنظیم شیڈاگ کے ایشیا سیکشن کی مادام شیری نے اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے ایٹمی اسلحہ چوری کرنے کی کوشش کی لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی اطلاع پہلے ہی مل گئی تھی اس لئے اصل اسلحہ کی جگہ نقلی اسلحہ سٹور میں رکھ دیا گیا۔ مادام شیری یہ نقلی اسلحہ حاصل کر کے چلی گئی لیکن اس نے وہاں بے پناہ قتل و غارت کی اور پاکیشیا کے فوجی جوانوں کو ہلاک کر دیا اور یہ ایک ایسا جرم ہے جس کی سزا نہ صرف اس شیری کو بلکہ پوری شیڈاگ کو بھگتنا پڑے گی لیکن اس سے پہلے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس بارے میں کوئی اقدام کرتی مادام شیری واپس پاکیشیا آئی اور اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام شروع کر دیا۔ پاکیشیا

سیکرٹ سروس نے اس کے خلاف کام کیا اور اس کے پورے گروپ کا خاتمہ کر دیا گیا۔ مادام شیری فرار ہو چکی ہے اور اگر وہ پاکیشیا میں ہے تب بھی اور اگر پاکیشیا سے باہر ہے تب بھی اسے بہرحال ہلاک کر دیا جائے گا کیونکہ پاکیشیا کے فوجیوں کی ہلاکت میں وہ ملوث ہے۔ تمہاری یہ فریکوئنسی میں نے اپنے ذرائع سے حاصل کی ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف پوری شیڈاگ تنظیم کا مکمل خاتمہ چاہتا ہے لیکن میں نے اس سے درخواست کی ہے کہ میں لارجنٹ سے بات کرتا ہوں اس کے جواب کے بعد آپ فیصلہ کریں۔ چنانچہ میں یہ کال اس لئے کر رہا ہوں کہ اگر تم بحیثیت چیف یہ وعدہ کرو کہ آئندہ شیڈاگ پاکیشیا کے خلاف کسی مشن پر کام نہیں کرے گی تو پھر شیڈاگ کے مکمل خاتمہ سے ہاتھ روکا جا سکتا ہے۔ اوور"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری فریکوئنسی کیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے لارجنٹ نے پوچھا۔

"تمہاری تنظیم تو انتہائی جدید ترین سائنسی آلات اور ہتھیار استعمال کرتی ہے۔ کیا تمہارے ہیڈکوارٹر میں ایسی کوئی مشینری نہیں ہے جو تمہیں بتا سکے کہ میں کس فریکوئنسی سے بات کر رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے اعتراف ہے کہ یہاں موجود انتہائی جدید ترین مشینری بھی اس فریکوئنسی کا سراغ نہیں لگا سکی جہاں سے تم کال کر رہے ہو۔

اوور"...... لارجنٹ نے کہا۔

"اسی بات سے تم سمجھ سکتے ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا ہے اور کیا کر سکتی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کسی سروس سے مت ڈراؤ پرنس۔ میں صرف تمہارے ساتھ بھی دوستی کی وجہ سے بات کر رہا ہوں ورنہ میں اور میری تنظیم چاہے تو پوری دنیا کی سیکرٹ سروسز کو ہلاک کر دے۔ بہرحال میں اپنے ایشیا سیکشن سے بات کرتا ہوں اس کے بعد میں کوئی فیصلہ کروں گا۔ تم مجھے پندرہ منٹ بعد دوبارہ کال کرنا۔ اوور اینڈ آل"۔ اس بار دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ ایسا وعدہ کر لے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ بہرحال نہیں کرے گا تو اپنا نقصان کرے گا اور کرے گا تو میرا نقصان کرے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"اس کے نقصان کی بات تو سمجھ میں آئی ہے لیکن یہ آپ کا نقصان کیا ہوگا"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے شیڈاگ کے خلاف مشن نہیں بنے گا اور مشن نہیں بنے گا تو مجھے چیک بھی نہیں ملے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات

ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس۔ صفدر کی کال آئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے اس کوٹھی اور اس میں موجود کار کی انتہائی تفصیل سے تلاشی لی ہے لیکن وہاں سے کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وہ مادام شیری وہاں سے یقیناً کسی ٹیکسی میں گئی ہو گی اور ضروری نہیں کہ ٹیکسی اسے کوٹھی کے گیٹ پر ہی مل گئی ہو اس لئے اس سے کہو کہ وہ ارد گرد کے علاقے سے اس ٹیکسی کو ٹریس کرنے کی کوشش کرے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں نے پہلے ہی اسے یہ بات کہی ہے اور اس نے بتایا ہے کہ وہ اس پوائنٹ پر کام کر رہا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"باقی ممبرز کو بھی کہہ دو کہ وہ بھی اس مادام شیری کو ٹریس کریں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کے قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھا اور پھر ٹرانسمیٹر پر چونکہ پہلے ہی مین ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی ایڈجسٹ تھی اس لئے اسے دوبارہ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا کالنگ۔ اوور"۔

عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ لارجنٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے لارجنٹ کی آواز سنائی دی۔

"کیا فیصلہ کیا ہے تم نے لارجنٹ۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"میں نے ایشیا سیکشن سے رپورٹ لی ہے۔ تمہاری پاکیشیا سیکرٹ سروس نے شیڈاگ کی ساکھ کو نقصان پہنچایا ہے، اس کے اہم ایجنٹوں کو ہلاک کیا ہے، اس کی انتہائی قیمتی مشینری قبضے میں کر لی ہے اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی تو اس کا مقدر بن چکی ہے اور آئندہ کے سلسلے میں بھی کچھ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ میں اپنا کام صرف کسی ملک کی خوشنودی کے لئے نہیں چھوڑ سکتا البتہ میں نے ایشیا سیکشن کو حکم دے دیا ہے کہ وہ تمہیں ہلاک نہیں کرے گا۔ اوور"...... لارجنٹ نے کہا۔

"تو تم نے شیڈاگ کی مکمل تباہی کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اوکے۔ میں نے تو سوچا تھا کہ شاید تم عقل استعمال کرو گے لیکن یہ حقیقت ہے کہ جب کسی کا برا وقت آ جاتا ہے تو عقل بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ جہاں تک میرے بارے میں تمہارے حکم دینے کا سوال ہے تو یہ سن لو کہ میرا براہ راست کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جب بھی ضرورت پڑتی ہے وہ میری خدمات حاصل کر لیتی ہے اس لئے اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے شیڈاگ کے خلاف میری خدمات حاصل

کیں تو پھر نہ تم میرے ہاتھوں بچ سکو گے اور نہ تمہاری تنظیم اس
لئے بہتر یہی ہے کہ تم اپنے ایشیا سیکشن کو میرے متعلق دیا ہوا حکم
واپس لے لو اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ
تمہارا ایشیا سیکشن جاپان کے قریب ایک جزیرہ ساڈان میں ہے اور
تمہارا یہ مین ہیڈ کوارٹر کارمن کے شہر زلنگ میں ہے۔ اوور"۔ عمران
نے جواب دیا۔

"مجھے تسلیم ہے پرنس کہ تم ضرورت سے زیادہ باتونی ہو لیکن
صرف لوکیشن معلوم ہونے سے ہمارا کچھ نہیں بگڑے گا۔ تمہیں ابھی
معلوم ہی نہیں کہ شیڈاگ کس قدر طاقتور اور منظم تنظیم ہے۔
شیڈاگ چاہے تو تمہارے ملک پاکیشیا کی بھی اینٹ سے اینٹ بجا
سکتی ہے اس لئے تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو۔ اوور اینڈ آل"۔
دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس جیسے احمق نجانے کیسے اتنی بڑی تنظیم کے چیف بن جاتے
ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایسے لوگ صرف حکم دینا جانتے ہیں۔ انہیں فیلڈ کی مشکلات
کے بارے میں علم ہی نہیں ہوتا۔ بہرحال اب کیا پروگرام ہے آپ
کا"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ پہلے تو اس مادام شیری کو ٹریس کرنا
ہے۔ اس کے بعد ان کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں سوچیں گے"۔

عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ ڈائری دو جس میں فارن ایجنٹس کے فون نمبرز اور نام درج
ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے
ہوئے میز کی دراز سے ایک ڈائری نکالی اور عمران کی طرف بڑھا دی۔
عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ پھر
ایک صفحے کو وہ غور سے دیکھتا رہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ڈائری
بند کی اور اسے میز پر رکھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل
کرنے شروع کر دیئے۔

"وکٹوریہ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"مسٹر چانگ سے بات کرنی ہے۔ میں پاکیشیا سے بول رہا
ہوں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا نام"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"بے نام"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے
اختیار مسکرا دیا کیونکہ بے نام کا لفظ اس نے مقامی زبان میں بولا تھا
اس لئے شاید وہ لڑکی اسے واقعی کوئی نام سمجھی تھی۔ بلیک زیرو بھی
مسکرا رہا تھا۔

"ہیلو۔ چانگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔

"سپیشل فون پر پاکیشیا بات کرو"...... عمران نے اس بار مخصوص لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد پاس پڑے سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چانگ بول رہا ہوں باس۔ حکم فرمایئے"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"باچان کے قریب ایک جزیرہ ساڈان ہے۔ وہاں ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم شیڈاگ کا ایشیائی ہیڈ کوارٹر ہے۔ کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو"۔ عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں کہا

"شیڈاگ کا نام تو سنا ہوا ہے سر لیکن مزید تفصیلات کا علم نہیں ہے البتہ ساڈان آزاد جزیرہ ہے۔ وہاں شاید بہت سی تنظیموں کے آفس ہوں گے"۔ چانگ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس شیڈاگ کے ایشیائی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جس قدر جلد ممکن ہو سکے تمام تفصیلات معلوم کرو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ مجھے وہاں ٹیم بھیجنی پڑے۔ شیڈاگ نے پاکیشیا میں ایک واردات کرنے کی کوشش کی ہے۔ گو اس کی یہ کوشش تو ناکام ہو گئی ہے لیکن اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ ایسی کوئی حرکت کرے اس کا خاتمہ کیا جانا ضروری ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی سے کام شروع کر دیتا ہوں اور زیادہ سے زیادہ دو روز میں تفصیلات حاصل کر لوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کے رسیور رکھا اور ایک بار پھر ڈائری اٹھا کر اس کے صفحات کی ورق گردانی شروع کر دی پھر اس کی نظریں ایک صفحہ پر جم گئیں۔ اس نے ڈائری بند کر کے اسے دوبارہ میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"زیلف کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"زیلف سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ ایس ایس ون"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ زیلف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"سپیشل فون پر بات کرو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"زیلف بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے زیلف کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کارمن کے شہر زیلگ میں ایک مجرم تنظیم شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو"...... عمران نے مخصوص

لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ صرف شیڈاگ کا نام سنا ہوا ہے کہ یہ بین الاقوامی تنظیم ہے اور اسٹی اسلحے کو ڈیل کرتی ہے"...... زیلف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اس کے چیف کا نام لارجنٹ ہے۔ لارجنٹ کے بارے میں تمہیں کچھ معلوم ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"لارجنٹ۔ یس سر۔ وہ اب لارڈ لارجنٹ کہلاتا ہے لیکن وہ تو کارمن دارالحکومت میں رہتا ہے اور کنگ آف ہوٹلز کہلاتا ہے۔ پورے کارمن میں لارجنٹ نام کے فائیو سٹارز ہوٹل پھیلے ہوئے ہیں جن کا وہ مالک ہے۔ یہ پہلے کارمن کی سیکرٹ سروس میں کام کرتا تھا پھر اس نے سروس چھوڑ دی اور ایکریمیا چلا گیا۔ پھر کافی طویل عرصہ بعد اس کی واپسی ہوئی تو یہ لارڈ لارجنٹ بن چکا تھا۔ اس کے پاس بے پناہ دولت تھی۔ اس نے لارجنٹ ہوٹل بنایا اور پھر یہ سلسلہ پھیلتا چلا گیا"...... زیلف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ یہی لارجنٹ شیڈاگ کا چیف ہے۔ بہرحال تم نے اس کے ہیڈ کوارٹر اور شیڈاگ پر کام کرنا ہے۔ جس قدر تفصیلات بھی معلوم ہو سکیں وہ معلوم کر کے مجھے رپورٹ دو کیونکہ شیڈاگ نے پاکیشیا میں واردات کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کی یہ کوشش تو ناکام بنا دی گئی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دوسری کوشش کرے اس کا خاتمہ ضروری ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ دو تین روز کے اندر ہی میں اس سلسلے میں تفصیلات معلوم کر لوں گا"۔ زیلف نے جواب دیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ مادام شیری کہاں غائب ہو گئی جو ابھی تک اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں آئی"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے اسے اب تک معلوم ہو گیا ہو گا کہ اس کے آدمی ختم ہو چکے ہیں اس لئے وہ اب یا تو دوسرے آدمیوں کی آمد کے انتظار میں ہو گی یا پھر فوری طور پر ملک سے فرار ہونے کی کوشش کر رہی ہو گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا بھی امکان ہے۔ ٹھیک ہے تم جولیا سے کہہ دو کہ ممبرز کی ڈیوٹی ایئرپورٹ پر لگوا دے اور اس کے ساتھ ہی باچان سے جو لوگ پاکیشیا آئیں ان کی نگرانی کا بھی حکم دے دو۔ اگر کوئی خاص رپورٹ ملے تو مجھے رانا ہاؤس اطلاع دے دینا۔ میں وہاں پر موجود مشینری پر تفصیلی کام کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران مڑ کر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے خفیہ راستہ باہر نکلتا تھا۔ ویسے تو وہ اب مین گیٹ سے بھی باہر جا سکتا تھا لیکن چونکہ اس کی کار اس خفیہ راستے کے قریب موجود تھی اس لئے اس بار بھی اس نے یہی راستہ استعمال کیا تھا۔

مادام شیری عمران کے فلیٹ کے سامنے سڑک کی دوسری طرف ایک ریستوران میں کافی دیر سے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے جوس کا گلاس موجود تھا لیکن اس کی نظریں عمران کے فلیٹ پر جمی ہوئی تھیں۔ چیف نے اسے جس پارٹی کا پتہ بتایا تھا مادام شیری نے اس سے رابطہ کیا تھا اور پھر اس پارٹی سے اسے کوٹھی، اسلحہ اور کار مل گئی تھی۔ اس کے علاوہ چیف نے اسے کال کر کے یہ بتا دیا تھا کہ عمران نے اس کی بتائی ہوئی فریکونسی پر سر چیف سے رابطہ کیا اور اسے دھمکیاں دیں۔ سر چیف اس کا پرانا واقف ہے۔ چنانچہ سر چیف نے اس سے اس بارے میں رپورٹ طلب کی اور جب چیف نے اسے تفصیلی رپورٹ دی تو سر چیف نے کہا کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے مشن کو ہر صورت میں ترجیح دی جائے البتہ سر چیف نے چیف کو حکم دیا تھا کہ

ں عمران کو اشد ضرورت کے علاوہ ہلاک نہ کیا جائے لیکن پھر تھوڑی دیر بعد چیف نے اسے دوبارہ کال کیا اور کہا گیا کہ سر چیف نے اب پاکیشیا سیکرٹ سروس سے پہلے اس عمران کے خاتمے کا حکم دیا ہے کیونکہ اس نے نہ صرف سر چیف بلکہ پوری تنظیم کے خاتمے کی دھمکیاں دی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی چیف نے اسے عمران کی رہائش گاہ کا پتہ بھی بتا دیا تھا۔ چنانچہ وہ تیار ہو کر اپنی نئی رہائش گاہ سے نکلی اور یہاں پہنچ گئی۔ اب وہ کافی دیر سے یہاں بیٹھی اس فلیٹ کا جائزہ لے رہی تھی۔ وہ دراصل یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ عمران فلیٹ پر موجود ہے یا نہیں لیکن اسے یہاں بیٹھے ہوئے کافی دیر گزر گئی تھی لیکن ابھی تک نہ کوئی آدمی اس فلیٹ سے باہر آیا تھا اور نہ کوئی اندر گیا تھا اس لئے اس نے آخر کار یہ فیصلہ کیا کہ وہ خود فلیٹ پر جائے اور اگر عمران وہاں موجود ہو تو اسے ہلاک کر دے اور اگر موجود نہ ہو تو وہ اس فلیٹ کی تلاشی بھی لے۔ ہو سکتا ہے کہ فلیٹ سے اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کوئی کلیو مل جائے اور پھر وہ وہیں رہے۔ جب عمران وہاں پہنچے تو وہ اسے ہلاک کر دے۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی وہ اٹھی اور کاؤنٹر پر جا کر اس نے بل پے کیا اور پھر ریستوران سے باہر نکل کر وہ پیدل چلتی ہوئی سڑک کراس کر کے فلیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے جسم پر جیکٹ اور جینز تھی۔ جیکٹ میں اس نے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اور دوسرا ضروری اسلحہ بھر رکھا تھا۔ فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھ کر

وہ اوپر پہنچی تو دروازہ بند تھا۔ اس نے دروازے میں کی ہول تلاش کرنے کی کوشش کی تاکہ اس کی ہول کے ذریعے وہ بے ہوش کر دینے والی گیس اندر فائر کر دے لیکن وہاں نہ کوئی کی ہول تھا اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی دوسرا سوراخ۔ اس نے دروازے کو دبایا لیکن دروازہ اندر سے بند تھا تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ خاصا سخت تھا لیکن یہ آواز بہرحال عمران کی نہیں تھی۔

"کیا علی عمران صاحب یہاں رہتے ہیں"...... مادام شیری نے اونچی آواز میں کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن وہ موجود نہیں ہیں"...... اندر سے ہی بغیر دروازہ کھولے جواب دیا گیا۔

"آپ کون ہیں"...... مادام شیری نے پوچھا۔

"میں ان کا باورچی ہوں"...... اندر سے ہی جواب دیا گیا۔

"اوکے پھر یہ خط لے لیں اور انہیں دے دیجئے گا"...... مادام شیری نے کہا تو اسے دروازے کی چٹخنی ہٹنے کی آواز سنائی دی تو اس نے جیب سے گیس پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا اور ہاتھ اس نے اپنی پشت کی طرف کر لیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا تو ایک نوجوان کھڑا نظر آیا۔ مادام شیری نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ آگے کیا اور گیس پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ پسٹل کی نال سے نکلنے والی گیس کی پھوار

سیدھی اس نوجوان کی ناک سے ٹکرائی اور دوسرے لمحے وہ لہراتا ہوا نیچے گر گیا۔ مادام شیری مسلسل ٹریگر دباتی رہی۔ پھر وہ تیزی سے مڑی اور سیڑھیاں اتر کر نیچے سڑک پر آ گئی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر سڑک کراس کر کے وہ اس طرف کو بڑھ گئی جدھر اس کی کار تھی۔ اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ تلاشی لینے کی خصوصی مشین تو وہ کار میں ہی بھول آئی تھی۔ یہ ایک جدید ساخت کا گائیکر تھا جو کسی بھی خفیہ آلے کی نشاندہی کر سکتا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ جب تک وہ یہ گائیکر اٹھا کر واپس آئے گی فلیٹ پر موجود بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات بھی ختم ہو جائیں گے۔ ویسے اسے اس آدمی یا فلیٹ میں موجود کسی بھی دوسرے آدمی کی طرف سے کوئی پریشانی نہ تھی کیونکہ یہ گیس اس قدر زود اثر تھی کہ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں کسی بھی جاندار کو بے ہوش کر سکتی تھی۔ کار کے قریب پہنچ کر اس نے کار کا دروازہ چابی سے کھولا اور پھر اندر بیٹھ کر اس نے ڈیش بورڈ کھول کر اس میں موجود ایک باکس باہر کھینچ لیا۔ باکس کھول کر اس نے اس میں موجود ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکال کر جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور باکس کو واپس ڈیش بورڈ میں رکھ کر اس نے ڈیش بورڈ بند کیا اور کار سے اتر کر ایک بار پھر اس نے کار کا دروازہ لاک کیا اور مڑ کر اطمینان بھرے انداز میں دوبارہ فلیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔ سڑک کراس کر کے وہ فلیٹ کے قریب پہنچی اور پھر سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر پہنچ گئی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا اور وہ نوجوان جس نے

اپنے آپ کو عمران کا باورچی بتایا تھا دروازے کے قریب ہی فرش پر
بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ مادام شیری اندر داخل ہوئی۔ اس نے جھک کر
اس نوجوان کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹ کر پیچھے کیا اور پھر دروازہ بند
کر کے اس نے اسے لاک کر دیا تاکہ اچانک کوئی اندر نہ آجائے اور
پھر وہ آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ پورے فلیٹ میں گھوم چکی
تھی لیکن یہ عام سا فلیٹ تھا۔ دو بیڈ روم، ایک کچن، ایک ڈریسنگ
روم اور ایک سٹنگ روم پر مشتمل ایک عام سا فلیٹ۔ فلیٹ میں
فرنیچر بھی عام سا تھا لیکن پورے فلیٹ میں گھومتے ہوئے بہرحال
اسے یہ احساس ہو گیا تھا کہ یہاں کوئی عورت نہیں رہتی کیونکہ
اسے معلوم تھا کہ جہاں عورتیں رہتی ہوں وہاں بہرحال ان کی
موجودگی کا کوئی نہ کوئی ثبوت مل جاتا ہے لیکن یہاں کسی وارڈ روب
میں نہ ہی عورتوں کے لباس تھے اور نہ ان کے میک اپ وغیرہ کا
کوئی سامان اسے نظر آیا تھا۔ اس نے جیکٹ کی جیب سے گائیگر نکالا
اور پھر اسے آن کر دیا لیکن ایک بار پھر پورے فلیٹ میں گھوم لینے
کے باوجود گائیگر نے کوئی اشارہ نہ دیا تو اس نے منہ بناتے ہوئے
گائیگر آف کر دیا اور اسے واپس جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"یہ کس قسم کی رہائش گاہ ہے۔ شاید عمران کوئی غریب آدمی ہے
کہ نہ ہی یہاں کوئی ٹھاٹھ باٹھ ہے اور نہ ہی یہاں کوئی خفیہ آلہ"۔
مادام شیری نے راہداری میں بے ہوش پڑے ہوئے اس باورچی کی
طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اب اسے کون بتاتا کہ چونکہ فلیٹ

میں موجود خصوصی سسٹم چونکہ آن تھا اس لئے گائیگر اسے چیک نہ
کر سکتا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر باورچی کو گھسیٹا اور پھر اسے اسی
طرح گھسیٹتی ہوئی سٹنگ روم میں لے آئی۔ اس نے اسے کھینچ کر
ایک جھٹکے سے ایک کرسی پر ڈالا اور پھر وہ سٹنگ روم سے باہر نکل
گئی۔ اس نے ایک کمرے میں رسیاں وغیرہ دیکھی تھیں۔ اس نے
وہاں سے رسی کا ایک بنڈل اٹھایا اور واپس آکر اس نے باورچی کو
کرسی کے ساتھ رسی سے اچھی طرح جکڑ دیا۔ وہ اب اسے ہوش میں لا
کر اس سے عمران کے بارے میں تفصیلی پوچھ گچھ کرنا چاہتی تھی۔
جب اس نے اسے رسی سے باندھ لیا تو اس نے جیکٹ کی جیب سے
ایک لمبی گردن والی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے اس کا
دہانہ باورچی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی۔
اس کا ڈھکن بند کیا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ سامنے پڑی ہوئی
کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گئی البتہ اس نے جیب سے مشین پسٹل
نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔ چند لمحوں بعد اس باورچی کے جسم میں
حرکت کے تاثرات نمایاں ہوئے اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے
آنکھیں کھول دیں۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار
اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسی میں جکڑے ہونے کی وجہ سے
وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا لیکن اس کی نظریں سامنے بیٹھی ہوئی
مادام شیری پر جمی ہوئی تھیں۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... مادام شیری نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"میرا نام سلیمان ہے۔ تم نے شاید کسی گیس سے مجھے بے ہوش کیا تھا"...... سلیمان نے کہا تو مادام شیری بے اختیار چونک پڑی۔

"ہاں۔ لیکن تم نے یہ بات کیوں پوچھی۔ کیا یہاں گیس سے بے ہوش نہیں کیا جا سکتا تھا"...... مادام شیری نے ایک خیال کے تحت کہا تو سلیمان بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بات میں نے اس لئے پوچھی ہے کہ تمہیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ تمہارے حسن کو دیکھ کر تو میں ویسے ہی بے ہوش ہو رہا تھا۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس قدر خوبصورت لڑکی بھی اس فلیٹ پر آ سکتی ہے"...... سلیمان نے جواب دیا تو مادام شیری بے اختیار ہنس پڑی۔

"اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم واقعی عمران کے ملازم ہو۔ وہ بھی اسی طرح کی باتیں کر کے دوسروں کو بے وقوف بناتا ہے۔ کہاں ہے عمران"...... مادام شیری نے کہا۔

"کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے۔ کیا تم حسین نہیں ہو"۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم میرے حسن کو چھوڑو میری بات کا جواب دو اور یہ سن لو کہ میں جس قدر حسین ہوں اس سے زیادہ سفاک اور بے رحم بھی ہوں اگر تم نے مجھ سے آئیں بائیں شائیں کرنے کی کوشش کی تو تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ ادھیڑ دوں گی"...... مادام شیری نے

غراتے ہوئے کہا۔

"اس لہجے میں بات کرتے ہوئے تم اور زیادہ حسین لگتی ہو۔ بہرحال صاحب فلیٹ میں موجود نہیں ہیں اور ان کی عادت ہے کہ وہ کبھی بتا کر جاتے ہیں اور نہ ہی ان کی واپسی کا کوئی پتہ ہوتا ہے۔ آجائیں تو ابھی آ جائیں نہ آئیں تو کئی کئی ہفتے فلیٹ کا رخ ہی نہ کریں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ کہاں ہے عمران اس وقت"۔ مادام شیری نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا تم صاحب سے پہلے بھی مل چکی ہو"...... سلیمان نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"ہاں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... مادام شیری نے چونک کر پوچھا۔

"پھر تو تم خود ہی فیصلہ کر سکتی ہو کہ میں صاحب سے زیادہ خوبصورت، جوان اور وجیہہ ہوں۔ اس کے باوجود تم صاحب کے بارے میں ہی پوچھ رہی ہو"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"اوہ یو فول۔ تم میرے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔ سنو آخری بار کہہ رہی ہوں۔ بتاؤ کہاں ہے عمران"...... مادام شیری نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اسے اس باورچی کے اس انداز سے بات کرنے پر بے حد غصہ آ رہا تھا۔ یہ شخص بندھا ہوا ہونے کے باوجود اس طرح بات کر رہا تھا جیسے وہ کسی پارک میں بیٹھے ہوئے رومانی گفتگو کر رہے

ہوں۔

"میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ صاحب نہ بتا کر جاتے ہیں اور نہ ان کی واپسی کا پتہ ہوتا ہے۔وہ آوارہ گرد آدمی ہیں نجانے کہاں کہاں گھومتے رہتے ہیں"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو مادام شیری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم نے اپنا تعارف نہیں کرایا"...... اچانک سلیمان نے کہا تو مادام شیری بے اختیار چونک پڑی۔

"میرا نام مادام شیری ہے مادام شیری۔اور سنو جب عمران آئے تو اسے بتا دینا کہ مادام شیری یہاں آئی تھی اور اب وہ میرے ہاتھوں بچ نہ سکے گا"...... مادام شیری نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بتا دوں گا لیکن تم بیٹھو۔کہاں جا رہی ہو۔میں نے ابھی تک تمہاری کوئی خدمت ہی نہیں کی"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام شیری کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور چٹاخ کی زوردار آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔سلیمان کے چہرے پر اس قدر زوردار تھپڑ پڑا تھا کہ اس کا منہ گھوم گیا تھا۔

"اب اگر مزید بکواس کی تو گولی اتار دوں گی تمہاری کھوپڑی میں۔سمجھے"...... مادام شیری نے غصے سے چیختے ہوئے کہا لیکن سلیمان نے کوئی جواب نہ دیا۔اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے ایک ہی تھپڑ کھا کر اس کے ہوش ٹھکانے آ گئے ہوں۔

"ہونہہ۔پہلے تو بڑھ چڑھ کر باتیں کر رہے تھے ایک ہی تھپڑ نے سیدھا کر دیا تمہیں"...... مادام شیری نے کہا۔

"مم۔مم۔میں تو ریہرسل کر رہا تھا۔اب مجھے کیا معلوم تھا کہ مجھے تھپڑ کھانے پڑیں گے"...... سلیمان نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ریہرسل۔کس بات کی ریہرسل"...... مادام شیری نے چونک کر پوچھا۔

"صاحب بھی لڑکیوں سے اسی طرح باتیں کرتے ہیں اور لڑکیاں ان کے سامنے بچھ سی جاتی ہیں۔میں نے سوچا تھا کہ میں بھی آپ سے ایسی باتیں کروں لیکن آپ تو الٹا ناراض ہو گئیں اور آپ نے مجھے تھپڑ بھی مار دیا"...... سلیمان نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔اس کے چہرے پر اب بے پناہ معصومیت تھی۔

"تم واقعی احمق آدمی ہو اس لئے میں تمہیں رسیوں سے آزاد کر کے جا رہی ہوں۔سنو اگر تمہارے بقول وہ عمران یہاں کئی روز تک نہ آیا تو تم ویسے ہی بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ گے"۔ مادام شیری نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔اسے واقعی اس احمق باورچی پر رحم آ گیا تھا لیکن ظاہر ہے وہ اسے ہوش میں رکھ کر تو آزاد نہ کر سکتی تھی اس لئے دوسرے لمحے اس کا ہاتھ گھوما اور سلیمان کی کنپٹی پٹاخہ سا چھوٹ گیا۔سلیمان کے منہ سے ایک چیخ سی نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی اور جسم ڈھیلا پڑ گیا۔

ہونہہ۔ جسمانی طور پر ویسے تو خاصا طاقتور نظر آرہا ہے لیکن اندر سے کھوکھلا ہے۔ ایک ہی ضرب سے بے ہوش ہو گیا ہے"۔ مادام شیری نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اس کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ تمام رسیاں کھول کر اس نے ایک طرف ڈالیں اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کمرے سے نکل کر وہ راہداری میں چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتی اچانک اسے اپنے عقب میں ہلکے سے کھٹکے کی آواز سنائی دی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور پھر اسے دروازے پر کھڑا سلیمان نظر آگیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ حیرت کا اظہار کرتی کہ اسے اتنی جلدی کیسے ہوش آگیا ہے، سلیمان کا ہاتھ حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے اس کے قدموں کے نیچے پٹاخہ سا پھٹا اور اس کے ساتھ ہی مادام شیری کو یوں محسوس ہوا جیسے اسے کسی نے تیزی سے گھومتے ہوئے پنکھے سے باندھ دیا ہو۔ یہ احساس بھی صرف چند لمحوں کے لئے ہوا تھا۔ اس کے بعد اس کا ذہن اس کا ساتھ چھوڑ گیا۔ پھر جیسے انتہائی تاریکی میں روشنی کا نقطہ چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کا نقطہ چمکا اور پھر یہ روشنی تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ ہوش میں آتے ہی اس نے آنکھیں کھولیں اور بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا جب اس نے دیکھا کہ وہ اسی کمرے میں اسی کرسی پر اسی رسی سے جکڑی ہوئی بیٹھی تھی اور کمرہ خالی تھا۔ ابھی وہ ذہنی طور پر اپنے آپ کو سنبھال ہی رہی تھی کہ دروازے سے سلیمان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں چائے کا پانی ابالنے والی کیتلی پکڑی ہوئی تھی جس کی ٹونٹی سے بھاپ نکل رہی تھی۔ اس نے دوسرے ہاتھ میں لوہے کا ایک سٹینڈ سا پکڑا ہوا تھا۔ مادام شیری ابھی حیرت سے کیتلی اور سٹینڈ کو دیکھ ہی رہی تھی کہ سلیمان نے سامنے پڑی ہوئی میز پر سٹینڈ رکھا اور پھر کیتلی کو اس سٹینڈ پر رکھ دیا۔

"تم واقعی ضرورت سے زیادہ حسین ہو مادام شیری اور میں نہیں چاہتا کہ تم صاحب سے ملو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ صاحب نے فوراً ہی تم پر دل و جان سے فدا ہو جانا ہے اور اس طرح اس کی منگیتر بیچاری اس کے انتظار میں سوکھتی رہ جائے گی اس لئے میں ابلے ہوئے پانی سے بھری یہ کیتلی لے آیا ہوں۔ جب یہ ابلتا ہوا پانی تمہارے چہرے پر پڑے گا تو پھر تمہاری جو شکل بنے گی اسے دیکھ کر کوئی تھوکنا بھی پسند نہ کرے گا"...... سلیمان نے سپاٹ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کیتلی اٹھالی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ"...... مادام شیری نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اتنی بات تو وہ بھی جانتی تھی کہ اگر یہ ابلتا ہوا پانی اس کے چہرے پر پڑا تو اس کا کیا حشر ہوگا۔

"گھبراؤ نہیں۔ میں یہ پانی پہلے تمہارے سر پر ڈالوں گا تاکہ تمہاری یہ گرم کھوپڑی مزید گرم ہو جائے۔ تمہارے سر کے بال

ہمیشہ کے لئے جل جائیں اور پھر یہ پانی خود بخود تمہارے چہرے سے ہوتا ہوا تمہارے جسم پر پڑے گا"...... سلیمان نے اسی طرح مزے لے کر بات کرتے ہوئے کہا جیسے وہ تصور میں ہی اس سارے سین کو دیکھ دیکھ کر لطف لے رہا ہو۔ اس کی آنکھوں میں خاص قسم کی چمک آ گئی تھی۔

"تم پاگل ہو۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم پاگل ہو۔ مت کرو ایسا۔ رک جاؤ"...... مادام شیری واقعی سلیمان کی آنکھوں کی چمک اور اس کی باتوں سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"تم نے مجھے پاگل کہا ہے اس لئے اب تو ایسا ہو گا"...... سلیمان نے غصیلے لہجے میں کہا اور کیتلی کو اوپر اٹھا لیا۔

"اوہ۔ اوہ نہیں۔ تم عقلمند ہو۔ پلیز مت کرو ایسا۔ رک جاؤ"۔ مادام شیری نے اس بار ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ منت بھرا تھا۔

"چونکہ تم نے میری اب تعریف کر دی ہے اور میں اپنی تعریف سن کر خوش ہوتا ہوں اس لئے فی الحال رک جاتا ہوں لیکن اب تم یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیوں آئی تھی۔ کیا مقصد تھا تمہارا"...... سلیمان نے کیتلی کو واپس سٹینڈ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں عمران سے ملنے آئی تھی"...... مادام شیری نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو ملنے کا یہ طریقہ ہوتا ہے کہ تم پہلے یہاں فلیٹ میں بے ہوش

کر دینے والی گیس پھیلاؤ اور پھر اس کے ملازم کو رسیوں سے کرسی پر باندھ کر اسے تھپڑ مارو اور پھر اس کی کنپٹی پر ضرب لگا کر واپس چلی جاؤ۔ اس طرح ہوتی ہے ملاقات۔ اگر میں فوری طور پر بے ہوش ہو جانے کی اداکاری نہ کرتا تو تم تو نکل گئی تھی"...... سلیمان نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اب واقعی انتہائی مستقل مزاج آدمی نظر آ رہا تھا اور مادام شیری حیرت سے اس شخص کو دیکھنے لگی جو واقعی گرگٹ کی طرح بار بار رنگ بدل رہا تھا۔ کبھی انتہائی معصوم نظر آ رہا تھا کبھی پاگل اور کبھی انتہائی عقلمند اور کبھی احمق۔

"تم کیا چیز ہو۔ میں تو تمہیں ابھی تک نہیں سمجھ سکی۔ ویسے میں نے زندگی میں پہلی بار کسی پر رحم کھایا تھا جس کا نتیجہ بھی مجھے مل گیا ہے ورنہ میں تمہیں لازماً گولی مار دیتی تو مجھے یہ وقت نہ دیکھنا پڑتا"...... مادام شیری نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو سلیمان بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر تم یہ حماقت کر لیتی تو اب تک تمہاری لاش کیڑے کھا کر آرام کر رہے ہوتے"...... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا۔

"رانا ہاؤس"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں"...... سلیمان نے کہا۔

"ہاں۔ ابھی پہنچے ہیں۔ کیوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان سے میری ملاقات کراؤ۔ ان کا ایک مہمان یہاں فلیٹ پر موجود ہے"...... سلیمان نے کہا تو مادام شیری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ویسے اس نے اب تک اپنے طور پر رسیوں سے اپنے آپ کو آزاد کرانے کی ہر ممکن کوشش کر لی تھی لیکن اس سلیمان نے اسے نہ جانے کس انداز میں باندھا تھا کہ رہا ہونا تو ایک طرف اسے پوری طرح سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ کون ہے مہمان"...... چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

"انتہائی خوبصورت اور حسین مہمان ہے صاحب۔ آپ سے پہلے بھی مل چکا ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ میں انتہائی ضروری کام میں مصروف ہوں۔ سمجھے"...... عمران کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی تو سلیمان بے اختیار سہم سا گیا۔

"سوری صاحب۔ ایک غیر ملکی عورت ہے۔ اپنا نام مادام شیری بتاتی ہے۔ اس نے فلیٹ کا دروازہ کھلتے ہی مجھ پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور میں بے ہوش ہو گیا اور جب مجھے ہوش آیا تو میں سٹنگ روم میں کرسی پر بندھا ہوا تھا۔ وہ آپ کے بارے میں پوچھ رہی تھی، پھر اس نے مجھے تھپڑ مارا تو میں نے خوفزدہ ہونے کی اداکاری کی اور اسے میری شکل پر رحم آ گیا اور اس نے میری کنپٹی پر

مکہ مارا۔ میں نے فوراً ہی بے ہوش ہونے کی اداکاری کی تو اس نے رسیاں کھولیں اور واپس جانے لگی تو میں نے الماری میں موجود خصوصی باکس سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا کیپسول اٹھا کر اس کے قدموں میں مار دیا اور وہ بے ہوش ہو گئی تو میں نے اسے کرسی پر رسیوں سے باندھ دیا۔ پھر میں نے کچن سے چائے بنانے کے لئے رکھی ہوئی کیتلی اٹھائی جس میں پانی ابل رہا تھا۔ میں نے تو سوچا تھا کہ یہ ابلتا ہوا پانی ڈال کر اسے مزید خوبصورت بنا دوں لیکن وہ رونے پیٹنے لگی۔ چنانچہ میں نے ارادہ ترک کر دیا اور میں آپ کو فون اس لئے کر رہا ہوں کہ آپ کی اس مہمان کا کیا کروں۔ ابلتا ہوا پانی اس پر ڈال دوں یا اس میں چائے کی پتی ڈال کر اسے چائے کا کپ پیش کروں"...... سلیمان نے ویسے تو انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کی تھی لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اپنی بات کا خود ہی لطف لے رہا ہے۔ گو عمران نے اسے ڈانٹ دیا تھا لیکن وہ عمران کا پوری طرح مزاج شناس تھا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران نے یہ ڈانٹ اس لئے اسے پلائی ہے کہ وہ سنجیدگی سے سب کچھ بتا دے اس لئے اس نے لہجے میں سنجیدگی رکھی تھی لیکن الفاظ غیر سنجیدہ تھے۔

"ٹھیک ہے۔ میں جوزف اور جوانا کو بھیج رہا ہوں وہ اس مادام شیری کو وہاں سے رانا ہاؤس لے آئیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سلیمان نے منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"صاحب نے میرے کارنامے کی داد بھی نہیں دی حالانکہ میں نے کتنی تفصیل سے انہیں بتایا تھا"...... سلیمان نے مادام شیری کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"دیکھو سلیمان۔ تم مجھ سے دولت لے لو اور مجھے رہا کر دو۔ پلیز سلیمان"...... مادام شیری نے کہا۔

"کتنی دولت دے سکو گی"...... سلیمان نے کہا۔

"اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں لیکن میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں تمہیں دس ہزار ڈالر دوں گی"...... مادام شیری نے جلدی سے کہا کیونکہ دولت کی بات سن کر اس نے سلیمان کی آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک دیکھ لی تھی اس لئے اس نے جان بوجھ کر دس ہزار ڈالر کہہ دیئے تھے تاکہ سلیمان فوراً ہی آمادہ ہو جائے۔

"صرف دس ہزار ڈالر۔ ارے اس سے زیادہ تو میں نے صاحب سے لینے ہیں۔ تمہیں چھوڑنے کا مطلب ہو گا کہ مجھے خود بھی یہاں سے بھاگنا پڑے گا اور میری رقم بھی رہ جائے گی"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کتنے لینے ہیں تم نے اس سے"...... مادام شیری نے چونک کر پوچھا۔

"ٹھہرو۔ مجھے ڈالروں میں حساب کرنے دو۔ گذشتہ پندرہ سالوں کی تنخواہیں، اوور ٹائم اور بونس وغیرہ ملا کر کوئی ساٹھ ستر لاکھ ڈالر تو بن ہی جائیں گے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوں گے"...... سلیمان نے

منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... ساٹھ ستر لاکھ ڈالروں کا سن کر مادام شیری نے بے اختیار حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ٹھہرو۔ میں جا کر کیلکولیٹر پر حساب لگاتا ہوں پھر آ کر بتاتا ہوں"...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا اور مادام شیری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ظاہر ہے اسے یقین سا ہو گیا تھا کہ یہ احمق آدمی ہے اس لئے جب تک یہ حساب کتاب لگائے گا عمران کا آدمی یہاں پہنچ جائے گا اور اسے یقین تھا کہ اس بار عمران اسے لازماً گولی مار دے گا لیکن اب وہ کیا کر سکتی تھی۔ نہ وہ رسیاں توڑ سکتی تھی اور نہ ہی انہیں کسی جادوگر کی طرح غائب کر سکتی تھی اور پھر وہی ہوا۔ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"ابھی میرا حساب ہی نہیں ہوا اور یہ پہنچ گیا"...... سلیمان کی بڑبڑاتی ہوئی آواز راہداری میں سنائی دی اور تھوڑی دیر بعد کمرے میں سلیمان کے ساتھ ایک دیوہیکل حبشی داخل ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ مادام شیری کچھ کہتی اس دیوہیکل حبشی کا بازو گھوما اور مادام شیری کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کھوپڑی کے اندر آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ یہ احساس بھی صرف چند لمحوں کے لئے ہوا تھا اور پھر اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

جوزف اور جوانا کی کار رانا ہاؤس میں داخل ہوئی تو عمران کمرے سے نکل کر پورچ میں آ گیا۔ کار روک کر وہ دونوں نیچے اترے اور پھر جوزف نے عقبی دروازہ کھول کر دونوں سیٹوں کے درمیان بے ہوش پڑی ہوئی مادام شیری کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"چیکنگ کر لی تھی۔ وہاں نگرانی تو نہیں ہو رہی تھی اور یہاں آتے ہوئے تمہارا تعاقب تو نہیں ہوا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں ماسٹر۔ میں نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہیں تھا اور نہ ہی ہمارا تعاقب ہوا۔ میں نے خاص طور پر چیک کیا تھا"...... جوانا نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ بلیک روم کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جوزف مادام شیری کو بلیک روم میں لے گیا ہو گا۔ ویسے مادام شیری کے اس طرح مل جانے سے اسے حقیقتاً بے حد حیرت ہو رہی تھی اور اس کے ذہن میں بار بار یہ خیال آ رہا تھا کہ کہیں یہ کوئی ٹریپ نہ ہو اس لئے اس نے اسے فلیٹ سے یہاں منگوا لیا تھا لیکن جوانا بتا رہا تھا کہ وہاں نگرانی پر کوئی آدمی موجود نہ تھا جبکہ اگر یہ ٹریپ ہوتا تو لازماً باہر نگرانی ہو رہی ہوتی یا پھر اس کا تعاقب کیا جاتا لیکن جوانا بتا رہا تھا کہ ایسا نہیں ہوا۔ یہی باتیں سوچتا ہوا وہ بلیک روم میں داخل ہوا تو جوزف مادام شیری کو کرسی پر بٹھا کر راڈز میں جکڑ چکا تھا۔

"جوزف۔ الماری سے سپیشل میک اپ واشر نکالو اور اس کا میک چیک کرو"...... عمران نے مادام شیری کو غور سے دیکھتے ہوئے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا اور ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی دیکھ لیا تھا کہ مادام شیری کے چہرے پر میک اپ ہے اور ویسے بھی اس کا چہرہ وہ نہ تھا جس چہرے میں وہ دانش منزل میں داخل ہوئی تھی۔ ویسے قدوقامت اور جسامت کے لحاظ سے وہ مادام شیری ہی تھی۔ جوزف نے الماری میں سے سپیشل میک اپ واشر نکالا اور پھر اس نے مادام شیری کے چہرے کو واش کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے میک اپ واشر کا غلاف ہٹایا تو مادام شیری کا اصل چہرہ سامنے آ گیا۔ وہی چہرہ جس چہرے میں وہ دانش منزل میں داخل ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ میک اپ واشر رکھ دو اور اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا۔ چونکہ میک اپ واش ہو چکا تھا اس لئے یہ خدشہ بھی ختم ہو گیا تھا کہ مادام شیری کے چہرے پر ڈبل میک اپ نہ ہو۔ جوزف نے میک اپ واشر الماری میں رکھا اور واپس آ کر اس نے مادام شیری کا ناک اور منہ پر دونوں ہاتھ رکھ دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر عمران کی کرسی کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد مادام شیری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم چونکہ راڈز میں جکڑا ہوا تھا اس لئے ظاہر ہے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔ اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی ہوئی تھی لیکن پھر وہ دھند آہستہ آہستہ صاف ہوتی چلی گئی۔

"تمہیں ہوش آ گیا مادام شیری"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کاش میں تمہارے اس باورچی کو گولی مار دیتی لیکن اس نے اپنی اداکاری سے مجھے اپنے پر رحم کھانے پر مجبور کر دیا اور پھر اس رحم کا نتیجہ ہے کہ میں اس وقت یہاں تمہارے سامنے موجود ہوں"...... مادام شیری نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے اسے بڑی مشکل سے ہالی وڈ جانے سے روکا ہوا ہے ورنہ

اگر وہ وہاں چلا جائے تو بڑے بڑے اداکاروں کے چراغ گل ہو جائیں اور پوری دنیا کے فلمی ایوارڈ اس کی فلم ریلیز ہونے سے پہلے ہی اسے مل جائیں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ سنو عمران اگر تم مجھ پر یقین کرو تو میں تم سے ملنے وہاں تمہارے فلیٹ پر گئی تھی"...... مادام شیری نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بتا دوں کہ اب تمہارے چہرے پر میک اپ نہیں ہے۔ میں نے اسے واش کروا دیا ہے"...... عمران نے کہا تو مادام شیری بے اختیار چونک پڑی۔

"میں نے اس لئے میک اپ کیا تھا تاکہ میں سیکرٹ سروس والوں سے بچ کر تم تک پہنچ سکوں ورنہ میں تمہارے اس اداکار باورچی کو اپنا اصل نام نہ بتاتی۔ کوئی فرضی نام بھی بتا سکتی تھی"۔ مادام شیری نے کہا۔

"گڈ۔ خاصی ذہین لڑکی ہو۔ بڑی کامیابی سے کہانی بنا لیتی ہو۔ بہرحال اب بھی تمہاری اور میری ملاقات ہو رہی ہے بتاؤ کیا خدمت کر سکتا ہوں میں تمہاری"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے یہ کہنے آئی تھی کہ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم وہ ہماری مشینری جو تم نے میرے آدمیوں سے حاصل کی ہے واپس کر دو اور میں تمہیں گارنٹی دے دوں کہ آئندہ شیڈاگ پاکیشیا کا رخ نہیں کرے گی"...... مادام شیری نے کہا۔

"میری تمہارے سپر چیف باس سے بات چیت ہو چکی ہے۔ اس نے پیچھے ہٹنے سے انکار کر دیا ہے اس لئے یہ باتیں کر کے اپنا اور میرا وقت ضائع کرنے کی کوشش نہ کرو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ وہ صرف سپر چیف باس ہے۔ فیلڈ میں کام تو ہم نے کرنا ہے"...... مادام شیری نے کہا۔

"ایک صورت میں تمہاری یہ آفر قبول ہو سکتی ہے کہ تم ان تمام مشینوں کی کارکردگی کی تفصیلات مجھے بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں"...... مادام شیری نے فوراً ہی کہا۔

"تو میں یہاں باری باری مشین منگوا لیتا ہوں۔ کیا خیال ہے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس حالت میں میرا ذہن کام نہیں کرے گا۔ ویسے بھی جب تمہارا میرا معاہدہ ہو گیا تو پھر تمہیں مجھ پر اعتماد کرنا چاہئے"۔ مادام شیری نے کہا۔

"تم نے پھر فرار ہونے کی کوشش کرنی ہے اور اس عمارت میں میرا استاد رہتا ہے جو عورتوں کے معاملے میں رحمدل ہے اس نے اس نے تم پر فائر نہیں کھولا اور یقیناً اسے اس بات کا بھی یقین ہو گا کہ تم بھاگ کر کہاں جا سکتی ہو لیکن یہاں عورتوں پر رحم کھانے والے نہیں ہیں اس لئے اگر تم نے فرار ہونے کی کوشش کی تو تم

دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا وعدہ کہ میں ایسی کوشش نہیں کروں گی"...... مادام شیری نے کہا۔

"اوکے۔ جوزف اسے رہا کر دو"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جوزف نے آگے بڑھ کر سوئچ پینل پر موجود ایک بٹن پریس کیا تو کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی مادام شیری کے جسم کے گرد موجود راڈز کرسی میں ہی غائب ہو گئے تو مادام شیری اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"اس اعتماد کا شکریہ عمران۔ اب چلو دکھاؤ مجھے مشینری۔ میں بتاتی ہوں تمہیں ان کے بارے میں"...... مادام شیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوزف تم آگے چلو اور مادام شیری تم جوزف کے پیچھے چلو گی"۔ عمران نے کہا۔

"اوکے جیسے تمہاری مرضی"...... مادام شیری نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور پھر جوزف کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گئی بلکہ عمران اس کے عقب میں تھا۔ جوزف دروازے سے باہر نکل کر مڑا تو اس کے پیچھے مادام شیری بھی مڑ گئی۔

"خبردار۔ اگر کسی نے مجھ پر حملہ کیا تو میں یہ خوفناک بم آن کر دوں گی"...... عمران جیسے ہی دروازے سے مڑا اسے مادام شیری کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے دیکھا

کہ مادام شیری دیوار سے پشت لگائے کھڑی تھی اور اس کے ہاتھ میں سنہرے رنگ کی پتلی سی پٹی تھی جس کے ایک سرے پر ستارہ سا جل بجھ رہا تھا جبکہ جوزف بھی جو آگے جا رہا تھا مادام شیری کی آواز سنتے ہی تیزی سے مڑا۔

"رک جاؤ جوزف"۔ عمران نے جوزف کا مادام شیری پر چھلانگ لگانے کا موڈ دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا تو جوزف بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ اسی لمحے ایک طرف سے جوانا تیزی سے اندر داخل ہوا۔ شاید وہ بھی مادام شیری کی چیختی ہوئی آواز سن کر اندر آیا تھا۔

"تم بھی رک جاؤ۔ تم اس سٹار بم کو تو جانتے ہو گے عمران۔ تمہیں معلوم ہو گا کہ اگر میں نے اپنی انگلی کو ذرا سی بھی جنبش دے دی تو تم تینوں سمیت یہ عمارت ایک لمحے میں راکھ کا ڈھیر بن جائے گی۔ میں نے تو ویسے بھی مرنا ہے اس لئے مجھے اپنی موت کی کوئی پرواہ نہیں ہو گی لیکن مجھے یہ احساس بہرحال رہے گا کہ میں نے تمہیں ہلاک کر دیا ہے"...... مادام شیری نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے تو کہا تھا کہ تم کوئی اقدام نہیں کرو گی"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اسے جوزف پر غصہ آ رہا تھا جس نے اسے راؤنڈ میں جکڑنے سے پہلے اس کی تلاشی نہ لی تھی۔ عمران نے اسے اس لئے نہ کہا تھا کہ وہ جانتا تھا کہ جوزف ہمیشہ خود ہی ایسا کر لیتا ہے۔ ویسے وہ اس سٹار بم کی تباہ کاریوں کے بارے میں بھی جانتا

تھا۔ اصل مشکل یہ تھی کہ اس وقت رانا ہاؤس کا خصوصی حفاظتی نظام بھی آن نہ تھا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر بم کام ہی نہ کر سکتا اور ایسی صورت میں اس کی نوک پر اسٹار بھی چمکتا ہوا نظر نہ آتا۔

"میں نے اس لئے کہا تھا کہ میں اپنی زندگی بچانا چاہتی تھی۔ تمہارے آدمیوں نے میری جیکٹ سے سب کچھ نکال لیا تھا لیکن یہ سٹار بم جس خفیہ جیب میں تھا وہاں تک ان کا ہاتھ پہنچ ہی نہ سکتا تھا اس لئے مجھے یقین تھا کہ سٹار بم بہرحال موجود ہو گا اور اب سنو اگر تم اپنے آپ کو اور اپنے آدمیوں کو بچانا چاہتے ہو تو پھر میرے ساتھ کار میں بیٹھو۔ کار تم چلاؤ گے جبکہ میں عقبی نشست پر بیٹھوں گی اور اگر تم نے یا تمہارے آدمیوں نے کوئی معمولی سی بھی غلط حرکت کی تو میں اپنی جان پر کھیل جاؤں گی اور تم مجھے کار میں بٹھا کر مین مارکیٹ لے چلو"...... مادام شیری نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ میں لے چلتا ہوں تمہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم تینوں چلو پورچ کی طرف"...... مادام شیری نے کہا اور پھر عمران کے کہنے پر جوزف اور جوانا بھی پورچ میں آ گئے۔ گو ان دونوں کے چہرے بری طرح بگڑے ہوئے تھے اور شاید اگر عمران نہ ہوتا تو وہ اس سنہری پٹی کی پرواہ کئے بغیر اس پر حملہ کر دیتے لیکن عمران جانتا تھا کہ اس وقت جو کچھ مادام شیری کہہ رہی ہے وہ درست ہے۔ چنانچہ پورچ میں پہنچ کر مادام شیری نے جوزف اور جوانا کو پھاٹک پر

پہنچنے اور اسے کھولنے کا کہا اور خود اس وقت کار کا عقبی دروازہ کھول
کر اندر بیٹھ گئی۔ جبکہ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔ پھر
عمران نے کار سٹارٹ کی اور دوسرے لمحے وہ اسے گھما کر پھاٹک کی
طرف لے گیا اور چند لمحوں بعد کار رانا ہاؤس کے پھاٹک سے نکل کر
سڑک پر موجود بے پناہ ٹریفک میں شامل ہو گئی۔

"تم مجھے مین مارکیٹ ڈراپ کرو گے عمران اور سنو اگر تم نے
وہاں کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی یا مجھ پر عقب سے فائر کیا تو
سٹار بم فائر ہو جائے گا اور پھر وہاں موجود سینکڑوں لوگ چشم زدن
میں ہلاک ہو جائیں گے"...... مادام شیری نے کہا۔

"تم فکر مت کرو میرے لئے پاکیشیا کے ایک شہری کی جان
تمہاری پوری شیڈاگ تنظیم سے زیادہ قیمتی ہے"...... عمران نے کہا
اور پھر واقعی مادام شیری مین مارکیٹ پہنچ کر کار سے اتری اور تیز تیز
قدم اٹھاتی وہاں موجود سینکڑوں لوگوں میں شامل ہو کر اس کی
نظروں سے غائب ہو گئی اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس
لیا۔ یہ واقعی اس کی زندگی کا پہلا واقعہ تھا کہ اس طرح مجرم اس کے
ہاتھوں سے نکل گیا تھا۔ اس نے کار موڑی اور دانش منزل کی طرف
روانہ ہو گیا البتہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ اس مادام شیری
کو ہر قیمت پر ٹریس کرے گا جو چکنی مچھلی کی طرح اس کے ہاتھوں
سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

شیڈاگ سپیشل سیکشن کا انچارج مارشل اپنے دو ساتھی ہنری اور
جافن کے ہمراہ اس وقت پاکیشیا دارالحکومت کی اسٹار کالونی کی ایک
کوٹھی میں موجود تھا۔ یہ تینوں اپنے ہیڈ کوارٹر سے باچان پہنچے اور پھر
وہاں سے یہ ہوائی جہاز کے ذریعے کافرستان پہنچے اور کافرستان سے
ایک بحری سمگلر کے ذریعے یہ سمندر کے راستے پاکیشیا میں داخل
ہوئے تھے۔ سیکشن چیف نے ان کے یہاں تک پہنچنے کے سلسلہ میں
چونکہ پہلے ہی انتظامات کر لئے تھے اس لئے انہیں راستے میں کسی قسم
کی کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی تھی۔ وہ سمگلر انہیں پاکیشیا پہنچانے کے
لئے پہلے ہی تیار تھا اور اسٹار کالونی کی اس کوٹھی کا پتہ بھی انہیں
سیکشن چیف نے ہی دیا تھا اس لئے وہ سیدھے یہاں پہنچ گئے تھے۔
کوٹھی کے پھاٹک پر نمبروں والا تالا موجود تھا اور نمبر انہیں بتا دیئے
گئے تھے اس لئے وہ اطمینان سے تالا کھول کر کوٹھی میں داخل ہو گئے

تھے۔ کوٹھی ہر لحاظ سے فرنشڈ تھی بلکہ یہاں ایک کمرے میں انتہائی جدید ترین اسلحہ بھی موجود تھا اور ایک نئے ماڈل کی کار بھی گیراج میں موجود تھی۔یہاں پہنچ کر انہوں نے سب سے پہلے باتھ روم میں جا کر غسل کیا اور پھر لباس وغیرہ تبدیل کر کے انہوں نے ریک میں موجود شراب کی بوتلیں نکال کر شراب پی اس طرح وہ تینوں ہی جو طویل اور مسلسل سفر کرنے کی وجہ سے قدرے تھک سے گئے تھے اب ہر لحاظ سے تازہ دم نظر آنے لگ گئے تھے۔

"میں چیف کو اطلاع کر دوں"...... مارشل نے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا۔اس کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا تو باکس پر ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ مارشل خاموش بیٹھا رہا۔تھوڑی دیر بعد بلب ایک جھٹکے سے مسلسل جلنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔مارشل کالنگ۔اوور"...... مارشل نے اس بلب کے مسلسل جلتے ہی کہا کیونکہ بلب کے مسلسل جلنے کا مطلب تھا کہ رابطہ قائم ہو گیا ہے۔

"یس۔کہاں سے بول رہے ہو۔اوور"...... دوسری طرف سے سیکشن چیف کی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے چیف۔ہم ہر لحاظ سے ٹھیک ٹھاک یہاں پہنچ گئے ہیں اور یہاں پہنچتے ہی میں آپ کو کال کر رہا ہوں۔اوور"۔مارشل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مادام شیری کو سپیشل نمبروں پر کال کرو اور اب تم نے مادام شیری کے احکامات پر کام کرنا ہے۔مشن کے بارے میں تفصیل میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور تیز سروس ہے۔اب میں نے اس کا ریکارڈ چیک کر لیا ہے اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا علی عمران۔ویسے میں نے مادام شیری کو علی عمران کا رہائشی پتہ بھی بتا دیا ہے۔تم نے فوری طور پر دو کام کرنے ہیں۔ایک تو سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنا ہے اور دوسرا اس عمران کا خاتمہ کرنا ہے اگر تم نے یہ دونوں کام کر لئے تو ہمارا مشن ویسے ہی مکمل ہو جائے گا۔مجھے مادام شیری نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق وہ سیکرٹ سروس کے اس ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر واپس نکل آئی تھی۔اس نے بتایا ہے کہ اس میں انتہائی جدید ترین سائنسی حفاظتی انتظامات موجود ہیں۔اس نے جو کچھ بتایا ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے ہیڈ کوارٹر سے سٹاپ رینجر منگوا لیا تھا۔یہ سٹاپ رینجر اس بلڈنگ میں موجود تمام حفاظتی انتظامات کو عارضی طور پر ناکارہ کر سکتا ہے اور حفاظتی انتظامات ناکارہ ہوتے ہی اس پوری عمارت کو ایکس وی میزائلوں سے تم تباہ کر سکتے ہو۔سٹاپ رینجر اور ایکس وی میزائل تمہیں ایک آدمی سے مل جائیں گے۔میں تمہیں اس آدمی کا فون نمبر بتا دیتا ہوں تم اسے فون کر کے اپنا نام بتاؤ گے تو وہ یہ دونوں چیزیں تمہاری رہائش گاہ پر پہنچا دے گا۔یہ کوٹھی جس میں تم موجود

ہو اور اس کا سارا سامان یہ سب اس آدمی نے ہی ارینج کیا ہے۔ اوور"۔ سیکشن چیف نے کہا اور اس نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

"یس چیف۔ اوور"...... مارشل نے کہا۔

"انتہائی برق رفتاری اور مہارت سے مشن مکمل کرو۔ جس قدر دیر کرو گے اتنے ہی تمہارے لئے خطرات بڑھ جائیں گے۔ اوور اینڈ آل"...... سیکشن چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارشل نے بٹن آف کر دیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور چیف کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت لہجے میں آواز سنائی دی۔

"مارشل بول رہا ہوں"...... مارشل نے کہا۔

"اوہ۔ کس کالونی سے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"اسٹار کالونی سے"...... مارشل نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سٹاپ رینجر اور ایکس وی میزائل چاہئیں"...... مارشل نے کہا۔

"وہ آپ کی آمد سے پہلے وصول ہو گئے تھے اس لئے آپ کی کوٹھی میں پہنچا دیئے گئے ہیں۔ آپ دائیں کمرے میں بائیں ہاتھ پر لگی ہوئی ٹائلوں میں سے درمیانی ٹائل کو پریس کریں گے تو ایک خفیہ

آہستہ کھل جائے گا جس کی دوسری طرف ایک خفیہ کمرہ ہے۔ اس کمرے میں یہ دونوں چیزیں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... مارشل نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر واقعی جب انہوں نے اس خفیہ کمرے کو کھولا تو یہاں چار ایکس وی میزائل اور سٹاپ رینجر موجود تھے۔ یہ سب عام مشینری کے ڈبوں میں بند تھے اور انہیں کارمن سے کسی سینڈر کمپنی کی طرف سے پاکیشیا میں سٹائل کارپوریشن کے نام پر بک کرایا گیا تھا۔

"دونوں ہی نام فرضی ہوں گے"...... جافن نے کہا اور مارشل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے بعد انہوں نے دوبارہ اس کمرے کو بند کیا اور ایک بار پھر سٹنگ روم میں آ گئے۔

"اب مادام شیری سے بات ہونی چاہئے تاکہ ہم کام شروع کر سکیں"...... مارشل نے کہا اور باقی ساتھیوں کے سر ہلانے پر اس نے بیگ میں سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ ایس ایس مارشل کالنگ۔ اوور"...... مارشل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام شیری اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے مادام شیری کی آواز سنائی دی چونکہ وہ سب مادام شیری کی آواز کو

پہچانتے تھے اس لئے ان سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مادام ہم سیکشن چیف کے حکم پر یہاں پہنچ گئے ہیں اور مشن پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سیکشن چیف کا حکم ہے کہ ہم نے فوری طور پر سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر تباہ اور اس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کا خاتمہ کرنا ہے۔ اس کے سائنسی انتظامات بھی ہو چکے ہیں۔ صرف آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ اوور"...... مارشل نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم کہاں موجود ہو۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"اسٹار کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ میں۔ اوور"۔ مارشل نے جواب دیا۔

"اوکے میں بھی وہیں آ رہی ہوں پھر تفصیل سے بات ہو گی لیکن میں میک اپ میں ہوں اس لئے میں کوڈ ایم ایس استعمال کروں گی۔ اوور"...... مادام شیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ اوور"...... مارشل نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارشل نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہنری جا کر پھاٹک پر رک جاؤ اور پھر مادام شیری کو اندر لے آؤ"...... مارشل نے اپنے ساتھی سے کہا اور وہ خاموشی سے اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد کال بیل بجنے کی آواز

سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک عورت ہنری کے ساتھ اندر داخل ہوئی تو مارشل اور جانسن دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھو اور مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ تم یہاں تک کیسے پہنچے اور تمہارے لئے اس کوٹھی کا بندوبست کس نے کیا ہے"...... مادام شیری نے ان کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تمام انتظامات چیف نے کئے ہیں مادام"...... مارشل نے کہا اور پھر اس نے یہاں پہنچنے، چیف سے گفتگو کے ساتھ ساتھ فون پر کسی آدمی سے ہونے والی گفتگو اور سٹاپ رینجر اور ایکس وی میزائلوں کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی۔

"ہونہہ۔ تو اس بار چیف نے ایسا انتظام کیا ہے کہ تمہیں کسی طرح ٹریس نہ کیا جا سکے۔ گڈ شو"...... مادام شیری نے کہا۔

"اب آپ بتائیں کہ ہمیں سب سے پہلے کیا کرنا ہے۔ اس عمارت کو تباہ کرنا ہے یا اس عمران کو ٹریس کر کے اسے ہلاک کرنا ہے۔ ویسے چیف نے بتایا تھا کہ آپ اس عمارت میں داخل ہوئی تھیں اس طرح آپ کو اس عمارت کے محل وقوع کا علم ہو گا اس لئے میری تجویز تو یہ ہے کہ پہلے اس عمارت کو تباہ کر دیا جائے"۔ مارشل نے کہا۔

"تمہاری تجویز درست ہے لیکن اصل بات میں یہ سوچ رہی ہوں کہ کیا یہ سٹاپ رینجر وہاں موجود مشینری کو زیرو کر بھی سکے گا یا

نہیں"...... مادام شیری نے کہا تو مارشل اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

" مادام۔ سٹاپ رینجر چیف نے خصوصی طور پر ہیڈ کوارٹر سے منگوایا ہے اور یہ لازماً وہ کام کر سکتا ہے جو دنیا کی کوئی اور مشین نہیں کر سکتی اور ایکس وی میزائل بھی اگر کسی بڑی سے بڑی عمارت پر فائر ہو جائے تو سوائے اس عمارت کے جسے خصوصی طور پر ایٹم بم پروف بنایا گیا ہے باقی ہر قسم کی عمارت کو جلا کر راکھ کر دے گا"۔ مارشل نے کہا۔

" اوکے آؤ پھر اپنے مشن کا آغاز اس عمارت سے ہی کرتے ہیں"۔ مادام شیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھے کوٹھی سے نکل کر سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر مادام شیری خود تھی جبکہ سائیڈ سیٹ پر مارشل بیٹھا ہوا تھا اور عقبی سیٹ پر اس کے دو ساتھی جافن اور ہنری موجود تھے۔ ایکس وی میزائل اور سٹاپ رینجر کار کی ڈگی میں رکھ دیئے گئے تھے۔ مختلف سڑکوں سے گذرنے کے بعد کار جیسے ہی ایک سڑک پر مڑی مادام شیری نے کار کی رفتار آہستہ کر دی۔

" اس سڑک پر اس عمارت کا فرنٹ ہے"...... مادام شیری نے کہا تو مارشل اور اس کے ساتھی چوکنا ہو کر بیٹھ گئے اور جب کار اس عمارت کے سامنے سے گذرنے لگی تو مادام شیری نے مارشل کو اس عمارت کی نشاندہی کر دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار سائیڈ روڈ پر

موڑلی۔

" اس عمارت کی عقبی طرف ایک نرسری ہے جہاں دو آدمی موجود تھے جنہیں میرے ساتھی مارٹن نے ہلاک کر دیا تھا اس لئے اب لازماً یہ نرسری خالی پڑی ہو گی اور اصل عمارت بھی اس نرسری کی طرف ہی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں سٹاپ رینجر اور ایکس وی میزائل اسی طرف نصب کرنے چاہئیں"...... مادام شیری نے کار موڑتے ہوئے کہا اور مارشل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار عمارت کے عقب میں جانے والی دیوار کے ساتھ ساتھ ایک لوہے کے پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئی۔ کار رکتے ہی مارشل بھی بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترا اور دوسرے لمحے وہ کسی سرکس کے ماہر کی طرح اچھل کر اس پھاٹک پر چڑھا اور دوسری طرف کود گیا۔ اس کے انداز میں واقعی بے پناہ تیزی اور پھرتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھل گیا اور مارشل نظر آیا۔

" آ جائیے مادام۔ واقعی اس نرسری میں کوئی آدمی نہیں ہے"۔ مارشل نے کہا تو مادام شیری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار موڑی اور اسے اندر کی طرف لے گئی۔ کار کے اندر جاتے ہی مارشل نے پھاٹک بند کر کے اس کا اندر سے کنڈہ لگا دیا۔ مادام نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی اور پھر وہ نیچے اتری۔ اس کے ساتھ ہی جافن اور ہنری بھی نیچے اتر آئے۔

" یہ واقعی اس کام کے لئے آئیڈیل جگہ ہے مادام"...... مارشل

نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران جافن نے کار کے اگنیشن سے چابی نکالی اور اس کی مدد سے ڈگی کھول دی اور اس میں موجود سٹاپ رینجر اور ایکس وی میزائل کے ڈبے اٹھا کر باہر رکھ دیئے سٹاپ رینجر کے ساتھ مارشل دو ایکس وی میزائل لے آیا تھا۔

" ہنری اور جافن تم دونوں ایکس وی میزائلوں کو ان کے لانچروں پر اس طرح نصب کرو گے کہ ڈی چارج بٹن پش کرتے ہی یہ دونوں بیک وقت اس عمارت کے اندر جا گریں جبکہ میں سٹاپ رینجر کو اس عمارت کی دیوار پر ایڈجسٹ کروں گا"۔ مارشل نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

" یس باس"...... ہنری اور جافن نے کہا اور ان دونوں نے میزائلوں کے ڈبے اٹھا کر کاندھوں پر رکھے اور تیزی سے آگے بڑھ گئے۔

" آئیے مادام"...... مارشل نے جھک کر سٹاپ رینجر کا ڈبہ اٹھایا اور پھر وہ مادام شیری سمیت اس عمارت کی عقبی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ دیوار خاصی طویل اور بلند تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ بالکل سپاٹ تھی اور اس پر گرے رنگ کا کوئی خاص قسم کا مصالحہ پلستر کے انداز میں لگایا گیا تھا۔ پوری دیوار مکمل طور پر سپاٹ تھی۔ اس میں نہ کوئی دروازہ تھا نہ کھڑکی اور نہ کوئی روشندان اور نہ ہی کہیں چھوٹا یا بڑا کوئی سوراخ یا رخنہ تھا۔ مارشل نے دیوار کے قریب پہنچ کر سٹاپ رینجر کا ڈبہ نیچے زمین پر رکھا اور پھر اسے کھول کر اس میں موجود مشین کو باہر نکال لیا۔ یہ ایک مستطیل شکل کا باکس تھا

جس کے ساتھ ایک باریک سا برما نصب تھا۔ باکس کی سائیڈوں میں مختلف رنگوں کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ مادام شیری خاموش کھڑی یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہی تھی۔ مارشل نے سٹاپ رینجر اٹھا کر اس کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کیا تو باکس کے اندر ہلکی سی روشنی پھیل گئی۔ مارشل نے برمے کا باریک سرا دیوار پر رکھا اور پھر ایک بٹن دبایا تو برما بجلی کی سی تیزی سے گھومنے لگا اور پھر پلک جھپکنے میں برما دیوار کے اندر غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ بٹن جس کے دبانے سے برما حرکت میں آیا تھا خود بخود آف ہو گیا۔ اب سٹاپ رینجر دیوار کے ساتھ فکس ہو چکا تھا۔ اسی لمحے ہنری اور جافن بھی ان کے قریب آ گئے۔ جافن کے ہاتھ میں ایک ڈی چارجر موجود تھا۔

" یہ لیجئے باس۔ دونوں میزائل نصب ہو چکے ہیں اور ہم نے اینگل بھی چیک کر لئے ہیں"...... جافن نے کہا۔

" کہاں نصب کئے ہیں مجھے دکھاؤ"...... مارشل نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ مادام شیری بھی ان کے ساتھ ہی واپس مڑ گئی اور پھر کافی فاصلے پر انہوں نے زمین پر دو سٹینڈ رکھے ہوئے دیکھے جن پر دو چھوٹے چھوٹے سرخ رنگ کے میزائل نصب تھے۔ ان دونوں کے رخ اوپر کی طرف تھے۔ ان میزائلوں کے عقب میں ایک چپٹا سا باکس تھا اور ایک باکس سے ایک تار نکل کر دوسرے باکس میں جا رہا تھا۔ دوسرے باکس پر ایک چارجر بھی موجود تھا۔ مارشل نے ان کے اینگل چیک کئے۔ تاریں چیک کیں اور پھر چارجر کو چیک کر کے

سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"گڈ۔ یہ ہر لحاظ سے درست نصب ہیں۔ اب اس عمارت کو تباہ ہونے اور جل کر راکھ ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی"۔ مارشل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں تباہی کے دوران یہاں نہیں ٹھہرنا چاہئے۔ یہ اتنی بلند عمارت ہے کہ اس کا ملبہ ادھر بھی گرے گا"۔ مادام شیری نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے مادام اسی لئے تو میں نے چارجر لگوایا ہے۔ ہم اسے دور جا کر تباہ کریں گے تاکہ ہم پر شک بھی نہ ہو سکے"۔ مارشل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں چاہتی ہوں کہ سٹاپ رینجر آن ہوتے ہی یہ میزائل بھی فائر ہو جائیں۔ ان میں وقفہ نہ آئے ورنہ ہو سکتا ہے کہ اس وقفے کے دوران وہ لوگ کوئی انتظام کر لیں"...... مادام شیری نے کہا۔

"مادام۔ اتنا وقفہ تو بہرحال رکھنا ہی پڑے گا کہ ہم یہاں سے کار لے کر دور جا سکیں۔ یہ وقفہ زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ کا ہو گا اور پانچ منٹ میں وہ لوگ کیا کر سکتے ہیں"...... مارشل نے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو"...... مادام شیری نے کہا تو مارشل نے ہنری کو کار باہر لے جانے کا کہا اور ہنری تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف بڑھ گیا۔

"مادام آپ اور جافن بھی کار میں بیٹھ جائیں۔ جب آپ کار

پھاٹک سے باہر لے جائیں گے تو میں سٹاپ رینجر آن کر کے آ کر بیٹھ جاؤں گا اس طرح وقفہ مزید کم ہو سکتا ہے"...... مارشل نے کہا تو مادام شیری، ہنری اور جافن تینوں جا کر کار میں بیٹھ گئے جبکہ مارشل اس دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ ہنری کار لے کر پھاٹک کی طرف بڑھا اور جافن نے پہلے جا کر پھاٹک کھول دیا۔ ہنری کار باہر لے گیا اور اس نے پھاٹک کے باہر لے جا کر کار روک دی۔ جافن نے پھاٹک بند کیا اور پھر آ کر وہ کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد مارشل بھی پھاٹک سے نکل کر کار کی طرف بڑھا اور پھر وہ بھی آ کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا کیونکہ سائیڈ سیٹ پر اس بار مادام شیری بیٹھی ہوئی تھی۔ مارشل کے بیٹھتے ہی ہنری نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی اور پھر وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر واپس اس سڑک پر آ گئے جہاں عمارت کا فرنٹ تھا۔ چونکہ یہ سائیڈ روڈ ون وے تھی اس لئے مجبوراً انہیں یہ لمبا چکر کاٹنا پڑا تھا پھر کچھ فاصلے پر لے جا کر ہنری نے مادام شیری کے کہنے پر کار روک دی۔

"ڈی چارجر کہاں ہے مجھے دو"...... مادام شیری نے مارشل سے کہا تو مارشل نے ڈی چارجر مادام کے ہاتھ میں دے دیا جس جگہ وہ موجود تھے وہاں سے عمارت انہیں صاف نظر آ رہی تھی۔ مادام شیری نے ڈی چارجر پر ایک بٹن پریس کیا تو زرد رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ایکس وی میزائل کام کر رہے ہیں"۔

مادام شیری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرا بٹن پریس کر دیا۔ یہ بٹن پریس ہوتے ہی زرد بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی جھماکے سے دوسرا سرخ رنگ کا بلب جلا اور پھر بجھ گیا۔ اب ان کی نظریں عمارت پر جمی ہوئی تھیں۔ دوسرے لمحے انہوں نے عمارت کے اوپر سے دونوں میزائل اڑ کر آتے ہوئے دیکھ لئے۔ ان کی رفتار بے حد تیز تھی اور پھر وہ دونوں نیچے گر کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں ابھریں اور پھر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر عمارت کے اندر سے آگ کا ایک بڑا سا شعلہ آسمان کی طرف بلند ہوا۔ بالکل اسی طرح جس طرح آتش فشاں پھٹنے سے لاوا اوپر کو اٹھتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف گرد اور دھواں سا چھا گیا۔

"وہ مارا۔ ویری گڈ۔ چلو لے چلو کار"...... مادام شیری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ہنری نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھائی اور پھر بجلی کی سی تیزی سے وہ اسے موڑ کر آگے لے جانے لگا۔ ان سب کے چہرے مسرت سے کھلے پڑ رہے تھے کیونکہ انہوں نے اپنا پہلا مشن انتہائی کامیابی سے مکمل کر لیا تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا جبکہ بلیک زیرو کچن میں اس کے لئے کافی تیار کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو کچن سے باہر آیا اور اس نے کافی کی ایک تیار شدہ پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی اٹھائے وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"تو جس طرح مادام شیری یہاں سے فرار ہوئی تھی ویسے ہی وہ رانا ہاؤس سے بھی فرار ہو گئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہاں سے وہ فرار نہیں ہوئی بلکہ ہماری مجبوری کا فائدہ اٹھا کر باقاعدہ گئی ہے اور میں نے اسے خود لے جا کر مین مارکیٹ چھوڑا تھا"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"مادام شیری ہے ہی ایسی عمران صاحب۔ مجھے آج تک اس بات پر افسوس ہے کہ وہ یہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی۔

بہر حال جہاں تک میرا خیال ہے وہ سیماب صفت عورت ہے اس لئے وہ بہت جلد پھر ادھر آئے گی ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہماری سیکرٹ سروس کیا کر رہی ہے۔ کوئی رپورٹ ہی نہیں آ رہی" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صرف قدوقامت سے تو ظاہر ہے کسی کو اتنے بڑے اور گنجان آباد شہر میں تلاش نہیں کیا جا سکتا" ..... بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کے سپیشل گروپ کی آمد کے بارے میں بھی کوئی اطلاع نہیں ہے" ..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کوئی مشکوک آدمی ابھی تک سامنے نہیں آیا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے ولی را ولی می شناسد کی طرح جولیا کو اس مادام شیری کی تلاش پر لگایا جائے اس بار باقی ساری ٹیم تو کام کر رہی ہے جبکہ جولیا صرف رپورٹیں دینے اور رپورٹیں لینے میں مصروف ہے اس لئے مادام شیری ٹریس نہیں ہو رہی" ..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"صالحہ تو کام کر رہی ہے" ..... بلیک زیرو نے کہا۔

"جولیا نے اسے صفدر کے ساتھ رکھنے کی بجائے تنویر کے ساتھ رکھا ہوا ہے اور جہاں تنویر ہو وہاں بیچاری صالحہ کیا کر سکتی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی بے اختیار مسکرا

دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک آپریشن روم میں یکلخت ایسی آواز ابھری جیسے کوئی بڑا سا مینڈک ٹرا رہا ہو اور یہ آواز سنتے ہی عمران اور بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑے۔ بلیک زیرو نے بجلی کی سی تیزی سے میز کے کنارے پر موجود بہت سے بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کیا تو سامنے دیوار پر ایک سکرین روشن ہو گئی اور چند لمحوں تک تو اس پر جھماکے سے ہوتے رہے پھر ایک منظر ابھر آیا اور یہ منظر دیکھتے ہی عمران اور بلیک زیرو دونوں ہی بے اختیار کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ منظر میں عقبی نرسری کی طرف سے دانش منزل کی عقبی دیوار نظر آ رہی تھی اور ایک غیر ملکی عقبی دیوار میں کوئی چیز فٹ کر رہا تھا۔ کوئی باکس نما چیز جبکہ اس کے ساتھ ہی ایک غیر ملکی عورت بھی کھڑی تھی۔

"اوہ۔ اوہ یہ تو مادام شیری ہے۔ جلدی کرو ایس ڈی مشین آن کر دو۔ یہ یقیناً حفاظتی سسٹم فیل کر رہے ہیں۔ جلدی کرو۔ فوراً"۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا ایک دروازے میں غائب ہو گیا۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا سکرین کو دیکھ رہا تھا۔ دیوار کے ساتھ مشین نصب کر کے جیسے ہی وہ آدمی پیچھے ہٹا دو اور غیر ملکی بھی عقب سے چلتے ہوئے ان کے قریب آ گئے اور پھر ان میں سے ایک نے ایک ڈی چارجر اس مشین نصب کرنے والے کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اسی لمحے کھٹاک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ان کی گفتگو سنائی دینے لگی۔ بلیک زیرو نے ایس

دی مشین آن کر دی تھی۔ پھر وہ چاروں مڑے تو عمران تیزی سے بلیک زیرو والی کرسی کی طرف گیا اور اس نے تیزی سے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور سکرین ایک لمحے کے لئے ایک جھماکے سے بند ہوئی پھر ایک جھماکے سے دوبارہ روشن ہو گئی۔ اب اس سکرین پر عقبی طرف کی پوری نرسری نظر آ رہی تھی۔ وہ چاروں ایک جگہ جا کر رکے تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہاں زمین پر سٹینڈ پر باقاعدہ میزائل نصب تھے۔ اسی لمحے بلیک زیرو بھی واپس آ گیا۔

" یہ کیا ہو رہا ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے بھی سکرین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" دانش منزل کو مکمل طور پر تباہ کرنے کی کارروائی ہو رہی ہے۔ یہ دنیا کے انتہائی خوفناک اور تباہ کن میزائل ہیں۔ ایکس وی میزائل اور اب مجھے یقین ہے کہ جو مشین دیوار کے ساتھ نصب کی گئی ہے وہ دانش منزل کے حفاظتی نظام کو آف کر دے گی اس کے بعد یہ میزائل فائر ہوں گے اور دانش منزل تباہ ہو جائے گی"۔ عمران نے اس طرح کمنٹری شروع کر دی جیسے وہ ٹی وی پر کسی فلم کے آنے والے اہم سین کے بارے میں دیکھنے والوں کو بریف کر رہا ہو۔

" پھر کیا ہم دیکھتے رہیں گے۔ میں عقب میں جا رہا ہوں"۔ بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

" جلدی مت کرو بلیک زیرو ورنہ سارا کھیل خراب ہو جائے گا۔

فکر مت کرو ایس دی مشین آن ہو جانے کے بعد عقبی طرف کی مشین ہماری مرضی کے بغیر کام نہ کر سکے گی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو رک گیا۔ وہ آدمی جس نے مشین نصب کی تھی وہ اب ان میزائلوں پر جھکا ہوا تھا اور ان کی چیکنگ کر رہا تھا۔

" بلیک زیرو۔ تھری ون بھی آن کر دو۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا آپریشن روم کے ایک کونے میں موجود مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تیزی سے مشین پر موجود کور ہٹایا اور پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین آن ہوتے ہی کمرے میں سائیں سائیں کی آواز سنائی دینے لگی۔

" اوکے اب جا کر سپیشل سسٹم آن کر دو لیکن اس کی پاور تھری ایکس محدود کر دینا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

" تھری ایکس پر۔ لیکن"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

" میں انہیں یہ تاثر دینا چاہتا ہوں کہ ان کا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ جاؤ اور جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو بلیک زیرو خاموشی سے ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ادھر سکرین پر مادام شیری ایک آدمی سمیت کار میں بیٹھ رہی تھی جبکہ دوسرا آدمی پھاٹک کی طرف بڑھ رہا تھا اور مشین نصب کرنے والا آدمی دوبارہ دیوار کی طرف آ رہا تھا۔ پھر اس نے دیوار کے قریب پہنچ کر اس مشین کا ایک بٹن پریس کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا جبکہ کار اب پھاٹک سے نکل کر سکرین سے غائب ہو گئی تھی۔

اسی لمحے بلیک زیرو واپس آ گیا۔

"آؤ اب برآمدے میں کھڑے ہو کر دانش منزل کی تباہی کا منظر دیکھیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر کبیدگی کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ بولا کچھ نہیں اور پھر وہ عمران سمیت آپریشن روم سے نکل کر برآمدے میں آ کر کھڑے ہو گئے تقریباً پندرہ منٹ بعد اچانک انہیں سائیں سائیں کی تیز آوازیں سنائی دیں اور پھر دونوں میزائل صحن کے عین درمیان میں آ کر گرے۔ اس کے ساتھ ہی خوفناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور پھر دونوں میزائل پھٹ گئے اور ان سے نکلنے والے شعلے آتش فشاں کے لاوے کی طرح اوپر آسمان کی طرف اٹھتے چلے گئے اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑا یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا جبکہ بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"یہ کیا ہوا ہے عمران صاحب۔ یہ تو صرف میزائل ہی پھٹے ہیں۔ عمارت کو تو کچھ نہیں ہوا"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تھری ایس پاور کا ہی کمال ہے بلیک زیرو۔ اس نے نہ صرف ان میزائلوں کو عمارت کے اوپر پہنچتے ہی ان کا اینگل تبدیل کر دیا بلکہ عمارت کے گرد ایسی ریز بھی پھیل گئیں کہ اب یہ میزائل عمارت کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکتے تھے اس لئے یہ پھٹے ضرور لیکن تم نے

دیکھا کہ عمارت کو خراش تک نہیں آئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تو وہ سمجھ جائیں گے کہ ان کا مشن ناکام ہو گیا ہے۔ ویسے انہیں ہمیں پہلے ہی پکڑ لینا چاہئے تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"آؤ اب انہیں گھیرنے کا کام کریں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھا اس مشین کی طرف گیا جو کونے میں موجود تھی اور جس میں سے سائیں سائیں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ عمران نے اس کے کئی بٹن یکے بعد دیگرے پریس کرنے شروع کر دیئے تو اس مشین کے درمیان ایک سکرین روشن ہو گئی اور چند لمحوں بعد ایک جھماکے سے اس پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ منظر ایک سڑک کا تھا جہاں خاصی ٹریفک تھی اور اس ٹریفک کے درمیان سیاہ رنگ کی ایک نئے ماڈل کی کار بھی دوڑی چلی جا رہی تھی۔ سکرین پر اس کار کے گرد سفید رنگ کا ایک ہلکا سا ہالہ نظر آ رہا تھا۔ یہ وہی کار تھی جو عقبی نرسری میں موجود تھی اور جس میں مادام شیری اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران اور بلیک زیرو دونوں خاموش کھڑے دیکھتے رہے۔ کار مسلسل سکرین پر نظر آ رہی تھی اور پھر کار اسٹار کالونی میں داخل ہو گئی تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی اور تھوڑی دیر بعد کار ایک کوٹھی کے بڑے سے گیٹ کے سامنے رک گئی۔

"کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ۔ تو یہ ہے ان کا نیا اڈہ"...... عمران

نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس نے میز پر موجود ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف کالنگ۔ جو ممبر اسٹار کالونی کے قریب ہو وہ جواب دے۔ اوور"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ نعمانی اٹنڈنگ یو چیف۔ میں اور چوہان اسٹار کالونی کے قریب موجود ہیں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد نعمانی کی آواز سنائی دی۔

"تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹلز ہیں۔ اوور"۔ عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"یس چیف۔ اوور"...... نعمانی نے جواب دیا۔

"اسٹار کالونی کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دو اور پھر باہر انتظار کرو۔ میں عمران کو وہاں بھیج رہا ہوں۔ باقی کارروائی عمران مکمل کرے گا۔ پوری طرح محتاط رہنا کوٹھی میں شیڈاگ کے ایجنٹ موجود ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم عقبی نرسری میں جا کر وہ مشین اٹھا کر زیرو روم میں رکھ دو تاکہ اس کی بھی تفصیلی چیکنگ ہو سکے۔ میں اس مادام شیری کی زیارت کے لئے تیسری بار جا رہا ہوں اور تیسری بار آخری ہوتی

ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تیسری بار آخری۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"تین بارہاں کہی جاتی ہے اور تیسری بار آخری ہوتی ہے۔ پھر باقی ساری عمر آدمی اس تیسری بار کو ہی کوستا رہ جاتا ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"مادام آپ وہاں سے بڑی جلدی روانہ ہو گئیں۔ میں چاہتا تھا کہ اس عمارت کی تباہی کو مکمل طور پر دیکھ لیتا"...... کوٹھی پہنچتے ہی مارشل نے کہا۔

"تمہارا مطلب تھا کہ ہم مقامی پولیس کے ہاتھ لگ جاتے"۔ مادام شیری نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں۔ سوری مادام آپ واقعی انتہائی گہرائی میں سوچتی ہیں۔ آئی ایم سوری۔ مجھے اس بات کا خیال ہی نہ آیا تھا"...... مارشل نے فوراً ہی معذرت کر لی۔

"مادام ٹھیک کہہ رہی ہیں مارشل۔ اس پورے علاقے کو پولیس نے گھیر لینا تھا اور ظاہر ہے پھر وہاں موجود ہر آدمی کی تفصیلی چیکنگ ہوتی اس طرح ہم پھنس جاتے۔ تباہی تو بہرحال ہو گئی۔ تباہی کے آثار تو ہم نے دیکھ ہی لئے تھے"...... ہنری نے کہا اور مارشل نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مادام اگر آپ اجازت دیں تو میں سیکشن چیف کو اس کی رپورٹ دے دوں"...... مارشل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں ضرور دے دو"...... مادام شیری نے کہا تو مارشل اٹھا اور اس نے بیگ میں سے باکس باہر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ باکس پر موجود ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور پھر چند لمحوں بعد ایک جھماکے سے وہ بلب مسلسل جلنے لگا۔

"مارشل بول رہا ہوں چیف۔ اوور"...... مارشل نے بلب کے مسلسل جلتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے سیکشن چیف کی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ہے چیف۔ اوور"...... مارشل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ کیسے۔ تفصیلی رپورٹ دو۔ اوور"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا اور مارشل نے شروع سے لے کر آخر تک پوری تفصیل بتا دی۔

"اب تم کہاں موجود ہو۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"اسی رہائش گاہ پر جس کا بندوبست آپ نے کیا تھا۔ اوور"۔

مارشل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں اس لئے حیرت جھلکنے لگی تھی کہ اسے چیف کے اس سوال کی سمجھ ہی نہ آئی تھی۔

"اس رہائش گاہ سے ایک خفیہ راستہ جاتا ہے کیا تمہیں اس بارے میں معلوم ہے۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ یہاں اس بارے میں ایک کاغذ موجود تھا جس پر ساری تفصیل لکھی ہوئی تھی۔ یہ راستہ یہاں سے دو کوٹھیاں چھوڑ کر تیسری کوٹھی تک جاتا ہے اور وہ کوٹھی بھی ہمارے لئے بک کرائی گئی ہے۔ اوور"...... مارشل نے کہا۔

"تو تم مادام شیری سمیت اس متبادل کوٹھی میں پہنچ جاؤ اور تمہارے پاس تھری ون مشین موجود ہے اسے یہاں کسی جگہ نصب کر دو اس طرح تم وہاں بیٹھ کر اس کوٹھی میں اور اس کے ارد گرد کی چیکنگ کر سکتے ہو۔ فوری طور پر یہ رہائش گاہ چھوڑ کر وہاں شفٹ ہو جاؤ۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"چیف۔ میں مادام شیری بول رہی ہوں۔ یہ ہدایات آپ نے کیوں دی ہیں۔ کیا یہاں کوئی خطرہ ہے۔ اوور"...... مادام شیری نے ہاتھ اٹھا کر مارشل کو بولنے سے منع کرتے ہوئے خود بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اتنا نہیں جانتی جتنا میں جان گیا ہوں۔ اس عمارت کی تباہی کے بعد پوری

سیکرٹ سروس تم لوگوں کی تلاش میں نکل کھڑی ہو گی اور یہ رہائش گاہ وہ کسی بھی وقت ٹریس کر سکتے ہیں جس کار میں جا کر تم نے واردات کی ہے اسے بھی اس کوٹھی میں چھوڑ دو اور وہاں جا کر نئی کار لے لینا۔ مجھے یقین ہے کہ جلد یا بدیر سیکرٹ سروس اس کوٹھی تک پہنچ جائے گی اور ان کا طریقہ کار یہی ہے کہ وہ پہلے کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں گے پھر اندر آئیں گے اس طرح دوہرا فائدہ ہو جائے گا۔ تم بھی ان کے ہاتھوں بچ جاؤ گے اور وہ لوگ بھی تمہارے قابو میں آجائیں گے کیونکہ جیسے ہی وہ لوگ اندر داخل ہوں تم نے باہر سے ایک بار پھر گیس فائر کر دینی ہے اور پھر اندر جا کر انہیں ہلاک کر دینا ہے اور سنو اس بات کے چکر میں نہ رہنا کہ آنے والا ایک آدمی ہے یا دو۔ جو بھی اندر آئے اسے ہلاک کر دو جو باہر نظر آئے اسے بھی ہلاک کر دو۔ ان کے خاتمے کے بعد لازماً اور ایجنٹ وہاں پہنچیں گے اور اس انداز میں اگر تم نے کام کیا تو تم ان سب کا آسانی سے خاتمہ کر لینے میں کامیاب رہو گے۔ اس طرح تمہیں انہیں تلاش کرنے کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔ اوور"۔ چیف نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ چیف۔ آپ نے واقعی کمال ذہانت سے کام لیا ہے۔ یہ واقعی ان کے لئے انتہائی خوبصورت ٹریپ ثابت ہو گا۔ اوور"...... مادام شیری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم فوری طور پر اس تجویز پر عمل کرو جس قدر دیر کرو گی اتنا ہی

نقصان ہو گا۔ جلدی کرو کیونکہ یہ لوگ انتہائی تیزی سے کام کرتے ہیں۔ اوور اینڈ آل ۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارشل نے باکس کا بٹن آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اپنے پورے سامان سمیت متبادل کوٹھی میں شفٹ ہو چکے تھے۔ خفیہ راستہ بند کر دیا گیا لیکن یہاں آنے سے پہلے مارشل نے ایک چھوٹا سا باکس بڑے کمرے کے ایک کونے میں نصب کر دیا تھا۔ یہ تھری ون مشین تھی اور یہ ایسی مشین تھی کہ جب تک خصوصی طور پر اسے دیکھا نہ جائے یہ عام حالات میں چیک نہ ہو سکتی تھی۔

اب وہ اس متبادل کوٹھی کے ایک کمرے میں ایک چھوٹی سی مشین کو سامنے رکھے بیٹھے ہوئے تھے۔ مشین میں سے روشنی نکل کر سامنے دیوار پر پڑ رہی تھی جہاں ایک کافی بڑی سکرین روشن ہو گئی تھی۔ اس سکرین کے سنٹر میں تو اس پہلے والی کوٹھی کے اس کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا جہاں وہ مشین نصب تھی۔ اس کے گرد سکرین چار حصوں میں تقسیم تھی جن میں ہر ایک حصے میں کوٹھی کے چاروں طرف کا بیرونی منظر نظر آ رہا تھا اور ان سب کی نظریں سکرین کے اس حصے پر جمی ہوئی تھیں جس میں فرنٹ کا منظر نظر آ رہا تھا۔

ہنری اور جافن تم دونوں گیس پسٹل لے کر تیار رہو۔ مارشل نے کہا تو ہنری اور جافن دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اچانک سکرین پر دائیں طرف سے

دو آدمی پیدل چل کر کوٹھی کی طرف بڑھتے دکھائی دیئے اور ان کا انداز دیکھ کر وہ سب چونک پڑے۔ ان دنوں کے ہاتھ جیبوں میں تھے اور ان کے قدوقامت اور ان کے چلنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔

چیف کا خیال درست ثابت ہو رہا ہے مارشل۔ مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں سیکرٹ سروس کے آدمی ہیں ۔۔۔۔۔ مادام شیری نے کہا۔

یس مادام۔ چیف بے حد ذہین ہے ۔۔۔۔۔ مارشل نے جواب دیا اور اسی لمحے انہوں نے دیکھا کہ ان دونوں نے کوٹھی کے سامنے سے گزرتے ہوئے اچانک جیب سے چھوٹے اور چپٹی نال کے پسٹل نکالے اور پلک جھپکنے میں انہوں نے فائر کھول دیئے۔ وہ چل ویسے ہی رہے تھے لیکن ان کے پسٹلز سے سرخ رنگ کے کیپسول نکل کر کوٹھی کے اندر گر رہے تھے۔ چند کیپسول فائر کرنے کے بعد ان دونوں نے پسٹلز جیبوں میں ڈالے اور اسی طرح آگے بڑھ گئے اور پھر سکرین سے آؤٹ ہو گئے۔

اب یہ کچھ دیر بعد کوٹھی کے اندر داخل ہوں گے ۔۔۔۔۔ مارشل نے کہا اور مادام شیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہنری اور جافن تم دونوں جاؤ۔ یہ لوگ جیسے ہی اندر داخل ہوں تم نے بھی اندر گیس فائر کر دینی ہے۔ اس کے بعد تم نے وہیں رکنا ہے۔ تمہارے پسٹلز میں جو کیپسول ہیں اس گیس کے اثرات انسانی جسم میں دو گھنٹوں تک رہتے ہیں اس طرح یہ ''

گھنٹوں تک ہوش میں نہ آ سکیں گے اس کے بعد ان دو گھنٹوں میں جو بھی اندر داخل ہو گا تم نے پھر گیس فائر کر دینی ہے جب ہمیں یقین ہو جائے گا کہ اب مزید لوگ نہیں آ سکتے تو پھر ہم سب اندر جائیں گے اور ان کا شکار کھیلیں گے"...... مارشل نے کہا۔

"لیکن باس۔چیف نے تو کہا ہے کہ ان کو ساتھ ساتھ ہلاک کرتے رہو"...... ہنری نے کہا لیکن مارشل کے جواب دینے سے پہلے تین آدمی سکرین پر نظر آئے تو مادام شیری بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔اوہ۔یہ تیسرا تو عمران ہے۔اوہ۔اوہ۔ویری گڈ۔تو یہ بھی قابو میں آ گیا۔سنو جیسے ہی یہ تینوں اندر داخل ہوں تم نے گیس فائر کر دینی ہے۔جلدی جاؤ اور گیس فائر کرنے کے بعد تم دونوں نے واپس یہاں آ جانا ہے۔ہم سب گیس ختم ہونے پر اندر جائیں گے"۔ مادام شیری نے کہا تو وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ وہ تینوں کوٹھی کے باہر کھڑے اس طرح آپس میں باتیں کر رہے تھے جیسے وہاں اتفاقاً ان کی ملاقات ہو گئی ہو اور وہ آپس میں باتیں کر رہے ہوں۔پھر اچانک ایک آدمی تیزی سے مڑا اور بجلی کی سی تیزی سے پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا جبکہ باقی دو ویسے ہی کھڑے باتیں کرتے رہے۔چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور یہ دونوں بھی تیزی سے اندر داخل ہوئے تو سکرین سے آؤٹ ہو گئے لیکن مادام شیری اور مارشل دونوں ہی خاموش بیٹھے دیکھتے رہے۔چند لمحوں بعد ہنری اور جافن دونوں سکرین پر نظر آنے لگے۔

ان دونوں کے ہاتھوں میں گیس پسٹلز تھے اور انہوں نے پھاٹک کے قریب کھڑے ہو کر انتہائی برق رفتاری سے گیس پسٹلز سے کیپسول اندر فائر کرنے شروع کر دیئے اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھ گئے۔

"ویری گڈ۔اب یہ عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش ہو چکے ہوں گے"۔مادام شیری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب پانچ منٹ بعد ہم جائیں گے اور ان تینوں کا خاتمہ کر دیں گے"۔مارشل نے کہا۔

"اوہ نہیں۔میں اس عمران کو باندھ کر پہلے اسے ہوش میں لانا چاہتی ہوں"...... مادام شیری نے کہا۔

"سوری مادام۔ایسا ممکن نہیں ہے جب چیف نے حکم دے دیا ہے کہ انہیں فوری ہلاک کرنا ہے تو پھر حکم کی تعمیل ہو گی"۔ مارشل نے کہا۔

"شٹ اپ۔جیسے میں کہہ رہی ہوں ویسے ہی ہو گا۔سمجھے۔میں انہیں بتانا چاہتی ہوں کہ ان کی موت کس کے ہاتھوں سے آ رہی ہے"۔مادام شیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"او کے مادام۔جیسے آپ کہیں"...... مارشل نے کہا اور مادام شیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نعمانی کے ساتھ کوٹھی کے باہر موجود تھا۔ چوہان پھاٹک پر چڑھ کر اندر اتر گیا تھا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا تو عمران اور نعمانی تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔

"عمران صاحب۔ کوٹھی خالی ہے"...... چوہان نے پھاٹک کو بند کرتے ہوئے کہا لیکن اس نے کنڈہ نہ لگایا تھا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نے چند لمحوں میں ساری کوٹھی بھی گھوم لی ہے یا تمہاری آنکھوں میں کوئی خفیہ لینز لگے ہوئے ہیں جن کی مدد سے تم نے ساری کوٹھی چیک کر لی ہے"...... عمران نے کہا تو چوہان اور نعمانی دونوں ہنس پڑے۔

"مجھے یہی احساس ہو رہا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"ظاہر ہے اندر موجود افراد بے ہوش ہوں گے اس لئے تمہیں یہ احساس ہو رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو"...... چوہان نے کہا۔ وہ تینوں کوٹھی کی اندرونی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پورچ میں ایک کار موجود تھی اور عمران نے دیکھ لیا تھا کہ یہ وہی کار تھی جس میں مادام شیری اور اس کے ساتھیوں نے دانش منزل میں واردات کی تھی اس لئے عمران مطمئن تھا کہ یہ سب اندر بے ہوش پڑے ہوں گے لیکن ابھی وہ پورچ تک پہنچے ہی تھے کہ اچانک انہیں اپنے عقب میں چٹک چٹک کی مخصوص آوازیں سنائی دیں اور وہ تیزی سے مڑے تو انہوں نے اپنے قریب ہی سرخ رنگ کے کیپسول گرتے دیکھے۔

"سانس روک لو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی اپنا سانس روک لیا لیکن سانس روکنے کے باوجود اسے یوں احساس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا ہو۔ اس نے اپنے ذہن کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کے ذہن پر سیاہ بادل سے پھیلتے چلے گئے اور آخری احساس بھی اسے یہی ہوا کہ وہ لڑکھڑا کر نیچے گر رہا ہے۔ پھر جس طرح تاریک بادلوں میں بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کی لہریں نمودار ہوئیں اور پھر یہ روشنی تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہو گیا کہ وہ کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کا جسم رسیوں سے بندھا ہوا ہے۔ اس نے ادھر ادھر نظریں گھمائیں تو ساتھ ہی کرسیوں پر نعمانی اور چوہان بھی اسی طرح

کرسیوں پر رسیوں سے جکڑے ہوئے موجود تھے۔ ایک آدمی آخر میں بیٹھے ہوئے چوہان کی ناک سے ایک بوتل لگائے ہوئے تھا۔ پھر اس آدمی نے بوتل ہٹادی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا اور پھر وہ مڑ کر اس بڑے سے کمرے کے اندرونی طرف بڑھ گیا۔ یہ کمرہ تہہ خانے کے انداز میں بنا ہوا تھا۔ اس آدمی کے جاتے ہی چوہان کے ساتھ بیٹھا ہوا نعمانی اور پھر چند لمحوں بعد چوہان بھی ہوش میں آ گیا۔

"یہ کیا ہوا عمران صاحب۔ کیا انہیں پہلے ہی ہماری آمد کی خبر تھی"...... نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لگتا تو ایسے ہی ہے"...... عمران نے کہا۔ گو وہ باتیں کر رہا تھا لیکن اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈ پوری تیز رفتاری سے رسی کاٹنے میں مصروف تھے۔ پھر جیسے ہی اس کی رسیاں کٹیں اسی لمحے دروازہ کھلا اور مادام شیری اور اس کے ساتھ تین آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان تینوں میں سے ایک وہ تھا جس نے انہیں ہوش دلایا تھا۔

"تم نے دیکھا عمران کہ میں نے تمہیں کس طرح ٹریپ کر لیا ہے اور اب تم بے بس بیٹھے ہوئے ہو"...... مادام شیری نے اندر داخل ہوتے ہی بڑے فاخرانہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور سامنے پڑی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ اس کے باقی ساتھی اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے تھے۔

"تمہیں ہماری آمد کا پہلے سے کیسے علم ہو گیا تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ ذہانت ہمارے سیکشن چیف کی ہے۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گا پاکیشیا سیکرٹ سروس پاگل کتوں کی طرح ہماری تلاش میں نکل کھڑی ہو گی اس لئے اس نے ہمیں فوراً متبادل کوٹھی میں جانے اور تمہاری نگرانی کرنے کا کہا اور دیکھو اس کے کہنے کے مطابق تم اس وقت یہاں بے بس بندھے ہوئے بیٹھے ہو اور یہ تمہارے دونوں ساتھی بھی یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی ہیں۔ اس طرح ہمارے دونوں مشن مکمل ہو گئے ہیں"...... مادام شیری نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔ چوہان اور نعمانی مادام شیری کی ہیڈ کوارٹر والی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے تھے۔

"تم کس عمارت کی بات کر رہی ہو"...... عمران نے دانستہ اس طرح چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا جیسے اسے معلوم ہی نہ ہو کیونکہ وہ نعمانی اور چوہان کے سامنے یہ اقرار کیسے کر سکتا تھا کہ وہ بھی ایکسٹو کے ساتھ اس عمارت میں موجود تھا۔

"وہی عمارت۔ جہاں تم اور تمہارا استاد رہتا ہے۔ جہاں سے میں فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی تھی"...... مادام شیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تم زیرو ہاؤس کی بات کر رہی ہو اور بقول تمہارے تم

نے اسے تباہ کر دیا ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا کیونکہ دارالحکومت میں زیرو ہاؤس نام کی ایسی عمارت واقعی موجود تھی جسے خاص خاص موقعوں پر ہی استعمال کیا جاتا تھا اس لئے عمران نے زیرو ہاؤس کا نام لیا تھا تاکہ نعمانی اور چوہان دونوں مطمئن ہو جائیں۔

"تم اسے جو مرضی آئے نام دے دو۔ بہرحال وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے اور وہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے"...... مادام شیری نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا تو تم لوگ صرف خواب ہی دیکھ سکتے ہو۔ سمجھیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ بھی ہے بہرحال ہمارا مشن مکمل ہو گیا ہے اور اب تم تینوں کے خاتمے کے بعد ہمارا مین مشن بھی مکمل ہو جائے گا۔ باقی جو ممبرز رہ جائیں گے ان کا بھی خاتمہ کر دیا جائے گا"...... مادام شیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"تم نے بتایا ہے کہ تم نے اپنے سیکشن چیف کو رپورٹ دے دی ہے اور جب بعد میں تمہارے سیکشن چیف کو علم ہو گا کہ تم نے اس سے غلط بیانی کی ہے تو تمہارا اور تمہارے اس سپیشل سیکشن کا کیا حشر ہو گا۔ ہم تو بندھے ہوئے ہیں تم اپنے آدمیوں سمیت وہاں جا کر چیکنگ کر سکتی ہو اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے"...... عمران

نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں چیکنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے اسے تباہ ہوتے دیکھا ہے"...... مادام شیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس نے مشین پسٹل کا رخ عمران کی طرف کر دیا تھا اور اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ عمران نے گو اس دوران ناخنوں میں موجود بلیڈوں کی مدد سے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسیاں تو کاٹ لی تھیں لیکن ظاہر ہے مکمل طور پر آزاد ہونے کے لئے اس کے جسم کے گرد موجود رسیاں بھی علیحدہ ہونا ضروری تھیں اور ایسا اس وقت ہو سکتا تھا جب یہ چاروں اس کمرے سے باہر جاتے لیکن عمران کی کوشش کے باوجود وہ باہر جانے پر کسی طرح بھی آمادہ نہ ہو رہے تھے۔

"اوکے۔ اگر تم احمق بننے میں ہی خوش ہو تو چلاؤ گولی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا البتہ اس نے اپنا دایاں ہاتھ آہستہ سے رسیوں کے اندر سے اس طرح سیدھا کر لیا تھا کہ اس کا رخ مادام شیری کی طرف تھا۔ اس کے کوٹ کی آستین میں آخری حربے کے طور پر بلیو پن مارکر موجود تھا اور اب وہ اس بلیو پن مارکر کے ذریعے ہی اپنا دفاع کرنا چاہتا تھا۔

"مارشل تم جا کر اس عمارت کا راؤنڈ لگا آؤ۔ جس یقین سے یہ شخص بات کر رہا ہے ضرور کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہے"...... اچانک مادام شیری نے مڑ کر اپنے ساتھی سے کہا۔

"چھوڑیں مادام۔ آپ نے تو پہلے ہی کافی وقت ضائع کر دیا ہے۔ ان کو ختم کرو اگر وہ عمارت بقول اس کے تباہ نہیں بھی ہوئی تو اسے دوبارہ بھی تباہ کیا جا سکتا ہے۔ ان کا خاتمہ تو کر دیں"۔ مارشل نے جواب دیا لیکن اسی دوران عمران اپنی انگلیوں سے آستین کی سائیڈ میں باہر کو نکلے ہوئے دھاگے کو مخصوص انداز میں کھول کر کھینچ چکا تھا اور اس طرح کوٹ کی آستین پر جہاں نمائشی بٹن لگے ہوئے ہوتے ہیں ان کے نیچے موجود بلیو پن مارکر اوپن ہو چکی تھی۔

"ہاں۔ تمہاری یہ بات درست ہے"...... مادام شیری نے مڑتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے عمران نے اپنے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو مادام شیری یکلخت اس طرح چیختی ہوئی نیچے گری جیسے کسی نے اسے اٹھا کر پشت کے بل نیچے پھینک دیا ہو۔

"کیا ہوا مادام"...... مارشل اور اس کے ساتھیوں نے چونک کر اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا لیکن عمران کا ہاتھ مسلسل کام کر رہا تھا۔ نتیجہ یہ کہ پلک جھپکنے میں مارشل اور اس کے دونوں ساتھی بھی مادام شیری کی طرح چیختے ہوئے نیچے گرے اور پھر ساکت ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے تیزی سے اپنے جسم کے گرد موجود رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ نعمانی اور چوہان حیرت سے عمران کو ایسا کرتے دیکھ رہے تھے اور انہیں حقیقتاً یہ معلوم نہ ہو سکا تھا کہ عمران نے کس طرح ان چاروں کو نیچے گرایا ہے لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے رسیاں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے کھلی

ہوئی رسی اٹھائی اور پھر جس قدر تیزی سے اس نے رسیاں کھولی تھیں اس سے زیادہ تیزی سے اس نے مادام شیری اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ ان کے عقب میں کر کے انہیں رسیوں سے باندھ دیا۔ اس کے بعد اس نے تیزی سے نعمانی اور چوہان کی رسیاں خنجر سے کاٹ دیں۔

"ان چاروں کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دو"۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر خود بھی ان کے ساتھ اس کام میں شامل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چاروں کرسیوں پر باندھے جا چکے تھے۔

"تم چوہان کے ساتھ جا کر خفیہ راستہ تلاش کرو۔ اس کے متبادل پوائنٹ پر پہنچو اور وہاں کی صورت حال دیکھو۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں ان کے اور ساتھی بھی موجود ہوں"...... عمران نے نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے"...... نعمانی نے کہا اور پھر وہ چوہان کو ساتھ لے کر کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ عمران سامنے پڑی ہوئی کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ چاروں جلد ہی ہوش میں آجائیں گے کیونکہ بلیو پن مارکر سے نکلنے والی خصوصی ریز کا اثر زیادہ سے زیادہ دس منٹ تک ہوتا ہے اس لئے تو اس نے انہیں باندھنے میں جلدی کی تھی اور پھر وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد ہی باری باری ان چاروں کو ہوش آتا چلا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے"...... مادام شیری نے

ہوش میں آتے ہی چونک کر کہا۔

" میں نے آپ کو کہا تھا مادام شیری کہ ان کا فوری خاتمہ کر دیں"...... ساتھ بیٹھے ہوئے مارشل نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" لیکن یہ تو بندھے ہوئے تھے۔ یہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا"۔ مادام شیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ اب تم سے اس عمارت کے بارے میں باتیں ہو سکتی ہیں۔ ویسے میں نے غلط نہیں کہا تھا۔ وہ عمارت ابھی ویسے ہی موجود ہے جیسے پہلے تھی۔ تمہارے ایکس دی میزائلوں کا رخ تبدیل کر دیا گیا تھا اس لئے وہ عمارت کے صحن میں گرے اور باقی عمارت کے گرد مخصوص ریز پھیلا دی گئی اس وجہ سے وہ عمارت محفوظ رہی البتہ تم نے کار میں بیٹھ کر جو کچھ دیکھا تھا وہ ان میزائلوں کے پھٹنے کا نتیجہ تھا البتہ تمہاری کار مارک کر لی گئی اور پھر تمہاری کار جہاں جہاں سے گزری اسے چیک کیا جاتا رہا حتیٰ کہ تمہاری کار اس کوٹھی میں پہنچ گئی اور اس کے پیچھے ہم بھی پہنچ گئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم جھوٹ بول رہے ہو۔ بہرحال اب تم کیا چاہتے ہو"۔ مادام شیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تمہارے ایشیائی سیکشن کے ہیڈ کوارٹر اور تمہارے مین ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ۔ میں نے تمہارے سر چیف لارجنٹ سے بات کی تھی لیکن اس احمق آدمی کو تم لوگوں پر اندھا اعتماد تھا اس لئے اس

نے مجھے الٹا دھمکی دے ڈالی اس لئے اب شیڈاگ کا خاتمہ ہر صورت یں ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے ہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور چوہان اندر داخل ہوا۔

" عمران صاحب۔ ان کے متبادل پوائنٹ پر کوئی نہیں ہے البتہ یک مشین موجود ہے جو آن ہے۔ اس کے علاوہ ایک الماری میں یک چھوٹا سا سرخ رنگ کا میزائل موجود ہے اور اس کے علاوہ عجیب غریب قسم کی چھوٹی چھوٹی مشینیں اور ہتھیار بھی موجود ہیں۔ نعمانی و میں وہیں چھوڑ آیا ہوں تاکہ وہ خیال رکھے"...... چوہان نے اندر آ ر عمران کو اطلاع دیتے ہوئے کہا۔

" ان کا ذاتی سامان بھی وہاں موجود ہو گا۔ اسے چیک کیا ہے"۔ ران نے پوچھا۔

" سامان تو موجود ہے لیکن اسے چیک نہیں کیا ہم نے"۔ چوہان نے جواب دیا۔

" تو پھر تم یہیں رکو۔ میں وہاں جا رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ن سپیشل سیکشن کے لوگوں کے ذاتی سامان میں ضرور کوئی نہ کوئی ی چیز موجود ہو گی جس سے ان کے ایشیائی ہیڈ کوارٹر جو جزیرہ ڈان میں ہے، کی نشاندہی ہو سکے گی"...... عمران نے کہا اور تیزی ے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

مارشل، مادام شیری اور اپنے ساتھیوں سمیت رسیوں سے بندھا
کرسی پر بیٹھا ہوا تھا لیکن جب سے اسے ہوش آیا تھا اس نے رسیاں
کھولنے کی کوشش شروع کر دی تھی کیونکہ وہ باقاعدہ تربیت یافتہ
آدمی تھا اور شیڈاگ میں شامل ہونے سے پہلے وہ کارمن کی دو سرکاری
ایجنسیوں میں بھی شامل رہا تھا اس لئے یہ سارے کام اسے آتے تھے۔
ویسے وہ دل ہی دل میں مادام شیری پر غصہ کھا رہا تھا جس نے خواہ
مخواہ انہیں ہوش میں لانے کا چکر چلایا تھا ورنہ مارشل تو مخالفوں کو
ایک لمحے کی مہلت دینے کا بھی قائل نہ تھا لیکن سیکشن چیف نے
اسے حکم دیا تھا کہ وہاں انہوں نے مادام شیری کی ماتحتی میں کام کرنا
ہے اس لئے وہ مجبور ہو گیا تھا۔ ویسے اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اس
کے ذاتی سامان میں ایک ڈائری ایسی بھی موجود ہے جس میں
ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اشارے موجود ہیں اس لئے بھی وہ جلد از
جلد سچوئیشن بدلنے کی کوشش کر رہا تھا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے

بعد آخر کار اس نے گانٹھ کی وہ چھوٹی سی رسی تلاش کر لی جس کی مدد
سے ایک جھٹکے سے گانٹھ کھل سکتی تھی لیکن اصل مسئلہ سامنے بیٹھے
ہوئے آدمی کا تھا جسے چوہان کہا جاتا تھا۔
"مسٹر چوہان۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ تم مجھے شراب پلوا دو۔ وہ
باول پوائنٹ پر موجود ہے مجھے سخت پیاس محسوس ہو رہی ہے"۔
مارشل نے اچانک چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔
"شراب تو نہیں البتہ پانی پلوایا جا سکتا ہے لیکن وہ بھی اس وقت
جب میرے ساتھیوں میں سے کوئی یہاں آ جائے گا۔ فی الحال
نہیں"۔ چوہان نے جواب دیا۔
"لیکن اس وقت تک تو میں مرجاؤں گا۔ مجھے ایسی بیماری ہے کہ
ہر دو گھنٹے بعد اگر میں شراب نہ پیوں تو مجھے ہارٹ اٹیک بھی ہو سکتا
ہے"...... مارشل نے کہا تو چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔
"مرنا تو تم نے ویسے ہی ہے اس لئے اس طرح مرجاؤ گے تو کیا
فرق پڑ جائے گا"...... چوہان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"اس قدر سفاکی کا مظاہرہ نہ کرو۔ پلیز مجھے شراب لا دو۔ پلیز"۔
مارشل نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں سفاک ہوں یا نرم دل اسے چھوڑو۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ
میں یہاں رہوں تو میں یہاں رہوں گا"...... چوہان نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔
"کیا تمہیں خطرہ ہے کہ تم پانی لینے جاؤ گے تو ہم رسیاں کھول

لیں گے۔ تم چاہو تو بے شک میری رسیاں چیک کر لو میں درست
کہہ رہا ہوں میں مرجاؤں گا میری طبیعت بگڑتی جا رہی ہے"۔ مارشل
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے آہستہ آہستہ کانپنا
شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر بھی تکلیف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
مارشل واقعی شاندار اداکاری کر رہا تھا۔

"پلیز۔ مم۔ مم۔ میں مرجاؤں گا"...... مارشل نے کانپتے ہوئے
لہجے میں کہا۔

"اسے پلا دو شراب۔ کیوں ایک انسان کو اس طرح مارنا چاہتے
ہو"...... مادام شیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے میں چیک کر لوں اس کی رسیاں پھر جاؤں
گا"۔ چوہان نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مارشل
کی کرسی کے عقب میں آگیا۔ مارشل نے ظاہر ہے گانٹھ نہ کھولی تھی اس
لئے اسے کوئی فکر نہ تھی البتہ اس نے اداکاری جاری رکھی تھی۔
چوہان نے اس کی رسیاں چیک کرنے کے ساتھ ساتھ مادام شیری اور
مارشل کے دوسرے ساتھیوں کی رسیاں بھی چیک کیں اور پھر وہ
تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"پلیز ذرا جلدی آنا۔ پلیز"...... مارشل نے کانپتے ہوئے لہجے میں
کہا اور چوہان بغیر مڑے سرہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکلا تو مارشل کی
انگلیاں بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آگئیں اور چند لمحوں بعد
ایک جھٹکے سے گانٹھ کھول لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ مادام شیری

اور اس کے ساتھیوں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا لیکن وہ بولے
نہیں۔ گانٹھ کھلتے ہی جیسے ہی مارشل کے جسم کے گرد موجود رسیاں
ڈھیلی ہوئیں اس نے بجلی کی سی تیزی سے رسیاں ہٹائیں اور پھر
اچھل کر وہ کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اپنے ساتھیوں کی
کرسیوں کے عقب میں گیا اور پھر اس نے انتہائی تیز رفتاری کا
مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں اور مادام شیری کی رسیاں بھی
کھول دیں اور خود وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ اس دوران اگر
چوہان واپس آئے تو اس سے بھی نمٹا جا سکے۔ گو اسے معلوم تھا کہ
یہاں شراب موجود نہ ہو گی اور شراب لینے کے لئے چوہان کو متبادل
پوائنٹ پر جانا ہو گا۔

"اب نکل چلو یہاں سے"...... مادام شیری نے کہا۔

"نہیں مادام۔ اب تو موقع ملا ہے ان سے نمٹنے کا"...... مارشل
نے کہا اور اسی لمحے اسے دور سے قدموں کی تیز آوازیں سنائی دیں۔
قدموں کی آوازیں بتا رہی تھیں کہ آنے والے دو آدمی ہیں۔ شاید
عمران بھی چوہان کے ساتھ واپس آ رہا تھا۔ مارشل نے اپنے ساتھیوں
کو اشارہ کیا اور وہ دروازے کی سائیڈوں میں کھڑے ہو گئے جبکہ
مادام شیری بھی ایک سائیڈ دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی۔ ان
سب کے جسم تنے ہوئے تھے اور وہ آنے والوں پر حملہ کرنے کے لئے
پوری طرح تیار تھے۔

عمران نے متبادل پوائنٹ پر پہنچ کر ان لوگوں کے ذاتی سامان کی تلاشی لی تو ایک بیگ کے خفیہ خانے میں سے اسے ایک ڈائری مل گئی۔ اس نے ڈائری کھولی اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

"ویری گڈ۔ اس میں ایسے اشارات موجود ہیں جن سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی نشاندہی ہو رہی ہے۔ یہ ڈائری اس مارشل کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس مارشل سے مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... عمران نے ڈائری بند کرتے ہوئے ساتھ موجود نعمانی سے کہا اور نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے چوہان خفیہ راستے سے اندر داخل ہوا تو عمران اور نعمانی دونوں اسے اس طرح آتے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا ہوا۔ تم کیوں آ گئے ہو"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"وہ مارشل نامی آدمی کسی بیماری میں مبتلا ہے اگر اسے دو گھنٹے میں شراب نہ ملی تو وہ مر سکتا ہے۔ پہلے تو میں نے انکار کر دیا لیکن

اس کی حالت بگڑنے لگی تو میں نے سوچا کہ کہیں یقیناً یہ مر ہی نہ جائے اور ہو سکتا ہے کہ آپ نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہو اس لئے میں یہاں شراب لینے آیا ہوں"۔ چوہان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے ان کی رسیاں چیک کر لی تھیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے آنے سے پہلے ان سب کی باقاعدہ رسیاں چیک کی تھیں۔ ویسے میں کیسے انہیں چھوڑ کر آ سکتا تھا"...... چوہان نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوکے پھر آؤ۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ نعمانی تم یہیں رہو گے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان کا اور کوئی آدمی باہر ہو اور اچانک آ نہ جائے"...... عمران نے نعمانی سے کہا اور نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ چوہان ایک الماری کی طرف بڑھ گیا جس کے پٹ کھلے ہوئے تھے اور اندر موجود شراب کی بوتلیں پڑی نظر آ رہی تھیں۔ اس نے ایک بوتل اٹھائی اور واپس مڑ گیا۔

"آؤ"...... عمران نے چوہان سے کہا اور پھر وہ دونوں ہی خفیہ راستے کی طرف بڑھ گئے۔ ڈائری عمران نے اپنی جیب میں ڈال لی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے اچانک ان پر دونوں سائیڈوں سے سائے سے جھپٹے اور وہ دونوں ہی اچھل کر ہوا میں قلابازیاں کھاتے ہوئے کمرے کے درمیان میں جا گرے لیکن ہوا میں قلابازیاں کھاتے ہوئے عمران

نے کمرے کی صورت حال دیکھ لی تھی۔ کرسیاں خالی تھیں جبکہ
مادام شیری اور اس کے ساتھی کرسیوں سے اٹھ کر کمرے میں موجود
تھے۔ نیچے گرتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ مارشل
بجلی کی سی تیزی سے اس سے ٹکرایا لیکن اب عمران پوری طرح
سنبھل چکا تھا اس لئے جیسے ہی مارشل ایسا کرنے لگا عمران تیزی سے
کروٹ بدل گیا لیکن دوسرے لمحے اس کی پسلیوں پر زوردار ضرب
لگی۔ ضرب شاید مارشل کے دوسرے ساتھی نے لگائی تھی۔ عمران یہ
ضرب کھا کر ایک جھٹکے سے دوسری کروٹ بدل گیا لیکن اس کے
ساتھ ہی نیچے گرنے والے مارشل کی گردن پر اس کا ہاتھ پڑا اور
مارشل کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ زوردار اور
اچانک ضرب نے مارشل کا اعصابی نظام چند لمحوں کے لئے مفلوج کر
دیا تھا۔ اس لئے عمران کو اٹھنے کا موقع مل گیا۔ اسی لمحے مارشل کے
دوسرے ساتھی نے عمران پر حملہ کر دیا لیکن وہ چیختا ہوا اچھلا اور عقبی
دیوار سے جا ٹکرایا۔ عمران نے اس کے سینے پر زوردار ضرب لگا دی
تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ادھر چوہان، مادام
شیری اور اس کے دو ساتھیوں سے بیک وقت لڑنے میں مصروف
تھا۔ مارشل فرش پر پڑا تڑپ رہا تھا۔ اس کا ساتھی جو دیوار سے ٹکرایا
تھا بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ عمران کا جسم ہوا میں اٹھا
اور اس کی زوردار فلائنگ کک اس آدمی کے سینے پر لگی تو وہ آدمی
انتہائی کربناک انداز میں چیختا ہوا واپس عقبی دیوار سے جا ٹکرایا جبکہ

عمران فلائنگ کک لگا کر قلابازی کھا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ
ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر فرش پر پڑے ہوئے مفلوج
مارشل کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور دوسرے لمحے مارشل کسی گیند
کی طرح اڑتا ہوا مادام شیری اور اس کے ایک ساتھی سے پوری قوت
سے ٹکرایا اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے۔ اسی لمحے مادام شیری
کے دوسرے ساتھی کے حلق سے کربناک چیخ سنائی دی اور وہ چھت
سے گرنے والی چھپکلی کی طرح نیچے گرا تھا۔ چوہان کو اس کی گردن پر
کھڑی ہتھیلی مارنے کا موقع مل گیا تھا۔ ادھر جس کے سینے پر عمران
نے فلائنگ کک ماری تھی وہ دیوار کے ساتھ ہی گر کر تڑپ رہا تھا۔
اس کے منہ اور ناک سے خون فوارے کی طرح بہہ رہا تھا۔ مارشل
ان دنوں سے ٹکرا کر ایک بار پھر نیچے گر کر بے حس و حرکت پڑا ہوا
تھا جبکہ مادام شیری نیچے گرتے ہی واقعی پارے کی طرح حرکت میں
آئی تھی اور اس نے اچھل کر عمران کو کراس مارنے کی کوشش کی
تھی لیکن عمران انتہائی تیزی سے اپنی جگہ چھوڑ گیا تھا اس لئے اس کا یہ
خطرناک داؤ ناکام ہو گیا البتہ اس کا جسم جیسے ہی ناکام ہو کر نیچے گرا
اس نے ایک بار پھر اچھل کر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس سے
پہلے کہ وہ دوبارہ اچھل کر کراس مارنے کی کوشش کرتی عمران کی
لات بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور مادام شیری چیختی ہوئی فٹ بال کی
طرح اچھل کر سائیڈ دیوار سے جا ٹکرائی جبکہ چوہان اب اس تیسرے
آدمی سے لڑنے میں مصروف تھا۔ عمران کو یقین تھا کہ اب مادام

شیری دوبارہ اپنے قدموں پر کھڑی نہ ہو سکے گی اس لئے وہ بھی اس آدمی کی طرف پلٹ پڑا جس نے چوہان کی گردن اپنی ٹانگوں میں جکڑی ہوئی تھی لیکن مادام شیری عمران کی توقع سے کہیں زیادہ سخت جان واقع ہوئی تھی۔ وہ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرنے کی بجائے ربر کی گیند کی طرح پوری رفتار سے واپس آکر مڑتے ہوئے عمران سے ٹکرائی اور عمران چونکہ مڑ رہا تھا اس لئے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور وہ نیچے گرا تو مادام شیری کا گھٹنا اس کے چہرے کو رگڑتا چلا گیا۔ مادام شیری نے ہاتھوں کا سہارا لے کر قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ جیسے ہی سیدھی کھڑی ہوئی عمران کا جسم کسی سپرنگ کی طرح سمٹ کر اچھلا اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"گڈ۔ تم میں لڑنے کے جراثیم موجود ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن مادام شیری نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس پر حملہ کر دیا لیکن اس بار عمران اپنی جگہ پر کھڑا رہا اور دوسرے لمحے بندوق سے نکلی ہوئی گولی کی طرح اپنی طرف بڑھتی ہوئی مادام شیری کے جسم کو اس نے مخصوص انداز میں تھپکی دی تو مادام شیری کے جسم نے یکلخت تیزی سے رخ بدلا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک زوردار دھماکے سے سائیڈ دیوار سے جا ٹکرائی۔ مادام شیری نے واقعی بڑی مہارت سے اپنے دونوں ہاتھ آگے کر کے اپنے سر کو دیوار سے ٹکرانے سے بچایا تھا لیکن وہ بہرحال نیچے گر گئی تھی۔ نیچے گرتے ہی

اس نے ایک بار پھر الٹی قلابازی کھائی لیکن اس سے پہلے کہ اس کی دونوں ٹانگیں مڑ کر عمران کے سینے پر پڑتیں عمران نے دونوں ہاتھ سمیٹے اور مادام شیری کا جسم ہوا میں گھومتا ہوا ایک خوفناک دھماکے سے دوسری دیوار سے جا ٹکرایا۔ عمران نے اس کی ٹانگوں کو پکڑ کر مخصوص انداز میں اپنے ہاتھوں کو گھما دیا تھا اور اس بار مادام شیری سنبھل نہ سکی تھی۔ اس کا سر پوری قوت سے دیوار سے ٹکرایا اور پھر ایک دھماکہ ہوا اور مادام شیری کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ نیچے گر کر تڑپنے لگی۔ چوہان اس دوران تیسرے آدمی کی گردن بھی توڑ چکا تھا اس لئے وہ بھی اب خالی ہاتھ کھڑا تھا۔ عمران ہونٹ بھینچے کھڑا مادام شیری کو دیکھ رہا تھا جو بار بار اٹھنے کی کوشش میں مصروف تھی لیکن پھر گر پڑتی۔ اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے تاثرات موجود تھے پھر اچانک وہ نیچے گری اور ساکت ہو گئی۔ اس کی ناک سے خون رسنے لگ گیا تھا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب۔ یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے"...... چوہان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ تربیت یافتہ لوگ تھے۔ تم نے بہرحال رسیاں چیک کر لی تھیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا یہ سب ہلاک ہو گئے ہیں"...... چوہان نے مڑ کر دوسرے آدمیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ صرف یہ مارشل بچ گیا ہے اور ان سب میں یہی سب

سے زیادہ تربیت یافتہ ہے۔ میں نے جان بوجھ کر ابتداء میں ہی اس کی گردن پر مخصوص انداز میں ضرب لگا کر اس کا اعصابی نظام جامد کر دیا تھا ورنہ یہ شخص ہمارے لئے خاصا مسئلہ بن جاتا اور میں اسے زندہ بھی رکھنا چاہتا تھا کیونکہ اس سے میں نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی ہیں"...... عمران نے کہا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے جھک کر مادام شیری کی نبض پکڑ لی۔

"یہ تو مر چکی ہے عمران صاحب۔ پھر آپ کیا چیک کر رہے ہیں"۔ چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک تو یہ خاصی جاندار اور سخت جان لڑکی ہے اور دوسرا سر پر چوٹ لگنے کے بعد اس کی ناک سے خون نکلا تھا اور خون بہہ نکلنے کی صورت میں اکثر آدمی بچ جاتا ہے لیکن یہ ہلاک ہو چکی ہے"۔ عمران نے اس کی نبض چھوڑ کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب اس مارشل کا کیا کرنا ہے"...... چوہان نے پوچھا۔

"نعمانی کو بلاؤ۔ وہاں سے سارا سامان بھی کار میں لادنا ہے اور اسے بھی اٹھا کر کار میں ڈالو۔ اب اس سے تفصیلی پوچھ گچھ رانا ہاؤس میں ہو گی" عمران نے کہا اور چوہان سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"خاصا ہنگامہ رہا وہاں عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا کیونکہ عمران نے اسے کوٹھی میں پیش آنے والے سارے واقعات کی تفصیل بتا دی تھی۔

"ہاں۔ ویسے اب مجھے احساس ہوا ہے کہ تم اس مادام شیری کی تعریف کیوں کر رہے تھے۔ خاصی جاندار اور اچھی لڑاکا تھی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"شکر ہے آپ نے خود ہی یہ بات کر دی۔ اب میں مطمئن ہوں ورنہ حقیقتاً مجھے یہ احساس بہرحال تھا کہ یہ لڑکی ایک بار مجھے نیچے گرانے میں کامیاب ہو گئی تھی"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اصل لڑاکا وہ مارشل تھا۔ اگر میں اسے مفلوج نہ کرتا تو اس

کے ساتھ خاصی اٹھک بیٹھک ہوتی لیکن وہاں کا ماحول ایسا تھا کہ مجھے اسے مفلوج کرنا پڑا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ آپ نے بتایا نہیں کہ اس مارشل سے آپ نے رانا ہاؤس میں کیا معلوم کیا ہے"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"کوئی خاص بات تو معلوم نہیں ہو سکی لیکن جو کچھ اس نے بتایا ہے میرے خیال میں وہ عمارت سیکشن ہیڈ کوارٹر نہیں ہو سکتی۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے اور اس کی ڈائری میں بھی وہی اشارات موجود تھے۔ میرا خیال ہے کہ وہاں اصل سیکشن ہیڈ کوارٹر کو خفیہ رکھا گیا ہے۔ بہرحال چانگ کی رپورٹ آئے گی تو کچھ اندازہ ہو گا کیونکہ چانگ خاصا ہوشیار اور تیز آدمی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اوہ۔ شاید چانگ کی ہی کال ہو"...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ چیف سپیکنگ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چانگ بول رہا ہوں باس باچان سے"...... دوسری طرف سے چانگ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"سر میں نے جو تحقیقات کی ہے اس کے مطابق ساڈان جزیرے

میں شیڈاگ کے ایشیائی سیکشن کا ہیڈ کوارٹر موجود نہیں ہے البتہ وہاں ان کے سپیشل سیکشن کا آفس موجود ہے جس کا انچارج ایک آدمی مارشل ہے لیکن مارشل آج کل اپنے ساتھیوں سمیت کہیں گیا ہوا ہے اور اب وہاں ایک آدمی کرافٹ انچارج ہے۔ یہ عمارت زورک روڈ پر واقع ہے اور بظاہر ایک کلب ہے۔ مارشل آرٹ سکھانے کا کلب اور اس کا نام بھی مارشل کلب ہے اور انچارج مارشل کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ مارشل آرٹ کا خاصا ماہر ہے اور وہی وہاں انسٹرکٹر ہے۔ ویسے اس کلب کے نیچے تہہ خانوں کا وسیع جال موجود ہے البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر جزیرے ساڈان سے شمال کی طرف ایک اور جزیرے یوگان پر ہو سکتا ہے کیونکہ مارشل اکثر یوگان جاتا رہتا ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ یوگان کہاں جاتا ہے"...... چانگ نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس کلب کے کسی باخبر آدمی کو پکڑ کر اس سے تم مزید معلومات حاصل کر سکتے تھے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن آپ نے خصوصی طور پر چونکہ اس کا حکم نہ دیا تھا اس لئے میں محتاط رہا کہ کہیں کوئی غلط کام نہ ہو جائے"...... چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کتنے وقت میں یہ کام کر سکتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"جی صرف چند گھنٹے لگیں گے"...... چانگ نے جواب دیا۔

"اوکے جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ معلومات حاصل کر کے رپورٹ کرو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو یہ مارشل باقاعدہ مارشل آرٹ کا انسٹرکٹر تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اسی لئے تو مجھے فوراً احساس گیا تھا کہ یہ آدمی اچھا لڑاکا ثابت ہوگا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مادام شیری اور اس کے ساتھی تو ختم ہو گئے لیکن یہ لوگ جس طرح کی مشینری استعمال کر رہے ہیں اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ شیڈاگ کو مزید مہلت دینا غلطی ہو گا۔ اس کا خاتمہ انتہائی ضروری ہے کیونکہ پاکیشیا اپنی اسلحہ کی چوری جیسی واردات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ہمارے پاس اتنا وافر اپنی اسلحہ نہیں ہے کہ چوری ہو جانے کے باوجود ہمیں کوئی فرق نہ پڑے اور پھر اس اسلحہ پر پاکیشیا کے عوام کی خون پسینے کی کمائی خرچ ہو رہی ہے اور اس سے ہمارے ملک کی سلامتی اور دفاع کا بھی بنیادی تعلق ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں بھی یہی چاہتا تھا لیکن میرا خیال تھا کہ شاید آپ مزید آگے نہ بڑھیں گے کیونکہ مادام شیری اور اس کا گروپ تو ختم ہو چکا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلے میرا بھی یہی خیال تھا لیکن اس لارجنٹ سے بات کرنے کے بعد میرا ارادہ بدل گیا ہے۔ اگر لارجنٹ مجھے یقین دلا دیتا کہ آئندہ شیڈاگ پاکیشیا میں کام نہیں کرے گی تو میں واقعی خاموش ہو جاتا لیکن لارجنٹ کا جواب بتا رہا ہے کہ وہ باز نہیں آئے گا اس لئے اسے ہمیشہ کے لئے باز رکھنا ضروری ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سپیشل فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"زیلف بول رہا ہوں چیف کارمن سے"...... دوسری طرف سے کارمن کے فارن ایجنٹ زیلف کی آواز سنائی دی جسے عمران نے مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اطلاعات مہیا کرنے کا کام سونپا تھا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"چیف میں نے مکمل انکوائری کر لی ہے۔ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر کارمن کے شہر زیلگ میں نہیں ہے بلکہ یہاں ایک عمارت میں ایک انتہائی جدید ترین ٹرانسمیٹر نصب ہے جس کا تعلق کسی خفیہ مواصلاتی سیارے سے ہے۔ اصل ہیڈ کوارٹر باچان کے قریب ایک جزیرے یوگان میں ہے اور وہاں کا انچارج ایک آدمی جم اسکاٹ ہے۔ لارجنٹ یہاں کارمن میں رہتا ہے اور صرف احکامات دیتا ہے۔ اصل کام وہیں یوگان میں ہوتا ہے اور یہ ہیڈ کوارٹر اس لئے ایشیا میں بنایا گیا ہے کہ جو کام شیڈاگ کرتی ہے اس کے زیادہ تر گاہک ایشیا میں ہی

ہیں"...... زیلف نے کہا۔

"لیکن وہاں تو شیڈاگ کا ایشیائی ہیڈ کوارٹر ہے۔ مین ہیڈ کوارٹر تو ظاہر ہے علیحدہ ہی ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں چیف۔ یہ انہوں نے چکر دے رکھا ہے کیونکہ ایکریمیا اور دوسری سپرپاورز بھی مسلسل شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے میں لگی رہتی ہیں۔ وہی ہیڈ کوارٹر ہے۔ ایشیائی بھی اور مین بھی"۔ زیلف نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس قدر حتمی طور پر کیسے یہ بات کر رہے ہو"۔ عمران نے کہا

"اس لئے چیف کہ میں نے لارڈ لارجنٹ کی پرائیویٹ سیکرٹری مارجولی کو ٹرانس میں لے کر اس سے یہ ساری معلومات حاصل کی ہیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں نے ہپناٹزم سیکھانے کا سکول کھول رکھا ہے اور وہ میرے سکول میں اس سلسلے میں سبق لینے آتی رہتی ہے۔ جب آپ کا حکم ملا تو مجھے فوراً اس کا خیال آیا کہ وہ چونکہ لارڈ لارجنٹ کے انتہائی قریب ہے اس لئے یقیناً اسے اس بارے میں علم ہو گا۔ ویسے تو وہ ہر ماہ میں صرف دو روز آتی ہے لیکن میں نے اسے خصوصی طور پر کال کر لیا اور پھر جب وہ آئی تو میں نے اسے خصوصی سبق کے بہانے ٹرانس میں لے لیا اور پھر اس سے یہ پوری معلومات حاصل ہوئی ہیں اس لئے یہ معلومات حتمی ہیں"...... زیلف نے جواب دیا۔

"گڈ۔ تم نے اس سے یوگان کے بارے میں مزید تفصیلات

معلوم کی تھیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن لارڈ لارجنٹ کبھی اسے ساتھ لے کر یوگان نہیں گیا اس لئے اسے وہاں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے البتہ وہ جم اسکاٹ چونکہ یوگان سے آکر لارڈ لارجنٹ سے ملتا رہتا ہے اور لارڈ لارجنٹ بھی اسے کال کرتا رہتا ہے اس لئے اسے معلوم ہے کہ وہاں کا انچارج جم اسکاٹ ہے"...... زیلف نے جواب دیا۔

"اب لارڈ لارجنٹ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ دارالحکومت میں اپنے محل میں رہتا ہے اور اس نے وہاں حفاظت کے انتہائی سخت انتظامات کر رکھے ہیں اور وہ کسی اجنبی سے کسی صورت بھی نہیں ملتا"...... زیلف نے جواب دیا۔

"کہاں ہے اس کا محل"...... عمران نے پوچھا۔

"کنٹری کلب روڈ پر اس کا انتہائی شاندار محل ہے جسے لارجنٹ مینشن کہا جاتا ہے"...... زیلف نے جواب دیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اچھا خاصا الجھا ہوا چکر چلا رکھا ہے انہوں نے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ بات میرے حلق سے نہیں اتر رہی کہ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر یوگان میں ہے۔ اسے لازماً کارمن میں ہونا چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ پہلے اس لارجنٹ کو پکڑا جائے

پھر اس سے اصل بات معلوم ہو جائے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو یہ کام میں کر لوں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ نہیں بلیک زیرو۔ ان حالات میں تمہارا پاکیشیا سے جانا مناسب نہیں ہے۔ انہیں بہرحال مادام شیری اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا علم ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ پاگلوں کی طرح یہاں کوئی بڑی واردات کرنے کی کوشش کریں اس لئے تمہارا یہاں رہنا بے حد ضروری ہے۔ ٹیم بھی یہیں رہے گی میں جوانا کو ساتھ لے کر کارمن جاؤں گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم یہاں پوری طرح ہوشیار رہنا اور جب چانگ کی طرف سے اطلاع ملے تو تم جولیا کی سربراہی میں ٹیم باچان بھیج دینا۔ چانگ وہاں ان کا ساتھ دے گا۔ اگر ضرورت ہوئی تو میں کارمن سے براہ راست وہاں جا کر ان کے ساتھ شامل ہو جاؤں گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں"...... بلیک زیرو نے بھی احتراماً اٹھتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی نشست کی ریوالونگ چیئر پر بیٹھے ہوئے سخت چہرے کے مالک ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی لباس تھا اور جس آفس میں وہ بیٹھا ہوا تھا اسے انتہائی قیمتی اور دیدہ زیب فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔ فرنیچر کا انتخاب اور اس کی سیٹنگ کے ساتھ ساتھ آفس میں موجود دوسرے سامان کو دیکھ کر پہلی نظر میں ہی احساس ہو جاتا تھا کہ اسے کسی انتہائی ماہر نے ڈیزائن کیا ہے۔

"یس لارڈ لارجنٹ سپیکنگ"...... اس سخت چہرے کے مالک آدمی نے رسیور اٹھاتے ہوئے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔ یہ لارڈ لارجنٹ تھا شیڈاگ کا سرچیف باس اور پوری دنیا میں پھیلے ہوئے لارجنٹ ہوٹلز کا مالک۔

"یوگان سے جم اسکاٹ کی کال ہے باس"...... اس کی لیڈی

سیکرٹری کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوکے"..... لارڈ لارجنٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا تاکہ اس کے اور جم اسکاٹ کے درمیان ہونے والی بات چیت اس کی لیڈی سیکرٹری نہ سن سکے۔

"جم اسکاٹ کالنگ باس"..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس لارجنٹ بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے"..... لارجنٹ نے اسی طرح سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ پاکیشیا میں شیڈاگ کا مشن مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے۔ مادام شیری اور ایکشن گروپ کا چیف مارشل اپنے دو ساتھیوں سمیت ہلاک ہو گئے ہیں اور شیڈاگ کی انتہائی قیمتی مشینری بھی ان کے قبضے میں چلی گئی ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارجنٹ کے چہرے کا رنگ یکلخت بدل گیا۔

"جبکہ اس سے پہلے تم نے ہی اطلاع دی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ہے پھر یہ سب کیسے ہو گیا"۔ لارجنٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مارشل اور مادام شیری نے ہی اطلاع دی تھی۔ انہوں نے وہاں ہیڈ کوارٹر سے بھیجی جانے والی سٹاپ رینجر کے ذریعے مشینری کو زیرو کر دیا تھا اور پھر ایکس وی میزائل فائر کر دیئے تھے اور ان دونوں نے

اسے تباہ ہوتے ہوئے بھی دیکھا تھا لیکن اب جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق یہ عمارت ویسے کی ویسے موجود ہے حالانکہ مادام شیری اور خصوصاً مارشل کبھی جھوٹ بول ہی نہ سکتے تھے لیکن ان کی یہ بات بہرحال جھوٹ ثابت ہوئی ہے"..... اسکاٹ نے اسی طرح انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مادام شیری۔ مارشل اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا تمہیں علم کیسے ہوا"..... لارجنٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"جس رہائش گاہ کا بندوبست میں نے ان کے لئے کیا تھا اس میں میرے حکم پر خفیہ کیمرہ نصب کیا گیا تھا تاکہ مشن کی اصل تفصیلات سے میں آگاہ رہوں۔ میں نے جب وہاں کال کی تو وہاں سے جواب نہ ملا تو میں نے اس آدمی کو جس نے یہ سارا انتظام کیا تھا وہاں بھیجا تو مجھے رپورٹ دی گئی کہ کوٹھی اور اس کا متبادل پوائنٹ بالکل خالی پڑے ہوئے ہیں البتہ وہاں ایسے آثار ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں شدید جدوجہد ہوتی رہی ہے۔ اس پر میں نے اس خفیہ کیمرے کی فلم منگوائی اور اس فلم کو جب دیکھا گیا تو ساری صورت حال سامنے آ گئی۔ اس رہائش گاہ پر عمران سیکرٹ سروس کے دو ممبرز سمیت پہنچا اور مارشل نے انہیں ٹریپ کر کے بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد مارشل نے مادام شیری سے کہا کہ انہیں اس بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا جائے لیکن مادام شیری انہیں رسیوں سے باندھ کر ہوش میں لے آئی اور ان سے پوچھ گچھ شروع کر

دی۔ پھر اچانک اس عمران نے کسی خفیہ ہتھیار کی مدد سے مادام شیری، مارشل اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کر دیا اور اپنی اور اپنے ساتھیوں کی رسیاں کھول دیں۔ اس کے بعد انہوں نے مادام شیری، مارشل اور اس کے ساتھیوں کو کرسیوں پر رسیوں کی مدد سے باندھ دیا لیکن پھر مارشل نے اپنی صلاحیتوں کی مدد سے خود بھی رہائی حاصل کی اور مادام شیری اور ساتھیوں کو بھی رہا کرا دیا۔ اس کے بعد ان سب کی عمران اور اس کے ساتھی سے انتہائی خوفناک لڑائی ہوئی جس میں مادام شیری سمیت سب ہلاک ہو گئے اور عمران اور اس کے ساتھی ان سب کی لاشیں اور تمام مشینری اٹھا کر وہاں سے چلے گئے۔ اس اطلاع کے بعد میں نے اس آدمی کو اس عمارت کا محل وقوع بتا کر وہاں کی رپورٹ حاصل کی تو معلوم ہوا کہ وہ عمارت صحیح سلامت موجود ہے"...... جم اسکاٹ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وری بیڈ جم اسکاٹ۔ وری بیڈ۔ شیڈاگ کے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ اس قدر طاقتور تنظیم ہوتے ہوئے وہ ایک پسماندہ ملک کے احمق اور مسخرے سے آدمی کے ہاتھوں شکست کھا گئی ہے"...... لارجنٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے میں نے یہ کال کی ہے کہ میں آپ سے اجازت چاہتا تھا کہ میں شیڈاگ کی پوری قوت سے اس عمران اور اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کروں اور جب تک ان کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک باقی تمام مشنز پر کام روک دیا جائے"...... جم اسکاٹ

نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے جم اسکاٹ۔ باقی دنیا بھر میں پورے ہونے والے مشنز کیسے روکے جا سکتے ہیں"...... لارڈ لارجنٹ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس وقت دو مشنوں پر کام ہو رہا ہے باس۔ ایک روسیاہ سے آزاد ہونے والی ریاست کے سلسلے میں اور دوسرا افریقہ کے ایک ملک کے لئے اور ان دونوں مشنوں پر ٹاپ ایجنٹ کام کر رہے ہیں یہ دونوں مشنز بعد میں بھی پورے کئے جا سکتے ہیں۔ میں ان دونوں ٹاپ ایجنٹوں کو پاکیشیا بھجوانا چاہتا تھا"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"نہیں۔ پاکیشیا یا اس کی سیکرٹ سروس کہیں بھاگی نہیں جا رہی۔ پہلے تم یہ دونوں مشنز مکمل کراؤ اور اس کے بعد پاکیشیا پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑو۔ اس کے لئے چاہے تمہیں پورے پاکیشیا کی اینٹ سے اینٹ کیوں نہ بجانی پڑے تمہیں اس کی اجازت ہو گی"...... لارڈ لارجنٹ نے کہا۔

"اوکے باس۔ ویسے میں اپنا ایک سیکشن وہاں بھجوا دیتا ہوں جو ان لوگوں کو ٹریس بھی کرے گا اور ان کے بارے میں معلومات بھی مہیا کرے گا اس طرح جب بھی ہمیں مشن مکمل کرنے کا موقع ملے گا ہمارے پاس تازہ ترین معلومات موجود ہوں گی"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"گڈ۔ یہ اچھا انتظام ہے"...... لارڈ لارجنٹ نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ تو یہ عمران وہاں خاصا تیز ثابت ہوا ہے لیکن کب تک۔ شیڈاگ کے مقابلے میں آکر اس نے اپنی موت پر بہرحال مہر لگا دی ہے"...... لارڈ لارجنٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر سامنے موجود ایک فائل پر اس کی نظریں جم گئیں۔ ابھی اسے فائل دیکھتے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک میز پر موجود فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور لارڈ لارجنٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ لارجنٹ نے کہا۔

"باس۔ ہوٹل سکس سٹار کے مینجر جیفرے آپ سے بات کرنے کے خواہش مند ہیں"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"جیفرے۔ اچھا بات کراؤ"...... لارڈ لارجنٹ نے چونک کر کہا۔

"ہیلو لارڈ صاحب۔ میں جیفرے بول رہا ہوں لارجنٹ سکس سٹار ہوٹل سے"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ خاصا بھاری اور باوقار تھا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... لارڈ لارجنٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ ایسی کال کبھی شاذونادر ہی آتی تھی ورنہ ہوٹلوں کا سارا کاروبار ان کے بزنس مینجر ہی سنبھالتے تھے۔

"لارڈ صاحب۔ ایکریمیا میں میرے ایک انتہائی عزیز دوست ہیں جن کے مجھ پر بے پناہ احسانات ہیں۔ انہوں نے مجھے فون کر کے کہا

ہے کہ میں آپ سے دو ایکریمی صحافیوں کے لئے وقت لے کر دوں۔ ان میں ایک سفید فام ہے اور دوسرا سیاہ فام۔ دونوں کا تعلق ایکریمیا کے سب سے بڑے اخبار ہیرالڈ سے ہے اور دونوں اس کے سپیشل رپورٹر ہیں۔ ہیرالڈ اخبار پوری دنیا کے عظیم ترین ہوٹلوں کے سلسلے میں ایک سپلیمنٹ شائع کر رہا ہے اور اس کے لئے انہوں نے لارجنٹ ہوٹلز کا بھی انتخاب کیا ہے اور اس سلسلے میں یہ صحافی آپ کا تفصیلی انٹرویو کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ سب کو معلوم ہے کہ آپ کسی سے ملاقات نہیں کرتے اس لئے انہوں نے مجھے درخواست کی ہے کہ میں آپ سے اس انٹرویو کے لئے وقت لوں۔ میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ مہربانی فرمائیں"...... جیفرے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سوری جیفرے میرے پاس کسی انٹرویو کے لئے کوئی وقت نہیں ہے اور آئندہ اس سلسلے میں کال نہ کرنا"...... لارجنٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر اس کی نظریں سامنے موجود فائل پر جم سی گئیں۔

عمران ایکریمی میک اپ میں جوانا کے ساتھ کارمن دارالحکومت کے ایئرپورٹ سے ٹیکسی میں بیٹھ کر سیدھا ایک ہوٹل میں گیا۔ وہاں ان کے لئے کمرے پہلے سے محفوظ کرائے گئے تھے۔

"ماسٹر آپ نے بتایا ہے کہ آپ یہاں لارجنٹ سے ملنے آئے ہیں لیکن لارجنٹ تو ایکریمیا میں رہتا ہے وہ یہاں کیسے آ گیا"...... جوانا نے کمرے میں پہنچتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارجنٹ اب وہ پہلے والا لارجنٹ نہیں ہے۔ اب وہ لارڈ لارجنٹ کہلاتا ہے اور یہاں ایک بہت بڑے محل میں رہتا ہے۔ کارمن تو کیا دنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک میں لارجنٹ ہوٹلز موجود ہیں اور وہ ان کا مالک ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جوانا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ بہت دولت مند ہو گیا ہے لیکن پھر بھی وہ کم از کم مجھ سے

ملنے سے تو انکار نہیں کر سکتا"...... جوانا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب وہ کسی سے نہیں ملتا۔ حتیٰ کہ بڑے صحافیوں سے بھی وہ ملنے سے انکار کر دیتا ہے اور اس کے بارے میں یہ بھی کسی کو معلوم نہیں ہے کہ وہ کب محل میں موجود ہوتا ہے اور کب نہیں ہوتا۔ پتہ یہی لگا ہے کہ وہ محل میں کم رہتا ہے اور میک اپ کر کے وہ عام آدمی کے روپ میں ایکریمیا اور دوسرے ممالک میں گھومتا پھرتا رہتا ہے البتہ اس کے محل میں فون کیا جائے تو مستقل یہی جواب ملتا ہے کہ لارڈ صاحب موجود نہیں ہیں ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں اس لئے میں نے ان سے ملنے کا ایک چکر چلایا ہے دیکھو شاید بات بن جائے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر کے اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ہوٹل رین بو سے بول رہا ہوں۔ میرا نام مائیکل ہے اور میں صحافی ہوں ایکریمیا کے سب سے زیادہ شائع ہونے والے اخبار ہیرالڈ کا سپیشل رپورٹر ہوں۔ میرے ساتھ ایک سیاہ فام سپیشل رپورٹر جانسن بھی ہے اور ہم جناب جیفرے سے ملاقات کے خواہشمند ہیں اور ہمارے پاس اس سلسلے میں ایکریمیا کے لارڈ ہوگن کا خصوصی اتھارٹی کارڈ بھی موجود ہے۔ کیا یہ ملاقات ہو سکتی ہے"

عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کیجئے میں بات کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو مسٹر مائیکل کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے جواب دیا ورنہ جس طرح اس لڑکی نے بات کی تھی عمران کا ذہن پٹڑی سے اترنے لگا تھا۔

"تشریف لے آئیے باس جیفرے نے آپ کو ملاقات کا وقت دے دیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے شکریہ۔ ہم روانہ ہو رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی جوانا بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ ہوٹل سے نکل کر ٹیکسی میں بیٹھے لارجنٹ سکس سٹار ہوٹل کی طرف بڑھ گئے۔ لارجنٹ ہوٹل تھری سٹار سے سکس سٹار تک تھے اور پھر ہوٹل کے ساتھ سٹارز کی تعداد بھی لکھی اور پڑھی جاتی تھی۔ جیفرے لارجنٹ سکس سٹار ہوٹل کا چیف مینجر تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے انہیں ایک عظیم الشان ہوٹل کے مین گیٹ کے سامنے اتار دیا۔ وہ ہال میں داخل ہوئے اور سیدھے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"یس سر"...... کاؤنٹر پر موجود چند لڑکیوں میں سے ایک نے

انہیں اٹنڈ کرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ جانسن ہے۔ ہمارا تعلق ایکریمین ہیرالڈ اخبار سے ہے اور ہمیں چیف مینجر جیفرے نے ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... لڑکی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سائیڈ پر موجود ایک نوجوان کو اشارے سے بلایا۔ اس نوجوان کے سینے پر سپروائزر کا بیج لگا ہوا تھا۔

"یس مس"...... سپروائزر نے قریب آ کر کہا۔

"انہیں چیف مینجر کے آفس تک چھوڑ آؤ انہوں نے چیف مینجر صاحب سے ملاقات کرنی ہے"...... لڑکی نے کہا۔

"اوہ یس مس۔ آئیے سر"...... سپروائزر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس کی رہنمائی میں وہ لفٹ کے ذریعے چھٹی منزل پر پہنچ گئے۔ راہداری میں مختلف آفسز تھے جن کا تعلق ہوٹل انتظامیہ سے ہی تھا البتہ سب سے آخر میں ایک دروازے کے باہر دو مسلح باوردی آدمی موجود تھے۔

"یہ چیف مینجر صاحب کے آفس کا دروازہ ہے"...... اس سپروائزر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گیا۔ عمران اور جوانا اس دروازے سے اندر داخل ہوئے تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں صوفے رکھے ہوئے تھے۔ ایک طرف اندھے شیشے کا کیبن تھا جس کے دروازے کے باہر بیضوی کاؤنٹر کے پیچھے ایک خوبصورت لڑکی

بیٹھی ہوئی تھی۔

"میرا نام مائیکل ہے اور میرے ساتھی کا نام جانسن ہے۔ ہمارا تعلق ایکریمین اخبار ہیرالڈ سے ہے۔ مسٹر جیفرے نے ہمیں ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے"...... عمران نے اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ تشریف رکھیں"...... اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اور جوانا مڑ کر ایک صوفے پر بیٹھ گئے۔ عمران اس لڑکی کے بولتے ہی اس کی آواز پہچان گیا تھا کہ فون پر اس کی گفتگو اس لڑکی سے ہوئی تھی۔

"تشریف لائیے سر"...... کچھ دیر بعد لڑکی نے ان دونوں سے کہا تو وہ دونوں اٹھ کر کیبن کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ لڑکی نے اٹھ کر احتراماً ان کے لئے دروازہ کھولا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ جوانا سمیت اندر داخل ہوا تو ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا جس کی شخصیت خاصی بارعب تھی۔ وہ ان کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر مصافحہ، تعارف اور رسمی جملوں کے بعد عمران نے جیب سے ایک کارڈ نکالا اور جیفرے کے سامنے رکھ دیا۔

"لیکن لارڈ صاحب تو کسی سے کسی صورت بھی ملاقات نہیں کرتے"...... جیفرے نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ بات تو کر دیکھیں شاید ہماری قسمت کام دکھا جائے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیفرے نے اثبات میں سر ہلا دیا

اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر فون کے نیچے موجود بٹن پریس کیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن آن کر دیں تاکہ ہم بھی اپنی قسمت کا فیصلہ براہ راست سن سکیں"...... عمران نے کہا تو جیفرے نے مسکراتے ہوئے آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"لارڈ لارجنٹ مینشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جیفرے فرام لارجنٹ سکس سٹار ہوٹل"...... جیفرے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"لارڈ صاحب سے بات کراؤ انتہائی ضروری بات کرنی ہے"۔ جیفرے نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"...... جیفرے نے کہا۔

"بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو لارڈ صاحب۔ میں جیفرے بول رہا ہوں لارجنٹ سکس سٹار ہوٹل سے"...... جیفرے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے کیوں کال کی ہے" ...... دوسری طرف سے حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ آواز سے ہی پہچان گیا تھا کہ بولنے والا واقعی لارجنٹ ہے کیونکہ وہ اس سے ٹرانسمیٹر پر پاکیشیا سے بات کر چکا تھا اور ویسے بھی وہ اس کی آواز پہچانتا تھا۔ پھر جیفرے نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں اسے عمران اور جوانا کے صحافی ہونے اور پھر انٹرویو کے لئے وقت دینے کی درخواست کی لیکن دوسری طرف سے صاف اور دو ٹوک انداز میں جواب دے کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو جیفرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آئی ایم سوری۔ لارڈ صاحب نے انکار کر دیا ہے" ...... جیفرے نے کہا۔

"ہاں۔ ہم نے سن لیا ہے لیکن آپ کی بے حد مہربانی کہ آپ نے کوشش کی۔ اب یہ ہماری قسمت کہ ہمیں وقت نہیں مل سکا۔ آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہم صحافیوں کے لئے یہ معمولی بات ہے" ...... عمران نے کہا تو جیفرے کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے" ...... جیفرے نے کہا۔

"سوری اس وقت نہیں پھر کبھی سہی۔ آپ کا بھی وقت قیمتی ہوتا ہے بے حد شکریہ۔ اب اجازت دیں" ...... عمران نے اٹھتے ہوئے

کہا اور جیفرے بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر عمران اور جوانا اس سے مصافحہ کر کے کیبن سے باہر آگئے اور تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے باہر آکر ٹیکسی میں بیٹھے واپس اپنے ہوٹل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جوانا کا چہرہ بگڑا ہوا سا نظر آ رہا تھا لیکن وہ خاموش تھا لیکن عمران کے چہرے پر ایسا اطمینان تھا جیسے لارجنٹ نے ملاقات سے انکار کر کے اس کا کوئی فائدہ کر دیا ہو۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بار پھر اپنے ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔

"ماسٹر۔ اس گھٹیا اور کمینے آدمی کی یہ جرأت کہ وہ آپ سے ملاقات کرنے سے انکار کرے۔ آپ ابھی چلیں اس کے محل میں پھر دیکھیں میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں" ...... کمرے میں پہنچتے ہی جوانا بے اختیار پھٹ پڑا۔

"کیا کرو گے وہاں تو سنا ہے کہ خصوصی حفاظتی انتظامات ہیں اور ویسے بھی وہ شیڈاگ کا سر چیف ہے اور شیڈاگ عام مشنز کے دوران اگر انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتی ہے تو اس کے سر چیف نے کس قسم کی مشینری سے کام لے رکھا ہو گا" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اسے اس کی مشینری سمیت تہس نہس کر دوں گا۔ آپ چلیں تو سہی یا پھر مجھے اجازت دیں میں اسے اٹھا کر وہاں سے یہاں لے آتا ہوں" ...... جوانا نے اسی طرح بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شاید پاکیشیا سے باہر نکلتے ہی تم دوبارہ ماسٹر کلرز کے رکن بن

جاتے ہو۔ بہرحال پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر ہم نے ویسے ہی اس کے محل پر ریڈ کر دیا تو اس کی پوری تنظیم یہاں ہمارے خلاف حرکت میں آ سکتی ہے اور میں ایسا نہیں چاہتا۔ ہمارا ٹارگٹ صرف لارجنٹ کی موت ہے اور یہ کوئی ایسا بڑا کام نہیں ہے۔ یہ کام خاموشی سے ہو جائے گا۔ تم فکر مت کرو رات کو چلیں گے اس کے محل۔ فی الحال تم آرام کرو"...... عمران نے کہا تو جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس کی گردن توڑنے کا کام آپ مجھے ہی دیں گے ماسٹر"۔ جوانا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ہی یہ نیک کام کر لینا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار جوانا بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

یوگان کے ایک ہوٹل کے کمرے میں جولیا، صفدر، صالحہ، تنویر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ موجود تھی۔ وہ ابھی ایئرپورٹ سے سیدھے یہاں پہنچے تھے کیونکہ اس ہوٹل میں ان کے کمرے بک تھے۔ پاکیشیا سے وہ پہلے باچان پہنچے تھے اور پھر باچان سے یہاں آئے تھے۔ پاکیشیا میں چیف نے انہیں دانش منزل کے میٹنگ روم میں کال کر کے مشن کے بارے میں تفصیلات بتا دی تھیں اور یہ بھی بتا دیا تھا کہ چونکہ عمران کو اس نے شیڈاگ کے سپر چیف کے خاتمے کے لئے بھیجا ہے اس لئے اس مشن میں جولیا کی قیادت میں ٹیم جائے گی البتہ اگر ضرورت پڑی تو عمران کارمن میں اپنا مشن مکمل کر کے ان کے پاس یوگان پہنچ جائے گا اور چیف نے انہیں یہ بھی بتا دیا تھا کہ باچان سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سپیشل فارن ایجنٹ چانگ ان سے آ کر ملاقات کرے گا اور اگر وہ چاہیں تو چانگ ان کی ہر طرح سے

امداد بھی کرے گا۔ چنانچہ اس وقت وہ سب جولیا کے کمرے میں موجود تھے۔ جولیا سمیت وہ سب ایکریمی میک اپ میں تھے اور کاغذات کی رو سے وہ سب سیاح تھے۔

"راجر۔ پہلے چیکنگ ہو جانی چاہئے"...... جولیا نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اٹھ کر اس نے اپنے بیگ میں سے جدید ساخت کا گائیگر نکالا اور اس کی مدد سے اس نے پورے کمرے اور ملحقہ باتھ روم وغیرہ کی اچھی طرح تلاشی لے لی۔

"کچھ نہیں ہے"...... صفدر نے واپس آکر اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور سب نے بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا۔

"ہمیں اس عمران کی آمد سے پہلے یہ مشن مکمل کرنا ہے اس لئے زیادہ لمبے چوڑے منصوبوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کرو اور اس پر چڑھائی کر دو"...... تنویر نے کہا۔

"شیڈاگ انتہائی منظم اور باوسائل تنظیم ہے تنویر اور پھر وہ انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتی ہے۔ چیف نے بتایا تھا کہ انہوں نے دانش منزل پر بھی اٹیک کیا تھا اور اگر چیف نے دانش منزل کے اندر خصوصی حفاظتی انتظامات نہ کئے ہوتے تو دانش منزل راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو جاتی اس لئے ہمیں ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا پڑے گا"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ہیڈ کوارٹر کی بجائے شیڈاگ

کے یہاں کے انچارج کو ٹریس کرنا چاہئے۔ وہ بہرحال یوگانی ہے اور وہ لازماً کہیں نہ کہیں آتا جاتا ہو گا۔ اگر اس پر قابو پا لیا جائے تو پھر ہیڈ کوارٹر کی تباہی کوئی مسئلہ نہ ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری یہ تجویز درست ہے لیکن پہلے چانگ سے بات ہو جائے پھر سوچیں گے"...... جولیا نے جواب دیا اور پھر ان کے درمیان کافی دیر تک اسی قسم کی باتیں ہوتی رہیں کہ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جولیا سمیت سب چونک پڑے۔

"میرا خیال ہے چانگ کی کال ہو گی"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مارگریٹ بول رہی ہوں"...... جولیا نے کاغذات کی رو سے اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"چانگ بول رہا ہوں مس مارگریٹ۔ کیا آپ مجھے ملاقات کا وقت دے سکتی ہیں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ یس آجاؤ۔ ہم تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے"...... جولیا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو صفدر نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر ایک گٹھے ہوئے جسم کا ادھیڑ عمر یاچانی موجود تھا۔

"میرا نام چانگ ہے"...... اس نے اندر داخل ہوتے ہوئے

مسکرا کر کہا۔

"میرا نام مارگریٹ ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں تشریف رکھیں"۔ جولیا نے کہا تو چانگ سر ہلاتا ہوا ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ صفدر نے دروازے کو بند کر کے دوبارہ چٹخنی لگائی اور پھر وہ بھی چانگ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا کوئی بات ہو سکتی ہے"...... چانگ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کھل کر بات کرو۔ ہم اسے چیک کر چکے ہیں اور یہ اوکے ہے"...... جولیا نے کہا تو چانگ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آئی ایم سوری۔ مجھے پہلے ہی یہ سوچنا چاہئے تھا کہ آپ کا تعلق کس سے ہے۔ بہرحال مس مارگریٹ۔ چیف نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ سے ملوں اور آپ کے احکامات کی تعمیل کروں اس لئے میں حاضر ہوا ہوں"...... چانگ نے کہا۔

"کیا شیڈاگ کے بارے میں تم نے یہاں کوئی تحقیقات کی ہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"یس مس۔ لیکن یہاں ان کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل سکا"...... چانگ نے جواب دیا۔

"کیا یہاں کوئی شیڈاگ کے بارے میں نہیں جانتا حالانکہ یہ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے کہا۔

"آپ یقین کریں مس واقعی یہاں کسی کو بھی اس نام کا علم تک نہیں ہے"...... چانگ نے کہا۔

"پھر یہ کیسے طے ہو گیا کہ یہاں شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ ظاہر ہے چیف نے کسی اطلاع کی بنیاد پر ہی ایسا سوچا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"یہاں سے قریب ایک جزیرہ ساڈان ہے۔ چھوٹا سا جزیرہ ہے وہاں شیڈاگ کا اڈا موجود ہے جس کا انچارج مارشل نامی ایک آدمی تھا اسے شیڈاگ کا سپیشل سیکشن کہا جاتا تھا اور پھر یہ بھی کہا جاتا تھا کہ وہیں شیڈاگ کا ایشیائی سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہ اڈا ایک کلب کے نیچے تہہ خانوں میں قائم کیا گیا تھا۔ یہ کلب مارشل آرٹ سکھانے کا کلب تھا اور مارشل ہی اس کا مالک اور چیف انسٹرکٹر تھا۔ پھر مارشل اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ پاکیشیا گیا تھا اور وہاں وہ سیکرٹ سروس کے ہاتھوں مارا گیا۔ اب وہاں کا انچارج ایک آدمی سمتھ ہے لیکن سمتھ کو قطعی معلوم نہیں ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ مارشل یوگان آتا جاتا رہتا تھا اور اس کلب کے نیچے ایک ایسا جدید ترین ٹرانسمیٹر موجود تھا جس کا تعلق کسی خفیہ مواصلاتی سیارے سے تھا۔ اس کی چیکنگ کی گئی تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس پر ہونے والی کال خودکار انداز میں یوگان ٹرانسفر ہو جاتی ہے۔ ان ساری باتوں سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ ہیڈ کوارٹر یوگان میں ہے لیکن دھوکہ دینے کے لئے نام ساڈان کا

استعمال کیا جاتا ہے۔ پھر علی عمران صاحب نے بھی چیف کو کسی اطلاع کے ذریعے کنفرم کر دیا کہ ہیڈ کوارٹر یوگان میں ہے اس لئے انہوں نے آپ کو ساؤان کی بجائے یوگان بھیجا ہے۔ آپ کی آمد سے پہلے میں نے یہاں ہر ممکن کوشش کر لی ہے لیکن یہاں نہ میں ہیڈ کوارٹر ٹریس کر سکا ہوں اور نہ ہی اس کے چیف کو۔ یہ ساری معلومات مارشل کو تھیں اور مارشل ہلاک ہو چکا ہے"...... چانگ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں یہاں خود اس ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا پڑے گا لیکن کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ساؤان سے اس سپیشل سیکشن کے کسی آدمی کو اغوا کر لیا جائے اور پھر اس سے معلومات حاصل کی جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے ایسا بھی کر دیکھا ہے وہ لوگ واقعی کچھ نہیں جانتے"۔ چانگ نے جواب دیا۔

"مس مارگریٹ اگر اس ٹرانسفر مشین کی مشینری کو چیک کر لیا جائے تو شاید اس سے یہاں ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگایا جا سکے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے اس پوائنٹ پر بھی کام کر دیکھا ہے لیکن جس خفیہ مواصلاتی سیارے سے اس کا تعلق ہے اس کی مشینری کو چیک کئے بغیر کچھ معلوم نہیں ہو سکتا"...... چانگ نے جواب دیا۔

"بہرحال مسٹر چانگ ہم نے تو بہرحال اسے ٹریس کرنا ہے۔ آپ

ایسا کریں کہ یہاں ہمارے لئے کسی رہائش گاہ، اسلحے اور کاروں کا بندوبست کریں اس کے بعد ہم جانیں اور ہمارا کام"...... جولیا نے کہا۔

"اس کا بندوبست پہلے ہی کر دیا گیا ہے لیکن آپ کو یہاں ہوٹل میں کم از کم چوبیس گھنٹے گزارنے ہوں گے تاکہ کسی کو آپ پر کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ شیڈاگ کو آپ کی وہاں سے یہاں آمد کا علم ہو چکا ہو اور وہ آپ کو تلاش کر رہے ہوں"۔ چانگ نے کہا۔

"مسٹر چانگ کیا ایسا ممکن ہے کہ ہم انہیں اپنے بارے میں خود اطلاع دے سکیں"...... اچانک صالحہ نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیوں۔ اس کا کیا فائدہ ہو گا"...... چانگ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اس طرح ان کا کوئی نہ کوئی آدمی سامنے آئے گا اور پھر اس کے ذریعے ان کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کیا جا سکے گا"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ویری گڈ آئیڈیا۔ واقعی یہ قابل عمل آئیڈیا ہے"...... جولیا نے تحسین بھرے لہجے میں کہا تو صالحہ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ اس کا یہی طریقہ ہو سکتا ہے کہ آپ مختلف ہوٹلوں میں جا کر شیڈاگ کے بارے میں کھلے عام معلومات حاصل

کرنا شروع کر دیں اس طرح یقیناً ان تک اطلاع پہنچ جائے گی"۔ چانگ نے جواب دیا۔

"گڈ۔ یہ سب سے بہتر طریقہ ہے اور مسٹر چانگ آپ اس رہائش گاہ کی چابیاں ہمیں دیں اور اس کے بعد آپ فارغ ہیں"...... جولیا نے کہا تو چانگ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کوٹ کی جیب سے ایک کی رنگ نکال کر دیا جس کے اندر ایک ٹوکن بھی موجود تھا۔

"یہاں کی سب سے پوش آبادی کراس کالونی ہے۔ کوٹھی نمبر بارہ۔ اس کوٹھی میں اسلحہ اور کاریں موجود ہیں میں بھی یہاں موجود رہوں گا۔ میرا فون نمبر آپ نوٹ کر لیں"...... چانگ نے چابی دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اپنا فون نمبر بھی بتا دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ اب آپ جا سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا تو چانگ اٹھا۔ اس نے سلام کیا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے اٹھتے ہی صفدر بھی اٹھا اور پھر چانگ کے باہر جانے کے بعد اس نے دروازہ بند کیا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"صالحہ کی تجویز درست ہے اس نے صالحہ، صفدر کے ساتھ یہاں پوچھ گچھ کرے گی جبکہ کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں ان کی نگرانی کریں گے اور میں اپنے طور پر یہاں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کروں گی"...... جولیا نے کہا۔

"آپ اکیلے کیا کریں گی"...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں کسی چھوٹے ملک کی ایجنٹ بن کر ایٹمی اسلحے کے بارے

میں یہاں معلومات حاصل کروں گی کیونکہ شیڈاگ ایٹمی اسلحے کو ہی ڈیل کرتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ یہ شیڈاگ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ کیا ہم بھی ایٹمی اسلحہ کے ڈیلر بن کر کام کریں اس طرح زیادہ آسانی سے کام ہو سکے گا"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن کام کا آغاز کہاں سے کیا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"یہاں معلومات فروخت کرنے والی کوئی نہ کوئی پارٹی ضرور ہو گی اگر اس کا پتہ چل جائے تو زیادہ آسانی ہو سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کسی ڈیلر سے بات کی جائے"...... صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں کوشش کرتا ہوں۔ آپ لوگ اس رہائش گاہ پر پہنچ جائیں میں وہاں پہنچ جاؤں گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں"...... صالحہ نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جولیا نے بھی اس کے پروگرام کی تائید کر دی اور وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

ٹیکسی کارمن دارالحکومت کی سب سے معروف شاہراہ پر خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر عمران اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر ایک جگہ ان کی ٹیکسی مڑی اور سائیڈ پر دوڑتی ہوئی ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ عمران اور جوانا نیچے اترے۔ جوانا نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور ٹیکسی ڈرائیور سلام کر کے ٹیکسی کو آگے بڑھا کر لے گیا تو عمران نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہم نے زیلف سے ملنا ہے میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے فرام پاکیشیا"...... عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔ کچھ دیر تک تو خاموشی طاری رہی پھر ڈور فون کے مائیک سے ایک اور آواز سنائی دی۔

"کون ہے گیٹ پر"...... بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی اور عمران یہ آواز سنتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ فارن ایجنٹ زیلف بول رہا ہے۔

"پرنس آف ڈھمپ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ ایک منٹ۔ میں خود آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ڈور فون آف ہو گیا۔ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی کوٹھی کا چھوٹا سا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا لیکن باہر آتے ہی وہ یکلخت اس طرح چونک پڑا جیسے اسے طاقتور الیکٹرک شاک لگا ہو۔

"میں عمران ہوں زیلف"...... عمران نے اصل آواز میں کہا تو زیلف بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ تو یہ آپ ہیں۔ میں سمجھا کہ میرے ساتھ ڈاج ہو گیا ہے۔ آئیے۔ اندر آ جائیے"...... زیلف نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور عمران جوانا کو ساتھ آنے کا اشارہ کر کے اندر داخل ہوا۔ ان کے عقب میں زیلف نے پھاٹک بند کیا اور پھر وہ انہیں لے کر ڈرائنگ روم میں آگیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... زیلف نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ ہمیں اس طرح اچانک آنا پڑا ہے جس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ لیکن تم سے کچھ معلومات حاصل کرنا تھیں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فرمایئے" زیلف نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اب سامنے کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"چیف نے مجھے بتایا تھا کہ تم نے انہیں رپورٹ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ تم نے لارجنٹ کے بارے میں معلومات اس کی پرسنل سیکرٹری سے حاصل کی تھیں۔ کیا یہ درست ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ سے کیا چھپانا وہ میری گرل فرینڈ ہے"۔ زیلف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا کیا تم نے یہ بات بتا دی۔ اس طرح کم از کم تمہاری گرل فرینڈ کی زندگی بچ جائے گی۔ اب اس کا نام بتا دو اور وہ کہاں رہتی ہے اور کس وقت اس سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ یہ سب تفصیل سے بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ اس سے ملنا چاہتے ہیں۔ لیکن کیوں"۔ زیلف نے حیران ہو کر کہا۔

"چیف نے لارڈ لارجنٹ کو ہلاک کرنے کا آرڈر دے دیا ہے اور ہماری یہاں آمد اسی سلسلے میں ہے۔ میں نے ایک اور ذریعے سے کوشش کی تھی کہ لارجنٹ سے ملاقات ہو سکے لیکن ایسا ممکن نہیں ہو سکا اور اس کے محل پر براہ راست حملہ اس لئے نہیں کیا جا سکتا کہ لامحالہ وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہوں گے اس لئے اس کی پرسنل سیکرٹری سے ہمیں ایسی معلومات مل سکتی ہیں کہ جن کی مدد سے اسے پکڑا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو وہاں سے صرف ایک روز چھٹی کرتی ہے۔ چھٹی سنڈے کو ہوتی ہے اور ابھی سنڈے آنے میں چار روز باقی ہیں ورنہ وہ تو مستقل وہیں رہتی ہے۔ پہلے بھی میں نے اسے سنڈے کے دن ہی بلوا کر اس سے پوچھ گچھ کی تھی"...... زیلف نے کہا۔

"کیا تم اسے فون کر کے فوری ملاقات کا بندوبست نہیں کر سکتے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ وہاں تمام کالیں نہ صرف ٹیپ ہوتی ہیں بلکہ سنی بھی جاتی ہیں اور معمولی سے شک پر آدمی غائب ہو جاتا ہے"۔ زیلف نے کہا۔

"بہرحال کوئی نہ کوئی ایمرجنسی تو ہو سکتی ہے اور پھر تمہارے بارے میں تو وہ لوگ بھی جانتے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ۔ ہاں ایک کام ہو سکتا ہے۔ مارجولی کی بڑی بہن اگر چاہے تو وہ اس کو بلا سکتی ہے کیونکہ مارجولی کی بڑی بہن مارتھا کسی زمانے میں لارجنٹ کی عورت رہ چکی ہے اور اب بھی لارجنٹ اس کا خرچہ برداشت کرتا ہے لیکن عملی طور پر وہ اسے چھوڑ چکا ہے کیونکہ مارتھا ایک ایکسیڈنٹ میں ٹانگوں سے محروم ہو چکی ہے"...... زیلف

نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کہاں رہتی ہے وہ"...... عمران نے پوچھا۔

"سکاٹ پلازہ کے فلیٹ نمبر اٹھائیس چھٹی منزل میں"۔ زیلف نے کہا۔

"کیا وہ وہاں اکیلی رہتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ وہیل چیئر پر رہتی ہے"...... زیلف نے جواب دیا۔

"اوکے۔ کیا تم اپنی کار میں ہمیں وہاں تک پہنچا سکتے ہو"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کے لئے مستقل طور پر کار کا بندوبست کر دیتا ہوں"۔ زیلف نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"کار کے ساتھ ساتھ کسی رہائش گاہ کا بندوبست بھی کر دو تو زیادہ بہتر ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ اس کالونی میں ایک خالی کوٹھی موجود ہے۔ یہ میری ملکیت ہے اس میں کرایہ دار رہتے تھے جو پچھلے ہفتے چھوڑ گئے ہیں اور ابھی تک کوئی مناسب کرایہ دار نہیں ملے۔ آیئے"...... زیلف نے کہا۔

"یہ سوچ لو کہ ہم بھی مناسب کرایہ ادا نہ کر سکیں گے"۔ عمران نے کہا تو زیلف بے اختیار ہنس پڑا اور پھر وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کوٹھی سے باہر آ گئے۔ باہر آتے ہی زیلف دائیں ہاتھ پر مڑ گیا اور کئی کوٹھیاں عبور کرنے کے بعد وہ ایک سائیڈ روڈ پر مڑ گئے

اور کچھ دیر بعد وہ ایک متوسط انداز کی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ زیلف نے جیب سے چابی نکال کر اس کا تالا کھولا اور پھر وہ اندر آ گئے

"یہاں کار تو موجود نہ ہو گی"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ کار کا البتہ میں بندوبست کر دیتا ہوں"...... زیلف نے کہا اور پھر کوٹھی کے اندر ایک کمرے میں موجود فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ماڈرن کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی تو زیلف نے اسے اس کوٹھی کا پتہ بتا کر وہاں ایک نئی کار بھیجنے کا آرڈر دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"کار ابھی پہنچ جائے گی"...... زیلف نے رسیور رکھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی تقریباً نصف گھنٹے بعد نئے ماڈل کی کار پہنچ گئی۔ زیلف نے کاغذات پر دستخط کئے اور کار لے آنے والے کو واپس بھجوا دیا۔

"اسلحہ آپ کو کس قسم کا چاہئے"...... زیلف نے کار لے آنے والے کے جانے کے بعد عمران سے پوچھا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایک خاص آدمی کو کال کر کے منگوا دیتا ہوں"۔ زیلف نے کہا اور ایک بار پھر اس نے فون کا رسیور اٹھا کر

نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور پھر رابطہ ہونے پر کسی کو اس نے اسلحہ مہیا کرنے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ابھی اسلحہ بھی پہنچ جائے گا"..... زیلف نے کہا۔

"تم تو واقعی کھل جا سم سم ثابت ہو رہے ہو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو زیلف بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ نے اب تک کوئی ایسی فرمائش نہیں کی جو روٹین سے ہٹ کر ہو۔ باقی اسلحہ اور کاریں وغیرہ تو ہمارے لئے روٹین کی حیثیت رکھتی ہیں"..... زیلف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جوانا کی موجودگی میں کوئی فرمائش کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے"۔ عمران نے کہا تو زیلف بے اختیار چونک پڑا جبکہ ساتھ بیٹھا ہوا جوانا بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"..... زیلف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانا کی انگلیوں میں کھجلی ہوتی رہتی ہے اور اسے انگلیوں کی کھجلی دور کرنے کے لئے انسانی گردنیں چاہئیں۔ چاہے وہ گردن لڑکی کی ہو یا مرد کی۔ اب تم خود سوچ سکتے ہو کہ روٹین سے ہٹ کر فرمائش کیسے کی جا سکتی ہے۔ مجھے تو بہرحال لاش ہی مل سکتی ہے"۔ عمران نے کہا تو زیلف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد کال بیل بجی تو زیلف اٹھ کر پھاٹک کی طرف چلا

گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا بیگ تھا۔

"لیجئے اس میں آپ کا مطلوبہ اسلحہ موجود ہے"..... زیلف نے بیگ ایک سائیڈ پر پڑی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"اوکے بے حد شکریہ۔ اب تم آرام کر سکتے ہو"..... عمران نے کہا اور زیلف سر ہلاتا ہوا اٹھا اور سلام کر کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے بیگ کھولا اور اس میں سے مشین پسٹل نکال کر اس نے اپنی جیب میں ڈالا اور ایک مشین پسٹل اس نے جوانا کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے علاوہ اس بیگ میں بے ہوش کر دینے والی گیس کا ایک پسٹل بھی موجود تھا۔ وہ بھی عمران نے اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے اس کالونی سے نکل کر اسکاٹ پلازہ والی روڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ جوانا سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

اسکاٹ پلازہ آٹھ منزلہ عمارت تھی۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں لفٹ کے ذریعے چھٹی منزل پر پہنچ گئے۔ فلیٹ نمبر اٹھائیس کا دروازہ بند تھا جبکہ دروازے کے ساتھ کارڈ پر مارتھا کا نام لکھا ہوا تھا۔ اس پلازہ کے تمام فلیٹ لگژری اور ساؤنڈ پروف تھے۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"..... ڈور فون سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ جیہ

بے حد سخت تھا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور میرے ساتھی کا نام جانسن۔ ہمیں لارڈ لارجنٹ نے بھیجا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھہرو"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو عمران نے ایک لڑکی کو وہیل چیئر پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس کی ٹانگوں پر کمبل تھا۔

"آ جائیے"...... لڑکی نے دروازہ کھول کر وہیل چیئر کو سائیڈ پر کرتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے پیچھے جوانا اندر داخل ہو گئے۔ جوانا نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا۔ لڑکی وہیل چیئر چلاتی ہوئی انہیں ڈرائینگ روم کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں لے آئی۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیوں بھیجا ہے اس نے تمہیں۔ ویسے بڑے طویل عرصے کے بعد اس نے کسی کو بھیجا ہے ورنہ تو اس نے مجھ سے ایک لحاظ سے ناتہ ہی ختم کر دیا تھا"...... لڑکی نے جس کا نام مارتھا تھا مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ شاید تنہائی میں رہنے کی وجہ سے اسے بولنے کا موقع نہ ملتا تھا اس نے جیسے ہی اسے موقع ملا اس نے مسلسل بولنا شروع کر دیا تھا۔

"مارتھا یہ فلیٹ آپ کے نام ہے یا لارڈ لارجنٹ کے نام ہے"۔ عمران نے کہا تو مارتھا چونک پڑی۔

"یہ میرے نام ہے اور یہ بھی اچھے وقتوں میں میرے نام ہو گیا

تھا ورنہ تو میں کسی محتاج خانے میں پڑی ہوتی لیکن تم نے یہ بات کیوں پوچھی"...... مارتھا نے کہا۔

"لارڈ لارجنٹ آپ کو کتنی رقم دیتے ہیں"...... عمران نے اس کا سوال نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"رقم۔ وہ۔ یہودی رقم دے گا۔ اس نے شروع شروع میں تو رقم دی پھر بند کر دی۔ اب تو میری انشورنس پالیسی کی وجہ سے کچھ رقم مل جاتی ہے جس سے میں گزارہ کر رہی ہوں یا پھر میری بہن مارجولی مجھے کبھی کبھی رقم بھجوا دیتی ہے لیکن یہ سب آخر تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ تم تو لارڈ لارجنٹ کا پیغام دینے آئے تھے"...... مارتھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مس مارتھا آپ معذور ہیں۔ کیا آپ چاہتی ہیں کہ آپ کو اتنی رقم مل جائے کہ اس کے بعد آپ کی باقی زندگی انتہائی عیش و آرام سے گزر سکے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں چاہتی تو ہوں۔ ظاہر ہے مجھے ایسا چاہنا بھی چاہئے لیکن اس سفاک اور بے حس معاشرے میں اتنی رقم مجھ معذور کو کون دے گا۔ جب میں ٹھیک تھی تو یہ لارجنٹ میرے آگے پیچھے پھرتا تھا لیکن معذور ہو جانے کے بعد اس نے بھی طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لی ہیں۔ لیکن تم کیوں کہہ رہے ہو۔ مجھے رقم مل سکتی ہے لیکن کیسے اور کیوں"...... مارتھا نے ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اگر دس لاکھ کارمن مارک آپ کو نقد مل جائیں تب"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دس لاکھ کارمن مارک۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو خاصی بڑی رقم ہے۔ اسے میں بینک میں جمع کرا دوں تو اس کا منافع ہی اتنا بن جائے گا کہ میری باقی زندگی آرام سے گزر جائے گی لیکن اتنی بڑی رقم مجھے کیوں دی جائے گی۔ اس کے بدلے مجھے کیا کرنا ہو گا"...... مارتھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر میری بات غور سے سن لو اور اچھی طرح سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا۔ یہ بھی اور یہ دولت بھی ہم تمہیں اس لئے دے رہے ہیں کہ تم معذور ہو۔ ہم نہیں چاہتے کہ تمہارے ساتھ کوئی زیادتی ہو ورنہ یہ دولت دیئے بغیر بھی وہ کام تم سے کرایا جا سکتا ہے۔ ہمارا تعلق ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے۔ لارڈ لارجنٹ جو بظاہر ہوٹل بزنس کرتا ہے، کا تعلق دراصل ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم شیڈاگ سے ہے اور لارڈ لارجنٹ اس شیڈاگ کا سر چیف ہے اور شیڈاگ ایکریمیا کا ایٹمی اسلحہ چوری کر کے چھوٹے ملکوں کو فروخت کر دیتی ہے اس لئے ایکریمی حکومت نے اس شیڈاگ کے خاتمے کا مشن ہمارے ذمے لگایا ہے لیکن اس شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر کسی طرح ٹریس نہیں ہو رہا۔ اس کا آخری حل یہی ہے کہ اس لارڈ لارجنٹ کو پکڑا جائے اور اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مکمل تفصیلات حاصل کی جائیں لیکن لارڈ لارجنٹ اپنے محل میں محدود رہتا ہے اور اس محل میں اس نے انتہائی جدید سائنسی حفاظتی انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ ان حفاظتی انتظامات کی وجہ سے ہم براہ راست اس کے محل میں داخل نہیں ہو سکتے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ پہلے آپ کی بہن مارجولی سے ملاقات کی جائے اور اس سے ان حفاظتی انتظامات کی تفصیل معلوم کی جائے اس کے بعد وہاں داخل ہوا جائے لیکن مارجولی سے نہ ہی فون پر بات ہو سکتی ہے اور نہ اسے کسی طرح باہر بلایا جا سکتا ہے۔ آپ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ آپ اگر چاہیں تو مارجولی کو بلوا سکتی ہیں اور کسی کو اس پر شک بھی نہ پڑے گا۔ ہم مارجولی سے صرف معلومات حاصل کریں گے اور اس کے بعد وہ بے شک واپس چلی جائے ہمیں کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ ہم یہاں آئے تو اس لئے تھے کہ آپ سے زبردستی مارجولی کو بلوائیں لیکن آپ کی معذوری دیکھ کر ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی باقاعدہ امداد کی جائے۔ ایکریمیا بے حد امیر ملک ہے اور سرکاری ایجنسیوں کو اس بات کی اجازت ہوتی ہے کہ وہ معلومات حاصل کرنے کے لئے رقم خرچ کریں جس کا کوئی حساب کتاب نہیں لیا جاتا اس لئے ہم آسانی سے آپ کو دس لاکھ کارمن مارک دے سکتے ہیں اور ہم اپنی ایجنسی کو یہ رپورٹ دیں گے کہ یہ رقم ہم نے معلومات خریدنے پر صرف کی ہے اس طرح مزید کوئی پوچھ گچھ نہ ہو گی۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ آپ کا کیا جواب ہو گا"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح مارجولی کی جان کو بھی خطرہ پیدا ہو جائے گا اور

میں نہیں چاہتی کہ میری چھوٹی بہن کو میری وجہ سے کوئی تکلیف پہنچے ۔۔۔۔ مارتھا نے کہا۔

"ہم آپ کو حلف دیتے ہیں کہ مارجولی کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ہم اسے واپس بھجوا دیں گے اور اس کے بعد ہم ان معلومات کو اپنے دوسرے سیکشن کو ٹرانسفر کر دیں گے اور وہ سیکشن ان معلومات کی بنا پر کارروائی کرے گا البتہ یہ بات طے ہے کہ نہ ہی آپ کا نام درمیان میں آئے گا اور نہ ہی مارجولی کا" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نجانے کیا بات ہے کہ مجھے تمہاری بات پر یقین آ رہا ہے لیکن مارجولی کو کیسے بلایا جائے گا۔ کیا کہہ کر" ۔۔۔۔ مارتھا نے کہا۔

"آپ اسے فون کر کے اپنی طبیعت کی خرابی کا کہیں اور اسے فوراً پہنچنے کا کہیں۔ اس طرح کسی کو شک بھی نہ پڑے گا اور پھر ایک گھنٹے بعد وہ واپس جا کر کہہ سکتی ہے کہ اس نے آپ کی دیکھ بھال کی ہے اور جب آپ کی طبیعت سنبھل گئی تو وہ واپس چلی گئی" ۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر دیں رقم" ۔۔۔۔ مارتھا نے کہا۔

"جانسن۔ مس مارتھا کو دس لاکھ کارمن مارک دے دو" ۔ عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا نے سر ہلاتے ہوئے کوٹ کی اندرونی جیب سے مقامی کرنسی کے بڑے نوٹوں کا ایک بنڈل نکالا اور مارتھا کی طرف بڑھا دیا۔ مارتھا نے بنڈل لیا اور پھر وہیل چیئر چلاتی ہوئی تیزی سے ڈرائینگ روم سے نکل کر دوسرے کمرے کی طرف بڑھ

گئی۔ شاید وہ رقم کو سیف میں محفوظ کرنے گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد مارتھا واپس آ گئی۔

"میں اس رقم کو محفوظ کرنے گئی تھی۔ آپ نے محسوس تو نہیں کیا" ۔ مارتھا نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ رقم آپ کی ہے لیکن اب آپ مارجولی کو یہاں بلوائیں تاکہ ہم اپنا کام نمٹا کر واپس جا سکیں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا تو مارتھا نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس لارڈ لارجنٹ مینشن" ۔۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مارتھا بول رہی ہوں مارجولی" ۔۔۔۔ مارتھا نے کہا۔

"اوہ تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا اس وقت" ۔۔۔۔ مارجولی نے چونک کر کہا۔

"سنو مارجولی۔ میں نے اپنا فلیٹ فروخت کر دیا ہے اور میں اب مستقل طور پر ایکریمیا شفٹ ہو رہی ہوں۔ میری فلائٹ ایک گھنٹے بعد جانے والی ہے اس لئے میں چاہتی ہوں کہ تم سے آخری بار ملاقات کر لوں۔ کیا تم آ سکتی ہو مجھ سے ملنے" ۔۔۔۔ مارتھا نے کہا۔

"لیکن یہ اچانک تمہیں کیا دورہ پڑ گیا ہے" ۔۔۔۔ مارجولی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہاں بور ہو گئی تھی۔ تمہیں پہلے اس لئے نہیں بتایا کہ کہیں تم رکاوٹ نہ ڈالو۔ آ جاؤ پلیز۔ پھر شاید ہماری ملاقات نہ ہو

سکے ۔ مارتھا نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میں آ رہی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مارتھا نے شکریہ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"وہ آ رہی ہے"...... مارتھا نے اس انداز میں کہا جیسے اس نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی تو مارتھا نے جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... مارتھا نے کہا۔

"مارجولی"...... باکس میں سے مارجولی کی آواز سنائی دی۔

"اچھا"...... مارتھا نے کہا اور باکس کا بٹن آف کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈالا اور پھر وہیل چیئر چلاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی اور پھر دروازہ کھلنے اور مارجولی اور مارتھا کے درمیان ہیلو ہیلو کی آوازیں سنائی دیں اور چند لمحوں بعد مارتھا وہیل چیئر چلاتی ہوئی ڈرائینگ روم میں داخل ہوئی تو ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی اس کے ساتھ ہی داخل ہوئی اور ڈرائینگ روم میں عمران اور جوانا کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑی۔

"یہ۔ یہ کون ہیں"...... مارجولی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ اس فلیٹ کے خریدار ہیں۔ بیٹھو"...... مارتھا نے مسکراتے ہوئے کہا تو مارجولی کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر

آئے اور پھر وہ ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میں تمہارے لئے شراب لے آؤں"...... مارتھا نے کہا اور تیزی سے وہیل چیئر چلاتی ہوئی واپس چلی گئی۔

"تمہارا نام مارجولی ہے اور تم مارتھا کی چھوٹی بہن ہو"۔ عمران نے مارجولی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں"...... مارجولی نے مختصر سا جواب دیا۔

"اور تم لارڈ لارجنٹ کی پرسنل سیکرٹری بھی ہو اور اس کے ساتھ اس کے محل میں رہتی ہو"...... عمران نے کہا تو مارجولی بے اختیار چونک پڑی۔

"ہاں مگر تم۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... مارجولی نے حیرت اور خوف کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"سنو مارجولی۔ تمہارا بوائے فرینڈ زیلف ہمارا دوست ہے اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ تمہیں کوئی نقصان پہنچے۔ مارتھا کو ہم نے اس کے معذور ہونے کی وجہ سے بھاری رقم دی ہے تاکہ وہ تمہیں یہاں بلائے۔ ہم تمہیں بھی رقم دے سکتے ہیں بشرطیکہ تم لارڈ لارجنٹ کے محل میں موجود حفاظتی انتظامات کے بارے میں تفصیلات بتا دو اور اگر تم نے انکار کیا تو پھر یہ سب کچھ زبردستی بھی معلوم کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے بعد تم شاید ہی زندہ رہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ یہ غلط ہے۔ میں کچھ نہیں بتا سکتی۔ میں جا

رہی ہوں"...... مارجولی نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"خاموشی سے بیٹھ جاؤ ورنہ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل نظر آنے لگ گیا جبکہ جوانا بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر دروازے کے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ۔ مجھے ہلاک کر دیا جائے گا"۔ مارجولی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا لیکن وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔ اسی لمحے مارتھا وہیل چیئر چلاتی ہوئی واپس کمرے میں آئی تو اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل موجود تھی۔

"کیا ہوا۔ تم خوفزدہ کیوں ہو"...... مارتھا نے بوتل میز پر رکھتے ہوئے حیرت بھرے انداز میں مارجولی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں دروازے کے قریب کھڑے جوانا پر پڑ گئیں اور وہ چونک پڑی تھی۔

"مارجولی کچھ بتانے سے انکار کر رہی ہے۔ اسے سمجھاؤ"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"دیکھو مارجولی۔ یہ لوگ بے حد ہمدرد اور اچھے ہیں اس لئے یہ رقم دے رہے ہیں ورنہ یہ لوگ چاہیں تو سب کچھ زبردستی بھی کر سکتے ہیں۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ تمہارا اور میرا نام سامنے نہیں آئے گا اس لئے تم انہیں بتا دو جو یہ پوچھتے ہیں"...... مارتھا نے کہا۔

"مارجولی۔ ہمیں صرف تمہارے دوست زیلف کا خیال ہے ورنہ

اس جانسن کو دیکھ رہی ہو۔ یہ اگر اپنا انگوٹھا بھی تمہاری گردن پر رکھ دے تو تم سب کچھ بتانے پر مجبور ہو جاؤ گی لیکن اس کے بعد تمہارا جسم ہمیشہ کے لئے مفلوج ہو جائے گا اور تم پر وہ لارڈ لارجنٹ ہرگز رحم نہ کھائے گا اور تمہاری باقی عمر فٹ پاتھوں پر یا محتاج خانوں میں بے حس و حرکت پڑے پڑے گزرے گی۔ تم ایک مکھی بھی اڑانے کے قابل نہ رہو گی۔ بولو۔ جواب دو میرے پاس وقت نہیں ہے اس لئے ہاں یا نہ میں جواب دو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ م۔ مجھے ان حفاظتی انتظامات کی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ اس کا انچارج جیمز ہے۔ مجھے نہیں معلوم۔ میں تو صرف فون سنتی ہوں اور بس"...... مارجولی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"جانسن"...... عمران نے جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا۔

"جتنی رقم تم نے مارتھا کو دی ہے اتنی ہی رقم مارجولی کو بھی دے دو"...... عمران نے کہا تو جوانا نے کوٹ کی دوسری جیب سے ایک اور بنڈل نکالا اور مارجولی کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"یہ۔ یہ اتنی بڑی رقم۔ م۔ مگر"...... مارجولی نے انتہائی حیرت بھری نظروں سے بڑی مالیت کے نوٹوں کے اس بنڈل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ رقم تمہاری ہے۔ اسے اٹھا لو اور سنو اس کے بدلے میں تم

صرف وہ خفیہ راستہ بتا دو جس سے لارڈ لارجنٹ محل سے باہر آتا جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو مارجولی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ایسا راستہ ہے"۔ مارجولی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان باتوں کو چھوڑو اور میری بات کا جواب دو۔ پہلے ہی بہت سا وقت ضائع ہو چکا ہے"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"لیکن اگر انہیں معمولی سا شک بھی پڑ گیا تو میں ماری جاؤں گی۔ وہ بے حد بے رحم لوگ ہیں"...... مارجولی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تم تو مارتھا سے ملنے آئی ہو اور مل کر واپس چلی جاؤ گی اور بس۔ تمہارا یا مارتھا کا نام درمیان میں نہیں آئے گا لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے غلط معلومات دیں یا ڈاج دینے کی کوشش کی تو پھر دنیا بھر میں تمہیں کہیں پناہ نہ مل سکے گی اور تمہاری موت اس قدر عبرتناک ہو گی کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک تڑپتی رہے گی"...... عمران نے اس قدر سرد لہجے میں کہا کہ مارجولی اور مارتھا دونوں کے جسم نمایاں طور پر کانپنے لگ گئے۔

"مارجولی۔ یہ لوگ جو کچھ کہہ رہے ہیں یہ واقعی ایسا کر سکتے ہیں۔ پلیز انہیں سچ سچ بتا دو"...... مارتھا نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی احساس ہو گیا ہے کہ اس کے سوا میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ ٹھیک ہے میں بتا دیتی ہوں لیکن یہ رقم مارتھا تم اپنے پاس رکھ لو۔ میں سنڈے کو آؤں گی تو تم سے لے لوں گی ورنہ اس قدر بھاری رقم وہاں ٹریس ہو گئی تو انہیں شک پڑ جائے گا"...... مارجولی نے کہا تو مارتھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سنو مسٹر۔ میں تمہیں بتاتی ہوں۔ محل سے باہر آنے اور اندر جانے کا ایک خفیہ راستہ موجود ہے لیکن اس راستے کو صرف لارجنٹ ہی استعمال کرتا ہے اور کوئی اسے استعمال نہیں کر سکتا۔ اس کا کنٹرول بھی لارڈ لارجنٹ کے پاس ہی رہتا ہے۔ اس کے اندر بھی حفاظتی انتظامات ہیں لیکن کسی کو یہ معلوم نہیں ہیں کہ یہ انتظامات کس قسم کے ہیں۔ صرف لارڈ لارجنٹ ذاتی طور پر جانتا ہے"۔ مارجولی نے کہا۔

"اس کی تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"محل سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر ایک کوٹھی ہے جس کا نمبر تھری ایلیس ہے۔ اس کوٹھی میں لارڈ کے حفاظتی عملے کے چار آدمی رہتے ہیں۔ یہ محل سے مغرب کی طرف ہے۔ محل سے خفیہ راستہ اس کوٹھی تک جاتا ہے۔ لارڈ لارجنٹ نے جب جانا ہوتا ہے تو وہ اس خفیہ راستے سے اس کوٹھی میں جاتا ہے اور پھر وہاں سے باہر چلا جاتا ہے اور اس کی واپسی بھی اسی طرح ہوتی ہے"...... مارجولی نے کہا۔

"ویسے وہاں کس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں اور محل میں کتنے افراد ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"کمپیوٹر کنٹرول انتظامات ہیں اور ان کا انچارج جیمز ہے۔ باقاعدہ

آپریشن روم بنا ہوا ہے۔ ہمیں جب باہر جانا ہوتا ہے تو جیمز سے اجازت لینی پڑتی ہے۔ پھر جیمز اوکے کرتا ہے تو ہم باہر جاتے ہیں اور جب ہماری واپسی ہوتی ہے تو ہم باہر سے گیٹ پر کال بیل بجاتے ہیں تو اندر سے ہمیں خفیہ کیمروں سے چیک کیا جاتا ہے پھر ہمیں اندر آنے کی اجازت ملتی ہے"..... مارجولی نے کہا اور پھر عمران اس سے سوالات کرتا رہا اور وہ جواب دیتی رہی۔

"اوکے۔ اب تم جا سکتی ہو"..... عمران نے کہا تو مارجولی اٹھی اور سر ہلاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ مارتھا اس کو دی جانے والی رقم اٹھا کر دوبارہ اندرونی کمرے کی طرف چلی گئی۔

"کیا یہ مارجولی جا کر اس جیمز کو سب کچھ نہیں بتائے گی"۔ جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح وہ خود ماری جائے گی اس لئے وہ کچھ نہیں بتائے گی"..... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مارتھا کی واپسی پر وہ مارتھا کو خاموش رہنے کا کہہ کر اس کے فلیٹ سے باہر آ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار اس علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں وہ تھری ایکس کوٹھی اور لارڈ لارجنٹ کا محل تھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں قطعی منفرد انتہائی دلچسپ اور سحر انگیز یادگار ناول

بلیک ورلڈ

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

بلیک ورلڈ — شیطان کی دنیا — شیطان اور اس کے کارندوں کی دنیا — جہاں سیاہ قوتوں کا راج ہے۔ جہاں انسانیت کے خلاف ہر سطح پر شیطانی انداز میں کام جاری رہتا ہے۔

پروفیسر البرٹ — شیطانی دنیا کا ایک ایسا کردار — جو شیطان کا نائب تھا اور جس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کے خاتمے کیلئے ایک خوفناک شیطانی منصوبے پر کام شروع کر دیا — یہ منصوبہ کیا تھا —— ؟

رعمیس — ایک ایسا بادشاہ — جو صدیوں پہلے ایک شیطانی معبد کے پجاری کی ملکیت تھا اور پروفیسر البرٹ کو اس کی تلاش تھی — کیوں —— ؟ وہ اس سے کیا مقصد حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ؟

جبوتی — ایک شیطانی قوت۔ جو انتہائی خوبصورت عورت کے روپ میں عمران سے ٹکرائی اور اس کا دعویٰ تھا کہ عمران اس کی شیطنیت سے کسی صورت بھی نہ بچ سکے گا — کیا واقعی ایسا ہوا — کیا جبوتی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔

بلیک ورلڈ — جس کے مقابل عمران، جوزف، جوانا اور ٹائیگر سمیت جب میدان میں اترا تو عمران کو پہلی بار احساس ہوا کہ بلیک ورلڈ کی شیطانی قوتیں کس قدر طاقتور اور خوفناک قوتوں کی مالک ہیں۔

بلیک ورلڈ — ایک ایسی پُراسرار، سحر انگیز اور انوکھی دنیا — جس کا ہر معاملہ عام دنیا سے ہٹ کر تھا۔

بلیک ورلڈ — جس کی پُراسرار اور انوکھی قوتوں کے مقابل عمران کو بالکل منفرد انداز میں جدوجہد کرنی پڑی۔ انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی جدوجہد۔

• وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھی شیطانی قوتوں کے خوفناک پنجوں میں پھنس کر رہ گئے اور ان کے بچ نکلنے کی کوئی راہ باقی نہ رہی — کیا عمران اور اس کے ساتھی شیطانی قوتوں کا شکار ہو گئے — یا —— ؟

بلیک ورلڈ — جس کے خلاف طویل جدوجہد کے باوجود آخر کار ناکامی ہی عمران کا مقدر بنی — کیوں اور کیسے — ؟ کیا واقعی عمران ناکام ہو گیا تھا — یا — ؟

بلیک ورلڈ — جس کے خلاف کام کرتے ہوئے عمران کو عام دنیاوی اسلحے کی بجائے قطعی مختلف انداز کی طاقت کا سہارا لینا پڑا — وہ طاقت کیا تھی — ؟

- قطعی مختلف انداز کی کہانی — انتہائی منفرد انداز کی جدوجہد
- تحیر اور سحر کی فسوں کاریوں میں لپٹی ہوئی ایک پُراسرار دنیا کی کہانی
- ایک ایسا ناول جو اس سے قبل صفحۂ قرطاس پر نہیں ابھرا۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

فلاسٹر پروجیکٹ (ڈبل سنچری نمبر)

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے

- فلاسٹر پروجیکٹ — جو آرک لینڈ میں مکمل کیا جا رہا تھا۔ وہی آرک لینڈ جس کی سیکرٹ سروس کا سربراہ جم مارکر تھا۔
- فلاسٹر پروجیکٹ — مسلمانوں کے خلاف دنیا بھر کے یہودیوں اور حکومت اسرائیل کا ایک خفیہ مگر انتہائی خوفناک پروجیکٹ۔
- جم مارکر — آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف، جو اسرائیلی سیکرٹ سروس کو تربیت دے رہا تھا۔
- فلاسٹر پروجیکٹ — جسے اس قدر خفیہ رکھا گیا تھا کہ جم مارکر سیکرٹ سروس کا چیف ہونے کے باوجود اس سے واقف نہ تھا۔
- فلاسٹر پروجیکٹ — جس کی حفاظت کی ذمہ داری "مادام بلیک" گروپ کی ذمہ داری تھی۔؟
- مادام بلیک — ایک ایسی عورت جو اس پروجیکٹ کی مدد سے پوری دنیا پر حکومت کرنے کی خواہشمند تھی۔
- فلاسٹر پروجیکٹ — جس کی تلاش اور خاتمے کے لیے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم براہ راست ایکسٹو (بلیک زیرو) کی سربراہی میں گئی۔
- فلاسٹر پروجیکٹ مشن — جس میں عمران کو شامل ہونے سے روک دیا گیا۔؟
- فلاسٹر پروجیکٹ — جس کے خاتمے کے لئے عمران ٹائیگر سمیت علیحدہ اپنے ذاتی خرچ پر آرک لینڈ پہنچ گیا۔
- جم مارکر — جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو روکنے کے لئے پورے آرک لینڈ میں جگہ جگہ موت کے جال بچھا دیئے۔
- جم مارکر — جس نے ایکسٹو (بلیک زیرو) کو پہلے ہی قدم پر گرفتار کر کے اپنے ہاتھ سے موت کے گھاٹ اتار دیا اور اس کی لاش غلیظ گڑھ میں بہا دی۔ کیا ایکسٹو ختم ہو گیا —؟
- مادام بلیک — جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو قدم قدم پر عبرت ناک شکست سے دوچار کر دیا۔
- عمران اور ٹائیگر جب آرک لینڈ پہنچے تو جم مارکر اور مادام بلیک پاکیشیا سیکرٹ سروس پر مکمل طور پر فتح حاصل کر چکے تھے — پھر کیا ہوا —؟
- مادام بلیک — جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو زخمی اور بیہوش کر کے ان کے خاتمے کے لیے کمپیوٹرائزڈ فائٹنگ مشینیں بھیج دیں اور پھر فائٹنگ مشینوں نے ان پر واقعی قیامت توڑنی شروع کر دی۔
- کیا عمران، ٹائیگر، بلیک زیرو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس، جم مارکر اور مادام بلیک کا مقابلہ کر سکے — یا —؟
- کیا عمران اور اس کے ساتھی فلاسٹر پروجیکٹ کا خاتمہ کر سکے — یا خود موت کا شکار ہو گئے —؟ لمحہ بہ لمحہ بڑھنے والا سسپنس۔ موت کے قہقہوں میں ڈوبا ہوا خوفناک ایکشن۔ زندگی اور موت کے درمیان ہونے والی خوفناک کشمکش پر مبنی ایک ایسا شاہکار جو جاسوسی ادب کا ناقابل فراموش ایڈونچر کہلانے کا صحیح حقدار ہے۔

عمران سیریز میں فورسٹارز سلسلے کا نیا اور منفرد ناول

مکروہ جرم

مصنف:- مظہر کلیم ایم-اے

● جعلی اور نقلی ادویات —— جس سے ہزاروں لاکھوں بے گناہ مریض تڑپ تڑپ کر دم توڑ دیتے ہیں۔

● جعلی اور نقلی ادویات —— جو ایسا مکروہ جرم ہے جسے کوئی بھی معاشرہ کسی صورت بھی قبول نہیں کرسکتا۔

● مکروہ جرم —— جس کے خلاف فورسٹارز اپنی پوری قوت سے میدان میں نکل آئے۔

● جعلی اور نقلی ادویات —— جس کا جال پورے ملک میں پھیلا ہوا تھا اور کھلے عام جعلی اور نقلی ادویات فروخت کی جارہی تھیں۔

● مکروہ جرم — جس کا پھیلاؤ دیکھ کر عمران اور فورسٹارز بھی حیران رہ گئے —— کیا یہ سب کچھ حکومتی سرپرستی میں ہو رہا تھا —— ؟

● ایسے مجرم — جو بظاہر انتہائی معزز تھے لیکن دراصل وہ مکروہ اور انتہائی قابلِ نفرت مجرم تھے۔

● وہ لمحہ —— جب سب سے بڑے مجرم کے خلاف قدرت کا قانون مکافاتِ عمل حرکت میں آگیا —— پھر کیا ہوا —— انتہائی حیرت انگیز اور عبرت ناک نتیجہ —— ؟

● وہ لمحہ —— جب فورسٹارز نے سوپر فیاض کو بھی اس مکروہ جرم کے مجرموں کے ساتھ اغوا کرالیا اور پھر موت کے بے رحم پنجے سوپر فیاض کی طرف بڑھنے لگے —— کیا سوپر فیاض بھی اس جرم میں شریک تھا —— ؟ کیا وہ بھی ہلاک ہوگیا — یا — ؟

● سماجی برائی کے اس قابلِ نفرت جال کو فورسٹارز نے کس طرح توڑا —— توڑ بھی سکے یا نہیں —— ؟

● انتہائی خونریز اور اعصاب شکن جدوجہد پر مشتمل ایک ایسی کہانی جس کا ہر لمحہ موت اور قیامت کے لمحے میں تبدیل ہوگیا۔

● — تیز اور مسلسل ایکشن
● — لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات
● — اعصاب شکن سسپنس۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز
مظہر کلیم
ایم اے
شیڈاگ
ھیڈ کوارٹر

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوایشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کیلئے پبلشرز مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— 40/- روپے
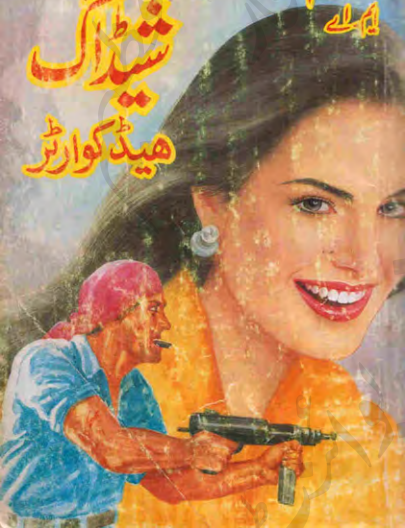
چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ نیا ناول "شیڈاگ ہیڈ کوارٹر" آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ شیڈاگ کے بارے میں آپ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ کس قدر طاقتور اور باوسائل تنظیم ہے اس لئے ظاہر ہے کہ ایسی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر کس حیثیت کا حامل ہوگا اسے کس انداز میں خفیہ رکھا گیا ہوگا اور اس کی حفاظت کے لئے کیا کیا انتظامات کئے گئے ہوں گے ۔ یہی وجہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے جب شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے اسے تباہ کرنے کا فیصلہ کیا تو انہیں اسے ٹریس کرنے اور اسے تباہ کرنے کی خواہش کی تکمیل میں جن جانکاہ مراحل سے گزرنا پڑا اور ان مراحل سے گزرنے کے باوجود جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کا ارادہ ترک کرنا پڑا تو ان جانکاہ مراحل کا اندازہ آپ بخوبی لگا سکتے ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کو پسند آئے گا ۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے اور ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طور کم نہیں ہیں ۔

جھنگ صدر سے عصمت اللہ بابر لکھتے ہیں ۔ " میں آپ کے ناولوں کا مستقل قاری ہوں اور مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں ۔

آپ کے ناول کئی بار پڑھنے کے باوجود انہیں بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے اور یہی آپ کی تحریر کی سحر انگیزی ہے جو شاید کسی دوسرے مصنف کے قلم میں نہیں ہے۔ مجھے ایک ایسا ناول ملا ہے جس کے پہلے اور آخری صفحات پھٹے ہوئے ہیں۔ میں اس کا نام جاننا چاہتا ہوں۔ اس ناول میں کیپٹن بابر کا کردار موجود ہے۔ امید ہے آپ ضرور مطلع کریں گے"۔

محترم عصمت اللہ بابر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔ کیپٹن بابر میرے ناولوں کا کردار نہیں ہے اس لئے آپ جس ناول کا نام جاننا چاہتے ہیں وہ میرا تحریر کردہ ناول نہیں ہے کسی دوسرے مصنف کا ہے اس لئے میں اس کا نام بتانے سے قاصر ہوں۔ آپ اپنی نزدیکی لائبریری سے رجوع کریں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس بارے میں آپ کو کچھ بتا سکیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

پنڈی بھٹیاں سے خالد محمود پھلروان لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ آپ کے ناولوں کی تعریف سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ آپ سے ایک بات پوچھنے کے لئے خط لکھا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس طویل عرصے سے کنواروں کا ٹولہ چلا آ رہا ہے حالانکہ غیر ملکی سیکرٹ ایجنٹ ایسے بھی سامنے آتے رہتے ہیں جو شادی شدہ ہوتے ہیں جیسے گولڈن مپاٹ میں پائزو اور ہیلن۔ اس لئے آپ یہ عذر نہیں کر سکتے کہ سیکرٹ ایجنٹ شادی نہیں کر سکتے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم خالد محمود پھلروان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے مثال دے کر یہ ثابت کیا ہے کہ سیکرٹ ایجنٹ کو شادی کرنے میں کوئی قانونی رکاوٹ نہیں ہے اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی شادیاں کر لینی چاہئیں تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کنواروں کا ٹولہ ہونے کی بجائے شادی شدہ افراد کا ٹولہ بن جائے لیکن جب ٹولہ دوسری صورت میں بھی ٹولہ ہی رہے گا تو پھر آپ کو آخر عمران اور اس کے ساتھیوں کی شادی پر اس قدر اصرار کیوں ہے۔ امید ہے آپ ضرور اس پر غور کریں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

حاصل پور ضلع بہاولپور سے محمود حسین صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ خاص طور پر " ہارا کاری" تو ناقابل فراموش ہے کیونکہ اس میں ٹائیگر کا کردار واقعی بے مثال ہے لیکن آپ سے شکایت ہے کہ ٹائیگر کی اس قدر صلاحیتوں کے باوجود عمران اسے بیرون ملک مشن پر ہر بار ساتھ کیوں نہیں لے جاتا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم محمود حسین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ٹائیگر میں واقعی بے پناہ صلاحیتیں ہیں لیکن جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو میں نے پہلے کئی بار قارئین کے خطوط کے جواب میں وضاحت کی ہے کہ عمران مشن کے لئے ساتھیوں کا

انتخاب کرتے ہوئے مشن کے مخصوص حالات کا خیال رکھتا ہے اور ہر مشن کے اپنے مخصوص حالات ہوتے ہیں اس لئے جہاں عمران یہ سمجھتا ہے کہ ٹائیگر کی صلاحیتوں کو مشن کی تکمیل میں کام میں لایا جا سکتا ہے تو ضرور اسے شامل کر لیتا ہے۔ امید ہے اس وضاحت سے آپ کی شکایت دور ہو گئی ہو گی۔

صادق آباد سے وسیم صدیقی صاحب لکھتے ہیں۔ " آپ بہترین ناول لکھ کر کروڑوں مسلمانوں کی دعائیں لے رہے ہیں۔ آپ کے ناولوں میں ویسے تو کوئی خامی نہیں ہوتی لیکن ایک بات بہت کھٹکتی ہے کہ عمران آج کل مذاق مذاق میں جھوٹ بہت بولنے لگ گیا ہے۔ اسے جھوٹ بولنے سے ضرور منع کریں کیونکہ جھوٹ بولنا گناہ ہے "۔

محترم وسیم صدیقی صاحب۔ ناول پسند کرنے اور پرخلوص دعاؤں کا بے حد شکریہ۔ جھوٹ بولنا واقعی گناہ ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ عمران مذاق مذاق میں جھوٹ بولتا ہے تو بہتر تھا کہ آپ کسی ناول سے کوئی مثال بھی لکھ دیتے تاکہ عمران کے سامنے جب مثال رکھی جاتی تو وہ آئندہ ضرور محتاط ہو جاتا ورنہ اس نے تسلیم ہی نہیں کرنا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

شاندار انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے میں آرام کرسی پر ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک جم اسکاٹ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا جبکہ اس کی نظریں سامنے رکھے ہوئے ٹیلی ویژن کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں ایک سنسنی خیز فلم چل رہی تھی کہ اچانک ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جم اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں "...... جم اسکاٹ نے کہا لیکن اس کی نظریں بدستور ٹی وی کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

" ماسیرے بول رہا ہوں جم اسکاٹ "...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی تو جم اسکاٹ بے اختیار چونک پڑا۔

" ماسیرے تم۔ خیریت۔ کیسے کال کی ہے "...... جم اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"تمہارے لئے ایک اہم اطلاع ہے میرے پاس"...... مامیرے نے جواب دیا۔

"کیسی اطلاع"...... جم اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شیڈاگ کو یہاں یوگان میں تلاش کیا جا رہا ہے"...... مامیرے نے کہا تو جم اسکاٹ بری طرح اچھل پڑا۔ اس نے میز پر پڑا ہوا ریموٹ کنٹرول اٹھا کر ٹی وی آف کر دیا۔

"یہاں یوگان میں۔ کون لوگ ہیں"...... جم اسکاٹ نے اس بار حیرت اور تشویش کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"ایک گروپ ہے۔ ایکریمی ہیں"...... مامیرے نے جواب دیا۔

"کھل کر بات کرو مامیرے"...... اس بار جم اسکاٹ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کھل کر بات اس وقت ہو سکتی ہے جم اسکاٹ جب تم بھی اپنے بینک اکاؤنٹ کو میرے لئے کھول دو ورنہ دوستی میں تو بس اتنا ہی بتایا جا سکتا ہے"...... دوسری طرف سے مامیرے نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ بیٹھے چاٹتے رہو اپنے اس گروپ کو۔ میرا کسی شیڈاگ سے کیا تعلق"...... جم اسکاٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اب یہ یہودی مامیرے دوبارہ فون کرے گا اور پھر تھوڑی سی رقم پر سودا ہو جائے گا ورنہ اس نے پھیلتے ہی چلے جانا تھا لیکن ساتھ ہی وہ سوچ رہا تھا کہ ایکریمی ایجنٹ یہاں یوگان میں کیوں شیڈاگ کو تلاش کر رہے ہیں کہ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج

اٹھی اور جم اسکاٹ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"مامیرے بول رہا ہوں۔ تم تو مجھ سے بھی بڑے یہودی ہو۔ میں نے تمہاری دوستی کی خاطر بھاری رقم گنوا دی اور تم بات ہی نہیں کرتے"...... مامیرے نے شکایت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو مامیرے۔ تمہیں معلوم ہے کہ یہاں یوگان میں شیڈاگ کا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے۔ میں بھی صرف معلومات مہیا کرنے کا کام کرتا ہوں اور مجھے بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ شیڈاگ کہاں ہے اور کس قسم کی تنظیم ہے اس لئے میرا دماغ تو خراب نہیں ہوا کہ میں خواہ مخواہ تمہیں رقم ادا کروں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"سوچ لو جم اسکاٹ۔ پھر بعد میں شکایت نہ کرنا۔ یہاں شیڈاگ کا کیا سیٹ اپ ہے اور کیا نہیں ہے یہ باتیں کم از کم مجھ سے چھپی نہیں رہ سکتیں۔ مامیرے کو شیطان کا دماغ خواہ مخواہ نہیں کہا جاتا"...... مامیرے نے کہا۔

"او کے۔ تمہارے پاس جو بھی معلومات ہوں تم انہیں فروخت کر دو اور رقم کما لو۔ تمہارے ساتھ دوستی اسی طرح نبھائی جا سکتی ہے لیکن اگر تم کہو کہ میں تمہیں دولت دوں گا تو یہ خیال ذہن سے نکال دو البتہ میں شیڈاگ کو یہ رپورٹ دے دوں گا کہ تم نے مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کی ہے پھر شیڈاگ جانے اور تم جانو"۔ جم اسکاٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

"تم واقعی دنیا کے سب سے بڑے یہودی ہو۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ ایک ہزار ڈالر دے دینا وہ پارٹی مجھ سے دس ہزار ڈالر کی آفر کر رہی تھی لیکن میں نے تمہاری وجہ سے انہیں انکار کر دیا کہ میں تو شیڈاگ کا نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"...... مامیرے نے کہا۔

"اوکے۔ لے لینا ایک ہزار ڈالر۔ بولو"...... جم اسکاٹ نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر وہ مامیرے کو اس انداز میں ڈیل نہ کرتا تو معاملہ ایک لاکھ ڈالر تک بھی جا سکتا تھا۔

"دو عورتوں اور تین مردوں کا گروپ ہے۔ سب کے سب ایکریمی ہیں۔ وہ میرے پاس آئے تھے اور شیڈاگ کے بارے میں معلومات خریدنا چاہتے تھے۔ بھاری رقم کی بھی انہوں نے آفر کی لیکن میں نے صاف انکار کر دیا اور وہ واپس چلے گئے۔ میرے آدمیوں نے انہیں چیک کیا تو پتہ چلا کہ وہ کراس کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں گئے ہیں"...... مامیرے نے کہا۔

"اوکے۔ اب یہ بتا دو کہ تم نے ان سے میرے بارے میں بتانے کی کتنی رقم لی ہے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"ارے نہیں جم اسکاٹ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے انہیں صاف انکار کر دیا ہے کیونکہ تم سے تو نہیں البتہ شیڈاگ سے مجھے خوف آتا ہے"...... مامیرے نے جواب دیا۔

"اوکے پھر ایک ہزار ڈالر تمہیں مل جائیں گے لیکن یہ سن لو کہ اگر مجھے اطلاع مل گئی کہ تم نے انہیں شیڈاگ یا میرے متعلق کچھ

بتایا ہے تو پھر تمہارا وہ حشر ہو گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے"...... جم اسکاٹ نے اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے اسی لئے تو میں نے انکار کر دیا ہے ورنہ تم جانتے ہو کہ دولت کسے اچھی نہیں لگتی"...... مامیرے نے جواب دیا اور اوکے کہہ کر جم اسکاٹ نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راتھر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں"...... جم اسکاٹ نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ حکم باس"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کراس کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں پانچ ایکریمیوں کا ایک گروپ موجود ہے جن میں دو عورتیں اور تین مرد ہیں۔ میں ان پانچوں کو سپیشل روم میں دیکھنا چاہتا ہوں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کے سپیشل روم میں پہنچنے پر مجھے کال کر دینا"...... جم اسکاٹ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ریموٹ کنٹرول اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر کے اس نے ٹی وی آن کیا اور دوبارہ وہی فلم دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ پھر نجانے کتنا وقت گزر گیا تھا کہ اچانک

سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جم اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"راتھر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے راتھر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... جم اسکاٹ نے پوچھا۔

"دو عورتیں اور تین مرد سپیشل روم میں پہنچ چکے ہیں باس۔ میں نے ان کے میک اپ چیک کئے ہیں۔ پانچوں ہی میک اپ میں ہیں۔ ان میں سے ایک عورت سوئس ہے جبکہ باقی ایک عورت اور تینوں مرد ایشیائی ہیں۔ کافرستانی یا پاکیشیائی"...... راتھر نے کہا تو جم اسکاٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن یہ لوگ یوگان کیوں آئے ہیں۔ اوہ۔ ایسا کرو کہ انہیں فوراً ہلاک کر دو اور پھر ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دو"...... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور مجھے فوری رپورٹ دینا"...... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ یہ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم ہے لیکن یہ لوگ یوگان کیوں آئے ہیں مگر میں انہیں ہوش میں لے آنے کا رسک نہیں لے سکتا اس لئے ان کی فوری موت انتہائی ضروری ہے۔ جو بھی

ہیں ختم ہو جائیں گے"...... جم اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو جم اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"راتھر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے راتھر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا ہوا"...... جم اسکاٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے انہیں بے ہوشی کے دوران ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے باس اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دی ہیں"...... راتھر نے کہا۔

"اوکے۔ اب جا کر اس کوٹھی کی تلاشی لو اور وہاں ان کا جو سامان بھی موجود ہے اس میں سے ایسی چیزیں تلاش کرو جن سے ان کی اصل شناخت ہو سکے اور پھر مجھے بتاؤ"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"میں ان کا سامان ساتھ ہی لے آیا تھا۔ اس میں سوائے ان کے کاغذات کے اور کچھ بھی نہیں ہے اور کاغذات کے مطابق یہ ایکریمی سیاح ہیں"...... راتھر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جو بھی تھے بہرحال ختم ہو گئے ہیں"۔ جم اسکاٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور دوبارہ فلم دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ ایک بار اس کے ذہن میں خیال آیا کہ وہ چیف باس کو کال کر کے بتا دے لیکن پھر اس نے یہ خیال ترک کر دیا کیونکہ چیف نے

ثبوت طلب کرنا ہے اور ثبوت اس کے پاس تھا نہیں اس لئے خاموشی ہی بہتر ہے لیکن پھر اچانک فلم دیکھتے دیکھتے اسے ایک خیال آیا تو وہ بری طرح چونک پڑا۔

" اگر یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں تو یہ اتنی آسانی سے نہیں مارے جا سکتے۔ مجھے اس بارے میں پوری تسلی کرنی چاہئے"۔ جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ راتھر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی راتھر کی آواز سنائی دی۔

" جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ ان کی تصویریں خفیہ کیمرے نے بنائی ہوں گی وہ تصویریں سپاٹ لائن پر مجھے بھجوا دو"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے رسیور رکھ دیا۔

عمران اور جوانا کی کار تیز رفتاری سے چلتی ہوئی اس علاقے میں داخل ہو گئی جہاں لارڈ لارجنٹ کا محل اور اس کی وہ کوٹھی تھی جہاں سے اس کے محل کو خفیہ راستہ جاتا تھا۔ عمران نے محل کے گرد ایک چکر لگایا اور پھر وہ اس طرف کو بڑھ گیا جدھر اس کی مطلوبہ کوٹھی تھی۔ اس وقت چونکہ رات کافی گہری ہو چکی تھی اس لئے سڑکوں پر ٹریفک کا اژدہام موجود نہ تھا البتہ اکا دکا کاریں آ جا رہی تھیں۔ مطلوبہ کوٹھی کو چیک کرنے کے بعد عمران نے کار وہاں ایک بلاک میں بنی ہوئی باقاعدہ پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔

" اب یہاں سے ہمیں ڈائریکٹ ایکشن کا آغاز کرنا ہے۔ پہلے ہم نے اس کوٹھی پر قبضہ کرنا ہے کیونکہ اس کوٹھی میں وہ حفاظتی انتظامات نہیں ہوں گے جو اصل محل میں ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" ماسٹر۔ بس ایک مہربانی کیجئے کہ اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر نہ کریں۔ اس سے کام کرنے کا سارا لطف ہی ختم ہو جاتا

ہے"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ارے تم لڑائی بھڑائی میں لطف کی بات کر رہے ہو۔ بزرگوں کے نزدیک تو لڑائی بھڑائی سخت بیزار کن کام ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ان بزرگوں کے لئے ہوگا ہوتا رہے۔ جب تک آدمی لڑ کر کسی پر قابو نہ پائے لطف ہی نہیں آتا"...... جوانا نے کہا۔

"اوکے۔ وعدہ کہ اب گیس فائر نہ ہوگی حالانکہ میں یہی سوچ رہا تھا کہ پہلے گیس فائر کر کے اندر موجود افراد کو بے ہوش کروں گا اور پھر ان کا خاتمہ ہوگا لیکن تمہاری بات بھی درست ہے اس طرح واقعی کام کرنے کا لطف ختم ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا کا چہرہ اس طرح کھل اٹھا جیسے کسی بچے کو اس کے پسندیدہ کھلونے ملنے کی نوید مل گئی ہو۔ وہ دونوں پیدل چلتے ہوئے اس کوٹھی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"اس لطف کے حصول کا طریقہ کار کیا ہوگا"...... عمران نے کوٹھی کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے کوئی سیاح کسی گائیڈ سے باقاعدہ رہنمائی حاصل کرنا چاہتا ہو۔

"آپ باہر ٹھہریں ماسٹر میں اندر جاؤں گا اور بس"۔ جوانا نے کہا۔

"ارے تو تم اکیلے اکیلے سارا لطف سمیٹنا چاہتے ہو۔ ایسا نہیں ہو گا مجھے بھی ساتھ شامل کرنا ہو گا"...... عمران نے باقاعدہ احتجاج کرنے کے انداز میں کہا۔

"ماسٹر آپ ان پر رحم کھانا شروع کر دیتے ہیں"...... جوانا نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"یعنی اب کھانا بھی نہیں"...... عمران نے کہا تو جوانا بھی بے اختیار ہنس پڑا اور پھر وہ دونوں کوٹھی کے سامنے پہنچ گئے۔

"میرا خیال ہے کہ عقبی طرف سے اندر پہنچا جائے"...... عمران نے کہا۔

"ارے نہیں ماسٹر۔ ان گھٹیا مجرموں کے لئے اتنی دردسری کی ضرورت نہیں"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جوانا اپنے پرانے موڈ میں آ چکا ہے۔ دراصل وہ نہیں چاہتا تھا کہ یہاں کوئی فائرنگ ہو کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ کہیں اس لارڈ لارجنٹ نے یہاں بھی کوئی ایسے آلات نہ نصب کر رکھے ہوں کہ یہاں ہونے والے واقعات کا اسے وہاں بیٹھے علم ہو جاتا ہو کیونکہ اگر ایسا ہوا تو پھر ظاہر ہے انہیں اس خفیہ راستے سے گزرنے کے لئے کافی تگ و دو کرنی پڑے گی لیکن جوانا نے جس انداز میں گیس فائر نہ کرنے کی بات کی تھی اس سے عمران نے بھی اپنا فیصلہ بدل دیا تھا۔ اس نے یہی سوچا تھا کہ چلو ڈائریکٹ ایکشن ہی سہی۔ جوانا کے کال بیل بجاتے ہی عمران نے کوٹ کی اس جیب میں ہاتھ ڈال دیا تھا جس جیب میں مشین پسٹل موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور اس میں سے ایک مسلح مقامی آدمی ابھی

باہر ہی نکل رہا تھا کہ جوانا نے اس کے سینے پر زور سے ہاتھ مارا اور وہ
آدمی چیختا ہوا اچھل کر اس طرح پشت کے بل اندر جا گرا جیسے فٹ
بال کو زور دار کک لگنے سے وہ اچھل کر دور جا گرتی ہے اور اس کے
ساتھ ہی جوانا نے فائر کھول دیا اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا
ہوا آدمی سینے پر گولیاں کھا کر چیختا ہوا نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔
جوانا اطمینان سے قدم بڑھاتا ہوا اس طرح جا رہا تھا جیسے اسے یقین ہو
کہ کوٹھی میں اس آدمی کے علاوہ اور کوئی نہ ہو۔ عمران اس کے پیچھے
تھا لیکن اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ جوانا کے اس انداز
میں جس قدر اعتماد تھا اسے عمران نے بھی پسند کیا تھا اور ابھی انہوں
نے چند قدم ہی بڑھائے ہوں گے کہ اچانک کسی دروازے سے دو
آدمی باہر نکلے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں لیکن اس سے
پہلے کہ وہ [illegible] انا کا مشین پسٹل ایک بار پھر تڑتڑایا اور وہ
دونوں چیختے ہوئے اچھل کر وہیں برآمدے میں ہی گرے اور تڑپنے
لگے۔ مشین گنیں ان کے ہاتھوں سے نکل گئی تھیں۔
" جناب جوانا عرف فاتحانہ صاحب۔ ایک آدمی کو زندہ پکڑنا ہے
تاکہ اس سے خفیہ راستے کے بارے میں معلوم کیا جا سکے "۔ عمران
نے اس طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا جیسے وہ جوانا کی بے دریغ
فائرنگ اور اس انداز میں قتل و غارت سے خوفزدہ ہو گیا ہو۔
" یس ماسٹر "...... جوانا نے مڑے بغیر کہا۔
" کیا ہو رہا ہے یہاں "...... اچانک سائیڈ دروازہ کھلا اور ایک

بھاری جسم اور لمبے قد کے آدمی نے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ وہ تن و توش
کے لحاظ سے خاصا لحیم شحیم اور طاقتور نظر آ رہا تھا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا
کہ اس کی ساری عمر لڑائی بھڑائی میں ہی گزری ہے۔
" فائرنگ ہو رہی ہے اور کیا ہونا ہے یہاں "۔ جوانا نے برآمدے
کی سیڑھیاں پھلانگ کر اچھل کر اوپر آتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔
" تم۔ تم کون ہو۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے میرے
ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے "...... اس آدمی نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے جوانا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے
گھوما اور وہ لحیم شحیم آدمی جوانا کا زور دار تھپڑ کھا کر ایک دھماکے سے
سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا لیکن دوسرے لمحے وہ انتہائی حیرت انگیز
انداز میں تیزی سے واپس پلٹا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خاصا
تربیت یافتہ آدمی ہے۔ اسے پلٹتے دیکھ کر جوانا بجلی سے بھی زیادہ تیز
رفتاری سے سائیڈ پر ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات قوس کی
صورت میں گھومی اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر برآمدے کے ایک
ستون سے خوفناک دھماکے سے ٹکرایا اور اس بار وہ ریت کے خالی
ہوتے ہوئے بورے کی طرح نیچے گر گیا۔
" گڈ شو۔ اب اسے اٹھا کر اندر لے آؤ۔ میں اندر چیکنگ کر
لوں "...... عمران نے کہا۔
" باس۔ ابھی پولیس یہاں آ جائے گی کیونکہ رات کے اس وقت
فائرنگ کی آوازیں پورے علاقے میں گونج گئی ہوں گی اس لئے میں

اندر چیکنگ کرتا ہوں آپ یہاں ٹھہریں"...... جوانا نے کہا۔

"ارے کیا مطلب۔ کیا پولیس سے خوفزدہ ہو گئے ہو"۔ عمران نے چونک کر اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ جوانا اس طرح بھی پولیس سے خوفزدہ ہو سکتا ہے۔

"میں خوف کی وجہ سے نہیں کہہ رہا ماسٹر اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میں نے پولیس والوں کو بھی اسی طرح ڈھیر کر دینا ہے کیونکہ مجھ سے پولیس والوں کا لہجہ آج تک کبھی برداشت نہیں ہو سکا جبکہ آپ انہیں دوسرے انداز میں ڈیل کر لیں گے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ تم۔ اگر پولیس والے آ گئے تو میں انہیں تمہارا تعارف کرا دوں گا مجھے یقین ہے کہ وہ تمہارا نام سنتے ہی نہ صرف بھاگ جائیں گے بلکہ پولیس کی نوکری سے استعفیٰ دے کر کسی چرچ میں پادری بن جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے اسے اب تک یقین آ گیا تھا کہ اس کوٹھی میں اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ جوانا دوڑتا ہوا تیزی سے اندر داخل ہو گیا جبکہ عمران اطمینان سے چلتا ہوا اس لحیم شحیم آدمی کی طرف بڑھتا جو برآمدے کے سنگی ستون کے ساتھ ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔ اس نے اسے سیدھا کیا اور پھر اس کی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن جیبیں خالی تھیں۔ پھر وہ جیسے ہی سیدھا ہوا جوانا واپس آ گیا۔

"کوٹھی خالی ہے ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"ظاہر ہے جب تم جیسا دیو آدم بو، آدم بو کرتا ہوا اندر داخل ہو جائے تو پھر یہاں کون رہ سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"ابھی تو کچھ بھی نہیں ہوا ماسٹر۔ صرف پسٹل کا ٹریگر دبانے سے کیا ہوتا ہے لیکن پولیس نہیں آئی۔ اس کا کیا مطلب ہوا حالانکہ یہاں کی پولیس تو انتہائی تیز رفتار سمجھی جاتی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"یہ ساری تیز رفتاری مجھ جیسے مرنجاں مرنج آدمی کے خلاف ہوتی ہے۔ یہاں یقیناً اکثر فائرنگ ہوتی رہتی ہو گی اور ارد گرد رہنے والوں کو بھی اور پولیس والوں کو بھی معلوم ہو گا کہ یہاں کون لوگ رہتے ہیں اس لئے فکر مت کرو یہاں فائرنگ معمول کی بات ہو گی ورنہ واقعی اب تک پولیس پہنچ چکی ہوتی"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ خفیہ راستہ کہاں ہو گا ماسٹر۔ میں نے تو پوری کوٹھی چیک کر لی ہے مجھے تو کہیں وہ راستہ نظر نہیں آیا"۔ جوانا نے آگے بڑھ کر اس لحیم شحیم آدمی کو اٹھا کر ایک جھٹکے سے کندھے پر لادتے ہوئے کہا

"اسے کرسی پر بٹھا کر باندھ دو اور باہر موجود لاشیں بھی گھسیٹ کر اندر ڈال دو۔ میں اس دوران اس خفیہ راستے کو چیک کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا راہداری کی طرف بڑھ گیا لیکن واقعی پوری کوٹھی کو ہر لحاظ سے چیک کر لینے کے باوجود

اسے کہیں بھی خفیہ راستے کا کوئی دہانہ نظر نہ آیا تو وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں آگیا جہاں جوانا نے اس لحیم شحیم آدمی کو ایک بڑی سی کرسی پر ڈال رکھا تھا لیکن وہ بندھا ہوا نہ تھا۔

"اسے باندھا نہیں ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ماسٹر۔ بندھا ہوا آدمی جدوجہد نہیں کر سکتا اور ایسے آدمی کے منہ پر تھپڑ مارنے کا بھی لطف نہیں آتا۔ یہ ایسے ہی بتا دے گا"۔ جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آج تم پوری طرح فارم میں ہو لیکن اس سے سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر وہ لارڈ لارجنٹ اگر جائے گا تو اس راستے سے جائے گا اور باہر سے آئے گا تو ظاہر ہے اسی راستے سے آئے گا اس لئے اتنی جلدی بھی کیا ہے"...... جوانا نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ اب اس آدمی سے معلوم کرو کہ خفیہ راستہ کہاں ہے۔ کیسے کھلتا ہے اور اس کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں"۔ عمران نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس انداز میں کہا جیسے اس کا مقصد کوئی دلچسپ تماشہ دیکھنا ہو۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ سے کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے چہرے پر پے در پے زوردار تھپڑ

مارنے شروع کر دیئے۔ تقریباً چوتھے تھپڑ پر اس آدمی کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم یکلخت تن سا گیا۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو جوانا پیچھے ہٹ گیا۔

"اوہ۔ اوہ تم کون ہو"...... اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے انداز میں سامنے کھڑے جوانا اور ایک طرف کرسی پر بیٹھے ہوئے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات تھے۔

"پہلے تم اپنا نام بتاؤ تاکہ بات چیت میں آسانی ہو سکے"۔ جوانا نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام باب ہے لیکن تم کون ہو اور کیسے اندر آگئے ہو"۔ اس بار اس آدمی نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر چوٹ لگنے کی وجہ سے ہوش میں آنے کے باوجود اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ذہنی طور پر سنبھل نہ پا رہا تھا لیکن اپنا نام بتا کر اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اب نہ صرف ذہنی طور پر بلکہ جسمانی طور پر بھی اپنے آپ کو سنبھال چکا ہے اور اس کے اس انداز میں اپنے آپ کو سنبھال لینے سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ ذہنی اور جسمانی طور پر خاصا مضبوط آدمی ہے۔

"یہاں سے لارڈ لارجنٹ کے محل کو ایک خفیہ راستہ جاتا ہے۔ کہاں ہے وہ راستہ۔ کیسے کھلتا ہے اور کیا کیا حفاظتی انتظامات ہیں اور یہ سب کچھ تمہیں بتانا ہو گا"...... جوانا نے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا تو باب بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ تو تم اس لئے آئے ہو۔ میرے ساتھی کہاں ہیں"۔ باب نے اکڑ جماتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ سب لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں اور یہ بھی سن لو کہ میرے ماسٹر کے پاس وقت نہیں ہے اس لئے جو کچھ پوچھ رہا ہوں وہ جلد از جلد بتا دو"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"اسلحے کے زور پر اکڑ رہے ہو شاید۔ ویسے تو تمہارا جسم بتا رہا ہے کہ تم خاصے طاقتور ہو پھر اسلحہ کیوں اٹھا رکھا ہے"...... باب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسلحہ اگر استعمال کرتا تو اب تک تمہارا جسم بھی شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل ہو چکا ہوتا"...... جوانا نے کہا۔

"تو پھر سنو کہ تمہاری موت میرے ہاتھوں لکھی جا چکی ہے۔ میرا نام باب ہے باب۔ پہلے میں اچانک وار کی وجہ سے مار کھا گیا تھا لیکن اب۔ اب تمہارے جسم کی ساری ہڈیاں یقیناً اپنی جگہ چھوڑ دیں گی"...... باب نے کہا۔

"واہ واہ۔ بہت اچھے ڈائیلاگ ہیں۔ ان ڈائیلاگ کی بنا پر ہی فلم کامیاب ہو جائے گی۔ تھری چیئرز فار دس"...... عمران نے باقاعدہ تالی بجاتے ہوئے کہا۔

"یہ مسخرہ تمہارا ماسٹر ہے"...... باب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے ماسٹر کو مسخرہ کہہ کر اپنی قسمت خود ہی بگاڑ لی ہے باب۔ بہرحال میں تمہیں پانچ منٹ دے سکتا ہوں۔ اس سے زیادہ

نہیں اس لئے ان پانچ منٹوں میں تم سے جو ہو سکتا ہے وہ کر لو۔ اس کے بعد تمہارے سانس بھی باقاعدہ گنے جائیں گے"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا کا فقرہ ختم ہوتا باب واقعی بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس کے اچھلتے ہی جوانا تیزی سے سائیڈ پر ہوا ہی تھا کہ باب کا جسم یکلخت گھوما اور دوسرے لمحے جوانا کی پسلیوں میں اس کی انتہائی ماہرانہ انداز میں ماری گئی ضرب اس قدر زوردار انداز میں لگی کہ جوانا جیسا آدمی بھی بے اختیار اچھل کر دو قدم سائیڈ پر ہٹ جانے پر مجبور ہو گیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ جوانا سنبھلتا باب کسی لٹو کی طرح اپنے ایک پیر پر گھوما اور اس بار ایک زوردار آواز کے ساتھ ہی باب کا بازو پوری قوت سے جوانا کی گردن پر پڑا اور جوانا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ باب نے اس پر چھلانگ لگا دی لیکن عمران باب کی حیرت انگیز پھرتی کو دیکھ کر واقعی حیران رہ گیا۔ باب کا بھاری بھرکم جسم یکلخت ہوا میں الٹی قلابازی کھا گیا اور اس طرح جوانا کے سمٹے ہوئے گھٹنے اسے ضرب نہ لگا سکے جبکہ باب الٹی قلابازی کھا کر جوانا کے سر کے دوسری طرف فرش پر کھڑا ہو گیا لیکن ایسا کرتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ اس قوت سے جوانا کے چہرے پر پڑے تھے کہ جوانا کے چہرے پر اپنے نشانات چھوڑ گئے۔ باب کے الٹی قلابازی کے بعد سیدھا ہوتے ہی جوانا کا جسم بھی بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس کی دونوں مڑی ہوئی ٹانگیں پوری قوت سے اپنے سر کے پیچھے کھڑے ہوئے باب کے سینے پر پڑیں لیکن باب واقعی اچھا

لڑاکا تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے دو قدم پیچھے ہٹ گیا اور پھر جیسے ہی جوانا کی ہوا میں گھومتی ہوئی دونوں ٹانگیں اس کے سر کے پیچھے مڑ کر فرش سے ٹکرائیں باب نے اس کے جسم پر چھلانگ لگا دی۔ یہ کراس کریمپ کا انتہائی خطرناک ترین داؤ تھا۔ اگر جوانا اس داؤ میں پھنس جاتا تو اس کی ریڑھ کی ہڈی مکمل طور پر کریک ہو جاتی اور اس کی باقی ساری عمر فالج کے مریض کی طرح ہی گزرتی لیکن جوانا نہ صرف اس خوفناک داؤ سے بچ نکلا بلکہ اب باب الٹا اس کے خوبصورت داؤ میں آکر یکلخت ہوا میں کسی گیند کی طرح اچھل کر کافی دور فرش پر جا گرا تھا۔ جوانا کے دونوں پیر جیسے ہی اس کے سر کے پیچھے فرش پر لگے اور باب نے اس پر چھلانگ لگائی تھی جوانا نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر ٹکا کر اپنے جسم کا سارا بوجھ ان ہاتھوں پر ڈالا اور جیسے ہی باب کا جسم جوانا سے ٹکرایا اس کا کمان کی طرح اکڑا ہوا جسم یکلخت واپس ہو گیا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ باب چیختا ہوا اچھل کر دور جا گرا اور جوانا اچھل کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس کا سیاہ فام چہرہ اب مزید سیاہ پڑ گیا تھا۔ باب بھی نیچے گر کر تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ماسٹر۔ پانچ منٹ پورے ہو گئے ہیں یا نہیں"...... جوانا نے یکلخت عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ابھی تو صرف دو منٹ ہوئے ہیں"...... عمران نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اسے وقت کے تیزی سے نہ گزرنے پر غصہ آرہا ہو۔

"اچھا۔ پھر تو ابھی تین منٹ تک اس احمق کی اچھل کود برداشت کرنا پڑے گی"...... جوانا نے جواب دیا۔

"تم نے حیرت انگیز طور پر میرا داؤ بے کار کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم بھی اچھے لڑاکا ہو اس لئے تم فکر مت کرو میں تین منٹ تک تم پر وار نہیں کروں گا"...... باب نے کہا۔

"تو پھر ان تین منٹوں میں کیا ہو گا"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان تین منٹوں میں باب یہ بتائے گا کہ خفیہ راستہ کہاں ہے"۔ عمران نے فوراً ہی لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

"اس خفیہ راستے کے بارے میں بتا بھی دوں تو تم اسے کھول نہ سکو گے۔ یہ دوسری طرف سے کھلتا ہے اور اس کا کنٹرول لارڈ کے پاس ہے"...... باب نے جواب دیا۔

"بس اتنا بتا دو کہ یہ کہاں ہے۔ باقی میں لارڈ کو فون کر کے کہہ دوں گا کہ وہ اسے کھول دے"...... عمران نے کہا تو باب بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا لارڈ تمہارے کہنے پر اسے کھول دے گا۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر وہ تمہیں خود ہی بتا سکتا ہے"...... باب کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"تم درست کہہ رہے ہو۔ تمہارا یہ لارڈ بچپن میں میرے ساتھ بھنورے پکڑنے کی کوشش کرتا رہا ہے"...... عمران نے جواب

دیا۔

"بھنورے پکڑتا رہا ہے۔ کیا مطلب۔ تتلیاں پکڑنا تو سنا ہے یہ بھنورے پکڑنے کا کیا مطلب ہوا"...... باب نے پہلے سے بھی زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"بھنورا سیاہ ہوتا ہے اور تم اپنے مقابل کھڑے جوانا کو دیکھ کر فیصلہ کر سکتے ہو کہ بھنورے کیسے پکڑے جاتے ہیں جبکہ تمہارا لارڈ بے چارہ تتلیاں ہی پکڑ سکتا تھا اور اب تک تتلیاں ہی پکڑتا چلا آ رہا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب ہوا اس کا"...... باب نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کا مطلب ہے کہ میں بھنورا ہوں اور تم تتلی"...... اس بار عمران کی بجائے جوانا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو تم نے مجھے تتلی کہا ہے۔ میری توہین کی ہے میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا"...... باب نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ابھی تین منٹ نہیں گزرے اس لئے مجبوری ہے۔ ہاں تین منٹ گزرنے کے باوجود بھی اگر تم اس قابل رہ جاؤ کہ اپنی توہین کے بارے میں سوچ سکو تو پھر تم سے بات ہو جائے گی"...... عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم اس سیاہ فام پر اکڑ رہے ہو۔ اس پر۔ اس کا خاتمہ تو میں ابھی کر دیتا ہوں"...... باب نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے

ساتھ ہی وہ یکلخت کسی ریچھ کی طرح دوڑتا ہوا جوانا کی طرف بڑھنے لگا۔

"تین منٹ گزر گئے ہیں جوانا"...... اچانک عمران نے کہا۔

"اوکے ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا جبکہ باب جو انتہائی تیزی سے جوانا کی طرف دوڑ رہا تھا، نے اچانک اپنا رخ بائیں طرف موڑ لیا تو جوانا تیزی سے دائیں طرف ہوا لیکن دوسرا لمحہ جوانا پر بے حد بھاری ثابت ہوا۔ جب بائیں طرف گھومتا ہوا باب انتہائی حیرت انگیز طور پر نہ صرف رکا بلکہ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے جوانا ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا۔ باب نے واقعی طاقت اور پھرتی کا انتہائی حیرت انگیز مظاہرہ کیا تھا۔ دیوار سے ایک خوفناک دھماکے سے ٹکرا کر جوانا کا جسم جیسے ہی زمین سے لگا باب کا جسم اس طرح جوانا سے آ ٹکرایا جیسے اسے کسی نے توپ میں رکھ کر فائر کر دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی جوانا کی پسلیاں کڑکڑانے کی آوازیں سنائی دیں لیکن دوسرے لمحے باب کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ جوانا نے اس کے ٹکرانے کے بعد اس کے جسم کا دباؤ کم ہوتے ہی گھٹنا تھوڑا سا موڑ کر اسے ضرب لگا کر پیچھے دھکیل دیا تھا اور پھر باب جیسے ہی پیچھے ہٹا جوانا بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس بار باب چیختا ہوا ہوا میں اوپر اٹھتا چلا گیا۔ جوانا نے انتہائی پھرتی سے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اوپر اچھال دیا تھا۔ باب نے اوپر اٹھتے ہی

اپنے جسم کو موڑ کر سائیڈ پر واپس کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن
اس کا جسم جیسے ہی ذرا سا نیچے ہوا جوانا کا بازو گھوما اور باب کے حلق
سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور وہ یکلخت ہوا میں قلابازی کھا گیا۔ اس کا
سر کسی بھاری پتھر کی طرح نیچے فرش کی طرف گرا جبکہ قلابازی
کھانے کی وجہ سے اس نے دونوں ٹانگیں اور بازو اوپر اٹھنے کے لئے
مختلف اطراف میں پھیلائے۔ اسی لمحے جوانا اچھلا اور دوسرے لمحے
اس کے دونوں پیر باب کے سر کے دونوں طرف تیزی سے پڑے اور
اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں بازو اس کی دونوں اطراف میں
پھیلی ہوئی ٹانگوں پر جم گئے اور باب کے حلق سے انتہائی کربناک
چیخیں نکلنے لگیں۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ جوانا کی ٹانگوں پر مارنے
کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دونوں ہاتھ جوانا کی ٹانگوں
سے ٹکراتے وہ بے جان ہو کر سائیڈوں میں گر گئے کیونکہ جوانا نے
اس کی دونوں ٹانگوں پر دباؤ اس حد تک بڑھا دیا تھا کہ اس کا جسم
بے حس ہو کر رہ گیا تھا۔ باب نے ایک لمحے بعد ایک زوردار جھٹکے
سے اپنے آپ کو اس خوفناک داؤ سے چھڑانے کی کوشش کی لیکن اس
کا جسم صرف کانپ کر ہی رہ گیا تھا۔ جوانا کے دونوں پیروں کے
درمیان اس کا سر اسی بری طرح جکڑا ہوا تھا کہ وہ معمولی سی حرکت
بھی نہ کر سکتا تھا۔

"بولو کہاں ہے راستہ۔ بولو"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"اس۔ اس ہال کے شمال مغرب میں چھوٹا کمرہ ہے۔ وہاں۔

وہاں"...... باب کے منہ سے اس طرح الفاظ نکلے جیسے وہ لاشعوری
طور پر بول رہا ہو اور اس کے ساتھ ہی جوانا یکلخت اچھل کر پیچھے ہٹا
لیکن اس کے دونوں ہاتھ باب کی پنڈلیوں پر اسی طرح جمے ہوئے
تھے۔ اس کے پیچھے ہٹتے ہی باب نے اپنے جسم کو اوپر اٹھا کر اس داؤ
سے نکلنے کی کوشش کی لیکن جوانا پیچھے ہٹتے ہی بجلی کی سی تیزی سے
گھوما اور اس کے ساتھ ہی باب کا جسم بھی ہوا میں گھومتا چلا گیا اور
دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور باب کا سر پوری قوت سے
سائیڈ دیوار سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا
چلا گیا۔ یہ ٹکراؤ اس قدر زوردار اور پر قوت تھا کہ باب کی کھوپڑی کئی
حصوں میں تقسیم ہو گئی اور جوانا نے اسے اس طرح ایک طرف
اچھال دیا جیسے کھیلتے ہوئے بچے کھلونا ٹوٹ جانے پر بور ہو کر اسے
ایک طرف پھینک دیتے ہیں۔

"یہ کڑکڑانے کی آوازیں تمہاری پسلیوں کی تھیں"۔ عمران نے
کرسی سے اٹھتے ہوئے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر۔ لیکن یہ پسلیوں کی آوازیں نہ تھیں میرے منہ سے
نکلی تھیں تاکہ باب فوراً ہی دباؤ ہٹا دے۔ وہ یہی سمجھے کہ میں ختم ہو
گیا ہوں آپ کو تو علم ہے کہ فراگ فائٹ کا یہی اصول ہے کہ
مخالف کو اس طرح کی آوازوں سے ڈاج دیا جائے۔ جوانا نے کہا تو
عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"گڈ شو۔ ویسے یہ باب خاصا اچھا لڑاکا تھا۔ شاید لارڈ لارجنٹ نے

اسے یہاں باقاعدہ انتخاب کر کے رکھا ہوا تھا لیکن تم نے بہرحال وقت زیادہ لگا دیا ہے"...... عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس سے پوچھنا جو تھا۔ ورنہ تو پلک جھپکنے میں اس کی گردن ٹوٹ چکی ہوتی۔ وہ کسا کا داؤ میں پھنس گیا تھا لیکن میں نے جان بوجھ کر اسے ڈھیل دے دی تھی تاکہ وہ راستہ بتا سکے"...... جوانا نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بہرحال اب تمہیں کچھ لطف آنے لگا ہے یا ابھی میری نحیف و نزار پسلیاں ٹوٹیں گی"...... عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"بڑے طویل عرصے بعد اس طرح کی فائٹ ہوئی ہے ماسٹر۔ ویسے اگر آپ یہاں نہ ہوتے تو شاید میں ابھی مزید کچھ دیر اس سے کھیلتا لیکن آپ کے غصے سے مجھے ڈر لگتا ہے"...... جوانا نے کہا تو عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم شریف آدمی ہو۔ اس لئے مجھ جیسے برے آدمی کے غصے سے ڈرتے ہو"...... عمران نے راہداری میں گھوم کر شمال کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو جوانا ایک بار پھر ہنس پڑا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہو گئے اس کوٹھی کے ہر کمرے میں چھت کے اندر سے روشنی نکل رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے پوری کوٹھی کے اندر چھت میں روشنی کا کوئی مرکزی سسٹم

قائم کیا گیا ہے جس کی وجہ سے پوری کوٹھی میں بیک وقت روشنی رہتی تھی۔ یہ کمرہ چھوٹا سا تھا لیکن ہر قسم کے فرنیچر سے خالی تھا۔ سامنے دیوار میں ایک سیف نصب تھا۔

"اوہ۔ یہ سیف تو میں نے پہلے بھی دیکھا تھا لیکن مجھے خیال نہ آیا تھا کہ راستہ اس سیف سے نکلتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ماسٹر۔ وہ باب تو کہہ رہا تھا کہ راستہ وہ لارڈ دوسری طرف سے کھولتا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"اسے معلوم نہیں ہے کیونکہ ظاہر ہے لارڈ نہ اس کے سامنے اس سیف سے برآمد ہوتا ہو گا اور نہ داخل ہوتا ہو گا۔ یہ لوگ تو دوسرے کمروں میں ہی رہتے ہوں گے۔ یہ سیف دیکھ کر مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ سیف ادھر سے بھی کھل سکتا ہے اور بہرحال جب لارڈ باہر سے آتا ہو گا تو وہ اسے ادھر سے کھول کر ہی اندر محل میں جاتا ہو گا"۔ عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر سیف پر موجود نمبروں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ یہ نمبروں سے کھلنے والا سیف تھا اور اس پر فون کے ڈائل کی طرح کا ایک ڈائل تھا جس پر زیرو سے نو تک نمبر موجود تھے اور باقاعدہ فون ڈائل کی طرح سوراخ بھی تھے۔ ایک سائیڈ پر ہک بھی موجود تھا جہاں جا کر ڈائل کو چھوڑنا پڑتا تھا۔ عمران غور سے اس ڈائل کو دیکھتا رہا اور پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی اس نے تین نمبر کے سوراخ میں انگلی ڈالی اور اسے فون ڈائل کی طرح چلاتا ہوا ہک کی طرف لے

آیا اور ہک کے قریب لا کر اس نے اسے چھوڑ دیا تو ٹرر ٹرر کی آوازوں کے ساتھ ڈائل واپس اپنی جگہ پر جا کر رک گیا۔ اب عمران نے آٹھ نمبر کو ڈائل کیا اور پھر پانچ کو اور آخر میں اس نے جیسے ہی ایک نمبر کو ڈائل کیا اور ڈائل واپس اپنی جگہ پر پہنچا کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سیف آسانی سے خود بخود کھلتا چلا گیا۔ سیف کے اندر باقاعدہ خانے بنے ہوئے تھے اور ان خانوں میں شراب کی بوتلیں بھری ہوئی تھیں۔

"ماسٹر۔ اس میں تو شراب کی بوتلیں ہیں۔ لیکن آپ نے یہ نمبر کیسے معلوم کر لئے"...... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ چونکہ اسے طویل عرصے سے استعمال کر رہا ہے اس لئے اس کی انگلی کی وجہ سے ان نمبروں کے سوراخوں کے کنارے دوسرے کناروں کی نسبت قدرے گھسے ہوئے تھے"...... عمران نے شراب کی ان بوتلوں کو غور سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن یہ نمبروں کی ترتیب آپ کو کیسے معلوم ہوئی"...... جوانا نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو نمبر اس ہک کے زیادہ نزدیک ہے وہ کم گھسا ہے اور جو زیادہ دور ہے وہ اتنا ہی زیادہ گھسا ہوا ہے اسطرح ترتیب بھی سامنے آسکتی ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ واقعی ہر لحاظ سے ماسٹر ہیں"...... جوانا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"لیکن ماسٹر تو بچے کو کہا جاتا ہے یعنی بڑے کو مسٹر اور بچے کو ماسٹر۔ تمہارا مطلب کہیں اس ٹائپ کے ماسٹر سے تو نہیں"۔ عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ اسی لمحے عمران نے ایک بوتل اٹھائی اور اندر ہاتھ ڈال کر کوئی بٹن پریس کیا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی بوتلوں سمیت سارا خانہ ایک سائیڈ پر گھوم کر رک گیا تو عمران نے بوتل وہیں اس کی جگہ پر دوبارہ رکھ دی۔ اب سامنے اتنا راستہ بہرحال موجود تھا جس سے ایک آدمی گزر سکتا تھا۔

"اب تم پوچھو گے کہ میں نے یہ راستہ کیسے تلاش کر لیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ماسٹر۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ ظاہر ہے لارڈ بار بار اس بوتل کو اٹھاتا اور رکھتا ہو گا جبکہ باقی بوتلیں ویسے ہی پڑی رہتی ہوں گی۔ اس لئے غور سے دیکھنے پر اس پوائنٹ کو سمجھا جا سکتا ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے ماسٹر کہتے کہتے اب تم بھی مسٹر والے ماسٹر بنتے جا رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا ایک بار پھر ہنس پڑا۔ ویسے عام طور پر وہ اتنا نہ ہنستا تھا لیکن شاید باب سے فائٹنگ کے بعد اس کا موڈ خاصا خوشگوار ہو گیا تھا اس لئے وہ بات بات پر ہنس رہا تھا۔

"بہرحال آؤ اب اس لارڈ صاحب سے بھی دو باتیں ہو جائیں"۔

عمران نے کہا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس نے جیسے ہی اندر پیر رکھا چٹک کی آواز کے ساتھ ہی راستہ خود بخود روشن ہو گیا۔ یہ واقعی ایک طویل سرنگ تھی جو دور تک سیدھی چلی جا رہی تھی۔ روشنی اس کی چھت سے نکل رہی تھی اور روشنی کے پوائنٹ مسلسل آگے چھت پر نظر آ رہے تھے۔ عمران سر اٹھا کر کچھ دیر تک غور سے چھت کو دیکھتا رہا۔

"آؤ۔ کوئی حفاظتی انتظامات نہیں ہیں۔ آؤ ۔۔۔۔" عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا جبکہ جوانا اس کے پیچھے تھا جوانا کو اپنا جسم سکیڑ کر چلنا پڑ رہا تھا لیکن بہرحال وہ آگے بڑھ رہا تھا۔ سرنگ واقعی انتہائی ماہرانہ انداز میں بنائی گئی تھی کہ زیر زمین ہونے کے باوجود اس میں تازہ ہوا مسلسل موجود تھی وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے اور پھر واقعی تقریباً ایک فرلانگ چلنے کے بعد یہ سرنگ اچانک گھوم کر بند ہو گئی۔ اب وہاں سپاٹ دیوار تھی لیکن ظاہر ہے اندر سے اس دیوار کو ہٹانے کا کوئی سسٹم موجود ہو گا اس لئے عمران نے غور سے اس دیوار کو دیکھنا شروع کر دیا لیکن دیوار مکمل طور پر سپاٹ تھی۔ عمران نے اس کی بنیاد کو جھک کر غور سے دیکھنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ راہداری میں دیوار کے قریب تھوڑی سی جگہ قدرے ابھری ہوئی تھی۔ عمران نے اس ابھری ہوئی جگہ پر اپنا پیر رکھ کر دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر

سائیڈوں میں غائب ہو گئی۔ دوسری طرف سیڑھیاں اوپر جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران اور جوانا دونوں ان سیڑھیوں پر چڑھتے اور اوپر دروازے کے قریب پہنچ گئے۔ عمران نے کھلے ہوئے دروازے سے سر باہر نکال کر جھانکا تو یہ ایک بند راہداری تھی جس میں ایک دروازہ تھا۔ راہداری دونوں طرف سے بند تھی۔ عمران اوپر راہداری میں آیا اور اس دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔ جوانا اس کے ساتھ تھا۔ عمران نے آہستہ سے دروازے کو دبایا تو دروازہ اندر سے بند نہ تھا۔ وہ تھوڑا سا کھل گیا۔ اندر ہلکے نیلے رنگ کا بلب جل رہا تھا یہ شاندار انداز میں سجا ہوا بیڈ روم تھا اور بیڈ پر ایک آدمی گہری نیند سویا ہوا تھا۔ عمران نے جیب سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پستول نکالا اور پھر اس کی نال دروازے کی جھری کے درمیان رکھ کر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ چٹک کی آواز سے ایک پتلا سا کیپسول نال سے نکل کر بیڈ کی سائیڈ سے ٹکرایا اور عمران تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ جوانا نے کچھ بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور جوانا نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران نے گیس پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر سانس روک کر وہ تیزی سے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے بیڈ پر لیٹے ہوئے ادھیڑ عمر لیکن صحت مند جسم کے مالک آدمی کو اٹھا کر فرش پر بچھے ہوئے قالین پر لٹایا اور کمبل اور تکیے کو

اس انداز میں ایڈجسٹ کر دیا جیسے وہاں کوئی آدمی سو رہا ہو۔ پھر اس نے جھک کر اس آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور تیزی سے باہر راہداری میں آکر اس نے اسے جوانا کو دے دیا اور خود مڑ کر اس نے دروازے کو آہستہ سے دوبارہ بند کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوانا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے واپس اس کھلے دروازے سے سیڑھیاں اترتا ہوا سرنگ میں آیا اور اندر پہنچ کر عمران نے اس جگہ کو دوبارہ دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار دوبارہ بند ہو گئی۔

"آؤ اب نکل چلیں" .... عمران نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"کیا وہاں کوئی خطرہ تھا"۔ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس کمرے میں انتہائی حساس کیمرے لگے ہوئے تھے میں نے ایک کیمرہ چیک کر لیا تھا اس لئے میں نے گیس فائر کر دی اور خود سانس روک کر اندر داخل ہو گیا کیونکہ اس گیس کی وجہ سے کیمرے کی سکرین اس قدر دھندلی ہو جاتی ہے کہ کچھ نظر نہیں آتا لیکن کچھ دیر بعد ہی جب سکرین صاف ہو گی تو وہاں لارڈ سویا ہوا ہی نظر آئے گا۔ اس طرح صبح تک کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ لارڈ کے ساتھ کیا ہوا ہے" .... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس سرنگ سے نکل کر واپس اس چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے تو عمران نے یہاں پھر بوتل اٹھا کر بٹن پریس کیا اور خانہ واپس آنے پر اس نے دوبارہ بوتل وہیں رکھی اور سیف کو بند

کیا تو کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی وہ بند ہو گیا۔

"آؤ اب اسے اس بڑے کمرے میں لے چلو۔ لیکن اسے باندھنا پڑے گا تاکہ اس سے اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کی جا سکیں"۔ عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جولیا اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل ریکس میں داخل ہوئی اور پھر کاؤنٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ انہوں نے بڑی تگ و دو کے بعد یہ معلوم کر لیا تھا کہ ہوٹل ریکس میں ایک آدمی مامیرے رہتا ہے جو ہر قسم کی معلومات فروخت کرتا ہے اس لئے وہ یہاں اس مامیرے سے ملنے آئے تھے۔

"ہم نے مامیرے سے ملنا ہے"...... جولیا نے کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی سے کہا۔

"روم نمبر ایٹ۔ دوسری منزل"...... لڑکی نے میکانکی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ لفٹ کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچ چکے تھے۔ روم نمبر ایٹ کے باہر باقاعدہ مایرے کے نام کی پلیٹ موجود تھی۔ جولیا نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"میرا نام مارگریٹ ہے۔ میں نے آپ کی رقم دینی ہے"۔ جولیا

نے کہا تو اس کے ساتھی اس کی اس بات پر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"رقم دینی ہے۔ مگر۔ اچھا ٹھیک ہے۔ آ جائیں"...... اندر سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا چونکہ انہیں بتا دیا گیا تھا کہ مامیرے کٹڑ یہودی ہے اس لئے جولیا نے اس انداز میں بات کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور جولیا اندر داخل ہوئی اس کے پیچھے صالحہ اور پھر صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل بھی اندر داخل ہو گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ اتنے آدمی۔ مگر"...... سامنے موجود ایک ادھیڑ عمر آدمی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو تو خوش ہونا چاہئے مسٹر مامیرے کہ اتنے سارے آدمی بیک وقت آپ کو رقم دینے آ گئے ہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کس قسم کی رقم۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔ آپ پہلے اپنا تعارف کرائیں"...... مامیرے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جائیں۔ ہم واقعی آپ کو رقم دینے آئے ہیں لیکن اس رقم کے بدلے ہمیں آپ سے چند معلومات چاہیں"۔ جولیا نے کہا تو مامیرے نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ البتہ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیسی معلومات اور کس نے بتایا ہے کہ میں آپ کو معلومات مہیا کر سکتا ہوں"۔ مامیرے نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس بات کو رہنے دو۔ یہ ہمارا کام ہے اور یوگنڈا میں تمہارے

متعلق سب جانتے ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو"۔ مامیرے نے کہا۔

"شیڈاگ کے بارے میں"۔ جولیا نے کہا تو مامیرے بے اختیار اچھل پڑا۔ اسکے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"شیڈاگ کے بارے میں معلومات۔ اوہ نہیں۔ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا"۔ مامیرے نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"سنو مامیرے۔ تم یہودی ہو اور یہودی دولت سے پیار کرتے ہیں۔ تم نے میرے ساتھیوں کو دیکھا ہے یہ اگر چاہیں تو تمہاری ہڈیوں سے بھی معلومات اگلوا سکتے ہیں لیکن میں چاہتی ہوں کہ اس کی نوبت نہ آئے اور تم خاموشی سے دولت وصول کر کے درست معلومات ہمیں دے دو۔ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا"...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو مامیرے نے ایک طویل سانس لیا۔

"دیکھیں مس مارگریٹ یا جو بھی تمہارا نام ہو۔ شیڈاگ بین الاقوامی تنظیم ہے اور وہ انتہائی سفاک اور بے رحم لوگ ہیں اور مامیرے میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ شیڈاگ سے ٹکرا سکے اس لئے میں اس دولت کا کیا کروں گا جس کے استعمال کی مجھے مہلت ہی نہ ملے"...... مامیرے نے کہا۔

"جب میں نے کہہ دیا ہے کہ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا تو واقعی ایسا ہی ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"تم کس قسم کی معلومات چاہتی ہو"...... مامیرے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ شیڈاگ کا اصل ہیڈ کوارٹر یہاں یوگان میں ہے۔ ہمیں اس ہیڈ کوارٹر اور اس کے انچارج کے بارے میں تفصیلات چاہئیں"...... جولیا نے کہا۔

"یہاں شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر۔ اوہ نہیں مس۔ تمہیں جس نے بھی بتایا ہے غلط بتایا ہے۔ یہاں شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر نہیں ہے ورنہ تو یہاں کے ہر بچے کو اس بارے میں معلوم ہوتا۔ البتہ یہاں سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج ضرور رہتا ہے لیکن وہ بھی انتہائی خفیہ رہتا ہے۔ کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں ہے کہ وہ حقیقتاً کون ہے صرف مامیرے کو اس کا علم ہے کیونکہ وہ میرا طویل عرصے سے دوست ہے"۔ مامیرے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کے بارے میں بتا دو۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ایک لاکھ ڈالر نقد لوں گا اور ساتھ ہی تمہیں حلف دینا ہو گا کہ میرا نام سامنے نہیں آئے گا"...... مامیرے نے کہا۔

"سنو مامیرے۔ صرف ایک ہزار ڈالر ملیں گے۔ اس سے زیادہ نہیں اور ہمارے پاس وقت بھی نہیں ہے جواب ہاں یا نہ میں ہو لیکن یہ سن لو کہ اگر تم انکار کرو گے تو یہ ایک ہزار ڈالر بھی نہیں ملیں گے اور معلومات بہرحال ہم نے حاصل کر لینی ہیں"...... جولیا

نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم انتہائی سخت فطرت عورت ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ تم جو کچھ کہہ رہی ہو۔ درست کہہ رہی ہو۔ تمہارے ساتھیوں کا انداز بتا رہا ہے کہ تم جو دھمکی دے رہی ہو اس پر عمل بھی کر سکتی ہو اور زندگی کی کوئی قیمت نہیں ہے اس لئے ٹھیک ہے۔ نکالو ایک ہزار ڈالر"۔ مامیرے نے کہا تو جولیا کے اشارے پر صفدر نے ایک ہزار ڈالر مامیرے کو دے دیئے۔

"دیکھو یہ حقیقت ہے کہ یہاں شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر نہیں ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے میں صرف اس کے انچارج کو جانتا ہوں اس کا نام جم اسکاٹ ہے اور وہ ایڈن کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں رہتا ہے یہاں اس کا امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس ہے اور اس کا آفس بھی اس نے کوٹھی میں ہی بنا رکھا ہے بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے"...... مامیرے نے جواب دیا۔

"اس سے فون پر بات کرو اور اپنی بات کی کسی نہ کسی انداز میں تصدیق کراؤ"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ سوری۔ بغیر کسی مقصد کے اسے کال نہیں کی جا سکتی۔ البتہ اس کا فون نمبر میں بتا دیتا ہوں۔ تم چاہو تو خود اسے فون کر کے بات کر لو لیکن یہ بتا دوں کہ وہ اجنبی افراد سے بات نہیں کرتا اس کا بزنس مینیجر ہی سارے معاملات نمٹاتا ہے"۔ مامیرے نے کہا۔

"کیا ہے اس کا فون نمبر"...... جولیا نے پوچھا تو مامیرے نے

فون نمبر بتا دیا۔ جولیا نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے مامیرے کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ اسکاٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ سے بات کراؤ۔ میں مارگریٹ بول رہی ہوں"۔ جولیا نے کہا۔

"سوری۔ وہ اس وقت آرام کر رہے ہیں اور انہیں ڈسٹرب نہیں کیا جا سکتا"...... دوسری طرف سے انتہائی روکھے سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے رسیور رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ تو کنفرم ہو گیا ہے کہ جم اسکاٹ نام کا کوئی آدمی ہے لیکن اگر تمہاری یہ بات غلط نکلی کہ وہ شیڈاگ کا آدمی ہے تو پھر اس کے لئے تمہیں خود ہی بھگتنا پڑے گا"...... جولیا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی اس کے اٹھتے ہی اس کے سارے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اور مامیرے۔ یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے کسی لالچ یا دوستی کی بنا پر جم اسکاٹ کو ہمارے بارے میں اطلاع دی تو اس کا نتیجہ بھی تمہارے حق میں اچھا نہیں ہو گا"...... اس بار صفدر نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں اپنی موت کو خود آواز دوں"۔ مامیرے نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا اور اس کے ساتھی مڑے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آئے۔

"مس جولیا۔ ہم سے غلطی ہوئی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم سب کو اکٹھے نہیں جانا چاہئے تھا اور دوسری بات یہ کہ اس یہودی کو اس قدر کم رقم نہیں دینا چاہئے تھی۔ اب وہ لامحالہ مزید رقم حاصل کرنے کے لئے ہمارے خلاف اس جم اسکاٹ کو مخبری کرے گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے یہ سب جان بوجھ کر کیا ہے تاکہ کوئی تو ہمارے خلاف حرکت میں آئے اور اس طرح کام کرنے کا موقع ملے"۔ جولیا نے جواب دیا تو تنویر نے اس طرح جولیا کی بات کی تائید میں سرہلایا جیسے وہ جولیا کی بات کی دل سے تائید کر رہا ہو۔

"تو اب ہمیں اس ایڈن کالونی چلنا چاہئے"...... تنویر نے ہوٹل سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اس جم اسکاٹ کو ہلاک نہیں کرنا۔ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کرنا ہے اس لئے ہم اپنی اس رہائش گاہ پر چلیں گے جو چانگ نے دی ہے وہاں سے ہمیں خود بخود شیڈاگ کے کسی اڈے پر لے جایا جائے گا اور پھر ایک اڈا سامنے آتے ہی ہماری اصل کارروائی کا آغاز ہو جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ میری تو سمجھ میں کوئی بات نہیں آئی"...... تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

"میں بھی نہیں سمجھ سکی"...... صالحہ نے کہا۔

"ویری گڈ مس جولیا۔ آپ اس وقت واقعی عمران کی طرح سوچ

رہی ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"مجھے ایک تو تمہاری اس طرح کی حمایت کی وجہ سمجھ نہیں آتی۔ جو بھی الٹی بات کرے تم اس کی داد دینا شروع کر دیتے ہو"۔ تنویر نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تنویر۔ تم صرف ناک کی سیدھ میں چلنا جانتے ہو۔ میں بتاتا ہوں کہ جولیا نے کیا سوچا ہے۔ انہیں یقین ہے کہ یہ شخص مامیرے لازماً ہمارے متعلق تفصیلی اطلاع اس جم اسکاٹ کو دے گا اور ہو سکتا ہے کہ اس کے مخبر اب بھی ہمارے پیچھے ہوں اور وہ لامحالہ اس رہائش گاہ کے بارے میں بھی اسے بتا دیں گے اس کے بعد کیا ہو گا لازماً شیڈاگ کے آدمی ہماری رہائش گاہ پر حملہ کریں گے اور ہمیں وہاں سے اغوا کر کے کسی اڈے پر لے جائیں گے اس طرح شیڈاگ کا ایک اہم اڈا خود بخود سامنے آ جائے گا اور یہ واقعی بہترین تجویز ہے کیونکہ براہ راست اس جم اسکاٹ پر حملہ کیا گیا تو یہ جم اسکاٹ کبھی بھی شیڈاگ کے بارے میں کچھ نہیں بتائے گا کیونکہ اس سطح کے لوگ مرجانا تو گوارہ کر لیتے ہیں لیکن اپنے سیٹ اپ کے بارے میں کچھ نہیں بتاتے"...... کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو تنویر تو کیا صالحہ اور حتیٰ کہ صفدر کے چہرے پر بھی بے اختیار جولیا کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"کمال ہے۔ یہ اچانک اس قدر عقلمندی کی باتیں تم نے کیسے سوچنا شروع کر دیں"...... تنویر نے کہا تو سب ممبرز بے اختیار ہنس

پڑے۔ وہ پیدل چلتے ہوئے اب ہوٹل سے باہر آچکے تھے اور پھر وہ ٹیکسیوں میں بیٹھ کر اس کالونی کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی کے سٹنگ روم میں موجود تھے۔

"وہ لوگ یقیناً یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں گے اس لئے میں مارکیٹ سے یہ حفاظتی گولیاں لے آیا ہوں۔ آپ سب دو دو گولیاں کھالیں اس سے چار گھنٹوں تک کوئی تیز سے تیز گیس بھی آپ کو بے ہوش نہ کر سکے گی"...... کیپٹن شکیل نے جیب سے ایک شیشی نکال کر جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا وہ اور صفدر علیحدہ ٹیکسی میں آئے تھے اس لئے وہ راستے میں مارکیٹ سے یہ دوا بھی لے آئے تھے۔

"لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ وہ ہمیں اغوا کریں۔ وہ اس پوری کوٹھی کو میزائلوں سے بھی تو اڑا سکتے ہیں"۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ وہ ایسا بھی کر سکتے ہیں اس لئے میں نے سوچا ہے کہ ہمیں نیچے تہہ خانے میں شفٹ ہو جانا چاہئے۔ وہاں سے ایک خفیہ راستہ بھی نکلتا ہے اور بہرحال ہم تہہ خانے میں فوری موت سے بچ سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن ہم کیوں نہ باہر نگرانی کریں اور پھر جو بھی آئے اسے پکڑ لیا جائے اور ان سے اڈا معلوم کیا جائے"۔ اس بار تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے مس جولیا کہ تنویر کا یہ آئیڈیا زیادہ بہتر ہے۔ مقصد تو ان کا اڈا ٹریس کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ تنویر کی بات زیادہ درست ہے۔ اوکے۔ صالحہ اور میں اندر تہہ خانے میں موجود رہیں گے جبکہ تم باہر نگرانی کرو گے اور جو بھی آئے اسے اغوا کر کے اندر لے آنا"...... جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ صالحہ کے ساتھ تہہ خانے میں پہنچ گئی جبکہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کوٹھی سے باہر چلے گئے۔

"جولیا۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں واقعی شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر نہ ہو"...... صالحہ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے صالحہ۔ لیکن کوشش کرنا ہمارا فرض ہے۔ نہ ہو گا تو بہرحال یہ تو معلوم ہو جائے گا کہ کہاں ہے اور عمران نے ایک بار ایسے ہی موقع پر پاکیشیائی زبان کا ایک محاورہ بولا تھا اور میرے پوچھنے پر جب اس نے اس کا مطلب بتایا تو میں نے واقعی اس خوبصورت اور دلکش محاورے کا بے حد لطف لیا"۔ جولیا نے کہا۔

"کیا محاورہ تھا۔ مجھے بھی تو سناؤ"۔ صالحہ نے کہا۔

"عمران نے کہا تھا۔ ٹھہرو مجھے یاد کرنے دو"...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"نہیں مجھے یاد نہیں آرہا البتہ اس کا مطلب بتا دیتی ہوں"۔ جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"عمران سے پوچھ کر بتا دو"...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار

اچھل پڑی۔

"کیا مطلب۔ عمران سے پوچھ کر بتا دوں کہاں ہے عمران"۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"تمہارے دل میں۔ محاورے کا تو صرف بہانہ تھا اصل میں تو عمران یاد آ رہا تھا"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہاری بات درست ہے صالحہ۔ وہ واقعی میرے دل میں ہر وقت موجود رہتا ہے۔ میں نے بڑی کوشش کی ہے کہ اسے دل سے نکال سکوں لیکن میں کیا کروں میں اس معاملے میں قطعی بے بس ہو کر رہ گئی ہوں مجھے معلوم ہے کہ وہ صرف دوسروں کے جذبات سے کھیلتا ہے۔ اسے میرے ساتھ تو کیا کسی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اس کی زندگی اس کی اماں بی، سلیمان، جوزف اور جوانا کے علاوہ پاکیشیا اور اس کے مفاد کے گرد گھومتی رہتی ہے لیکن یہ سب کچھ جاننے کے باوجود نجانے کیوں میں بے بس ہوں"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"اسی کو تو محبت کہتے ہیں لیکن تم فکر نہ کرو۔ یہ یکطرفہ نہیں ہے۔ عمران کے دل میں بھی تمہارے لئے نرم گوشہ موجود ہے۔ لیکن اس کی فطرت مختلف ہے۔ وہ اس گوشے کا اقرار نہیں کرتا لیکن آخر کب تک"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں صالحہ۔ اصل میں تمہیں سیکرٹ سروس میں شامل ہوئے

ابھی بہت تھوڑا عرصہ گزرا ہے اس لئے تمہیں سیکرٹ سروس میں شامل مرد ساتھیوں کا علم نہیں ہے۔ ان سب لوگوں کی ذہنی اور قلبی تربیت کچھ اس انداز میں کی گئی ہے کہ ویسے تو یہ دنیا جہاں کی باتیں کرتے رہیں گے لیکن ان کا مرکز اور محور صرف پاکیشیا اور اس کا مفاد ہے تم نے تو دیکھا ہے کہ تنویر کے میرے لئے کیا جذبات ہیں"۔ جولیا نے کہا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہاں۔ ایسے جذبات ہیں جو تمہارے عمران کے متعلق ہیں"۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"تمہارا اندازہ درست ہے لیکن ایک بار ایک کیس کے دوران میرے ذہن کو ٹرانس میں لا کر مجرموں نے میرے ذریعے سے ہی پاکیشیا کے دفاع کی ایک انتہائی اہم فائل اڑا لی۔ یہ تو خدا بھلا کرے چیف کا کہ اسے مجھ پر اعتماد تھا اس لئے اس نے میرے خلاف کوئی ایکشن نہ لیا جبکہ تنویر مجھے گولی مارنے پہنچ گیا اور وہی تنویر جس کے جذبات کے بارے میں تم بتا رہی ہو اس وقت مجھ سے اس انداز میں پیش آ رہا تھا جیسے وہ مجھ سے سرے سے واقف ہی نہ ہو اور اگر اس وقت اسے روکا نہ جاتا تو یقین کرو وہ مجھے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دیتا اس سے تم سمجھ سکتی ہو کہ یہ کس قسم کے مرد ہیں اور عمران تو ان باتوں میں ان سب کا استاد ہے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا کیسے ممکن ہے کہ تنویر ایسا کر سکے۔ نہیں۔ میں اسے تسلیم نہیں کر سکتی"...... صالحہ نے کہا۔

"تم صفدر سے پوچھ لینا"...... جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم نے خاص طور پر صفدر کا نام ہی کیوں لیا ہے۔ کسی دوسرے کا نام کیوں نہیں لیا"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ صفدر پر تم اعتماد کر جاؤ"۔ جولیا نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم بھی عمران صاحب کی باتوں میں آکر مجھے صفدر سے اینچ کر چکی ہو۔ واقعی پروپیگنڈہ میں بڑی فورس ہوتی ہے۔ ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"ناممکن۔ کیا مطلب۔ کیا صفدر میں کوئی کمی ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ وہ بے حد خاموش طبع اور مدبر ٹائپ آدمی ہے اور میں ایسے آدمی کا احترام تو کر سکتی ہوں اور کچھ نہیں کر سکتی"...... صالحہ نے کہا۔

"پھر تو تمہیں عمران پسند ہو گا"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں واقعی۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ تمہارے علاوہ اور سب کو بہن بنا لیتا ہے"۔ صالحہ نے کہا تو جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"یہی تو اس کا کردار ہے صالحہ۔ بس کیا بتاؤں۔ بہرحال چھوڑو۔ تم نے خواہ مخواہ اس شیطان کا ذکر چھیڑ دیا"۔ جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک تہہ خانے کی سیڑھیوں کا دروازہ کھلا اور وہ دونوں چونک کر ادھر دیکھنے لگیں۔ سیڑھیوں سے

صفدر نیچے اتر رہا تھا اور اس کے کاندھے پر ایک مقامی آدمی موجود تھا۔

"اوہ۔ کون ہے یہ"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنا چاہتا تھا کہ ہاتھ لگ گیا"...... صفدر نے تہہ خانے میں آکر اسے فرش پر لٹاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ اکیلا تھا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ بہرحال کیپٹن شکیل اور تنویر باہر موجود ہیں اگر اس کے اور ساتھی ہوں گے تو وہ انہیں قابو کر لیں گے"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس سے پوچھ گچھ کر لی جائے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس سے اڈے کے بارے میں معلوم کر لیا جائے اور پھر وہاں خود ریڈ کر دیا جائے"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صفدر نے جھک کر اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

"ارے پہلے اسے کرسی پر بٹھا کر باندھو تو سہی"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ میں نے عمران صاحب سے گردن پر پیر رکھ کر معلومات حاصل کرنے کا طریقہ سیکھ لیا ہے۔ مٹھائی کی پوری دوکان پیش کرنا پڑی تھی"...... صفدر نے اس آدمی کے جسم میں حرکت

کے تاثرات نمودار ہوتے دیکھ کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔

"عمران شاید ہم سب کے دلوں میں موجود ہے کہ عمران کے بغیر کسی کی بات ہی پوری نہیں ہوتی"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا تو صفدر چونک پڑا لیکن اس سے پہلے کہ صفدر صالحہ سے اس کی بات کا مطلب پوچھتا اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اٹھنے کے لئے لاشعوری طور پر سمٹنے لگا تو صفدر نے اس کی گردن پر پیر رکھا اور اسے ذرا سا گھما دیا۔

"تم نے تجربات بھی کئے ہیں یا صرف پوچھ کر ہی ماہر بن گئے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ مر جائے"...... جولیا نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ بہت تجربات کئے ہیں اور یہ کام تجربات سے ہی سیکھا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا لیکن اس دوران اس آدمی کا چہرہ بری طرح بگڑ چکا تھا۔ اس کا سانس اکھڑ رہا تھا اور حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں تھیں۔ صفدر نے آہستہ سے پیر واپس موڑا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی نے تیز تیز سانس لینے شروع کر دیئے اس کا چہرہ قدرے نارمل ہونے لگ گیا۔

"بولو کیا نام ہے تمہارا۔ بولو"۔ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام ٹونی ہے۔ پیر ہٹا لو۔ یہ کیا کر دیا ہے۔ فار گاڈ سیک پیر ہٹا لو یہ انتہائی خوفناک عذاب ہے"...... ٹونی نے انتہائی ہراساں سے لہجے میں کہا۔

"کس تنظیم سے تعلق ہے تمہارا اور تم یہاں کس کے کہنے پر آئے ہو"...... صفدر نے پیر کو ذرا سا واپس کرتے ہوئے کہا۔

"پلیز پلیز۔ پیر ہٹا لو۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں سب کچھ۔ بلکہ تم سے پورا تعاون بھی کروں گا لیکن یہ عذاب مجھے مت دو۔ پلیز"۔ ٹونی نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"بولتے جاؤ ورنہ"...... صفدر نے پیر کے پنجے کو اوپر اٹھاتے ہوئے کہا لیکن اس نے پیر ایک طرف نہ کیا تھا۔

"میرا نام ٹونی ہے۔ میرا تعلق مارتھ گروپ سے ہے۔ مارتھ ہمارا باس ہے۔ اس نے مجھے حکم دیا کہ میں کراس کالونی جاؤں اور وہاں اس کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دوں اور پھر جب گیس کا اثر ختم ہو جائے تو میں اندر جا کر چیک کروں کہ اندر کتنے آدمی ہیں اور اس کے بعد میں اسے فون کر دوں اور پھر وہ مزید آدمی بھیجے گا اور یہاں موجود بے ہوش افراد کو اٹھوا کر اپنے سپیشل اڈے پر منگوا لے گا"...... ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ مارتھ کس کے تحت کام کرتا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مارتھ کو معلوم ہو گا۔ ہمارا تو وہی باس ہے"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"کہاں ہو گا اس وقت وہ"...... صفدر نے پوچھا۔

"اپنے اس سپیشل اڈے پر"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"کس نمبر پر تم نے اطلاع دینی تھی"...... صفدر نے پوچھا تو

ٹونی نے نمبر بتا دیا۔

"اوکے اٹھو اور فون کر کے اسے بتاؤ کہ تم نے گیس فائر کر دی ہے اور اندر دو ایکریمی عورتیں اور تین مرد بے ہوش پڑے ہیں"۔ صفدر نے کہا اور اسکے ساتھ ہی اس نے پیر ہٹا لیا تو ٹونی تیزی سے اٹھا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا گلا مسلنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب تہہ خانے سے اوپر آگئے۔ یہاں فون موجود تھا۔

"سنو۔ اگر تم نے کوئی غلط بات کی یا اس مارتھر کو کوئی اشارہ کیا تو پھر وہ تو بعد میں یہاں پہنچے گا تم پہلے قبر میں اتر جاؤ گے"...... صفدر نے کہا۔

"جیسے تم کہو گے میں ویسے ہی کروں گا اس لئے کہ میں نے کل یہاں سے ایکریمیا چلا جانا ہے اور پھر وہیں رہنا ہے اس لئے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مارتھر سے تم نے کیا سلوک کرنا ہے اور کیا نہیں"۔ ٹونی نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹونی نے فون اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ صفدر نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"فلاور کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہیں ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"باس سے بات کراؤ میں ٹونی بول رہا ہوں"...... ٹونی نے کہا۔

"ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مارتھر بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے ٹونی"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"باس میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے اندر دو عورتیں اور تین مرد بے ہوش پڑے ہیں۔ یہ سب ایکریمی ہیں"۔ ٹونی نے کہا۔

"کوئی پرابلم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں باس"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"کیا تم انہیں سپیشل اڈے پر لے آسکتے ہو"۔ مارتھر نے پوچھا۔

"یس باس۔ میرے پاس ویگن ہے اور یہ پانچ افراد ہیں۔ آسانی سے آجائیں گے"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ انہیں لے کر آجاؤ"...... مارتھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹونی نے رسیور رکھ دیا۔

"تم نے ہمیں لے کر کیا براہ راست اس کلب میں جانا تھا"۔ صفدر نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن کلب کے اندر نہیں بلکہ اس کے عقبی طرف گلی میں ایک دروازہ ہے وہاں سے ایک راستہ براہ راست ایک بڑے کمرے میں جاتا ہے جسے ٹارچنگ سیل بھی کہا جاتا ہے اور سپیشل روم بھی۔ ہر مخالف کو وہیں لے جایا جاتا ہے اور پھر اس کی ہڈیاں توڑی جاتی ہیں"...... ٹونی نے کہا۔

"کیا وہاں کوئی آدمی موجود ہو گا"...... صفدر نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہاں دس بارہ افراد ہر وقت موجود ہوتے ہیں"۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"اور یہ مارتھر کہاں ہوتا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"وہ اندر اپنے آفس میں رہتا ہے"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"تمہاری یہ ویگن کہاں موجود ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"یہاں سے ایک بلاک دور موجود ہے سرخ رنگ کی بڑی ویگن ہے"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"چابی مجھے دو"...... صفدر نے کہا تو ٹونی نے جیب سے ایک کی رنگ نکال کر صفدر کو دے دیا۔

"آپ باہر جا کر اپنے ساتھیوں کو بھی لے آئیں اور یہ ویگن بھی"۔ صفدر نے صالحہ کا نام لئے بغیر اس سے مخاطب ہو کر کہا اور ساتھ ہی اس کی طرف کی رنگ بڑھا دیا اور صالحہ کی رنگ لے کر سر ہلاتی ہوئی باہر چلی گئی۔

"تم نے کبھی شیڈاگ کا نام سنا ہے"...... جولیا نے ٹونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شیڈاگ۔ وہ کیا ہے"...... ٹونی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہے اور جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی تھوڑی دیر بعد صالحہ چھوٹے پھاٹک سے اندر آئی اور اس نے بڑا پھاٹک کھول دیا اور دوسرے لمحے سرخ رنگ کی ایک بڑی ویگن اندر داخل ہوئی۔ اسٹیرنگ پر تنویر تھا۔ ویگن اندر روک کر تنویر نیچے اتر آیا۔

"چلو ٹونی۔ تم اسٹیرنگ پر بیٹھو۔ ہم ویگن میں بیٹھیں گے اور

سنو۔ مارتھر کو تو معلوم ہے کہ ہم بے ہوش ہیں لیکن تم نے وہاں موجود افراد سے یہ کہنا ہے کہ ہم خود چل کر مارتھر سے ملنے آئے ہیں"۔ صفدر نے ٹونی سے کہا۔

"نہیں۔ باس نے وہاں موجود افراد کو حکم دے دیا ہو گا کہ وہ آپ لوگوں کو بے ہوشی کے عالم میں سپیشل روم پہنچائیں"۔ ٹونی نے کہا۔

"تم چلو تو سہی۔ ہم خود ان سے بات کر لیں گے"...... صفدر نے کہا تو ٹونی ویگن پر چڑھ کر اسٹیرنگ پر بیٹھ گیا جبکہ صفدر اور دوسرے ساتھی بھی ویگن پر سوار ہو گئے۔ جبکہ تنویر نیچے کھڑا رہا صفدر کے کہنے پر ٹونی نے ویگن سٹارٹ کی اور واپس گیٹ سے باہر نکال کر لے گیا جبکہ تنویر نے اندر سے بڑا پھاٹک بند کیا اور پھر چھوٹے پھاٹک کو بند کر کے اس نے تالا لگایا اور ڈرائیور کی سائیڈ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا اور ٹونی نے ویگن آگے بڑھا دی۔

"ہم نے مارتھر کو کور کرنا ہے تنویر۔ اس لئے وہاں اس کے علاوہ جو بھی نظر آئے سب کا خاتمہ کر دینا ہے"...... صفدر نے تنویر اور دوسرے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر پاکیشیائی زبان میں کہا تو ٹونی جو ویگن چلا رہا تھا چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"یہ تم کس زبان میں بات کر رہے ہو"...... ٹونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ایکریمیا کی ایک ریاست کی زبان ہے"...... صفدر نے جواب دیا تو ٹونی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ویگن ایک سڑک پر پہنچ گئی جہاں فلاور کلب کا بڑا سا بورڈ موجود تھا۔ فلاور کلب کی عمارت پرانی ضرور تھی لیکن خاصی بڑی تھی۔ ٹونی نے عمارت کی سائیڈ پر ویگن موڑی اور پھر وہ اسے عمارت کی عقبی طرف لے گیا یہ ایک چوڑی گلی تھی جو آگے جا کر بند ہو جاتی تھی یہاں دیوار میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ ٹونی نے وہاں لے جا کر ویگن روکی اور پھر ٹونی سمیت وہ نیچے اتر آئے۔

"اب کیا ہو گا"...... صفدر نے ٹونی سے پوچھا۔

"میں نے کال بیل کا بٹن مخصوص انداز میں پریس کرنا ہے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ میں بے ہوش افراد کو لے آیا ہوں اور دروازہ کھول کر وہ باہر آجائیں گے"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"مارتھر کا آفس اس دروازے سے کس طرف ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... صفدر نے پوچھا تو ٹونی نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"اوکے۔ چلو کال بیل کا بٹن پریس کرو"...... صفدر نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کرنے کے بعد ٹونی سے کہا۔

"لیکن میں کیا کہوں گا۔ وہ تو مجھے مار ڈالیں گے"۔ ٹونی نے کہا۔

"تم کہہ سکتے ہو کہ جیسے ہی تم نے کال بیل کا بٹن پریس کیا ہم خود بخود ہوش میں آکر نیچے آ گئے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن تم تو گیس سے بے ہوش ہوئے ہو۔ پھر تم خود بخود کیسے

ہوش میں آسکتے ہو"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"یہ سوچنا تمہارا کام نہیں ہے ٹونی۔ تم کال بیل کا بٹن پریس کرو"...... صفدر نے کہا تو ٹونی اس انداز میں آگے بڑھا جیسے مجبوراً ایسا کر رہا ہو۔ صفدر نے اسے بے ہوش کرنے کے بعد اس کی جیب سے اسلحہ نکال لیا تھا۔ اس لئے ٹونی بے بس نظر آ رہا تھا۔ صفدر اور اس کے ساتھی تیزی سے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ ٹونی نے مخصوص انداز میں کال بیل کا بٹن وقفہ دے کر پریس کیا اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا تھوڑی دیر بعد دروازے کے اندر سے ایسی آواز سنائی دینے لگی جیسے دروازہ کھولا جا رہا ہو اور دوسرے لمحے کٹک کٹک کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ صفدر اور اس کے ساتھی چونک کر ادھر ادھر دیکھنے ہی لگے تھے کہ صفدر کے ذہن پر یکلخت سیاہ پردہ سا پھیلتا چلا گیا۔ پھر جس طرح اچانک یہ سیاہ پردہ پھیلا تھا اسی طرح یکلخت پردہ ہٹ گیا اور صفدر کی آنکھیں بے اختیار کھل گئیں۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا جسم لوہے کی ایک کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا ہے اس نے تیزی سے گردن گھمائی تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ وہاں سارے ساتھی اسی طرح کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے موجود تھے ایک آدمی سب سے آخر میں بیٹھی ہوئی صالحہ کی ناک سے ایک شیشی لگائے ہوئے تھا جبکہ باقی ساتھیوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہو رہے تھے اسی لمحے وہ آدمی مڑا۔ وہ

شیشی بند کر رہا تھا۔

"کیا ہم مارتھر کی قید میں ہیں"...... صفدر نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو اس نے چونک کر صفدر کی طرف دیکھا۔

"ہاں اور ابھی چند لمحوں بعد تمہاری رہائی ہو جائے گی"...... اس آدمی نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہمیں ہلاک کر دیا جائے گا لیکن پھر ہمیں ہوش میں کیوں لایا گیا ہے۔ بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کیا جا سکتا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"باس نے چیف باس کو تو بتا دیا ہے کہ تمہیں ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن باس چاہتا ہے کہ تمہیں ہوش میں لا کر تم سے ساری تفصیلات معلوم کر کے ٹیپ کر لی جائیں تمہاری تصویریں بنا لی جائیں اور پھر تمہیں ہلاک کیا جائے"...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر مزید کچھ پوچھتا وہ آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اسی لمحے ایک ایک کر کے سب ہوش میں آ گئے اور صفدر نے انہیں اس آدمی سے ہونے والی بات چیت کے سلسلے میں بریف کر دیا۔

"اس ٹونی نے دھوکہ کیا ہے۔ اسے وہیں گولی مار دینی چاہئے تھی"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"پھر اس کلب سے یہاں تک پہنچنا مشکل ہو جاتا۔ اب یہ مارتھر خود یہاں آئے گا اور ہم نے اب اس پر قابو پانا ہے"...... صفدر نے

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے پیر موڑ کر پیچھے کی طرف کرنے کی کوشش شروع کر دی لیکن اس سے پہلے کہ اس کا پیر پیچھے تک پہنچتا اچانک جولیا کی کرسی کے راڈز کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی غائب ہو گئے اور جولیا بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور اس نے تیزی سے گھوم کر پہلے صالحہ کی کرسی کے عقب میں آ کر بٹن پریس کر دیا اور پھر واقعی انتہائی برق رفتاری سے باقی ساتھیوں کے راڈز بھی غائب ہو گئے اسی لمحے انہیں دروازے کی دوسری طرف قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ سب بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے دروازے کی سائیڈوں میں کھڑے ہو گئے۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسم اور دراز قد کا آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ہی دو اور مسلح آدمی بھی اندر داخل ہوئے۔

"ارے یہ کیا"...... ان تینوں نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر بھوکے چیتوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑے اور پھر کمرہ ان تینوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ صفدر سب سے آگے آنے والے پر جھپٹا تھا اور اس نے اسے اٹھا کر اس طرح گھما کر نیچے پھینکا تھا کہ اس کی گردن میں بل آ گیا تھا اس لئے نیچے گرتے ہی اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا لیکن صفدر اسے نیچے گراتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھکا اور پھر اس نے اپنا ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے سر کو جھٹکا دیا اور پھر سیدھا ہو گیا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار

اچھل پڑا کیونکہ کمرہ اس کے ساتھیوں سے خالی ہو چکا تھا جبکہ باقی دو افراد لاشوں کی صورت میں فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ ان کی گردنیں ٹوٹی ہوئی تھیں۔

"ارے یہ کیا۔ سب باہر چلے گئے"...... صفدر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اپنے کام میں اس قدر محو تھا کہ اسے ان کے باہر جانے کا بھی پتہ نہ چل سکا۔ پھر وہ ایک بار پھر اس آدمی پر جھپٹا اور اس نے اسے اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھایا اور پھر ایک ہاتھ سے اسے پکڑتے ہوئے وہ کرسی کے عقب میں آیا اور اس نے سائیڈ پائے کے عقب میں موجود آپریشنل بٹن کو پریس کر دیا۔ کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی راڈز اس آدمی کے جسم کے گرد نمودار ہو گئے تو صفدر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا لیکن پھر وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا کیونکہ باہر سے فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور صفدر کے پاس اسلحہ نہ تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جو دو آدمی ہلاک ہوئے ہیں ان کا اسلحہ اس کے ساتھیوں نے لے لیا ہو گا لیکن یہ زیادہ سے زیادہ تنویر اور کیپٹن شکیل کے پاس ہو گا۔ یہ صالحہ اور جولیا کیوں باہر گئی ہیں لیکن وہ بہرحال وہیں رک گیا کیونکہ اب باہر جانا حماقت کی بات ہوتی۔ کچھ دیر بعد ایک بار پھر فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر سب سے پہلے جولیا اندر داخل ہوئی۔

"اوہ صفدر۔ تم نے اسے جکڑ دیا ہے۔ جلدی کرو۔ اسے کھولو۔ ہم نے فوری یہاں سے نکلنا ہے۔ جلدی کرو۔ یہاں بہت لوگ ہیں اور باہر سے بھی آ سکتے ہیں۔ جلدی کرو"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتی ہوئی کرسی کے عقب میں گئی اور اس نے بٹن پریس کر دیا تو راڈز غائب ہو گئے اور صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے بے ہوش آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر وہ جولیا کے پیچھے بھاگتا ہوا ایک راہداری میں آیا۔

"جلدی کرو۔ لفٹ اوپر سے آ رہی ہے"...... راہداری کے آخر میں موجود کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور جولیا نے اپنی رفتار اور تیز کر دی۔ جیسے ہی وہ راہداری کا موڑ مڑے کیپٹن شکیل نے مڑ کر فائر کھول دیا اور پھر جب وہ ایک دروازے پر پہنچے تو اسی لمحے کیپٹن شکیل بھی انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا اور جولیا جو سب سے آگے تھی اس نے دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے وہ پھر گلی میں موجود تھے وہاں وہی ٹونی والی سرخ ویگن موجود تھی ڈرائیونگ سیٹ پر صالحہ موجود تھی۔

"جلدی کرو۔ جلدی"...... تنویر نے کہا تو وہ سب بجلی کی سی تیزی سے ویگن میں سوار ہوئے۔ صفدر نے اس بے ہوش آدمی کو عقبی سیٹ پر ڈال دیا تھا۔ دوسرے لمحے ویگن ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر جیسے ہوا میں اڑتی ہوئی سڑک پر پہنچ کر دائیں طرف کو مڑ گئی۔ صالحہ واقعی انتہائی رفتار سے اسے دوڑائے لئے جا رہی تھی۔

"اسے کسی سائیڈ گلی میں روک دو صالحہ۔ ورنہ ہم جلد ہی پکڑ لئے جائیں گے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن اس بے ہوش آدمی کو اٹھا کر ہم پیدل تو اپنی رہائش گاہ تک نہیں پہنچ سکتے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اس گلی میں موڑو جہاں قریب ہی کوئی پارکنگ ہو۔ جلدی کرو۔ وہاں سے تنویر کار آسانی سے اڑا سکتا ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ایسا ممکن ہے۔ بہرحال یہ ویگن ہمارے لئے خطرناک ہے"۔۔۔ تنویر نے کہا اور پھر واقعی صالحہ نے ایک پارکنگ کے قریب موجود گلی میں ویگن موڑ دی اور اسے روکا ہی تھا کہ تنویر بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترا اور دوڑتا ہوا سڑک کی طرف بڑھ گیا جبکہ وہ سب ویگن سے اتر کر بکھر کر کھڑے ہو گئے جبکہ بے ہوش آدمی ویسے ہی ویگن میں پڑا ہوا تھا البتہ صفدر ویگن کے دروازے کے قریب کھڑا تھا تاکہ اگر یہ آدمی ہوش میں آ بھی جائے تو اسے کور کیا جا سکے۔ تھوڑی دیر بعد ایک سٹیشن ویگن تیزی سے بیک ہوتی ہوئی گلی میں آئی تو وہ سب اچھل پڑے۔ ویگن تیزی سے بیک ہوتی ہوئی پیچھے آ رہی تھی۔

"جلدی کرو"۔۔۔ ڈرائیونگ سیٹ کی کھڑکی سے تنویر نے سر باہر نکالتے ہوئے کہا تو صفدر نے اس بے ہوش آدمی کو گھسیٹ کر باہر کھینچا اور پھر کاندھے پر لاد کر انتہائی تیزی سے اس اسٹیشن ویگن کی طرف بڑھ گیا چند لمحوں بعد وہ سب سٹیشن ویگن پر سوار ہو کر اس

کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں ان کی رہائش تھی۔

"وہ ٹونی بھی ملا ہے یا نہیں"۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ سب سے پہلے وہی سامنے آیا تھا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ٹونی نشاندہی کر سکتا تھا"۔ جولیا نے کہا۔

"اس ماسیرے نے یقیناً ہماری کوٹھی کی نشاندہی کی ہو گی۔ اس طرح تو یقیناً اس جم اسکاٹ کو بھی معلوم ہو گا اس نے ہی اس مارتھم کو حکم دیا ہو گا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"پچھلے بلاک میں ایک کوٹھی پر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ میں نے لگا ہوا دیکھا ہے"۔۔۔ صالحہ نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"اوہ۔ پھر ہمیں وہیں جانا ہو گا"۔۔۔ صفدر نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اس بلاک میں پہنچ گئے جس کی نشاندہی صالحہ نے کی تھی وہاں واقعی ایک کوٹھی پر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ موجود تھا جس کے نیچے اسٹیٹ ڈیلر کا پتہ اور فون نمبر موجود تھا۔ تنویر نے ویگن اس کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے روک دی گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا۔ صفدر بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترا اور پھر وہ اس قدر تیزی سے پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا کہ جیسے شاید اس قدر تیزی سے بندر بھی نہ کود سکتا ہو۔ چند لمحوں بعد اس نے چھوٹا پھاٹک کھول دیا۔

"آپ لوگ اندر چلیں۔ میں اس ویگن کو یہاں سے دور چھوڑ آتا

ہوں"...... تنویر نے کہا۔ کیپٹن شکیل نے اس بے ہوش آدمی کو
گھسیٹ کر نیچے اتارا اور کاندھے پر لاد کر اس چھوٹے پھاٹک سے اندر
لے گیا جبکہ صالحہ اور جولیا بھی اندر داخل ہو گئیں تو تنویر ویگن کو
آگے بڑھا کر لے گیا۔

"یہ تالا کھول دینا چاہئے اور بورڈ بھی اتار لینا چاہئے ورنہ ہمسائے
پولیس کو فون کر سکتے ہیں۔ بورڈ ہٹنے سے وہ یہی سمجھیں گے کہ ہم
نئے کرائے دار ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ اندر چلیں۔ میں یہ سب کام کر کے آتا
ہوں"۔ صفدر نے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی۔
یہاں رواج کے مطابق کوٹھی فرنشڈ تھی البتہ فرنیچر وغیرہ پر ہلکی سی
گرد موجود تھی جسے صاف کر دیا گیا کیپٹن شکیل نے بے ہوش آدمی
کو ایک کرسی پر لٹا دیا تو صالحہ اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں
رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔

"یہ سٹور میں موجود تھی"...... صالحہ نے کہا اور کیپٹن شکیل اور
جولیا کے اثبات میں سر ہلانے پر ان تینوں نے مل کر اس آدمی کو رسی
کی مدد سے کرسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔ اسی لمحے صفدر بھی اندر آ
گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ کیپٹن شکیل"...... جولیا نے کہا تو کیپٹن
شکیل نے دونوں ہاتھوں سے اس آدمی کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند
لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے

شروع ہو گئے تو کیپٹن شکیل پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے باہر سے کھٹکے کی
آواز سنائی دی۔

"دیکھو شاید تنویر ہو گا"...... جولیا نے چونک کر کہا تو صفدر
تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے اس آدمی نے
کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے تو اس کی آنکھوں میں دھند سی
چھائی رہی لیکن پھر جیسے ہی اسے پوری طرح ہوش آیا اس نے بے
اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کرسی پر بندھے ہونے کی وجہ
سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا پھر اس کی نظریں سامنے موجود جولیا،
صالحہ اور کیپٹن شکیل پر جم گئیں۔

"تم۔ تم۔ یہ میں کہاں ہوں۔ تم۔ تم تو راڈز میں جکڑے ہوئے
تھے"...... اسی آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے
صفدر اور تنویر بھی اندر آ گئے۔

"ہاں۔ لیکن اب تم دیکھ رہے ہو کہ ہم نہ صرف آزاد ہیں بلکہ
تمہارے اڈے سے بھی صحیح سلامت نکل آنے میں کامیاب ہو چکے
ہیں اور اس وقت تم جہاں موجود ہو یہاں تمہاری چیخیں بھی سننے والا
کوئی نہیں ہے"...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ویری بیڈ۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔
لیکن وہ راڈز کیسے کھل سکتے ہیں"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"ہماری ٹانگیں راڈز میں جکڑی ہوئی نہ تھیں اس لئے میں نے

آسانی سے اپنی ٹانگیں موڑ کر عقبی پائے میں موجود بٹن کو اپنی جوتی کی ٹو سے پش کر کے راڈز کھول لئے تھے اور ایک کے آزاد ہونے کے بعد باقی کیا مسئلہ رہ جاتا ہے" ..... جولیا نے کہا تو اس آدمی نے اس طرح طویل سانس لیا جیسے اس کے جسم میں آکسیجن کی شدید ترین کمی واقع ہو گئی ہو۔

"تم لوگ انتہائی حیرت انگیز ہو۔ کاش۔ میں باس کے حکم کی تعمیل کر دیتا" ..... اس آدمی نے لاشعوری طور پر بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کی بڑبڑاہٹ بھی انہیں واضح طور پر سنائی دی تھی۔

"تمہارا نام مارتھر ہے اور تمہارا تعلق شیڈاگ سے ہے"۔ جولیا نے کہا تو وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

"تم۔ تم۔ مجھے جانتی ہو۔ کیسے" ..... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"زیادہ سوالات کی ضرورت نہیں ہے۔ تم بتاؤ کہ تم نے ہمارے میک اپ واش کئے۔ پھر تم نے اپنے باس کو کیا رپورٹ دی"۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ میں کچھ نہیں بتا سکتا" ..... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر بھگتو" ..... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تنویر کی طرف مڑ گئی۔

"ابھی لو مس۔ ابھی یہ ٹیپ ریکارڈر کی طرح بولے گا"۔ تنویر

نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے پوری قوت سے اس کے منہ پر تھپڑ جڑ دیا۔ کمرے میں مارتھر کی چیخ کی آواز گونج اٹھی۔

"رک جاؤ" ..... اچانک صفدر نے کہا تو تنویر جو دوسرا تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ اٹھا چکا تھا، یکلخت رک گیا۔

"پیچھے ہٹو۔ میں پوچھتا ہوں" ..... صفدر نے کہا۔ وہ اس آدمی کے سامنے تنویر کا نام نہ لے رہا تھا حالانکہ اس وقت وہ میک اپ میں نہ تھے۔ اس کے ساتھ ہی صفدر نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس آدمی کا سر پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس نے اس کی گردن پر رکھ دیا۔ دوسرے لمحے اس آدمی کا چہرہ انتہائی تیزی سے مسخ ہونے لگ گیا۔ اس کا جسم بندھا ہونے کے باوجود پھڑکنے لگا تھا۔ اس کے منہ سے گھٹی گھٹی سی آوازیں نکلنے لگی تھیں اور سب سمجھ گئے کہ صفدر نے اس کی شہ رگ کو اپنے انگوٹھے سے مخصوص انداز میں دبا دیا ہے۔ چند لمحوں بعد صفدر نے انگوٹھا اٹھایا تو اس آدمی نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے اس کا چہرہ جو انتہائی حد تک مسخ ہو چکا تھا تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا۔

"یہ صرف ٹریلر ہے مارتھر۔ اب اصل فلم چلے گی اور نہ تم مر سکو گے اور نہ جی سکو گے" ..... صفدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انگوٹھے کو دوبارہ رکھ کر ہلکا سا دبا دیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ تم نے کیا کیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ مجھے گولی مار دو گے لیکن یہ عذاب اس سے بھی

زیادہ ہولناک ہے"...... اس آدمی نے ہذیانی انداز میں کہا۔
"بولتے جاؤ۔ ورنہ"...... صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ میرا نام مارتھر ہے۔ میرا تعلق شیڈاگ سے ہے لیکن ہم شیڈاگ کا نام استعمال نہیں کرتے۔ یہ نام انتہائی خفیہ ہے۔ میرا گروپ مارتھر گروپ کہلاتا ہے"...... مارتھر نے جواب دیا۔
"تمہارا باس کون ہے"...... صفدر نے پوچھا۔
"باس کا نام جم اسکاٹ ہے"...... مارتھر نے جواب دیا۔
"جو کچھ اس نے کہا اور ہمارے یہاں پہنچنے تک جو کچھ تم نے کہا وہ سب بتا دو ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں گے"...... صفدر نے کہا۔
"کیا تم وعدہ کرتے ہو"...... مارتھر نے چونک کر کہا اس کی آنکھوں میں امید کی چمک ابھر آئی تھی۔
"ہاں۔ تم اگر سب کچھ سچ سچ بتا دو تو۔ تم چھوٹی مچھلی ہو اور ہم نگرمچھوں کے شکاری ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ تم نے جس طرح کارروائی کی ہے اس سے مجھے بھی یقین آگیا ہے کہ تم واقعی انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہو۔ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں تمہیں سچ سچ بتا دوں گا"۔ مارتھر نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔
"جلدی بولو۔ وقت ضائع مت کرو"...... صفدر کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا تھا۔
"باس نے مجھے کال کر کے کہا کہ کراس کالونی کی کوٹھی میں تین

مرد اور دو عورتیں موجود ہیں۔ میں انہیں بے ہوش کر کے سپیشل روم میں منگوا لوں۔ چنانچہ میں نے ٹونی کو وہاں بھیج دیا ٹونی بے حد ہوشیار آدمی ہے اور میرا نمبر ٹو ہے۔ ٹونی نے وہاں سے مجھے کال کر کے کہا کہ اس نے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی ہے اور وہاں تین ایکریمی اور دو عورتیں موجود ہیں۔ میں نے اسے کہا کہ وہ انہیں اپنی ویگن میں لے آئے پھر آکر ٹونی نے کال بیل اس انداز میں بجائی جس سے مجھے پتہ چل گیا کہ وہ خطرے میں ہے۔ چنانچہ میرے آدمی نے خفیہ دروازے سے باہر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور تم جو صحیح سلامت باہر موجود تھے بے ہوش ہو گئے۔ پھر میرے آدمی تمہیں اٹھا کر سپیشل روم میں لے آئے اور کرسیوں پر راڈز میں جکڑ دیا۔ اس کے بعد ٹونی کو آفس میں بلایا گیا لیکن میں حیران تھا کہ تم کیسے ہوش میں آگئے تو ٹونی نے مجھے بتایا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ میں نے تمہارے میک اپ صاف کرنے کا حکم دے دیا۔ پھر مجھے رپورٹ ملی کہ ایک عورت اور تین مرد تو ایشیائی ہیں جبکہ ایک عورت سوئس نژاد ہے۔ میں نے باس کو کال کر کے بتا دیا میرا خیال تھا کہ باس یہاں آکر تم سے پوچھ گچھ کرے گا لیکن باس نے حکم دے دیا کہ تم لوگوں کو ہلاک کر کے تمہاری لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دی جائیں چنانچہ میں نے اسے کہہ دیا کہ ایسا ہو گیا ہے لیکن"...... مارتھر بات کرتے کرتے خاموش ہو گیا۔
"لیکن تم نے ایسا کیوں نہ کیا"...... صفدر نے پوچھا۔

"سچ پوچھتے ہو تو یہ سوئس عورت مجھے پسند آ گئی تھی اور یہ ایشیائی عورت میرے نمبر ٹو ٹونی کو۔ اس لئے میں نے باس کو کہہ دیا لیکن تمہیں فوراً گولی نہ ماری۔ میں چاہتا تھا کہ تمہیں ہوش میں لا کر تم سے پوچھ گچھ کروں کہ تم اصل میں کون ہو۔ پھر تم تینوں مردوں کو ہلاک کر دوں اور دونوں عورتوں کو اپنے دوسرے اڈے پر پہنچا دوں لیکن جب میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ اندر گیا تو تم سب آزاد ہو چکے تھے پھر تم نے حملہ کر دیا"...... مارتھر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... جولیا نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں پوچھا۔ شاید اپنے متعلق مارتھر کی باتیں سن کر اسے غصہ آ گیا تھا۔

"یہاں ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔ یہاں تو باس جم اسکاٹ رہتا ہے سیکشن ہیڈ کوارٹر دوسرے جزیرے پر ہے۔ ہیڈ کوارٹر نجانے کہاں ہو گا"۔ مارتھر نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"جم اسکاٹ کہاں رہتا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"ایڈن کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"یہاں تمہارے علاوہ اور کتنے گروپس جم اسکاٹ کے تحت کام کر رہے ہیں"...... صفدر نے پوچھا۔

"چار گروپس ہیں میرے گروپ سمیت۔ میرے علاوہ فرینک گروپ، لیری گروپ اور ڈیزی گروپ بھی اس کے لئے کام کرتے

ہیں"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"کیا کام کرتے ہو تم سب"...... صفدر نے پوچھا۔

"سب کام۔ میرا گروپ ایکشن گروپ کہلاتا ہے۔ ہم مار دھاڑ اور قتل و غارت کا دھندہ کرتے ہیں جبکہ فرینک گروپ بلیک میلنگ۔ ڈیزی گروپ منشیات کی اسمگلنگ اور لیری گروپ اسلحے کا دھندہ بھی کرتا ہے اور اس کے ساتھ قتل و غارت کا بھی۔ اس گروپ میں انتہائی تربیت یافتہ افراد شامل ہیں اور ہم سب کا انچارج جم اسکاٹ ہے"۔ مارتھر نے جواب دیا۔

"شیڈاگ کا مشن کون پورا کرتا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ یہ نام بھی صرف ہم گروپ انچارجز کو ہی معلوم ہے۔ ہمارے علاوہ اور کسی کو معلوم نہیں ہے۔ اس نام کو زبان پر لانا بھی جرم ہے اس کی سزا موت ہے"۔ مارتھر نے جواب دیا۔

"تمہارے اس جم اسکاٹ کو روز کلب سے تمہارے اغوا کی اطلاع کس نے دی ہو گی"...... صفدر نے پوچھا۔

"کسی نے نہیں۔ وہ سب اپنے طور پر مجھے تلاش کر رہے ہوں گے کیونکہ میرے علاوہ اور کسی کو بھی جم اسکاٹ کے بارے میں علم نہیں ہے۔ سب یہی جانتے ہیں کہ میں ہی اصل باس ہوں اور بس"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"تمہارے بعد اگر جم اسکاٹ نے تمہیں کال کیا ہو گا تو پھر تو اسے اطلاع دے دی گئی ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ صرف اتنا بتایا گیا ہو گا کہ میں موجود نہیں ہوں۔ وہ اسے ظاہر ہے کوئی اجنبی ہی سمجھیں گے"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"تم اس سے کس طرح رابطہ کرتے ہو۔ فون سے یا کوئی خصوصی ٹرانسمیٹر سے"...... صفدر نے پوچھا۔

"فون سے"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"کیا وہ اس وقت اپنی رہائش گاہ پر ہو گا"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ اپنی رہائش گاہ سے کہیں نہیں جاتا۔ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"او کے۔ اسے فون کرو اور اس سے پوچھو کہ ہمارا سامان کہاں پہنچانا ہے"...... صفدر نے کہا تو مارتھر بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہارا سامان۔ مگر تمہارے پاس تو کوئی سامان نہیں تھا"۔ مارتھر نے چونک کر کہا۔

"تھا تو نہیں لیکن تم نے اسے کہنا ہے کہ ہماری تلاشی کے دوران ہماری جیبوں سے عجیب ساخت کے ریز شل کاک جیسے پسٹل برآمد ہوئے ہیں"...... صفدر نے کہا تو مارتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"فون اٹھا لاؤ"...... صفدر نے پیچھے کھڑے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم اسی کوٹھی میں ہو جہاں ٹونی پہنچا تھا"...... مارتھر نے پوچھا۔

"نہیں۔ ظاہر ہے اس کا علم جم اسکاٹ کو تھا"...... صفدر نے

جواب دیا اور اب وہ بھی اپنے ساتھیوں کی طرح پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا تھا اور مارتھر خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں بعد تنویر واپس آیا تو اس نے فون پیس اٹھایا ہوا تھا اس نے اس کا سلسلہ دیوار میں موجود فون ساکٹ کے ساتھ منسلک کیا اور پھر رسیور اٹھا کر چیک کیا تو ٹون موجود تھی۔

"کیا نمبر ہے جم اسکاٹ کا"...... صفدر نے پوچھا تو مارتھر نے نمبر بتا دیا۔

"سنو تم نے اسے کوئی اشارہ نہیں کرنا ورنہ تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ اسے تمہارے وہاں سے اغوا ہونے کا علم ہو بھی چکا ہو تو کوئی دوسری بات کرنا"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... مارتھر نے جواب دیا تو تنویر نے فون پیس کو سامنے میز پر رکھا اور پھر وہ نمبر پریس کر دیئے جو مارتھر نے بتائے تھے۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور رسیور اس نے بندھے ہوئے مارتھر کے کان سے لگا دیا۔

"یس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں"۔ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مارتھر بول رہا ہوں باس"...... مارتھر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے وہ تصویریں نہیں بھجوائیں جن کا میں نے تمہیں حکم دیا تھا"...... دوسری طرف سے سرد اور تحکمانہ لہجے میں کہا گیا۔

"باس۔ وہ کیمرہ کلوز تھا اس لئے تصویریں نہیں بن سکیں"۔

مارتھر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ نانسنس۔ یہ غفلت کیوں کی گئی اور کس نے کی ہے"۔ دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے اس آدمی کو سزا دے دی ہے باس۔ موت کی سزا"۔ مارتھر نے رک رک کر کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ لیکن تم نے اطلاع دینے میں اتنی دیر کیوں کی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس۔ ہم پر اچانک شیراڈن گروپ نے حملہ کر دیا تھا۔ ہم نے دو روز پہلے شیراڈن کے بھائی کو ہلاک کیا تھا۔ وہ اس کا انتقام لینا چاہتے تھے لیکن حملہ آوروں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے کچھ دیر ہو گئی"...... مارتھر نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"شیراڈن گروپ نے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا ان کی یہ ہمت ہو گئی ہے کہ وہ میرے گروپ پر حملہ کریں"...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"باس۔ آپ کے حکم کی وجہ سے ہم خاموش ہیں ورنہ آپ جانتے ہیں کہ ان سب کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ انہوں نے یہ کام کر کے اپنی موت کو آواز دی ہے۔ اس لئے اب میرا حکم ہے کہ پورے گروپ کا فوری خاتمہ کر دیا جائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس حکم کی تعمیل ہو گی باس"۔ مارتھر نے جواب دیا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو تنویر نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"اوکے۔ اب اسے فارغ کر دو اور چلو"...... صفدر نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو دوسرے لمحے تنویر کا بازو گھوما اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی مارتھر کے حلق سے ادھوری چیخ نکل گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں اور جسم ڈھلک گیا۔ گردن کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

"تم نے اس سے جم اسکاٹ کی رہائش گاہ پر موجود حفاظتی انتظامات کے بارے میں پوچھا ہی نہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ جس قدر دیر ہو گی اتنے ہی خطرات ہمارے لئے بڑھ جائیں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"صفدر درست کہہ رہا ہے۔ ہمیں فوراً اس جم اسکاٹ کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنا ہے"...... تنویر نے صفدر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"ہمارا سامان تو پہلے والی کوٹھی میں ہے۔ اس لئے وہاں چلیں۔ اب ہمیں میک اپ بھی کرنا ہو گا اور اسلحہ بھی لینا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

لارڈلارجنٹ کرسی پر رسی سے بندھا بیٹھا تھا۔ جوانا نے عمران کی دی ہوئی ایک لمبی گردن والی شیشی کا ڈھکن کھولا اور شیشی کا دہانہ لارڈلارجنٹ کی ناک سے لگا دیا۔

"بس کافی ہے"...... چند لمحوں بعد عمران نے کہا تو جوانا نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے شیشی اپنی جیب میں رکھ لی۔ یہ اسی کوٹھی کا کمرہ تھا جہاں سے لارڈلارجنٹ کی رہائش گاہ کو خفیہ راستہ جاتا تھا۔ عمران لارڈلارجنٹ کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"تم اسلحہ لے کر باہر پہرہ دو۔ خفیہ راستہ تو میں نے بلاک کر دیا ہے اس لئے ادھر سے کوئی نہیں آسکتا لیکن باہر سے اچانک کوئی آ سکتا ہے"...... عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد لارجنٹ کی آنکھیں کھل

گئیں لیکن گیس کے دباؤ کی وجہ سے فوری طور پر تو اس کا شعور بیدار نہ ہو سکا لیکن آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں میں موجود دھندلاہٹ غائب ہوتی چلی گئی اور پھر پوری طرح شعور بیدار ہوتے ہی لارجنٹ نے چونک کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا لیکن اب اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ وہ سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور اس کمرے کو دیکھ رہا تھا اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کی نظریں ایک طرف پڑی ہوئی باب کی لاش پر پڑ گئی تھیں۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ باب کی لاش۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے۔ کون ہو تم اور میں کہاں ہوں"...... لارڈ لارجنٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہارے بیڈ روم میں خفیہ کیمرے نصب ہیں اور وہاں ایسا سسٹم موجود ہے کہ تم ایک بٹن دبا کر اپنے آپ کو محفوظ کر سکتے ہو لیکن اس کے باوجود تم یہاں ہو جبکہ کیمرے ابھی تک یہی بتا رہے ہوں گے کہ تم اپنے بستر پر پڑے گہری نیند سو رہے ہو اور یہ بھی سن لو کہ میرا نام عمران ہے۔ میں میک اپ میں ہوں"...... عمران نے کہا تو لارجنٹ اس طرح اچھلا جیسے اس کے جسم میں لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ لگ گیا ہو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ کر اس کے کانوں تک محاوراً نہیں بلکہ حقیقتاً پہنچ

گئی تھیں۔

"عمران۔ تم عمران۔ لیکن یہ۔ یہ سب کیسے ممکن ہے"۔ لارجنٹ نے اس طرح رک رک کر کہا جیسے اسے اپنے آپ پر اعتماد نہ ہو رہا ہو۔

"میں نے تمہیں کال کر کے اس لئے تم سے بات کی تھی کہ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔ اس لئے میرا خیال تھا کہ تم وعدہ کر لو گے کہ آئندہ شیڈاگ پاکیشیا میں کوئی واردات نہیں کرے گی لیکن تمہیں شاید اپنی اس چھوٹی سی تنظیم پر ضرورت سے زیادہ بھروسہ تھا اور اس کے ساتھ ساتھ چونکہ تم اور تمہارے ساتھی انتہائی جدید ترین مشینری کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں اس لئے تمہارا خیال تھا کہ یہ جدید ترین مشینری تمہیں اور تمہاری تنظیم کو مجھ سے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچالے گی اور یہ مجھے یقین ہے کہ تمہیں اپنے ایجنٹ ٹونی اور اس کے ایکشن گروپ کی ہلاکت کی اطلاع بھی مل چکی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے لیکن میرے ذہن میں یہ تصور تک نہ تھا کہ تم اس انداز میں مجھ تک پہنچ سکتے ہو۔ بہرحال اب تم کیا چاہتے ہو۔ میں اب وعدہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ سے واقعی اس وقت غلطی ہو گئی تھی"...... لارجنٹ نے کہا۔

"سوری۔ اب وقت گزر چکا ہے۔ اب تم نے مجھے صرف اتنا بتانا ہے کہ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کی تفصیل کیا ہے۔ یہ

بھی سن لو کہ میں اس لئے تم سے مذاکرات کر رہا ہوں کہ تم بہرحال میرے دوست رہے ہو۔ ورنہ دوسری صورت میں مجھے معلومات حاصل کرنے کے اور بھی بے شمار طریقے آتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے عمران کہ تم بہت مشہور سیکرٹ ایجنٹ ہو لیکن میرا نام بھی لارجنٹ ہے اس لئے تم جبراً اور تشدد سے مجھ سے کچھ معلوم نہ کر سکو گے اور اگر بفرض محال میں نے بتا بھی دیا تب بھی تم اور تمہاری پاکیشیا سیکرٹ سروس شیڈاگ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ یہ تنظیم تمہارے تصور سے بھی زیادہ بڑی منظم اور طاقتور ہے"۔ لارجنٹ نے جواب دیا۔

"جو کچھ بھی ہو گا یہ بعد کی بات ہے۔ تم بتاؤ کہ تمہارا کیا جواب ہے۔ حتمی اور آخری جواب"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا جواب وہی ہے کہ میرا وعدہ کہ آئندہ شیڈاگ پاکیشیا کے معاملات میں کبھی مداخلت نہ کرے گی"...... لارجنٹ نے جواب دیا۔

"او کے۔ تمہاری مرضی۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار اور پتلا سا خنجر نکال لیا اور پھر وہ خنجر ہاتھ میں پکڑے قدم بڑھاتا لارجنٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ بتا دو۔ ورنہ"...... عمران نے قریب

پہنچ کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ورنہ کیا"...... لارجنٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا بازو گھوما لیکن دوسرے لمحے لارجنٹ کرسی سمیت ایک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرا اور عمران کا بازو وہاں ہوا میں ہی گھوم کر رہ گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا اچانک اس کی ناف پر انتہائی زور دار ضرب لگی اور عمران بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا نہ صرف پیچھے ہٹا بلکہ اس کے ہاتھ سے خنجر بھی نکل کر دور جا گرا۔ ضرب اس قدر زوردار اور تکلیف دہ تھی کہ عمران کا پورا جسم خود بخود دوہرا ہوتا چلا گیا لیکن دوسرے لمحے عمران جیسے ہی ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا کرسی اچھل کر اس کے چہرے اور سینے سے ایک دھماکے سے ٹکرائی اور عمران اس بار اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرا لیکن نیچے گرتے ہی عمران اس طرح اچھلا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوئے ہوں لیکن اسی لمحے اس نے لارجنٹ کو وہی خنجر اٹھائے کھڑے دیکھا جو اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔

"ویری گڈ لارجنٹ۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم لارڈ بن کر اور فیلڈ سے ہٹ کر اب سست اور کاہل ہو چکے ہو گے لیکن تم نے جو کام دکھایا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم ابھی تک وہی پرانے لارجنٹ ہو"...... عمران نے اس طرح مسکراتے ہوئے اور اطمینان بھرے انداز میں کہا جیسے لارجنٹ خنجر کی بجائے ہاتھ میں پھول اٹھائے

ہوئے ہو۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں عمران کہ میرے وعدے پر اعتماد کر دو اور واپس چلے جاؤ۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ لارجنٹ کی مارشل آرٹ میں شہرت پوری دنیا میں موجود تھی"...... لارجنٹ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوری لارجنٹ۔ اب وہ وقت گزر چکا ہے۔ اب چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے شیڈاگ کے خاتمے کا حکم دے دیا ہے اس لئے اب بہرحال اس کا خاتمہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری موت میرے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے"...... لارجنٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خنجر ہاتھ میں پکڑے تیزی سے آگے بڑھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سیدھا آ کر عمران کے سینے میں خنجر اتارنا چاہتا ہو۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ ایسا نہیں ہو گا اس لئے وہ اطمینان سے اپنی جگہ پر کھڑا تھا۔ پھر جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح خنجر لہرایا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے یکلخت بائیں طرف چھلانگ لگائی لیکن دوسرے لمحے اس کی پسلیوں پر ایک زور دار ضرب لگی اور عمران اچھل کر بائیں طرف کو زمین پر جا گرا۔ چونکہ ضرب اس وقت لگی تھی جب عمران ہوا میں اچھل چکا تھا اس لئے ضرب نے اسے زمین پر گرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ نیچے گرتے ہی عمران کا جسم جیسے ہی سمٹنے لگا یکلخت خنجر بجلی کی سی تیزی سے اس کے سینے کی طرف بڑھتا ہوا نظر آیا اور یقیناً عمران کے لئے اس وقت

بچ نکلنے کا کوئی موقع نہ تھا لیکن خنجر کی چمک دیکھتے ہی عمران کا جسم بجائے سمٹنے کے بجلی کی سی تیزی سے نیچے کی طرف پوری قوت سے جھٹکا کھا کر پھیل گیا۔ لیکن لارجنٹ واقعی بہترین لڑاکا تھا۔ وہ اچھل کر نہ صرف ایک طرف ہٹ گیا بلکہ اس کا خنجر بردار گھومتا ہوا ہاتھ بھی فضا میں ہی رخ بدل گیا اور دوسرے لمحے عمران کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اس کے بائیں بازو کو کسی نے آرے کی مدد سے چیر کر رکھ دیا ہو۔ خنجر اس کے بازو میں گھس چکا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی عمران کی لات قوس کی صورت میں گھومی اور اس بار لارجنٹ چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل سائیڈ پر گرا ہی تھا کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ خنجر جس انداز میں مارا گیا تھا وہ واقعی اس کے سینے میں اتر جاتا لیکن عمران نے نیچے کی طرف پھیلتے ہوئے تیزی سے اپنے اوپر والے جسم کو دوسری طرف موڑ لیا تھا لیکن وہ پوری طرح مڑ نہ سکا تھا کہ خنجر اس کے بازو تک پہنچ گیا تھا۔ نیچے گرتے ہی لارجنٹ بھی اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اپنے بازو میں اترا ہوا خنجر کھینچتا لارجنٹ کا جسم کسی لٹو کی طرح گھوما اور اسی لمحے عمران اس طرح اوپر کو اچھلا جیسے لڑکیاں رسی کودتے ہوئے اپنے جسم کو اوپر کی طرف اٹھاتی ہیں اور دوسرے لمحے لارجنٹ کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ اس کا گھومتا ہوا جسم فرش پر گر کر تیزی سے رول ہوتا چلا جا رہا تھا۔ عمران نے اوپر اچھل کر اس کی نہ صرف گھومتی ہوئی لات کی ضرب سے اپنے آپ کو بچایا تھا بلکہ اچھل

کر اس نے گھومتے ہوئے لارجنٹ کے پہلو پر دائیں بازو سے ضرب لگا دی تھی اور یہ اس ضرب کا نتیجہ تھا کہ لارجنٹ چیختا ہوا نہ صرف نیچے گرا تھا بلکہ چونکہ وہ گھوم رہا تھا اس لئے اس کا جسم نیچے گرتے ہی رول ہوتا ہوا کافی دور تک چلا گیا تھا۔ عمران کا جسم ضرب لگانے کے بعد جیسے ہی اپنے قدموں پر رکا وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ لارجنٹ رک کر اٹھتا عمران نے پوری قوت سے اس کے سینے پر ایک زور دار ضرب لگائی اور اس بار لارجنٹ کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور لارجنٹ کا جسم ضرب کھانے کے بعد ایک بار اچھلا ضرور تھا لیکن پھر نیچے گر کر ساکت ہو گیا تھا۔ اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔ ماسٹر یہ کیا ہوا۔ اوہ۔ یہ خنجر اور خون"...... اسی لمحے جوانا کی آواز دروازے سے سنائی دی۔

"یہاں لازماً میڈیکل باکس ہو گا۔ وہ لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا تیزی سے مڑا اور باہر نکل گیا۔ عمران اب ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ خنجر ابھی تک اس کے بازو میں موجود تھا۔ اس نے خنجر اس لئے باہر نہ کھینچا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ اس کے ساتھ ہی خون کا فوارہ نکلنے لگ جائے گا جبکہ اب خون رس رہا تھا۔ اس کی انگلیاں چونکہ حرکت کر رہی تھیں اس لئے اسے زیادہ فکر نہ تھی۔ انگلیوں کی حرکت کا مطلب تھا کہ خنجر گوشت میں ہی لگا ہے۔ کوئی رگ اس کی وجہ سے نہیں کٹی تھی لیکن ظاہر ہے خنجر کی وجہ سے بہرحال خون رس رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد جوانا میڈیکل باکس اٹھائے واپس آگیا۔

"یہ کیسے ہو گیا ماسٹر۔ یہ لارجنٹ تو بندھا ہوا تھا"...... جوانا نے میڈیکل باکس کو کرسی کے ساتھ فرش پر رکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے تم بینڈیج کر دو"...... عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے میڈیکل باکس کھول کر اس میں سے بینڈیج کا سامان باہر نکالا اور عمران نے خود ہی خنجر باہر کھینچ لیا اس کے ساتھ ہی خون فوارے کی طرح نکلنے لگا لیکن عمران تیزی سے اٹھا اور اس نے ایک ہاتھ سے کوٹ اتار دیا جبکہ جوانا نے اس کی شرٹ زخم کے اوپر سے پھاڑ دی اور پھر اس نے واقعی ماہرانہ انداز میں بینڈیج شروع کر دی۔ عمران ساتھ ساتھ اسے ہدایات دے رہا تھا۔ پھر عمران کے کہنے پر اس نے باکس سے ایک انجکشن نکالا اور عمران کے بازو میں لگا دیا۔

"اب اس لارجنٹ کو اٹھا کر کرسی پر ڈالو اور رسی سے دوبارہ باندھ دو لیکن اب گانٹھ سامنے کی رخ پر رکھنا۔ یہ سیکرٹ ایجنٹ رہا ہے اس لئے اس نے نہ صرف گانٹھ کھول لی تھی بلکہ اپنی کرسی کو نیچے گرا کر اس نے رسیاں بھی ڈھیلی کر لیں اور خود ہی ان رسیوں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"میں تو اس کی چیخیں سن کر سمجھا تھا کہ تشدد کی وجہ سے چیخ رہا ہے لیکن پھر دھماکوں کی آوازیں سن کر مجھے آنا پڑا تھا"...... جوانا نے آگے بڑھ کر بے ہوش لارجنٹ کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالتے ہوئے

کہا۔

"یہ اچھا اور تیز لڑاکا ہے۔ خاص طور پر خنجر زنی میں تو بے حد ماہر سمجھا جاتا تھا۔ میں تو سمجھا تھا کہ اب یہ فیلڈ میں نہ ہونے کی وجہ سے پہلے جیسا نہ رہا ہو گا لیکن لگتا ہے اس نے اپنے آپ کو فٹ رکھا ہوا ہے۔ ویسے بڑے طویل عرصے کے بعد ایک اچھے فائٹر سے لڑ کر لطف آ گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ماسٹر آپ اس کی تعریف کر رہے ہیں"...... جوانا نے اسے باندھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ واقعی یہ تعریف کے قابل ہے اور اس کے حملوں سے بچنے کے لئے مجھے انتہائی محنت کرنا پڑی ہے ورنہ یہ خنجر لازماً میرے دل میں اتر جاتا"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ کوٹ پہننے میں میری مدد کرو"...... عمران نے اس کے فارغ ہوتے ہی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو جوانا نے عمران کو کوٹ پہنا دیا۔

"پہلے خنجر اٹھا کر اس لارجنٹ کے لباس سے صاف کرو اور پھر مجھے دو۔ اس کے بعد اسے ہوش میں لے آؤ۔ اور پھر تم باہر جاؤ"۔ عمران نے کرسی سے اٹھ کر ایک ہاتھ سے کرسی گھسیٹ کر اسے لارجنٹ کے قریب لے جاتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں دروازے میں ہی رک جاتا

ہوں"...... جوانا نے کہا۔

"ارے نہیں۔ اس کے سینے میں جس انداز میں ضرب لگی ہے اب یہ کم از کم ایک گھنٹے تک تیز حرکت کرنے کے قابل نہیں رہا"...... عمران نے جوانا کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا اور خون آلود خنجر کو لارجنٹ کے لباس سے ہی صاف کر کے اس نے خنجر عمران کے ہاتھ میں دیا اور پھر ایک ہاتھ سے اس نے لارجنٹ کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ جب لارجنٹ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوانا نے ہاتھ ہٹایا اور پھر مڑ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد کراہتے ہوئے لارجنٹ نے آنکھیں کھول دیں۔

"گڈ شو لارجنٹ۔ تم اب تک واقعی اچھے لڑاکا ہو۔ بڑے طویل عرصے بعد تم سے لڑائی میں لطف آیا ہے"...... عمران نے اس کے ہوش میں آتے ہی مسکرا کر کہا تو لارجنٹ نے یکلخت اپنی دونوں ٹانگوں کو حرکت دینے کی کوشش کی۔ اس کی ٹانگیں ہلیں ضرور لیکن حرکت بے حد سست تھی۔

"مجھے معلوم تھا کہ تم نے ہوش میں آتے ہی دونوں ٹانگوں سے مجھ پر ضرب لگانے کی کوشش کرنی ہے لیکن تمہارے دل پر جس انداز کی ضرب لگی ہے اس سے اب کم از کم ایک ڈیڑھ گھنٹے تک تمہارے جسم میں پہلے جیسی پھرتی پیدا نہیں ہو سکتی اس لئے میں نے کرسی قریب کر لی تھی"...... عمران نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے

کہا تو لارجنٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"زندگی میں پہلی بار میرا نشانہ خطا ہوا ہے اور خنجر تمہارے دل کی بجائے تمہارے بازو میں جا لگا ہے اور مجھے ہمیشہ اس کا افسوس رہے گا"...... لارجنٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اور مجھے زندگی بھر افسوس رہے گا کہ میں نے لڑائی کے دوران تم سے خنجر کھا لیا۔ بہرحال اب کیا خیال ہے۔ تم خود ہی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتاؤ گے یا مجھے پھر حرکت میں آنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"تم جو چاہے کر لو۔ میری زبان نہیں کھل سکتی البتہ تم مجھ سے سودا کرنا چاہو تو کر لو۔ ایک تو وہی وعدہ کہ شیڈاگ آئندہ پاکیشیا میں کوئی مشن نہیں کرے گی اور دوسرا تم جس قدر چاہو مجھ سے دولت لے سکتے ہو"...... لارجنٹ نے کہا۔

"تم اگر اپنے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دو تو میرا وعدہ کہ میں خود وہاں کام نہیں کروں گا"...... عمران نے کہا۔ اس نے دولت کی بات سرے سے نظر انداز کر دی تھی۔

"نہیں۔ یہ نہیں بتایا جا سکتا"...... لارجنٹ نے کہا۔

"اچھا یہ بتا دو کہ کیا واقعی تم ہی شیڈاگ کے چیف ہو یا تم سے اوپر بھی کوئی دوسرے لوگ ہیں"...... عمران نے کہا تو لارجنٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"...... لارجنٹ نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم اکیلے اتنی بڑی تنظیم کے چیف ہو سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں ہی اس کا چیف ہوں اور کوئی آدمی نہیں ہے اور یہ بھی سن لو کہ تم بے شک میرے جسم کے ٹکڑے کر دو میں تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا"...... لارجنٹ نے کہا۔

"جبکہ مجھے معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر یوگان میں ہے"۔ عمران نے اچانک کہا تو لارجنٹ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن جلد ہی اس نے اپنے آپ پر قابو پالیا۔

"اگر تم جانتے ہو تو پھر مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو"۔ لارجنٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ۔ تمہاری حیرت اور تمہارے چونکنے سے مجھے میرے سوال کا جواب مل گیا ہے۔ ویسے بھی تم جیسے آدمی پر تشدد کر کے مجھے افسوس ہوتا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس یوگان پہنچ چکی ہے۔ وہ خود ہی وہاں ہیڈ کوارٹر ٹریس بھی کر لے گی اور اسے تباہ بھی کر دے گی۔ میں نے صرف کنفرم کرنا تھا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تمہیں کس نے بتایا کہ ہیڈ کوارٹر یوگان میں ہے"۔ لارجنٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"اطلاعات مل ہی جاتی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب جب تمہیں معلوم ہی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں"...... لارجنٹ نے بڑے بے بس سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ اوہ۔ پھر تو تمہیں بتانا ہی ہو گا اور سنو مجھے معلوم ہے کہ تم انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہو۔ اس لئے لامحالہ تم نے اپنے اعصاب کو مردہ کر لینے کے لئے کارسوما کے عمل کی مشق جاری رکھی ہو گی لیکن یہ بتا دوں کہ تم جس دور میں سیکرٹ ایجنٹ تھے اس دور میں کارسوما کے عمل کا واقعی کوئی توڑ نہ تھا لیکن اب دنیا چونکہ بہت آگے بڑھ چکی ہے اس لئے کارسوما کا عمل تمہارے کسی کام نہیں آئے گا"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ نہ ہی مجھے کارسوما کا کوئی عمل آتا ہے اور نہ کوئی اور عمل اور اب تو تم مجھ پر خواہ مخواہ تشدد کرو گے جبکہ جو کچھ میں بتا سکتا تھا وہ تمہیں پہلے ہی معلوم ہے"۔ لارجنٹ نے کہا۔

"اوکے۔ ابھی اصل بات سامنے آجائے گی"...... عمران نے کہا اور پھر وہ خنجر اٹھائے لارجنٹ کی کرسی کے عقب میں آگیا۔ پھر اس نے بائیں ہاتھ سے لارجنٹ کا سر پکڑ کر پیچھے کی طرف کیا اور دائیں ہاتھ میں موجود خنجر سے اس نے باقاعدہ اس کی پیشانی کی کھال اس طرح کاٹنی شروع کر دی جیسے قصائی ذبح شدہ بکری کی کھال انتہائی احتیاط سے اتارتے ہیں تاکہ اس پر کٹ نہ لگ جائے اور کمرہ لارجنٹ

کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخوں سے گونجنے لگا لیکن عمران اپنے کام میں مصروف رہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... یکلخت لارجنٹ نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"نہیں۔ اب مجھے کچھ نہیں پوچھنا۔ اب تو تم خود سب کچھ بتاؤ گے"...... عمران نے کہا اور مسلسل عمل جاری رکھا۔ لیکن دوسرے لمحے لارجنٹ کا جسم ڈھلک گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران اس کے عقب سے ہٹ کر اس کے سامنے کے رخ پر آیا اور پھر اس نے خنجر بائیں ہاتھ میں پکڑا اور دوسرے لمحے اس نے ایک ہی ہاتھ سے لگاتار لارجنٹ کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے زور دار تھپڑ پر لارجنٹ ایک بار پھر چیختا ہوا ہوش میں آگیا اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا اس کے ساتھ ہی عمران نے خنجر دوبارہ دائیں ہاتھ میں پکڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دایاں ہاتھ گھوما اور لارجنٹ کا ایک نتھنہ کٹ گیا۔ عمران کا وہی ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار لارجنٹ کا دوسرا نتھنہ کٹ گیا۔

"اب چونکہ تمہاری قوت ارادی خاصی کمزور پڑ چکی ہے اس لئے اب تم لاشعوری طور پر بول پڑو گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر کو واپس بائیں ہاتھ میں پکڑا اور دائیں ہاتھ کی انگلی کا ہک پیشانی پر ابھر آنے والی ایک موٹی سی رگ پر مار دیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں"...... خوفناک انداز میں

چیختے چیختے لارجنٹ نے کہا لیکن عمران نے بغیر کوئی بات کئے دوسری ضرب لگا دی اور کمرہ اس بار انتہائی خوفناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ لارجنٹ کا پورا جسم اس طرح بھیگ چکا تھا جیسے وہ پانی کے تالاب میں بیٹھا ہوا ہو۔ ساتھ ساتھ وہ بری طرح کانپ رہا تھا اور عمران نے یکلخت تیسری ضرب لگا دی۔

"بولو کہاں ہے ہیڈ کوارٹر"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر جزیرہ کارکا میں ہے۔ کارکا میں۔ مکمل طور پر خود کار ہے۔ کارکا میں۔ کارکا میں"...... لارجنٹ کے حلق سے اس طرح الفاظ نکلے جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو اور پھر اس کی آواز ڈوبتی چلی گئی اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"جوانا"...... عمران نے دروازے میں رک کر جوانا سے کہا جو پھاٹک کے قریب موجود تھا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے تیزی سے مڑ کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"لارجنٹ کو ہلاک کر دو کیونکہ اب جب یہ ہوش میں آئے گا تو اس کا ذہنی توازن درست نہ ہو گا۔ اس لئے اس کی زندگی سے اس کی موت بہتر ہے"...... عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا اپنے ساتھیوں سمیت جم اسکاٹ کی رہائش گاہ کے سامنے موجود تھی۔ رہائش گاہ نہ صرف بے حد وسیع و عریض تھی بلکہ اس کی اونچی فصیل نما دیواروں پر حفاظتی باڑیں بھی باقاعدہ لگی ہوئی تھیں اور ان حفاظتی باڑوں میں انتہائی طاقتور الیکٹرک وائرز بھی لگی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ انہوں نے عقبی طرف گھوم کر دیکھ لیا تھا اس طرف کوئی دروازہ نہ تھا اور نہ ہی دیوار کے ساتھ کوئی درخت موجود تھا۔

"اسے تو باقاعدہ قلعے کی شکل دی گئی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہی صورت ہے کہ ہم براہ راست اندر جائیں"۔ تنویر نے کہا۔

"لیکن کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیں پھر اندر جائیں"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ پھر تو اندر جانے کا کوئی سکوپ ہی نہیں رہ جائے گا کیونکہ حفاظتی باڑیں پھاٹک کے اوپر موجود ہیں۔ اس لئے اندر سے کوئی پھاٹک کھول بھی نہ سکے گا۔ ہمیں ہی پھاٹک کھولنا پڑے گا"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر آؤ۔ یہاں کھڑے کھڑے تو نہ پھاٹک کھل سکتا ہے اور نہ کوئی کام ہو سکتا ہے"...... تنویر نے بے چین ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن میرا خیال ہے کہ اندر بھی انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"تو پھر کیا خیال ہے واپس چلے جائیں ان حفاظتی انتظامات سے خوفزدہ ہو کر"...... تنویر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تنویر تمہاری عادت اور طبیعت ایک طرف بہرحال ہر جگہ ناک کی سیدھ میں نہیں چلا جاتا۔ ہمیں بہرحال نہ صرف اپنا تحفظ کرنا ہے بلکہ اس جم اسکاٹ کو بھی زندہ پکڑنا ہے تاکہ اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کی جا سکیں"...... جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اندرونی حفاظتی انتظامات کی چیکنگ کے لئے ڈرامہ کرنا پڑے گا۔ آپ اور صالحہ دونوں جم اسکاٹ سے ملنے جائیں۔ کسی قسم کا اسلحہ ساتھ نہ لے جائیں۔ آپ دونوں اپنے آپ کو ایکریمیا کی شہرت یافتہ کسی بھی تنظیم کی رکن بتا سکتی ہیں چونکہ آپ دونوں کے چہروں پر سپیشل میک اپ ہے اور آپ کے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ بھی نہ ہو گا اس لئے جم اسکاٹ آپ سے

ملاقات پر آمادہ ہو جائے گا۔ آپ اسے کوئی بھی کہانی سنا کر واپس آ سکتی ہیں۔ اس طرح اندرونی جائزہ لیا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ وہ شیڈاک جیسی تنظیم کا بڑا ہے اس لئے وہ انتہائی محتاط رہتا ہو گا۔ اس طرح جولیا اور صالحہ دونوں کی زندگیاں خطرے میں پڑ سکتی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"تو پھر اس کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا دیا جائے۔ چانگ سے کہہ کر میزائل گنیں حاصل کی جا سکتی ہیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تنویر جو کچھ کہہ رہا ہے وہی درست ہے۔ ہم جس قدر زیادہ سوچیں گے اتنی ہی زیادہ پیچیدگیوں میں الجھتے چلے جائیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم کال بیل بجائیں اور پھاٹک کھلتے ہی زبردستی اندر داخل ہو جائیں اور پھر وہاں جو بھی نظر آئے اسے اڑا دیں۔ کیا اس طرح ہم اس جم اسکاٹ تک پہنچ جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں پہنچ جائیں گے۔ آپ یہ سارا کام مجھ پر چھوڑ دیں۔ پھر دیکھیں کس طرح کام ہوتا ہے"...... تنویر نے چہک کر کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ پھر چلو آج تمہارا ایکشن اپنا لیتے ہیں"۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ بے اختیار

کھل اٹھا۔

"میں اس مشن کو لیڈ کروں گا۔ پھر دیکھو کس طرح کام ہوتا ہے"۔ تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تنویر اس طرح یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا جس طرح تم کہہ رہے ہو۔ اس طرح ہم پھنس جائیں گے"...... صفدر نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جس کی دھوم پوری دنیا میں ہے وہ اس ایک آدمی سے ڈر کر باہر کھڑی ہے۔ تم یہیں رکو۔ میں اکیلا جاتا ہوں"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے سڑک کراس کر کے کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"آؤ۔ ورنہ یہ اکیلا مارا جائے گا"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر اس کے پیچھے چلتے ہوئے کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ تنویر نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"پولیس چیف"...... تنویر نے انتہائی سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"پولیس چیف۔ کیا مطلب"...... اندر سے انتہائی حیرت بھرے

لہجے میں کہا گیا۔
"یہاں پھاٹک پر آؤ۔ پھر تمہیں مطلب سمجھاؤں گا"...... تنویر نے غصے سے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا تو ہلکی سی کٹک کی آواز سنائی دی اور رابطہ ختم ہو گیا۔

"نانسنس۔ اندر بیٹھ کر مطلب پوچھ رہا ہے"...... تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے باقی ساتھی جو اس کے پیچھے کھڑے تھے بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اب ڈائریکٹ ایکشن کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ اس لئے سب تیار ہو جائیں۔ بہرحال ہم نے اس جم اسکاٹ کو زندہ پکڑنا ہے"۔ جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ان سب کے ہاتھ ان کی جیبوں میں تھے۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا اور ایک مشین گن بردار آدمی جیسے ہی باہر آیا تنویر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے ہی لمحے وہ آدمی گردن پر مخصوص ضرب کھا کر چیختا ہوا سائیڈ ستون سے ٹکرایا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اس کی مشین گن تنویر کے ہاتھ میں پہنچ چکی تھی اس کے ساتھ ہی تنویر نے دوسرے ہاتھ سے اس گرتے ہوئے آدمی کو گردن سے پکڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی چیختا ہوا ہیں قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے پھاٹک کے اندر جا گرا۔ دوسرے لمحے تنویر ہاتھ میں مشین گن پکڑے بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا اور پھر پوری عمارت مشین گن کی فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ سامنے ہی برآمدے میں موجود چار مسلح

آدمی پہلے ہی برسٹ میں ہلاک ہو چکے تھے جبکہ پھاٹک کھولنے والا آدمی قلابازی کھا کر گرنے کے بعد معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکا تھا اور تنویر مسلسل فائرنگ کرتا ہوا بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھی بھی ہاتھوں میں مشین پسٹل پکڑے اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے کہ اچانک برآمدے کے اوپر سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور وہ سب اس فائرنگ سے بال بال بچے تھے کیونکہ فائرنگ صرف ایک لمحے کی دیر سے ہوئی تھی اور یہ سب ایک لمحہ پہلے شیڈ کے نیچے پہنچ چکے تھے ورنہ ان میں سے ایک بھی زندہ نہ بچ سکتا۔ وہ دوڑتے ہوئے برآمدے میں داخل ہوئے۔ تنویر ان سب سے آگے تھا۔

"ان کی مشین گنیں لے لو"...... تنویر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے والے بڑے دروازے کو زور دار لات ماری اور دوسرے لمحے اس نے چھت پر موجود بلبوں پر فائر کھول دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اندر دوڑتا چلا گیا۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل۔ تم دونوں بائیں طرف سیڑھیوں سے اوپر جاؤ۔ اوپر جو نظر آئے اسے اڑا دو"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا اور خود وہ دوڑتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ صالحہ اس کے پیچھے تھی لیکن اسی لمحے انہیں راہداری کے اندر سے تنویر کی چیخ سنائی دی تو جولیا بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی اس راہداری کی طرف بڑھ گئی۔ صالحہ اس کے پیچھے تھی۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ موجود تھا جس کی دوسری طرف سے ایسی آوازیں سنائی دے رہی

تھیں جیسے بیک وقت کئی آدمی لڑ رہے ہوں۔ جولیا دوڑنے کی بجائے اڑتی ہوئی راہداری کراس کر کے دوسری طرف پہنچی تو اس نے تنویر کو بیک وقت چار آدمیوں کے ساتھ انتہائی دیوانہ وار لڑتے ہوئے دیکھا۔ اس کے پہلو سے خون بھی بہہ رہا تھا لیکن وہ اس انداز میں لڑ رہا تھا جیسے اسے اس کی پرواہ ہی نہ ہو۔

" ہٹ جاؤ"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا اور اسی لمحے تنویر نے یکلخت چھلانگ لگائی اور اس کے ساتھ ہی جولیا نے فائر کھول دیا۔ اس کے ساتھ ہی صالحہ کا مشین پسٹل بھی جاگ اٹھا تھا اور پلک جھپکنے میں چاروں آدمی زمین پر گر کر تڑپنے لگے۔

" شکریہ"...... تنویر نے تیزی سے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

" تم زخمی ہو۔ اس لئے یہیں رکو"...... جولیا نے کہا اور پھر صالحہ کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے ایک دروازے کی طرف دوڑی لیکن دوسرے لمحے سائیڈ سے اچانک فائرنگ ہوئی اور اس کے ساتھ ہی جولیا نے لمبی چھلانگ لگائی اور وہ دروازے کے ساتھ ایک دھماکے سے ٹکرائی اس طرح وہ اس خوفناک اور اچانک فائرنگ سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئی لیکن اسی لمحے صالحہ کا مشین پسٹل چل پڑا اور سائیڈ پر دیوار پر موجود گن کا دہانہ گولیوں کی باڑ سے تڑ مڑ سا گیا اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ ختم ہو گئی۔ جولیا جیسے ہی کمرے میں جا کر گری اچانک اس کے سر پر کسی نے وار کیا اور جولیا

کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کھوپڑی کئی حصوں میں تقسیم ہو کر فرش پر بکھر گئی ہو لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم کسی سپرنگ کی طرح اچھلا اور اس کے ساتھ ہی اس کے سر پر ڈنڈے سے وار کرنے والا آدمی چیختا ہوا سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا لیکن جولیا کو صرف اس کی چیخ اور دیوار سے ٹکرانے کے دھماکے کا احساس ہوا۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ وہ آدمی دیوار سے ٹکرا کر تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ صالحہ کمرے میں داخل ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا مشین پسٹل ایک بار پھر چل پڑا اور وہ اٹھتا ہوا آدمی نیچے گر کر تڑپنے لگا اور صالحہ تیزی سے جولیا کی طرف پلٹی۔

" کیا ہوا جولیا کو"...... اسی لمحے صالحہ کو عقب سے تنویر کی آواز سنائی دی۔

" اسے سنبھالو۔ یہ شاید ہٹ ہو گئی ہے"...... صالحہ نے کہا اور تیزی سے کمرے کے دوسرے دروازے کی طرف دوڑتی چلی گئی کیونکہ اس نے وہاں ایک آدمی کا سایہ دیکھا تھا لیکن جیسے ہی وہ اس دروازے کو کراس کر کے دوسری طرف پہنچی اس پر اچانک ایک کمرے کے دروازے سے فائرنگ ہوئی لیکن صالحہ نے مشین گن کی نال کو پہلے ہی دیکھ لیا تھا اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ میں اچھلی اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا لیکن دوسرے لمحے اس میں سے ٹرچ ٹرچ کی آوازیں نکلیں اور اس کے ساتھ ہی اندر کمرے میں موجود آدمی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر باہر

آیا۔ وہ شاید ٹرچ ٹرچ کی آوازیں سن چکا تھا۔ لیکن جیسے ہی وہ باہر آیا
صالحہ نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ اس کے ہاتھ میں بغیر میگزین کے
مشین پسٹل موجود تھا۔ اس نے حملہ کرتے ہوئے اس کی نال پوری
قوت سے اس آدمی کے سینے پر اس طرح ماری جیسے کوئی نیزہ مارتا ہے
اور وہ آدمی چیختا ہوا نیچے گرا اور مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر
دور جا گری۔ صالحہ بھی اس کے اوپر گری تھی لیکن وہ نیچے گرتے ہی
بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑی ہوئی اور اس نے مشین گن
جھپٹنے کے لئے چھلانگ لگائی لیکن اس آدمی نے انتہائی برق رفتاری
سے اس کی ٹانگ پکڑ کر کھینچی اور صالحہ منہ کے بل نیچے گری لیکن
مشین گن کی نال پر اس کا ہاتھ پڑ چکا تھا۔ جیسے ہی اس کا جسم نیچے
گرا۔ اس کا اوپر والا جسم اس طرح گھوما جیسے وہ ربڑ کی بنی ہوئی ہو اور
اس کے ساتھ ہی مشین گن کا دستہ کسی لاٹھی کی طرح اس آدمی کے
سر پر پڑا اور اس کے منہ سے چیخ نکلی اور اس کا ہاتھ صالحہ کی ٹانگ سے
ہٹ گیا اور صالحہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھی۔ ضرب لگاتے ہوئے
مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ اس نے تیزی سے اچھل
کر مشین گن جھپٹی لیکن اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر اور کیپٹن
شکیل تیزی سے اندر داخل ہوئے جبکہ وہ آدمی اب بے حس و حرکت
پڑا ہوا تھا اس لئے صالحہ رک گئی البتہ وہ بری طرح ہانپ رہی تھی۔
اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔

"اسے مت مارو۔ ایک کو لازماً زندہ رہنے دو"...... کیپٹن شکیل

نے چیختے ہوئے کہا اور صالحہ نے منہ سے جواب دینے کی بجائے اثبات
میں سر ہلا دیا۔ جبکہ صفدر اندر داخل ہوتے ہی تیزی سے دوڑتا ہوا
اس کمرے میں پہنچ گیا۔

"کمرہ خالی ہے"...... چند لمحوں بعد صفدر نے باہر آتے ہوئے
کہا۔ اسی لمحے جولیا لڑکھڑاتی ہوئی اندر داخل ہوئی تو اس کے پیچھے تنویر
تھا۔ جولیا کی پسلیوں پر تنویر نے اپنی شرٹ پھاڑ کر بینڈیج کر دی
تھی۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"سب ختم ہو گئے ہیں البتہ یہ آدمی بے ہوش ہے۔ اب پتہ نہیں
کہ یہ کون ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوپر کیا ہوا تھا"...... صالحہ نے پوچھا۔

"اوپر آدمی کوئی نہیں تھا۔ خودکار گنیں نصب تھیں۔ انہیں ہم
نے ناکارہ کر دیا ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اس کمرے کی کیا پوزیشن ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہ آفس کے انداز میں سجا ہوا ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ سب سے محفوظ کمرہ ہے اور آخر میں ہے اس لئے لامحالہ
یہ آدمی جو اس کمرے میں موجود تھا یہی جم اسکاٹ ہو گا۔ صفدر اور
کیپٹن شکیل تم اس کمرے کی تلاشی لو اور تنویر تم باقی ساری عمارت
میں گھوم جاؤ جو مشینری باقی رہ گئی ہے اسے بھی تباہ کر دو اور چیک
کرو کہ کہیں اس عمارت کے نیچے کوئی تہہ خانہ تو نہیں ہے۔ صالحہ

تم گن لے کر باہر جاؤ اور اگر فائرنگ کی آوازیں سن کر پولیس آئے تو اسے کور کرو اور پھر باہر کا خیال رکھو۔ ہو سکتا ہے اچانک کوئی آدمی آ جائے"...... جولیا نے باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا اور سب اس کی ہدایات کے مطابق تیزی سے اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے جبکہ جولیا وہیں کونے میں موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل اور صفدر ایک فائل اٹھائے باہر آ گئے۔

" یہ فائل ہے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے سلسلے میں۔ یہ ایک خفیہ سیف میں موجود تھی"...... صفدر نے کہا۔

" سیکشن ہیڈ کوارٹر یا ہیڈ کوارٹر"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" اس میں تو سیکشن ہیڈ کوارٹر لکھا ہوا ہے لیکن اس میں محل وقوع موجود نہیں ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

" محل وقوع یہ خود بتا دے گا"...... جولیا نے کہا اور اسی لمحے تنویر واپس آ گیا۔

"یہاں اور کوئی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی تہہ خانہ نظر آیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اسے اٹھا کر یہاں سے نکل جانا چاہئے کیونکہ کسی بھی لمحے پولیس یہاں آ سکتی ہے اور پھر جواب دہی مشکل ہو جائے گی"...... تنویر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ سب اس بے ہوش آدمی سمیت بغیر کسی رکاوٹ کے واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ چکے تھے۔ اس بے ہوش آدمی کو کرسی پر بٹھا کر رسی سے باندھ دیا گیا جبکہ صالحہ نے جولیا کو علیحدہ کمرے

میں چلنے کے لئے کہا تاکہ میڈیکل باکس کی مدد سے اس کے زخم کی بینڈیج کر سکے کیونکہ جولیا کی حالت لمحہ بہ لمحہ بگڑتی جا رہی تھی۔ گو جولیا اپنی قوت ارادی کی بنا پر ہوش میں تھی لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اس کی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے۔

" مس صالحہ۔ میرے خیال میں مس جولیا کے زخم کا باقاعدہ آپریشن کرنا پڑے گا۔ گولی اندر موجود ہے اس لئے مس جولیا کی حالت بگڑتی جا رہی ہے اور اگر گولی نہ نکالی گئی تو زہر پھیل جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" آپریشن۔ لیکن"۔ صالحہ نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں آپریشن کر لوں گا البتہ تم نے میری مدد کرنی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں۔ کیپٹن شکیل کو خاص طور پر عمران نے ٹریننگ دے رکھی ہے"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" آئیے۔ میں آپ کو سہارا دے کر لے چلتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر صالحہ اور کیپٹن شکیل اسے سہارا دے کر علیحدہ کمرے میں لے گئے جبکہ تنویر اور صفدر نے اس بے ہوش آدمی کو رسی کی مدد سے کرسی پر باندھ دیا تھا۔

" جولیا ٹھیک ہو جائے گی ناں۔ اس کی حالت خراب ہے۔ میرا خیال ہے کہ اسے کسی ہسپتال لے چلیں"...... تنویر نے اچانک صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" فکر مت کرو تنویر۔ کیپٹن شکیل اس معاملے میں خاصی مہارت رکھتا ہے۔ وہ گولی نکال کر بینڈیج کر دے گا۔ ویسے بھی مس جولیا انتہائی مضبوط قوت ارادی کی مالک ہیں"...... صفدر نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" جب تک جولیا ٹھیک ہو۔ ہم اس سے پوچھ گچھ نہ کر لیں"۔ تنویر نے کہا۔

" نہیں ابھی نہیں۔ پہلے مس جولیا باہر آ جائیں پھر"...... صفدر نے کہا اور تنویر چونک پڑا۔

" کیوں کیا مطلب۔ کیا ہم اس آدمی سے پوچھ گچھ نہیں کر سکتے"۔ تنویر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جولیا کی وجہ سے تم اس وقت جذباتی ہو رہے ہو اور میں نہیں چاہتا کہ یہ آدمی کچھ بتانے سے پہلے مر جائے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ مجھے واقعی اس پر بے حد غصہ آ رہا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے"...... تنویر نے کہا اور صفدر بھی بے اختیار مسکرا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل اور صالحہ دوسرے کمرے سے آئے۔

" کیا ہوا"...... تنویر نے انتہائی بے چین لہجے میں پوچھا۔

" گھبراؤ نہیں۔ گولی نکل آئی ہے اور زخم بھی زیادہ گہرا نہیں ہے۔ بینڈیج کر دی ہے اور طاقت کے انجکشن بھی لگا دیئے ہیں لیکن

میں نے مس جولیا سے کہا ہے کہ وہ ابھی آرام کریں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ ہوش میں ہے یا نہیں"...... تنویر نے اور زیادہ تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

" ہاں۔ مس جولیا ہوش میں ہیں۔ میری بات پر یقین نہیں آ رہا تو خود جا کر دیکھ لو"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جب تک میں اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھوں گا میری تسلی نہیں ہو گی۔ میں ابھی آیا"۔ تنویر نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" کیا عمران صاحب بھی مس جولیا کے لئے ایسے ہی جذبات کا اظہار کرتے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جذبات تو یہی ہوتے لیکن انداز مختلف ہوتا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔ اسی لمحے اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ وہ خود بخود ہوش میں آگیا تھا اور وہ سب اس طرف متوجہ ہو گئے۔

" اوہ۔ کیا۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کون ہو تم"...... اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے بعد اس نے فوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"تمہارا نام جم اسکاٹ ہے اور تم شیڈاگ کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف ہو"...... صفدر نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شیڈاگ۔ کون شیڈاگ"...... اس آدمی نے چونک کر کہا لیکن اس کا جواب بتا رہا تھا کہ اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو کنٹرول میں کر لیا ہے اور یہی بات بتا رہی تھی کہ وہ خاصا تربیت یافتہ آدمی ہے لیکن اس نے اپنے نام کی تردید نہ کی تھی۔

"تم اس وقت اپنی رہائش گاہ پر موجود نہیں ہو جم اسکاٹ۔ اس لئے اگر تمہارا خیال ہے کہ تمہیں کہیں سے مدد مل جائے گی تو یہ خیال ذہن سے نکال دو"...... صفدر نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم وہاں داخل کیسے ہوگئے۔ مجھے تو پتہ اس وقت چلا جب میں نے ایک لڑکی کو اچانک کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا ورنہ۔ ورنہ"...... جم اسکاٹ نے کہا اور پھر بات کرتے کرتے رک گیا۔

"تمہارے تمام حفاظتی انتظامات ہم نے بلینک کر دیئے تھے اور تمہارے تمام آدمی ہلاک ہو چکے تھے اس لئے اگر تمہیں پتہ بھی چل جاتا تو تم کچھ نہ کر سکتے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن وہ باس کہاں ہے۔ کیا تم نے اسے بھی مار دیا ہے"۔ اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کون باس"...... صفدر نے کہا۔

"جم اسکاٹ۔ میرا نام تو آرتھر ہے۔ میں تو باس کا سیکرٹری

ہوں"۔ اس آدمی نے کہا۔

"پھر تو ہم نے تمہیں خواہ مخواہ زندہ رکھا۔ تم تو ہمارے لئے بے کار ہو"...... صفدر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے۔ ہاں۔ میں ہی جم اسکاٹ ہوں۔ رک جاؤ"...... اس آدمی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم واقعی اس کے سیکرٹری ہو گے"...... صفدر نے مشین پسٹل کا رخ اس کے سینے کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ رک جاؤ۔ میں ہی جم اسکاٹ ہوں"...... اس آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔

"تو پھر بتاؤ کہ تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمہ کے لئے اپنے کس آدمی کو حکم دیا تھا۔ بولو۔ ورنہ"...... صفدر نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"مارتھر کو۔ مارتھر کو۔ لیکن تم کون ہو۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ تم کون ہو"...... اس آدمی نے کہا اور صفدر نے بے اختیار ایک اطمینان بھرا سانس لیا کیونکہ اب یہ بات واقعی طے ہو گئی تھی کہ یہ آدمی جم اسکاٹ ہے اور یہ ان کی واقعی خوش قسمتی تھی کہ یہ زندہ ان کے ہاتھ لگ گیا تھا۔

"وہ پاکیشیائی ایجنٹ نہیں تھے بلکہ مسگاٹ کے آدمی تھے اس لئے مسگاٹ حرکت میں آئی ہے اور ہم نے مارتھر کا بھی خاتمہ کر دیا ہے اور اب تمہاری باری ہے"...... صفدر نے کہا تو جم اسکاٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"مسگاٹ۔ کیا مطلب۔ مسگاٹ تو ایکریمیا کی تنظیم ہے اور مارتھر نے تو ان کے میک اپ بھی صاف کئے تھے وہ تو پاکیشیائی تھے"۔ جم اسکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسگاٹ بین الاقوامی تنظیم ہے جم اسکاٹ۔ اس میں پوری دنیا کے ایجنٹ شامل ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو غلط فہمی ہو گئی ہے۔ میں تمہارے چیف سے معافی مانگ لوں گا۔ تم مجھے چھوڑ دو"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف نے تمہارے قتل کا حکم دے دیا ہے اس لئے اب معافی مانگنے کا وقت گزر چکا ہے"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے تنویر اندر داخل ہوا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات موجود تھے لیکن وہ خاموشی سے آکر کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"نہیں۔ میری بات کراؤ اپنے چیف سے۔ غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ وہ جو تاوان کہے گا وہ بھی میں ادا کرنے کو تیار ہوں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"محنت ہم نے کی ہے جم اسکاٹ اور تاوان تم چیف کو دینا چاہتے ہو۔ سوری جم اسکاٹ"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم جو قیمت کہو گے میں تمہیں دے دوں گا"...... جم اسکاٹ نے چونک کر کہا۔

"ہماری لیڈر مس مارگریٹ ہیں۔ وہ زخمی ہیں اس لئے آرام کر رہی ہیں۔ اس کا فیصلہ وہی کر سکتی ہیں البتہ اگر تم واقعی مصالحت کرنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں بتانا پڑے گا کہ یوگان میں شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارے آفس میں موجود خفیہ سیف سے ہم فائل بھی حاصل کر چکے ہیں اس لئے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ تمہیں ہیڈ کوارٹر سے کیا مطلب ہے"۔ جم اسکاٹ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ ہمارے پاس گارنٹی موجود ہو کہ آئندہ شیڈاگ مسگاٹ کے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گی۔ اگر تم نے کی تو پھر اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کیا جا سکے"...... صفدر نے کہا۔

"شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر تو کارمن میں ہے۔ یہاں اس جزیرے میں ہیڈ کوارٹر کیسے ہو سکتا ہے"۔ جم اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم جھوٹ بول کر خود اپنا نقصان کرو گے جم اسکاٹ"۔ صفدر کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں"...... جم اسکاٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب یہ تمہارا کام ہے رانسن کہ اس سے سچ اگلواؤ"...... صفدر نے یکلخت مڑ کر تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ضرورت تھی اس ساری چکر بازی کی۔ سنو جم اسکاٹ۔ ہم پاکیشیائی ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہمارا تعلق ہے تمہاری شیڈاگ نے پاکیشیا میں واردات کی ہے اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے حکم دیا ہے کہ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا جائے اور ہمیں معلوم ہے کہ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر یہاں یوگان میں ہے اس لئے اب تمہیں بتانا ہو گا کہ کہاں ہے یہ ہیڈ کوارٹر ورنہ تمہاری آنکھیں نکال دی جائیں گی۔ کان کاٹ دیئے جائیں گے۔ بازو اور ٹانگوں کی ہڈیاں دس جگہوں سے توڑ دی جائیں گی۔ تمہاری زبان کاٹ دی جائے گی اور اس کے بعد تمہیں یوگان کی سڑکوں پر پھینک دیا جائے گا۔ پھر تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ پاکیشیا کے خلاف کام کرنے والوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔ ہاں۔ اگر تم خود ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیل بتا دو تو پھر ایسا نہیں ہو گا۔ جواب دو۔ صرف ہاں یا ناں میں"...... تنویر نے اٹھ کر جم اسکاٹ کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ مگر۔ مگر مارتھر تو کہہ رہا تھا کہ اس نے تمہیں ہلاک کر دیا ہے"...... جم اسکاٹ نے اس بار قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"اس سے یہ بات ہم نے جبراً کہلوائی تھی اور اب مارتھر اور اس کا تمام گروپ ختم ہو چکا ہے اب تم بات کرو"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور جم اسکاٹ کے چہرے پر پڑنے والے تھپڑ کی آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔

"تم تو بندھے ہوئے کو مار رہے ہو۔ بے بس پر ہاتھ اٹھا رہے ہو۔ نہیں۔ تم پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے لوگ نہیں ہو سکتے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ اس قدر گھٹیا نہیں ہو سکتے"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم اپنی بات کرو ہماری بات چھوڑو ہم جو کچھ بھی ہیں وہ ہم خوب جانتے ہیں"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ تنویر نے واقعی اپنی طبعیت کے خلاف کام کیا تھا۔ ورنہ جس طرح جم اسکاٹ نے گالی دی تھی تنویر کا بھڑک اٹھنا لازمی تھا۔

"تم مجھے کھول دو اور مجھ سے فائٹ کر لو۔ چاہے سب مل کر کر لو۔ پھر میں دیکھوں گا کہ تم کتنے پانی میں ہو۔ اگر تم نے مجھے شکست دے دی تو میں سب کچھ بتا دوں گا"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"تم تو ہماری ایک عورت سے شکست کھا چکے ہو جم اسکاٹ۔ تم نے ہم سے کیا لڑنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"وہ دوسری بات تھی۔ اس وقت میں سنبھلا ہوا نہ تھا۔ ورنہ جم اسکاٹ تو پوری فوج کے قابو میں نہیں آ سکتا"...... جم اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ تم سب کچھ بتا دو گے"...... تنویر نے کہا۔

"اس کی باتوں میں نہ آؤ تنویر"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس نے چیلنج کیا ہے اور اس چیلنج کے بعد یہ ممکن ہی

نہیں ہے کہ میں اس کا چیلنج قبول نہ کروں"...... تنویر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ جم اسکاٹ کی کرسی کے عقب میں آیا اور پھر اس نے اس کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔

"تم سب لڑو گے یا"۔ جم اسکاٹ نے رسیاں کھل جانے پر اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا وہ باری باری اپنی کلائیاں مسل رہا تھا۔

"تم صرف مجھ سے لڑ لو بس"...... تنویر نے کہا اور پھر اس نے صفدر اور دوسرے ساتھیوں کو ایک طرف ہونے کے لئے کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور صالحہ تیزی سے اٹھ کر ایک سائیڈ پر ہو گئے انہوں نے کرسیاں بھی ہٹا دی تھیں اس طرح کمرے میں خاصی جگہ خالی ہو گئی تھی۔

"ہاں۔ اب بے شک مجھ سے لڑ لو۔ آؤ"...... جم اسکاٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح الٹے قدم پیچھے ہٹنے لگا جیسے تنویر کے لئے خالی جگہ چھوڑنا چاہتا ہو۔

"پہلے تم حملہ کرو گے۔ مجھے۔ آؤ"...... تنویر نے کہا اور اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا جم اسکاٹ کا پیر حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی ایک کرسی اڑتی ہوئی تنویر کی طرف بڑھی۔ تنویر بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف ہٹا ہی تھا کہ یکلخت جم اسکاٹ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اڑتا ہوا کمرے کے بیرونی دروازے سے نکل کر باہر راہداری میں پہنچا اور دوسرے لمحے کسی چھلاوے کی طرح ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ یہ سب کچھ اس

قدر تیزی سے ہوا تھا کہ وہ سب صرف پلکیں جھپکاتے ہی رہ گئے۔

"اوہ۔ اوہ"...... یکلخت ان سب کے منہ سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے باہر کی طرف بھاگے۔ سب سے آگے تنویر تھا۔ اس کے پیروں میں جیسے مشین سی لگ گئی تھی لیکن تھوڑی دیر بعد ہی وہ سب حیرت سے ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے کیونکہ جم اسکاٹ اس طرح غائب ہو گیا تھا جیسے اس کا کبھی وجود ہی نہ رہا ہو۔ کوٹھی کا پھاٹک بھی اندر سے بند تھا۔

"وہ نکل گیا۔ ویری بیڈ۔ چلو باہر"...... صفدر نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھے اور چند لمحوں بعد وہ سب کوٹھی کے ارد گرد پھیل گئے لیکن کافی دیر تک تلاش کے باوجود جب جم اسکاٹ کا کوئی پتہ نہ چلا تو وہ سب واپس کوٹھی میں آ گئے۔

"میں نے تمہیں کہا تھا کہ اسے نہ کھولو۔ اس کے ساتھ ہی تم نے اپنی شناخت بھی کرا دی"...... صفدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ اس طرح فرار ہو جائے گا۔ یہ جگہ بھی اس کی نہیں تھی کہ میں سمجھتا کہ یہاں اس نے کوئی خفیہ میکنزم استعمال کیا ہو گا"...... تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اب ہمیں یہاں سے فوری نکلنا ہو گا۔ جلدی کرو۔ سامان سمیٹو۔ میں چانگ سے فون پر بات کرتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا اور باقی ساتھی بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اندرونی کمروں کی طرف بڑھ گئے۔

جم اسکاٹ کا ذہن یہ سنتے ہی خوفناک آندھیوں کی زد میں آگیا تھا کہ وہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس کی قید میں ہے۔ اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہوتے ہیں اس لئے ان سے آسانی سے چھٹکارا پانا بھی ممکن نہیں ہے اور یہ لوگ اس پر تشدد کرنے میں بھی نہ ہچکچائیں گے اس لئے اس نے فوراً ہی یہاں سے فرار ہونے کا منصوبہ ذہن میں تیار کر لیا اور پھر اس منصوبے کے تحت اس نے اس آدمی کو چیلنج کر دیا جس نے اس کے چہرے پر تھپڑ مارا تھا۔ اسے وہ آدمی انتہائی جذباتی اور مشتعل مزاج محسوس ہوا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ لازماً چیلنج قبول کر لے گا اور پھر اس کا خیال درست ثابت ہوا اس آدمی نے اس کا چیلنج قبول کرتے ہوئے اس کی رسیاں کھول دیں۔ نتیجہ یہ کہ جم اسکاٹ کو وہاں سے فرار ہونے کا موقع میسر آگیا۔ جم اسکاٹ نے چھلانگ لگائی اور کمرے سے باہر آیا اور پھر وہ

بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا بیرونی برآمدے میں پہنچ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ فوراً ہی اس کے پیچھے آئیں گے اس لئے اس نے فوری طور پر چھپنا ضروری تھا۔ برآمدے میں ستونوں کے اوپر جالی دار خانے سے بنے ہوئے تھے جن میں سے ایک خانے کی سائیڈ جالی اس حد تک ٹوٹ کر غائب ہو گئی تھی کہ اس میں سے ایک آدمی رینگ کر اندر داخل ہو سکتا تھا۔ چنانچہ جم اسکاٹ نے فوری طور پر اس جالی کے پیچھے چھپنے کا فیصلہ کیا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اس کا جسم ہوا میں کسی پرندے کی طرح اچھلا اور پلک جھپکنے میں اس کے دونوں ہاتھ ستون کے اوپر بنے ہوئے جالی نما باکس کے کناروں پر پڑے اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم قلابازی کھا کر اوپر کو اٹھا اس نے اپنی دونوں ٹانگیں موڑیں اور انتہائی برق رفتاری سے اس کا جسم جالی کے پیچھے کھسکتا چلا گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیز رفتاری سے ہوا کہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس والے برآمدے میں پہنچے تو جم اسکاٹ جالی کے پیچھے پوری طرح پہنچ چکا تھا۔ چونکہ جالی اندرونی طرف ٹوٹی ہوئی تھی اور باہر لان کی طرف دیوار بند تھی اس لئے اندر اندھیرا تھا اور جالی میں سے دوسری طرف کچھ نظر نہ آ سکتا تھا البتہ جم اسکاٹ کو باہر برآمدے میں سامنے راہداری کا حصہ بخوبی نظر آ رہا تھا۔ وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے باہر چلے گئے۔ جم اسکاٹ سانس روکے پڑا رہا۔ باہر سے آنے والی ان کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور پھر اس نے سنا کہ وہ سب اسے

باہر تلاش کرنے جا رہے ہیں تو اس نے سوچا کہ وہ باہر نکلے اور فرار ہو جائے لیکن فوراً ہی اس نے اپنا ارادہ بدل دیا کیونکہ ظاہر ہے باہر جا کر وہ چیک ہو سکتا تھا اس لئے وہ خاموشی سے وہیں دبکا رہا۔ گو اسے خطرہ تھا کہ ان لوگوں کی واپسی کے بعد اس کے باہر نکلنے کا چانس ختم ہو جائے گا لیکن اسے یقین تھا کہ جب وہ اسے ٹریس نہ کر سکیں گے تو وہ لامحالہ اس کوٹھی کو فوراً چھوڑ دیں گے اور اگر ایسا نہ بھی ہوا تو رات کے وقت وہ آسانی سے یہاں سے نکل سکتا ہے۔ اس لئے وہ خاموشی سے وہاں دبکا رہا۔ اسے یہ بھی یقین تھا کہ وہ لوگ اسے یہاں ٹریس نہ کر سکیں گے اور نہ ہی انہیں اس کا خیال آئے گا کیونکہ اس قدر کم وقت میں کسی آدمی کا اس طرح اوپر چڑھ کر جالی کے پیچھے دبک جانے کو عام طور پر ذہن تسلیم نہ کر سکتا تھا لیکن جم اسکاٹ نے اپنی بے پناہ پھرتی اور مہارت کی وجہ سے اس ناممکن کو ممکن کر دیا تھا اس لئے وہ اطمینان سے جالی کے پیچھے دبکا رہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لوگ باہر اسے تلاش کرنے میں ناکام ہو کر واپس آئے اور اس کے ساتھ ہی جم اسکاٹ کے خیال کے مطابق انہوں نے فوری طور پر کوٹھی خالی کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ان میں سے ایک آدمی برآمدے کے ساتھ والے کمرے میں پہنچ کر کسی کو فون کرنے لگا۔ ہلکی ہلکی آوازیں جم اسکاٹ کے کانوں میں پڑ رہی تھیں۔ پھر زیرو کالونی کا نام اس کے کانوں میں پڑا اور اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ اسے ان کے نئے ٹھکانے کا پتہ چل گیا تھا۔ زیرو کالونی کافی

بڑی تھی لیکن اسے یقین تھا کہ اس کے آدمی انہیں تلاش کر لیں گے۔ تھوڑی دیر بعد وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اندر کمرے سے وہ ایک ایکریمی عورت کو لے کر باہر آ رہے تھے۔ اس کے جسم پر بینڈیج تھی اور وہ اس طرح چل رہی تھی جیسے وہ شدید زخمی ہو۔ جم اسکاٹ کا دل تو چاہ رہا تھا کہ اگر اس کے پاس اس وقت مشین پسٹل ہوتا تو وہ ان سب کو آسانی سے ہلاک کر سکتا تھا لیکن ظاہر ہے اس کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا۔ اس لئے وہ خاموش پڑا رہا۔ پھر وہ سب ایک کار میں سوار ہو کر کوٹھی سے باہر چلے گئے لیکن ان کے جانے کے کافی دیر بعد بھی جم اسکاٹ وہیں دبکا رہا کیونکہ ہو سکتا تھا کہ ان کے ذہن میں یہ بات موجود ہو کہ جم اسکاٹ اتنی جلدی باہر نہیں جا سکتا۔ اس لئے وہ اس کوٹھی میں ہی چھپا ہوا ہو گا اور وہ اچانک واپس آ کر اسے ٹریس کر سکتے تھے لیکن جب کافی دیر گزر گئی اور اسے کسی قسم کی کوئی آواز سنائی نہ دی تو اس نے باہر نکلنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ کھسکتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس نے اپنے جسم کو موڑ کر دونوں ہاتھ ویسے ہی کناروں پر رکھے اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم الٹا ہو کر مڑا اور چند لمحوں بعد وہ قلابازی کھا کر برآمدے میں کھڑا تھا۔ جیسے ہی اس کا جسم سنبھلا وہ تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لیری اٹنڈنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں"....... جم اسکاٹ نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"فوراً اپنے سپیشل پوائنٹ پر پہنچ جاؤ۔ میں وہیں آ رہا ہوں۔ اہم کارروائی کرنی ہے"....... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے رسیور رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم نہ تھا کہ وہ اس وقت کہاں ہے اس لئے اس نے لیری کو سپیشل پوائنٹ پر بھجوایا تھا تاکہ وہ خود ٹیکسی کے ذریعے وہاں پہنچ جائے۔ اسے معلوم تھا کہ اس کے پاس ٹیکسی کا کرایہ بھی نہ ہو گا لیکن سپیشل پوائنٹ پر موجود اس کے آدمی آسانی سے کرایہ ادا کر سکتے تھے۔ چنانچہ وہ پھاٹک سے باہر آیا اور پھر انتہائی تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ باہر کوٹھیوں پر موجود نیم پلیٹوں پر کالونی کا نام دیکھ کر اسے معلوم ہو گیا کہ وہ اس وقت کس کالونی میں ہے۔ اس لئے اب وہ اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

"رافٹ کلب"....... جم اسکاٹ نے ٹیکسی کی عقبی نشست پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک چار منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور مین گیٹ کے سامنے آ کر رک گئی۔ گیٹ

کے باہر دو مسلح آدمی موجود تھے۔ جم اسکاٹ جیسے ہی ٹیکسی سے نیچے اترا وہ دونوں چونک کر آگے بڑھے۔ ان کے جسم تن سے گئے تھے اور چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ جم اسکاٹ یہاں بہت کم آتا تھا۔

"ڈرائیور کو کرایہ دے دو"....... جم اسکاٹ نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب کے نیچے تہہ خانوں میں بنے ہوئے ایک شاندار آفس میں موجود تھا۔ یہ لیری کے خصوصی گروپ کا سپیشل پوائنٹ تھا۔ لیری آفس میں موجود تھا۔ وہ لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان تھا۔

"باس۔ آپ کا لباس"....... لیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایک جگہ پھنس گیا تھا۔ تم بیٹھو۔ میں باتھ روم سے ہو کر آتا ہوں"....... جم اسکاٹ نے کہا اور تیزی سے ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باتھ روم کے ساتھ ہی ایک ڈریسنگ روم تھا اس لئے جب جم اسکاٹ واپس باہر آیا تو نہ صرف وہ غسل کر کے تازہ دم ہو چکا تھا بلکہ اس نے لباس بھی تبدیل کر لیا تھا۔

"میری خصوصی شراب ریک سے نکالو"....... جم اسکاٹ نے بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے موجود اونچی نشست کی ریوالونگ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور لیری نے سامنے دیوار میں موجود ریک میں بھری ہوئی شراب کی بوتلوں میں سے ایک بوتل اٹھائی۔ نچلے خانے سے

ایک گلاس اٹھایا اور پھر بوتل کھول کر اس نے شراب گلاس میں ڈالی اور گلاس انتہائی مؤدبانہ انداز میں اس نے جم اسکاٹ کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"باس۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی تھی"...... لیری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ انتہائی خاص۔ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر انتہائی خطرے میں ہے۔ مجھے سرچیف سے بات کرنا ہو گی۔ خصوصی ٹرانسمیٹر لے آؤ"۔ جم اسکاٹ نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا اور لیری سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑے سائز لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس دوران جم اسکاٹ شراب سپ کرتا رہا۔ پھر اس نے گلاس میں موجود باقی شراب ایک ہی بار اپنے حلق میں انڈیلی اور گلاس رکھ کر اس نے ٹرانسمیٹر کو اپنی طرف کھسکایا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ جم اسکاٹ کالنگ سرچیف۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر بعد کال موصول ہونے کا اشارہ دینے والا بلب جل اٹھا۔

"یس۔ جیمز اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو جم اسکاٹ بری طرح چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس فریکونسی پر

کال براہ راست سرچیف کو اٹنڈ کرنا تھی جبکہ اب جیمز کال رسیو کر رہا تھا جو کہ سرچیف کا خصوصی اسسٹنٹ تھا۔

"جیمز تم نے کال کیوں اٹنڈ کی ہے۔ سرچیف نے کیوں اٹنڈ نہیں کی۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سرچیف لارڈ صاحب کو ہلاک کر دیا گیا ہے چیف اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو جم اسکاٹ کو یوں محسوس ہوا جیسے جیمز نے بات کرنے کی بجائے اس کے سر پر بم مار دیا ہو۔ وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ یہی حالت میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے لیری کی تھی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد جم اسکاٹ نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ سرچیف اپنے خصوصی کمرے میں سوئے ہوئے تھے۔ مشینیں آن تھیں اور کسی قسم کی کوئی گڑبڑ نہ تھی کہ اچانک میرے ایک آدمی کو لارڈ صاحب کے محل کے متبادل پوائنٹ پر ایک آدمی سے ملنے کے لئے جانا پڑا۔ وہ وہاں گیا تو وہاں سکیورٹی کے لوگوں کی لاشیں بکھری ہوئی تھیں اور لارڈ صاحب کی لاش بھی وہاں موجود تھی۔ جب مجھے یہ اطلاع ملی تو مجھے یقین نہ آیا میں خود وہاں گیا۔ وہاں واقعی لارڈ صاحب کی لاش موجود تھی۔ میں نے خفیہ راستہ چیک کیا تو وہ بند تھا پھر میں نے واپس آکر لارڈ صاحب کی خواب گاہ کو چیک کیا تب معلوم ہوا کہ وہاں سرہانوں اور چادروں کو اس انداز میں ایڈجسٹ کیا گیا تھا کہ جیسے کوئی آدمی سو رہا

ہو جبکہ تمام حفاظتی انتظامات آن تھے اور مشینری بھی کام کر رہی تھی۔ میں نے آپ کو کال کیا لیکن آپ کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ اب دو گھنٹے بعد آپ کی کال آئی ہے۔ اوور"...... جیمز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ یہ کام کس کا ہو سکتا ہے۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"اب تک جو انکوائری ہوئی ہے اس سے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہ دو آدمیوں کا کام ہے اور اس متبادل پوائنٹ پر ان کی باب سے باقاعدہ لڑائی ہوتی رہی ہے۔ میں نے یہاں پورے سیکشن کو انکوائری پر لگا دیا ہے۔ اوور"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تو اب میں شیڈاگ کا سر چیف بن گیا ہوں اور تمہیں وہاں شیڈاگ کے مین سیکشن کا انچارج بنایا جاتا ہے۔ تم نے لارڈ صاحب کے تمام اثاثوں کی پوری نگرانی کرنی ہے اور اب یہ سب شیڈاگ کے اثاثے ہوں گے اور لارڈ صاحب کی لاش کو اس طرح ایڈجسٹ کر کے پولیس کے سامنے لے آؤ کہ کسی کو بھی لارڈ صاحب کی اصل حقیقت کا علم نہ ہو سکے۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس سر چیف۔ آپ کے حکم کی مکمل تعمیل ہو گی۔ اوور"۔ دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تمام حالات کو اچھی طرح سنبھالنا ہے تم نے سمجھ گئے۔ اوور"۔

جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس سر چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور"...... جیمز نے جواب دیا تو جم اسکاٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"مبارک ہو چیف۔ اب آپ سر چیف بن گئے ہیں"...... لیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو۔ اور سنو۔ اب تم میری جگہ ایشیا سیکشن کے چیف ہو۔ اب میں ہیڈ کوارٹر میں رہوں گا"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"شکریہ باس۔ میں آپ کے اعتماد پر ہر لحاظ سے پورا اتروں گا"۔ لیری نے مسرت کی شدت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور سنو۔ ایشیا سیکشن کا چیف بنتے ہی تمہارے سامنے ایک سخت ٹاسک آ رہا ہے اور تم نے اس ٹاسک کو ہر صورت میں مکمل کرنا ہے ورنہ تمہاری موت پر مجھے افسوس ہو گا"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"آپ حکم دیں سر چیف۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ لیری اور اس کا گروپ آج تک کسی معاملے میں ناکام نہیں ہوا"...... لیری نے کہا۔

"شیڈاگ کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ لارڈ کی موت میں بھی اس کا ہاتھ ہو گا اور لارڈ سے انہوں نے یقیناً ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی اس لئے بھی میرا ہیڈ کوارٹر میں رہنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ جو دو عورتوں اور تین مردوں پر مشتمل ہے۔ یہاں یوگان میں کام کر رہا ہے۔ مارتھر نے انہیں

ٹریس کر لیا تھا اس وقت مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ بہرحال میں نے حکم دے دیا کہ انہیں گرفتار کر کے گولیوں سے اڑا دے اور پھر مارتھر نے مجھے اطلاع دی کہ ایسا ہو گیا ہے لیکن پھر اس گروپ نے اچانک میری رہائش گاہ پر حملہ کر دیا اور انتہائی حیرت انگیز انداز میں انہوں نے باوجود انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کے سب پر قابو پا لیا۔ وہاں موجود سب افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔ مجھے آخری لمحات میں اس کا علم ہوا میں نے انہیں ختم کرنے کی کوشش کی لیکن ایسا نہ ہو سکا بلکہ الٹا انہوں نے مجھے بے ہوش کر دیا۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں کراس کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھا۔ مجھے باندھ دیا گیا تھا۔ وہاں پہلی بار مجھے پتہ چلا کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ پھر میں نے اپنی ذہانت سے انہیں چکر دے کر اپنے آپ کو کھلوایا اور اس کے بعد میں وہیں کوٹھی میں ہی ایسی جگہ پر چھپ گیا کہ وہ باوجود کوشش کے بھی مجھے ٹریس نہ کر سکے اور چونکہ ان کے خیال کے مطابق میں نکل گیا تھا اس لئے انہوں نے فوری طور پر وہ کوٹھی چھوڑ دی لیکن ان کے ایک آدمی نے کوٹھی چھوڑنے سے پہلے فون پر کسی سے بات کی اور پھر زیرو کالونی کا نام مجھے سنائی دے گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اب اس کوٹھی سے نکل کر زیرو کالونی کی کسی کوٹھی میں موجود ہیں۔ تم نے انہیں تلاش کرنا ہے اور پھر کسی قسم کا رسک لینے کی ضرورت نہیں۔ پوری کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دینا۔ مجھے ہر صورت میں ان کی لاشیں

چاہئیں ہر صورت میں۔ چاہے اس کے لئے تمہیں پورے یوگان کو بھی کیوں نہ میزائلوں سے اڑانا پڑے۔ یہ تمہارا پہلا ٹاسک ہے اور مجھے تمہاری کامیابی چاہئے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"ان کے حلئے۔ کار کا نمبر وغیرہ"...... لیری نے پوچھا۔

"ہو سکتا ہے انہوں نے میک اپ کر لیا ہو۔ وہ بہرحال سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور میں نے صرف کار دیکھی ہے۔ نیلے رنگ کی ڈاج ڈارٹ کار ہے۔ نمبر مجھے نہیں معلوم۔ البتہ میں تمہیں ان کی قدوقامت کی تفصیل بتا سکتا ہوں"...... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ان کے قدوقامت کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"ٹھیک ہے سر چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ ان کی لاشیں جلد ہی آپ کے سامنے ہوں گی"...... لیری نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ خصوصی ہیلی کاپٹر تیار کراؤ تاکہ وہ مجھے ہیڈ کوارٹر چھوڑ آئے"...... جم اسکاٹ نے کہا اور لیری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

کارکا، یوگان سے تقریباً دو بحری میل دور ایک کافی بڑا جزیرہ تھا۔
اس جزیرے پر بھی کافی آبادی تھی اور یہ بھی یوگان کی طرح اوپن
جزیرہ تھا۔ اوپن جزیرہ ہونے کی وجہ سے یہاں کسی کے آنے یا رہنے پر
کوئی پابندی نہ تھی اور نہ ہی یہاں آنے کے لئے کسی پاسپورٹ یا
ویزے کی ضرورت پڑتی تھی اس لئے یہاں نہ صرف بے شمار سیاح
آتے جاتے رہتے تھے بلکہ یہاں بڑے بڑے بحری اسمگروں نے
باقاعدہ اڈے بنائے ہوئے تھے۔ سیاحوں کی کثرت کی وجہ سے اس
جزیرے پر ہوٹل اور کلبوں کی بھرمار تھی۔ یہاں سوائے اس کے کہ
کسی کو کوئی ہلاک نہ کرے۔ نہ کسی سے کوئی کام جبراً کرایا جائے
باقی کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں تھی اس لئے اس جزیرہ پر آنے
والے ہر وہ کام کھل کر کرتے جس کا وہ دوسرے ممالک میں تصور
بھی نہ کر سکتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس جزیرے کو شیطان کا جزیرہ بھی

کہا جاتا تھا کیونکہ یہاں ہر وہ کام کھلے بندوں ہوتا جسے شیطانی کام کہا جا
سکتا تھا۔ یہاں ایئرپورٹ بھی تھا اور چارٹرڈ طیاروں کی بھی آمد و رفت
جاری رہتی تھی۔ عمران جوانا کے ساتھ کارمن سے ایک چارٹرڈ
طیارے کے ذریعے یہاں پہنچا تھا اور وہ دونوں اس وقت یہاں کے
ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔ کاغذات کے لحاظ سے وہ
دونوں ایکریمی سیاح تھے۔ عمران کے چہرے پر ایکریمی میک اپ تھا
جبکہ جوانا اپنی اصل شکل میں تھا۔ عمران نے لارڈ لارجنٹ کے خاتمے
کے بعد کاغذات تیار کرا لئے تھے اس لئے وہ آسانی سے ان نئے
کاغذات کی مدد سے یہاں پہنچ گئے تھے۔ عمران نے وہاں سے روانگی سے
پہلے جولیا کے ساتھ مخصوص ٹرانسمیٹر پر بات کرنے کی کوشش کی تھی
لیکن کال اٹنڈ نہ کی گئی تو عمران سمجھ گیا کہ جولیا اور اس کے ساتھی
کسی چکر میں پھنسے ہوئے ہوں گے اس لئے اس نے پہلے سوچا کہ وہ
براہ راست کارکا جانے سے پہلے یوگان جائے لیکن پھر اس نے ارادہ
بدل دیا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ لامحالہ اس کے ساتھی اب تک یہ
معلوم کر چکے ہوں گے کہ ہیڈ کوارٹر یوگان کی بجائے کارکا میں ہے
اور وہ یقیناً یوگان سے کارکا پہنچ چکے ہوں گے اس لئے وہ بھی جوانا کے
ساتھ براہ راست کارکا پہنچ گیا تھا۔ یہاں آکر اس نے ایک بار پھر جولیا
سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن ایک بار پھر اسے
ناکامی ہوئی۔ دوسری طرف سے کال اٹنڈ ہی نہ کی جا رہی تھی۔
"جوانا۔ جا کر اس جزیرے کا تفصیلی نقشہ بھی لے آؤ اور مارکیٹ

سے ضروری اسلحہ بھی خرید لو۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں ہمیں تیز رفتاری سے ایکشن میں آنا پڑے"..... عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"رقم تمہارے پاس موجود ہے"..... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"..... جوانا نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد عمران نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون کے نیچے لگے ہوئے سفید بٹن کو پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا کا رابطہ نمبر بتا دیں"..... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران سمجھ گیا کہ چونکہ پاکیشیا سے سیاح یہاں کم ہی آتے ہوں گے اس لئے انکوائری آپریٹر کو اس کا نمبر زبانی یاد نہیں ہے۔ اب یہ کمپیوٹر سے چیک کرے گی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"..... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے پہلے رابطہ نمبر پریس کیا اور پھر دارالحکومت کا رابطہ نمبر پریس کرنے کے بعد اس

نے دانش منزل کا مخصوص نمبر پریس کر دیا۔

"ایکسٹو"..... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے اتنے طویل عرصے کے بعد بھی ٹو ہی ہو جبکہ اب پاکیشیا کی آبادی اس قدر تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ شادی ہوتے ہی ٹو سے تھری میں تبدیل ہو جاتے ہیں"..... عمران نے اپنی اصل آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ کہاں سے بول رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے اس بار بلیک زیرو نے بھی اپنی اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو کرہ ارض سے ہی بول رہا ہوں۔ ابھی شاید عالم بالا میں ٹیلی فون لائن نہیں بچھائی گئی ورنہ وہاں سے بھی کالیں کی جا سکتیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شکر ہے آپ نے لفظ فی الحال تو بولا ہے"..... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے جو پوچھا تھا تم نے اس کا جواب نہیں دیا۔ کب ٹو سے تھری ہو رہے ہو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ فی الحال ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے"..... بلیک زیرو نے بھی فی الحال کے لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا اور عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"یعنی ارادہ تو ہے لیکن فی الحال نہیں۔ اگر کہو تو یہ خوشخبری ٹیم کو سنوا دوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"بے شک سنوا دیں۔ ٹیم نے اسے تسلیم ہی نہیں کرنا۔ ویسے آپ کی طرف سے اس انداز میں بات چیت بتا رہی ہے کہ آپ اپنا مشن مکمل کر چکے ہیں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لارڈ لارجنٹ سے میں نے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ یہ ہیڈ کوارٹر یوگان میں نہیں ہے بلکہ کارکا میں ہے میں اس وقت کارکا سے ہی بول رہا ہوں لیکن جولیا اور اس کے ساتھیوں سے میرا ٹرانسمیٹر لنک نہیں ہو رہا۔ اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے۔ ان کی طرف سے کیا رپورٹ ملی ہے تمہیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ابھی تک انہوں نے رابطہ ہی نہیں کیا"...... بلیک زیرو کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"اچھا۔ میں سمجھا کہ شاید وہ مشن مکمل کر کے واپس پہنچ چکے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کچھ دیر بعد مجھے دوبارہ رنگ کریں میں سپیشل ٹرانسمیٹر پر ان سے رابطہ کرتا ہوں۔ آپ کی بات نے مجھے تشویش میں مبتلا کر دیا ہے"...... بلیک زیرو نے واقعی تشویش بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس

منٹ بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو نے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ رابطہ ہو گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"عمران صاحب۔ جولیا اور اس کے ساتھی یوگان میں ہیں۔ رابطہ ہو گیا تھا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ جولیا زخمی ہے۔ انہوں نے ایشیائی سیکشن کے انچارج جم اسکاٹ کو کور کر لیا تھا لیکن وہ فرار ہو گیا اور انہیں فوری طور پر جگہ بدلنا پڑی اور ٹرانسمیٹر وہیں ایک بیگ میں رہ گیا۔ اب انہوں نے وہ بیگ وہاں سے اٹھا لیا ہے۔ اس لئے آپ سے رابطہ نہ ہو رہا تھا۔ اب آپ ان سے رابطہ کر لیں۔ ویسے اب جولیا کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ میری بات جولیا سے ہی ہوئی ہے۔ میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ آپ کارکا پہنچ چکے ہیں اور شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر بھی کارکا میں ہے اور میں نے انہیں یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اب آپ انہیں لیڈ کریں گے۔ آپ ان سے رابطہ کر لیں"...... بلیک زیرو نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کر لیتا ہوں ان سے رابطہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور اس نے اپنے سامان کے ایک خفیہ خانے سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر جولیا کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن

آن کیا اور کال دینا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"...... عمران نے اپنا نام لینے کی بجائے کوڈ نام استعمال کیا کیونکہ وہ کارکا میں تھا اور یوگان یہاں سے قریب ہی تھا اس لئے اسے خدشہ تھا کہ کال کہیں کیچ نہ ہو جائے۔

"یس۔ مارگریٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔ عمران کے کوڈ نام لینے کے بعد جولیا نے بھی اپنا نام بدل کر بتایا تھا اور اس کی ذہانت پر عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"شکر ہے اتنے طویل عرصے بعد کانوں میں کوئی میٹھی رس بھری اور سریلی آواز تو پڑی۔ ویسے سنا ہے کہ تمہارا دل زخمی ہو گیا تھا۔ کیا ہوا ہے۔ کیا اس رقیب روسیاہ۔ اوہ۔ سوری۔ میرا مطلب ہے رقیب روسفید نے تمہارے دل کی حفاظت سے ہاتھ اٹھا لیا تھا۔ اوور"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور"...... جولیا نے اس کی ساری باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"کارکا سے۔ کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے۔ کیا تمہیں چیئرمین نے نہیں بتایا تھا۔ اوور"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"بتایا تھا لیکن میں کنفرم کرنا چاہتی تھی۔ اوور"...... جولیا نے جواب دیا لیکن عمران سمجھ گیا تھا کہ اس نے یہ بات کیوں پوچھی

ہے۔ وہ عمران کی بات اس انداز میں ٹالنا چاہتی تھی۔

"بہرحال اب تم یہاں آ جاؤ۔ میں ہوٹل الیگزینڈر میں موجود ہوں۔ کمرہ نمبر اٹھارہ دوسری منزل۔ ویسے یہ کمرہ میرے اسسٹنٹ مائیکل نے اپنے نام سے بک کروایا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جوانا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بیگ پکڑا ہوا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ اس میں اسلحہ ہو گا۔

"نقشہ لے آئے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکال کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دیا اور خود تھیلا اٹھائے وہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے نقشہ کھولا اور اسے اپنے سامنے میز پر پھیلا کر وہ اس پر جھک گیا۔

جولیا اپنے ساتھیوں سمیت زیرو کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھی۔ انہوں نے یہاں پہنچ کر نہ صرف میک اپ تبدیل کر لئے تھے بلکہ لباس بھی بدل لئے تھے۔ ان کا ایک بیگ جلدی میں پہلے والی کوٹھی میں ہی رہ گیا تھا۔ چنانچہ صفدر کو بھیجا گیا اور صفدر جا کر وہاں سے بیگ لے آیا تھا اور اب وہ بیٹھے آئندہ کے بارے میں منصوبہ بندی کر رہے تھے کیونکہ جم اسکاٹ کے فرار ہو جانے کی وجہ سے وہ ایک بار پھر اندھیرے میں رہ گئے تھے کہ اچانک کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔ صفدر تیزی سے الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں وہ بیگ موجود تھا جو کراس کالونی والی کوٹھی میں رہ گیا تھا اور جسے بعد میں جا کر صفدر لے آیا تھا۔ ٹرانسمیٹر اس بیگ میں تھا اور یہ سیٹی کی آواز ٹرانسمیٹر کال کی ہی تھی۔ صفدر نے بیگ میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر جولیا کے

سامنے رکھ دیا۔

"کس کی کال ہو سکتی ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب کی ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ چیف کالنگ۔ اوور"...... بٹن آف ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی تو جولیا سمیت سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"یس۔ جولیا اٹنڈنگ۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم نے عمران کی ٹرانسمیٹر کال کیوں اٹنڈ نہیں کی۔ اوور"...... چیف نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ ٹرانسمیٹر جس بیگ میں تھا وہ بیگ ایک کوٹھی میں رہ گیا تھا جہاں سے ہمیں فوراً نکلنا پڑا تھا۔ اب دوبارہ صفدر جا کر وہ بیگ لے آیا ہے۔ یقیناً اس دوران عمران کی کال آئی ہو گی اس لئے اسے اٹنڈ نہیں کیا جا سکا۔ اوور"...... جولیا نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے تمہارے مشن کی۔ اوور"...... چیف نے پوچھا تو جولیا نے اسے جم اسکاٹ کو پکڑنے، اپنے زخمی ہونے اور پھر جم اسکاٹ کے فرار ہو جانے اور پھر ان کا فوری طور پر اس کوٹھی میں شفٹ ہونے تک کی بات مختصر طور پر بتا دی۔

"تو تم اب تک یہ معلوم نہیں کر سکے کہ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر

کہاں ہے۔ اوور"...... چیف کا لہجہ انتہائی سخت ہو گیا۔

"اس جم اسکاٹ سے معلوم کرنا تھا لیکن وہ فرار ہو گیا۔ اوور"۔ جولیا نے شرمندہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"عمران نے معلوم کر لیا ہے کہ ہیڈ کوارٹر کارکا میں ہے اور وہ کارکا پہنچ بھی چکا ہے۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ اب تمہیں لیڈ کرے گا اور وہی اب تمہارے ساتھ مل کر مشن مکمل کرے گا۔ اس کی کال کا انتظار کرو۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ عمران ہر بار بازی لے جاتا ہے۔ نجانے اس نے کون سے تعویذ گھول کر پی رکھے ہیں"...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ جولیا بھی تنویر کی اس جھلاہٹ پر بے اختیار ہنس پڑی۔

"قسمت اس کا ساتھ دیتی ہے تنویر۔ ورنہ ذہانت اور کارکردگی میں تم بھی اس سے کم نہیں ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"تم ٹھیک کہتی ہو۔ واقعی ایسا ہی ہے لیکن قسمت ہر بار اس کا ہی ساتھ کیوں دیتی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"اس لئے کہ وہ بھی قسمت کا بھرپور ساتھ دیتا ہے"...... اس بار صالحہ نے کہا تو تنویر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے چیف پر ایسا تاثر قائم کر رکھا ہے کہ وہ چیف سے کہہ کر مین کام اپنے لئے ریزرو کرا لیتا ہے۔ اب دیکھو۔ وہ اکیلا کارمن گیا۔ وہاں شیڈاگ کا سرچیف موجود تھا۔ اسے عمران نے کور کیا۔ اس طرح اسے معلوم ہو گیا کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اس طرح اس نے خود ہی اپنی قسمت کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے"...... صالحہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ واقعی ایسا ہی ہے۔ یہ عمران واقعی انتہائی شاطر آدمی ہے اس لئے یہ ہمیشہ ہم سے آگے ہی رہتا ہے۔ لیکن اس بار ایسا نہیں ہو گا۔ عمران کا مشن کارمن تک تھا جو اس نے مکمل کر دیا ہے اس لئے اب اسے واپس جانا چاہئے۔ ہیڈ کوارٹر والا مشن ہم خود ہی مکمل کریں گے"...... تنویر نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ چیف نے جب کہہ دیا ہے کہ وہ ہمیں لیڈ کرے گا تو اب اس میں کسی چوں چراں کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم چیف سے کہہ کر اس پوائنٹ پر اپنی بات منوا سکتی ہو"۔ تنویر نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ چیف نے جو کہہ دیا ہے وہ فائنل ہے"...... جولیا نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"مس جولیا۔ ہمیں کارکا جانے کی تیاری کر لینی چاہئے ۔ عمران نے بھی یہی بات کرنی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ لیکن پہلے اس کی کال تو آجائے"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ کارکا جانے کے سلسلے میں باتیں کر رہے تھے کہ اچانک ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ ۔ اوور"...... عمران کی آواز سنائی دی تو جولیا بے اختیار چونک پڑی کیونکہ عمران نے اپنا نام لینے کی بجائے کوڈ نام استعمال کیا تھا۔

"یس ۔ مارگریٹ اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... جولیا نے بھی اپنا نام لینے کی بجائے کوڈ نام استعمال کرتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑے سے مذاق کے بعد عمران نے انہیں کارکا آنے کا کہہ دیا اور ساتھ ہی اپنا پتہ بتا کر اس نے رابطہ ختم کر دیا تو جولیا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں سے طیارہ چارٹرڈ کرا کر فوراً وہاں پہنچنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"کیا یہاں ایسا ہو سکتا ہے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"یہاں کیا نہیں ہو سکتا۔ صرف دولت چاہئے اور وہ چانگ کے پاس موجود ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن اسی لمحے کیپٹن شکیل ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات تھے۔

"کیا ہوا۔ سب نے چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہماری چیکنگ کی جا رہی ہے۔ میری آنکھوں میں ایسی روشنی پڑی ہے جیسے دور بین کا شیشہ چمکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں دیکھتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ اس طرح وقت ضائع ہو گا۔ یہاں ایک خفیہ راستہ ہے اور ویسے بھی تو یہ جگہ چھوڑنی ہے اس لئے جلدی کرو۔ سامان اٹھا لو اور اس طرف سے نکل چلو"...... جولیا نے کہا تو نہ صرف کیپٹن شکیل رک گیا بلکہ اس کے ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے حرکت کرنا شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک سرنگ نما راستے میں پہنچ چکے تھے لیکن ابھی وہ آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک خوفناک دھماکوں کی آوازوں کے ساتھ ہی تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے خوفناک زلزلہ آ گیا ہو۔ سرنگ کی زمین، دیواریں اور چھت بری طرح لرز رہی تھیں۔

"سائیڈ پر دیواروں کے ساتھ ہو جاؤ"...... صفدر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب تیزی سے دیواروں کی سائیڈ میں ہو گئے۔ اسی لمحے خوفناک دھماکے ہوئے اور سرنگ پوری کی پوری نیچے بیٹھ گئی۔ ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسم ٹنوں ملبے

کے نیچے دب گئے ہوں۔ جولیا کا ذہن خوفناک دھماکے سے مفلوج سا ہو گیا تھا۔ وہ ملبے میں دبی ہوئی ضرور تھی لیکن اس کے منہ کے اوپر شاید کوئی سوراخ تھا جس میں سے روشنی اور تازہ ہوا اندر آ رہی تھی۔ گو ہوا کے ساتھ مٹی اور دھواں بھی شامل تھا لیکن بہرحال اس سے وہ نہ صرف دم گھٹنے سے بچ گئی تھی بلکہ ہوش میں بھی رہی تھی۔ گو اس کا ذہن مفلوج سا ہو کر رہ گیا تھا لیکن اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ زندہ ہے اور پھر آہستہ آہستہ اس کا ذہن حرکت میں آگیا۔ اسے فوراً اپنے ساتھیوں کا خیال آیا تو جیسے اس کے پورے جسم میں بجلی کی رو سی دوڑتی چلی گئی۔ دھماکے اور گڑگڑاہٹ اب ختم ہو چکی تھی البتہ دور سے چیخنے چلانے اور بھاگنے دوڑنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ پولیس کے سائرنوں کی آوازیں بھی ہلکی سی اسے سنائی دے رہی تھیں۔ جولیا اب سمجھ گئی تھی کہ کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دیا گیا ہے اور ان خوفناک میزائلوں کی وجہ سے سرنگ بھی بیٹھ گئی ہے اور وہ سب سرنگ کے ملبے میں دب گئے ہیں لیکن دوسرے لمحے اسے خیال آیا کہ سرنگ کی چھت انتہائی مضبوط فولادی سریوں کے جال سے بنائی جاتی ہے اس لئے لامحالہ فولادی سریوں کا یہ جال ان کے اوپر موجود ہو گا جس کی وجہ سے اوپر کا ملبہ پوری طرح اندر نہ آ سکا ہو گا لیکن اس کے ساتھ ہی اسے یہ خیال آیا کہ اس فولادی جال کی وجہ سے وہ کسی صورت بھی باہر نہ نکل سکیں گے لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک اور خیال بجلی کے کوندے کی طرح لپکا

کہ جال گرنے کی وجہ سے اس کی ٹوٹ پھوٹ ہو گئی ہو گی اس لئے کوشش کی جائے تو اس سے نکلا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن یہ دیکھ کر بھک سے اڑ گیا کہ اس کے جسم میں باوجود کوشش کے ہلکی سی حرکت بھی نہ ہو سکی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اسے حرکت نہ کرنے کی وجہ سمجھ آ گئی تھی۔ وہ چونکہ دیوار کی جڑ میں کھڑی تھی اور ملبہ اوپر تھا اس طرح دیوار کی جڑ اور ملبے کے درمیان اس کا جسم اس طرح پھنس گیا تھا کہ اب جب تک وہ ملبہ نہ ہٹایا جائے یا وہ دیوار نہ ہٹائی جائے وہ کسی صورت نہیں نکل سکتی۔

"ہیلپ۔ ہیلپ"...... اچانک جولیا نے اپنی پوری قوت سے چیخنا شروع کر دیا۔ وہ مسلسل چیخ رہی تھی کہ اچانک اس نے اپنے قریب دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنی۔

"ہیلپ۔ ہیلپ"...... جولیا نے اور زیادہ زور لگاتے ہوئے کہا۔ گو اپنی طرف سے وہ پوری قوت سے چیخ رہی تھی لیکن اسے یہی احساس ہو رہا تھا کہ اس کی آواز کافی سے زیادہ آہستہ ہے۔

"یہاں کوئی زندہ ہے۔ جلدی کرو۔ جلدی کرو"...... ایک چیختی ہوئی آواز جولیا کو اپنے سر پر سنائی دی۔

"میں یہاں ہوں۔ میرے ساتھی بھی یہاں ہیں۔ میرے علاوہ ایک عورت اور تین مرد"...... جولیا نے چیخ کر کہا۔

"حوصلہ رکھو۔ ہم ابھی تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو نکال لیں گے۔ حوصلہ کرو"....... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر واقعی وہاں انتہائی تیز سرگرمیاں شروع ہو گئیں اور تھوڑی دیر بعد وہاں خصوصی کرینوں کی مدد سے ٹوٹے ہوئے فولادی جال کو اٹھا لیا گیا اور اس کے ساتھ ہی جولیا کا جسم خود بخود حرکت میں آ گیا۔ اس نے ملبے سے نکلنے کی کوشش شروع کر دی لیکن اسی لمحے دو افراد نے تیزی سے ملبہ ہٹایا اور اسے کھینچ کر باہر نکالا تو اسے یوں محسوس ہوا کہ اس کا جسم بے حس و حرکت ہو چکا ہے۔ جیسے اس پر فالج گر گیا ہو۔ یہ احساس ہوتے ہی اس کے ذہن میں دھماکے ہونے شروع ہو گئے اور پھر جیسے کوئی آدمی پہاڑ کی چوٹی سے چھلانگ لگائے تو اس کا جسم تیزی سے گہرائی میں اترتا چلا جاتا ہے اس طرح اس کا ذہن بھی لامحدود گہرائی میں ڈوبتا چلا گیا اور اس کے تمام احساسات یکلخت فنا ہو کر رہ گئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی لیری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ لیری بول رہا ہوں"....... لیری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جونز بول رہا ہوں باس۔ میں نے مشن کامیابی سے مکمل کر لیا ہے"۔ دوسری طرف سے ایک مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"تفصیل بتاؤ"....... لیری نے کہا۔

"باس۔ ہم نے زیرو کالونی کی ایک کوٹھی میں وہ کار دوربین کی مدد سے چیک کر لی تھی اور اس کے ساتھ ہی ہمیں کھڑکی کے شفاف شیشے میں سے کمرے میں دو عورتیں اور تین مرد بھی بیٹھے نظر آ گئے۔ چنانچہ ہم سمجھ گئے کہ یہی کوٹھی ہمارا ٹارگٹ ہے۔ چنانچہ ہم نے کوٹھی پر آر گنم میزائل فائر کر دیئے اس طرح پوری کوٹھی مکمل طور پر ملبے کا ڈھیر بن گئی اور وہ لوگ ملبے کے نیچے دب کر ہلاک ہو گئے ہیں"۔ جونز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے آر گنم کی بجائے سیام میزائل کیوں استعمال نہیں کئے۔

آرگنم میزائلوں سے آگ تو نہ لگی ہوگی اور خالی ملبے میں دب کر وہ
لوگ بچ بھی تو سکتے ہیں"...... لیری نے تیز لہجے میں کہا۔
" باس۔ یہ علاقہ خاصا گنجان آباد ہے اگر ہم سیام میزائل استعمال
کرتے تو تباہی بہت دور تک پھیل جاتی اس لئے میں نے آرگنم
میزائل استعمال کئے ہیں۔ ویسے ان لوگوں کے بچنے کا سوال ہی پیدا
نہیں ہوتا۔ ان کے جسموں کے تو ٹکڑے اڑ گئے ہوں گے"...... جونز
نے جواب دیا۔
" اب تم کہاں ہو"...... لیری نے پوچھا۔
" میں اپنے گروپ کے ساتھ اپنے پوائنٹ پر ہوں۔ ہم ابھی وہاں
سے واپس آئے ہیں"...... جونز نے جواب دیا۔
" تمہیں وہاں رکنا چاہئے تھا تاکہ کنفرمیشن ہو جاتی کہ وہ لوگ
ہلاک ہوئے ہیں یا نہیں"...... لیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
" باس۔ میزائلوں کی وجہ سے ہمیں وہاں سے فوری فرار ہونا پڑا۔
کیونکہ اردگرد کے لوگ تیزی سے باہر آ رہے تھے اور پھر پولیس
کاروں کے سائرن بھی سنائی دینے لگے تھے۔ اس طرح ہم پکڑے جا
سکتے تھے"...... جونز نے جواب دیا۔
" ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ لیکن کنفرمیشن انتہائی ضروری ہے تاکہ
میں سر چیف کو حتمی اور مصدقہ اطلاع دے سکوں۔ تم خود وہاں جاؤ
اور جب تک کنفرمیشن نہ ہو اس وقت تک وہیں رکو اور پھر واپس آ
کر مجھے رپورٹ دینا"...... لیری نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لیری نے رسیور
رکھ دیا۔ گو اسے سو فیصد یقین تھا کہ آرگنم میزائلوں کی خوفناک
فائرنگ کے بعد کوٹھی کے پرخچے اڑ گئے ہوں گے اور ان لوگوں کے
بچنے کا ایک فیصد بھی چانس نہیں ہے لیکن اس کے باوجود وہ چاہتا تھا
کہ بحیثیت ایشیائی سیکشن ہیڈ کوارٹر انچارج وہ جم اسکاٹ کو اپنی
کامیابی کی حتمی اور مصدقہ اطلاع دے اس لئے اس نے کنفرمیشن کے
لئے جونز کو بھیجا تھا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار
پھر بج اٹھی تو لیری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
" یس۔ لیری بول رہا ہوں"...... لیری نے کہا۔
" جونز بول رہا ہوں باس۔ آپ کا خدشہ درست ثابت ہوا ہے۔
وہ لوگ زندہ بچ گئے ہیں اور اس وقت جنرل ہسپتال میں ہیں"۔
دوسری طرف سے جونز نے کہا تو لیری بے اختیار اچھل پڑا۔
" کیا کہہ رہے ہو۔ کس طرح۔ تفصیل بتاؤ"...... لیری نے
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
" باس۔ یہ لوگ کوٹھی میں موجود نہ تھے بلکہ کسی سرنگ میں
پہنچ گئے تھے۔ سرنگ بھی دھماکوں سے ٹوٹ گئی لیکن یہ لوگ سرنگ
کی چھت کے فولادی جال کی وجہ سے نیچے دب تو گئے لیکن ملبہ ان پر
نہ پڑا تھا کہ یہ مر جاتے۔ فائر بریگیڈ کے عملے نے بہرحال کرینوں سے
ملبہ ہٹایا اور انہیں باہر نکال لیا گیا۔ دو عورتیں اور تین مرد سب
زندہ تھے جن میں سے تینوں مردوں کی حالت بے حد خراب ہے جبکہ

ایک عورت کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ پولیس نے انہیں ہسپتال پہنچا دیا ہے جہاں اب ان کا علاج ہو رہا ہے"...... جونز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ لوگ ہسپتال کے کس وارڈ میں ہیں"...... لیری نے پوچھا۔

" پولیس وارڈ میں جناب"...... جونز نے جواب دیا۔

" تو سنو۔ اپنے آدمی لے کر وہاں پہنچو اور ان پانچوں کو گولیوں سے اڑا دو"...... لیری نے تیز لہجے میں کہا۔

" لیکن باس۔ وہ تو پولیس وارڈ ہے۔ وہاں تو ہر جگہ پولیس موجود ہو گی"...... جونز نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

" تم شیڈاگ کا نام استعمال کر سکتے ہو اور اگر اس کے باوجود بھی کوئی رکاوٹ بنے تو اسے بھی اڑا دینا۔ بعد میں، میں سب سنبھال لوں گا لیکن ان ایجنٹوں کو بہر حال ختم ہونا چاہئے۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر"...... لیری نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ مشن ہر صورت میں مکمل ہو گا"۔ جونز نے جواب دیا اور پھر لیری نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ موت کی دھمکی سننے کے بعد جونز اور اس کے آدمی ہر صورت میں مشن کو کامیاب کر لیں گے۔ چاہے انہیں پورا پولیس وارڈ ہی کیوں نہ میزائلوں سے اڑانا پڑے۔

ہسپتال کے بڑے کمرے میں جولیا کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ اس کے باقی تمام ساتھی اس کمرے میں موجود بیڈز پر لیٹے ہوئے تھے۔ گو ان سب کو ہوش آ گیا تھا اور ان کی حالت اب خطرے سے باہر ہو چکی تھی لیکن ڈاکٹروں نے انہیں ابھی چوبیس گھنٹوں تک آرام کرنے کا کہا تھا۔ ملبے میں دب جانے کی وجہ سے ان کی حالت انتہائی خراب ہو چکی تھی اور اگر جولیا ہوش میں نہ ہوتی اور ہیلپ۔ ہیلپ۔ پکار کر فائر بریگیڈ اور پولیس کو اپنی طرف متوجہ نہ کرتی تو وہ سب لوگ یقیناً ہلاک ہو جاتے لیکن اب ان کی حالت خطرے سے باہر ہو چکی تھی اور وہ سب ہوش میں تھے اس لئے جولیا کے چہرے پر اطمینان تھا۔ اس کمرے کے باہر پولیس کا پہرہ تھا اور انہیں بتایا گیا تھا کہ پولیس آفیسر ان کے بیانات لینے کے لئے آنے والے ہیں تاکہ اس واردات کے بارے میں ان سے تفصیلات معلوم کی جا سکیں اور جولیا نے اپنے ساتھیوں سے اس بارے میں ضروری مشورے بھی کر

لئے تھے جبکہ جولیا نے آفس جا کر فون پر چانگ سے رابطہ کر کے اسے
تمام حالات بتا دیئے تھے اور اسے کہہ دیا تھا کہ وہ فوری طور پر طیارہ
چارٹرڈ کرا دے کیونکہ ان سب کا پروگرام تھا کہ پولیس کے بیانات
لینے کے بعد وہ خاموشی سے یہاں سے نکل جائیں گے۔ ویسے تو وہ ہر
لحاظ سے ٹھیک تھے صرف جسمانی کمزوری تھی جو ان کے طیارے میں
بیٹھنے میں تو بہرحال حارج نہ ہو سکتی تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا
اور دو پولیس آفیسرز اندر داخل ہوئے۔ جولیا ان کے استقبال کے
لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تشریف رکھیں میڈیم۔ سب سے پہلے تو مبارک باد کہ آپ
سب لوگ اس خوفناک تباہی کے باوجود زندہ بچ گئے ہیں"۔ ایک
پولیس آفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ میرا نام مارگریٹ ہے"...... جولیا نے کرسی پر بیٹھتے
ہوئے کہا۔

"میرا نام مارگ ہے اور یہ میرا اسسٹنٹ ہے جیری"...... اس
پولیس آفیسر نے اپنا اور اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور
اس کے ساتھ ہی وہ دو کرسیوں پر بیٹھ گئے اور پھر جولیا نے انہیں
اپنے اور اپنے ساتھیوں کے متعلق بتانا شروع کر دیا کہ وہ ایکریمی
سیاح ہیں اور یہ کوٹھی انہوں نے ایک پراپرٹی ڈیلر سے حاصل کی
تھی اور وہ اسے چیک کر رہے تھے کہ اچانک دھماکے ہوئے اور
چھتیں بیٹھ گئیں۔

"لیکن آپ تو سرنگ میں تھے۔ یہ سرنگ کیسی تھی اور آپ سب
وہاں اکٹھے کیا کر رہے تھے"...... پولیس آفیسر نے کہا۔ لیکن اس سے
پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا
اور چار مشین گن بردار آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ دونوں
پولیس آفیسرز بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے جبکہ جولیا بھی اٹھ
کھڑی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ بیڈ پر
پڑے ہوئے اس کے ساتھی بھی بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئے۔

"شیڈاگ۔ ہٹ جاؤ"...... ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا تو
پولیس آفیسرز شیڈاگ کا نام سنتے ہی تیزی سے ہٹنے ہی لگے تھے کہ
جولیا نے انتہائی برق رفتاری سے پولیس آفیسر مارگ کے ہولسٹر میں
موجود بھاری سروس ریوالور جھپٹا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
دوسرے ہاتھ سے انتہائی برق رفتاری سے پیچھے ہٹتے ہوئے ایک
پولیس آفیسر کو زور سے دھکا دیا تو اس کے ساتھ ہی موجود دوسرا
پولیس آفیسر بھی اس سے ٹکرا کر چیختا ہوا حملہ آوروں کے سامنے آ
گیا۔ اسی لمحے مشین گنوں کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ہی ریوالور کے
خوفناک دھماکے ہوئے اور کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ فائرنگ
کرتے ہی جولیا نے یکلخت غوطہ مارا تھا اور وہ اچھل کر اس دیوار کے
ساتھ جا لگی تھی جس کے ساتھ وہ حملہ آور موجود تھے تاکہ جب تک
حملہ آور مڑ کر اس پر فائر کریں وہ ان پر فائر کھول سکے اور چھلانگ
لگاتے ہی ایک بار پھر اس کے بھاری ریوالور نے دھماکوں سے

گولیاں اگلنا شروع کر دیں اور دوسرے لمحے چاروں حملہ آور فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے جبکہ دونوں پولیس آفیسرز بھی ان کے ساتھ ہی فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ یہ سب کچھ صرف پلک جھپکنے میں ہو گیا تھا۔ جولیا نے تیزی سے گردن موڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر اطمینان کی جھلکیاں ابھر آئیں کیونکہ اس کے سارے ساتھی اس دوران بیڈز کے نیچے فرش پر لیٹ چکے تھے۔ اس لئے وہ سب ہی محفوظ تھے اور اب وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ پولیس آفیسرز کے دھکا لگنے سے اچانک سامنے آ جانے کی وجہ سے انہیں بچ نکلنے کی مہلت مل گئی تھی ورنہ چار مشین گنوں کی بیک وقت فائرنگ سے ان کا محفوظ رہنا تقریباً ناممکن تھا۔

"آؤ نکلو یہاں سے۔ جلدی کرو"...... جولیا نے چیخ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ادھر سے جولیا۔ ادھر سے۔ اُس طرف باہر پولیس ہو گی"۔ صفدر نے چیختے ہوئے کہا تو جولیا نے بجلی کی تیزی سے بند دروازے کی چٹخنی لگائی اور مڑ کر تیزی سے دوڑتی ہوئی اس دروازے کی طرف بڑھ گئی جسے سروس وے کہا جاتا تھا۔ البتہ اس نے سروس ریوالور وہیں پھینک دیا تھا اور پھر وہ آگے پیچھے دوڑتے ہوئے اس راہداری سے گزرتے ہوئے ایک اور بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں نرسیں موجود تھیں اور ساتھ ہی ادویات کی ٹرالیاں وغیرہ بھی تھیں۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا"...... نرسوں نے انہیں اس انداز میں دوڑ کر

اندر آتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجرموں نے حملہ کر دیا ہے۔ پولیس والوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے"۔ جولیا نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے اس بڑے کمرے کے دوسرے دروازے سے نکلے تو وہ ایک اور راہداری میں پہنچ گئے۔ جولیا کے جسم پر تو اس کا اپنا لباس موجود تھا لیکن باقی ساتھیوں کے جسموں پر ہسپتال کا یونیفارم تھا۔ وہ دوڑتے ہوئے آگے بڑھے تو ایک دروازے پر انہیں کلوک روم کی نیم پلیٹ نظر آئی تو جولیا اس طرف مڑی اور بھاری دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔ یہ ایک کافی بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کی دیواروں کے ساتھ ریک بنے ہوئے تھے جن میں مریضوں کے لباس اور ان کا سامان وغیرہ موجود تھا۔ کمرے میں چار آدمی کام کر رہے تھے۔

"کیا ہوا۔ کون ہو تم"...... ان چاروں نے حیران ہو کر کہا۔

"انہیں بے ہوش کر دو۔ جلدی کرو"...... جولیا نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے ایک آدمی پر جھپٹ پڑی اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا فرش پر گرا اور چند لمحے حرکت کرنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ باقی تینوں کا بھی یہی حشر ہوا کیونکہ جولیا کے ساتھی ان پر جھپٹ پڑے تھے۔

"صالحہ جلدی سے لباس نکالو اور سٹور میں جا کر لباس بدل لو اور تم سب بھی جلدی کرو"...... جولیا نے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ چونکہ اس ہسپتال کے تمام کمرے ساؤنڈ پروف تھے اس

لئے اسے یقین تھا کہ اندر ہونے والی اس دھما چوکڑی کا علم باہر
دوسروں کو نہ ہوا ہوگا اور انہیں اس پہلے کمرے سے بھی نکلنے کا موقع
اس لئے مل گیا تھا کہ وہ بھی ساؤنڈ پروف تھا اس لئے اندر ہونے والی
فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں باہر موجود پولیس یا مجرموں
تک نہ پہنچی ہوں گی البتہ اسے خطرہ تھا کہ نرسیں وہاں نہ پہنچ گئی
ہوں لیکن اسے نفسیاتی طور پر قدرے اطمینان تھا کہ نرسیں سیدھی
سادھی عورتیں ہونے کی وجہ سے وہاں جانے کی بجائے کہیں ادھر
ادھر جا کر چھپ گئی ہوں گی۔ وہ چاہتی تھی کہ جلد از جلد ہسپتال سے
نکل جائیں۔ اس کے ساتھیوں نے واقعی حیرت انگیز پھرتی کا مظاہرہ
کیا اور چند لمحوں بعد وہ پتلونوں اور جیکٹوں اور کوٹوں میں ملبوس نظر
آ رہے تھے۔ یہ بات دوسری تھی کہ کسی کا لباس پورا تھا اور کسی کا
تنگ تھا اور کسی کا ڈھیلا لیکن بہرحال یہ وقت ان باتوں کو چیک
کرنے کا نہ تھا۔

"آؤ نکل چلیں"...... صالحہ نے کہا اور پھر وہ دروازہ کھول کر تیزی
سے باہر نکلے اور دوڑتے ہوئے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے
لیکن وہاں کسی قسم کی کوئی افراتفری موجود نہ تھی اس لئے وہ
اطمینان سے چلتے ہوئے ہسپتال سے باہر آگئے۔

" ایئرپورٹ چلو۔ چانگ اب تک یقیناً بندوبست کر چکا ہوگا "۔
جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور تھوڑی دیر بعد وہ
سب دو ٹیکسیوں میں موجود ایئرپورٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے

تھے۔ صفدر نے جس خانے سے لباس اٹھایا تھا وہاں ایک باکس میں
ایک بٹوہ بھی موجود تھا جس میں بھاری مالیت کی کرنسی بھری ہوئی
تھی۔ باکس پر ہسپتال کی مخصوص سیل لگی ہوئی تھی لیکن صفدر نے
سیل توڑی اور بٹوہ نکال کر جیب میں ڈال لیا تھا کیونکہ اسے معلوم
تھا کہ یہاں بغیر رقم کے وہ حقیر کیڑوں سے بھی بدتر حالت میں پہنچ
جائیں گے۔ ایئرپورٹ پہنچ کر صفدر نے ٹیکسی ڈرائیوروں کو ادائیگی
کی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے ایئرپورٹ کی طرف بڑھنے لگے۔

" مسٹر چانگ۔ مسٹر چانگ "...... اچانک صالحہ نے چیخ کر ایک
جانب ہاتھ لہراتے ہوئے کہا تو سب اس طرف دیکھنے لگے اور اس کی
آواز ایئرپورٹ کے برآمدے سے نکل کر کار پارکنگ کی طرف بڑھتے
ہوئے چانگ تک پہنچ گئی۔ وہ بھی ٹھٹھک کر رکا اور ادھر دیکھنے لگا
اور پھر اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید
اسے خواب میں بھی یہ توقع نہ تھی کہ جولیا اور اس کے ساتھی اس
طرح اچانک خود ہی ایئرپورٹ پہنچ جائیں گے۔

" آپ اور یہاں۔ کیا مطلب "...... چانگ نے ان کے قریب
پہنچتے ہی کہا۔

" وہاں ہم پر حملہ ہوا تھا۔ اس لئے ہم حملہ آوروں کو ہلاک کر کے
وہاں سے نکل آئے ہیں۔ کیا طیارہ چارٹرڈ ہو گیا ہے "...... جولیا نے
تیز لہجے میں کہا۔

" ہاں میں اب ہسپتال ہی جا رہا تھا تاکہ آپ کو اطلاع کر سکوں۔

آئیے میرے ساتھ "۔ چانگ نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

" لیکن ہمارے پاس اب کاغذات نہیں ہیں "...... جولیا نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

" فکر مت کریں۔ یہ جزیرہ اور کارکا کا جزیرہ دونوں اوپن جزیرے ہیں۔ یہاں کوئی کاغذات وغیرہ نہیں دیکھتا"...... چانگ نے کہا اور جولیا نے اطمینان بھرے انداز میں کندھے اچکائے اور پھر تھوڑی دیر بعد طیارہ انہیں لئے ہوئے فضا میں بلند ہو چکا تھا جبکہ چانگ وہیں ایئرپورٹ پر ہی رہ گیا تھا۔

" آپ لوگوں کی طبیعت اس اچانک بھاگ دوڑ کی وجہ سے خراب تو نہیں ہو رہی"...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مس جولیا۔ ہم ٹھیک ہیں۔ ویسے آج آپ نے ہماری زندگیاں بچا لی ہیں۔ اس قدر تیزی اور پھرتی کا مظاہرہ میں نے بہت کم دیکھا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں جولیا۔ صفدر صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ آج تم نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اگر تم ان پولیس آفیسروں کو اچانک سامنے نہ دھکیل دیتیں تو ہمارے بچ جانے کا ایک فیصد بھی چانس نہ ہوتا"...... صالحہ نے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں۔ آخری لمحے تک جدوجہد کرنا ہمارا فرض ہوتا ہے۔ تنویر تم خاموش ہو کیا بات ہے۔ طبیعت تو ٹھیک ہے

تمہاری"...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا تو تنویر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" میں بالکل ٹھیک ہوں۔ مجھے تو اس بات پر افسوس ہو رہا ہے کہ میں آپ کا ساتھ نہیں دے سکا۔ ہمارے پاس اسلحہ بھی نہ تھا اور یہ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا کہ سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا تھا"۔ تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ جولیا کے لہجے میں اس کی طبیعت کے بارے میں تشویش کی جھلک نے اس کے دل کی بیک وقت کئی کلیاں کھول دی تھیں۔

" مس جولیا۔ مجھے اعتراف ہے کہ اگر آپ بروقت اور حیرت انگیز انداز میں حرکت میں نہ آتیں تو آج پاکیشیا سیکرٹ سروس کو واقعی بہت بڑا سانحہ پیش آجاتا۔ آپ کی کارکردگی میں آج میں نے عمران صاحب کی جھلک دیکھی ہے۔ ویل ڈن"۔ کیپٹن شکیل نے بھی تحسین آمیز لہجے میں کہا تو جولیا کا چہرہ بھی بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ کیپٹن شکیل کی طبیعت سے وہ واقف تھی۔ وہ نہ صرف انتہائی کم گو تھا بلکہ وہ کسی کی تعریف کرنے کے معاملے میں بھی بخیل واقع ہوا تھا۔

" ایسی کوئی بات نہیں۔ بہرحال جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا لیکن شیڈاگ نے جس انداز میں وہاں بھرپور کارروائی کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ انتہائی تیز اور فعال ہیں"۔ جولیا نے کہا۔

" ابھی شکر کریں کہ انہوں نے کوٹھی کی طرح پورے ہسپتال کو

میزائلوں سے نہیں اڑا دیا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انہیں دراصل یہ معلوم ہو گا کہ ہم بیمار ہیں اور بیڈ پر پڑے ہیں اس لئے ان کے لئے ہمیں گولیاں مارنا کوئی مسئلہ نہ تھا۔یہی سوچ کر انہوں نے بڑی کارروائی نہ کی ہو گی اور پھر اگر وہ اندر کمرے میں داخل ہوتے ہی فائر کھول دیتے تو تب بھی ہمارا خاتمہ یقینی ہو جاتا۔ وہ پولیس آفیسرز کو بچانے کے چکر میں پڑ گئے اور مس جولیا کو کارکردگی دکھانے کا موقع مل گیا"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔اسی لمحے طیارے کا کاک پٹ کھلا اور سیکنڈ پائلٹ ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"آپ کی کال ہے جناب یوگان سے"...... سیکنڈ پائلٹ نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا لیکن جولیا نے ہاتھ بڑھا کر اس سے رسیور لے لیا اور سیکنڈ پائلٹ خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"یوگان سے تو چانگ کی ہی کال ہو سکتی ہے"...... صالحہ نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن پریس کر دیا۔

"یس مارگریٹ بول رہی ہوں"...... جولیا نے کوڈ نام استعمال کرتے ہوئے کہا۔

"چانگ بول رہا ہوں مس مارگریٹ۔شیڈاگ کو آپ کے اس طیارے سے کارکا جانے کا علم ہو گیا ہے اور وہ کارکا ایئرپورٹ پر آپ کو ہلاک کرنے کی منصوبہ بندی کر چکے ہیں۔اس لئے آپ کارکا کی

بجائے نزدیکی جزیرے آرستان چلے جائیں۔پائلٹ کو کہہ دیں وہ لے جائے گا آپ کو۔سیاح اکثر ایسا کرتے رہتے ہیں اس لئے انہیں اس پر کوئی حیرت نہ ہو گی"...... چانگ نے کہا۔جولیا کے ساتھ ساتھ لاؤڈر پر چانگ کی بات سن کر سب ساتھی حیرت سے اچھل پڑے۔ اس کے ساتھ ہی صفدر تیزی سے اٹھا اور کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کارکا جزیرے پر طیارہ پہنچنے ہی والا ہو گا زیادہ دیر ہو گئی تو پھر وہ اس کا رخ نہ موڑ سکیں گے۔

"تمہیں کیسے علم ہوا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"میں ایئرپورٹ پر ہی تھا کہ شیڈاگ کے آدمی دو ٹیکسیوں میں وہاں پہنچ گئے اور پھر آپ کے حلیے بتا کر انہوں نے معلوم کر لیا کہ آپ اس طیارے پر کارکا جا رہے ہیں۔ان کا لیڈر جس کا نام جونز تھا میرے سامنے اپنے باس لیری کو کال کر کے بتایا تو اس نے کہا کہ وہ کارکا ایئرپورٹ پر بندوبست کرے گا چنانچہ انکے جانے کے بعد میں آپ کو کال کر رہا ہوں"۔دوسری طرف سے چانگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔اس اطلاع کا شکریہ"...... جولیا نے کہا اور فون آف کر دیا۔اسی لمحے صفدر کاک پٹ سے واپس آ گیا۔

"میں نے کہہ دیا ہے اور اپنے سامنے طیارے کا رخ بھی آستان کی طرف مڑوا دیا ہے"۔صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"اتنی جلدی یہ لوگ ایئرپورٹ بھی پہنچ گئے۔حیرت ہے"۔صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ خاصے تیز لوگ ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی پائلٹ نے طیارہ آستان ایئرپورٹ پر اتارنے کا اعلان کیا تو انہوں نے تیزی سے بیلٹس باندھنا شروع کر دیں۔

ٹیکسی فلاڈیفیا کلب کے گیٹ پر رکی تو عقبی نشست پر بیٹھا ہوا عمران نیچے اترا اور اس نے ایک بڑا نوٹ ٹیکسی ڈرائیور کے ہاتھ پر رکھا اور تیزی سے مڑ کر گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے بڑی بھاگ دوڑ کے بعد فلاڈیفیا کلب کے ایک سپروائزر کے بارے میں معلوم کیا تھا کہ اس کا تعلق شیڈاگ سے ہے۔ چنانچہ وہ اس وقت اس سے ملنے جا رہا تھا تاکہ اس سے کسی نہ کسی انداز میں ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کے بارے میں معلوم کر سکے۔ اسے یہ تو لارڈ لارجنٹ سے معلوم ہو گیا تھا کہ ہیڈ کوارٹر کارکا میں ہے لیکن ظاہر ہے کارکا خاصا بڑا جزیرہ تھا اور شیڈاگ جیسی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر اب کسی عام سی عمارت میں تو نہیں ہو سکتا اس لئے اس کے بارے میں معلومات تو حاصل کرنا ہی تھیں۔ چونکہ اس نے جولیا اور اس کے ساتھیوں کو کارکا بلوایا تھا اس لئے وہ چاہتا تھا کہ ان کی آمد سے پہلے ہی کم از کم

ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لے کیونکہ یہ بات طے تھی کہ لارڈ لارجنٹ کی موت کی اطلاع ہیڈ کوارٹر پہنچ گئی ہو گی اس لئے لامحالہ وہ بے حد چوکنا ہو گئے ہوں گے۔

"سپروائزر آسٹن سے ملنا ہے"۔۔۔ عمران نے ہال میں داخل ہو کر ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جس کے سینے پر بھی سپروائزر کا بیج موجود تھا۔

"آسٹن۔ لیکن وہ تو چھٹی پر ہے"۔۔۔ سپروائزر نے چونک کر جواب دیا۔

"کہاں مل سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"وہ اس کلب میں ہی رہتا ہے۔ اگر کہیں باہر نہیں گیا تو کلب کی دوسری منزل پر چار نمبر کمرہ اس کا ہے"۔۔۔ سپروائزر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دوسری منزل میں چار نمبر کمرے کے سامنے موجود تھا۔ دروازہ بند تھا عمران نے اس پر دستک دی۔

"کون ہے"۔۔۔ اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مجھے سپروائزر آسٹن سے ملنا ہے۔ میرا نام بائیکل ہے"۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر ایک نوجوان موجود تھا جس کے جسم پر عام سی شرٹ اور پینٹ تھی۔

"آئیے"۔۔۔ اس نے ایک لمحے غور سے عمران کو دیکھ کر ایک

طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس نوجوان نے دروازہ بند کر دیا۔

"تشریف رکھیئے۔ آپ سے پہلے تو تعارف نہیں ہے"۔۔۔ اس نوجوان نے واپس آ کر ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیسے نہیں ہے۔ میں نے تو کمرے سے باہر سے ہی اپنا تعارف کرا دیا تھا"۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

"میرا نام آسٹن ہے۔ فرمائیے"۔۔۔ آسٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کے اس مذاق کی وجہ سے اس کے تنے ہوئے اعصاب خود بخود ڈھیلے پڑ گئے تھے۔

"جناب آسٹن صاحب آپ میرے لئے جوس منگوائیے کیونکہ ظاہر ہے آپ نے مجھ سے پوچھنا ہے اس لئے میں پہلے ہی بتا دوں"۔ عمران نے کہا تو آسٹن اس بار بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"گڈ۔ آپ سے مل کر واقعی خوشی ہوئی ہے"۔۔۔ آسٹن نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر سائیڈ میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے چند بٹن پریس کئے اور دو ڈبے جوس اپنے کمرے میں پہنچانے کا آرڈر دے کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ہاں اب فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔۔۔ آسٹن نے کہا۔

"جوس پی لینے دیجئے۔ پھر دوسری خدمت کے بارے میں بتاؤں گا"...... عمران نے کہا تو آسٹن ایک بار پھر ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو آسٹن اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر موجود ویٹر کے ہاتھ سے جوس کے دو ڈبے لئے۔ لات مار کر دروازہ بند کیا اور واپس آ کر اس نے ایک ڈبہ عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا اسی طرح ہاتھ میں پکڑے وہ دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں ڈبہ کھولا اور سٹرا کی مدد سے جوس سپ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ یہاں آیا ہی جوس پینے کے لئے ہو۔

"اچھا لذیذ جوس تھا۔ شکریہ"...... عمران نے جوس کا خالی ڈبہ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... آسٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب اجازت دیجئے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ مطلب"...... آسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں قدرے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"آپ کی مرضی۔ آپ نے اجازت نہیں دی۔ پھر آپ گلہ نہ کیجئے گا کہ میں نے اس کمرے میں مستقل ڈیرہ جما لیا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا مطلب۔ میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھا"۔ آسٹن کے

چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ بوکھلاہٹ کا عنصر بھی ابھر آیا تھا۔

"میں نے آپ سے اجازت مانگی۔ آپ نے نہیں دی اس لئے میں بیٹھ گیا ہوں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا آپ یہاں صرف جوس پینے آئے تھے"...... آسٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ سوری۔ دراصل میری یادداشت بے حد کمزور ہے۔ گو میں نے باداموں کی بوریاں کھا ڈالی ہیں لیکن شاید یہ بادام میری یادداشت پر اثر ہی نہیں کرتے۔ بادام پروف قسم کی یادداشت ہے شاید۔ بہرحال اب آپ کے یاد دلانے پر مجھے یاد آ گیا ہے کہ میں تو ایک کام کے لئے یہاں آیا تھا"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے مقامی کرنسی کے سب سے بڑے نوٹوں کی ایک موٹی سی گڈی نکالی اور اسے میز پر رکھ دیا۔ آسٹن کے چہرے پر پہلے سے زیادہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران نے دوسری جیب سے اسی طرح کی ایک اور گڈی نکالی اور اسے بھی میز پر رکھ دیا اور پھر وہ اس طرح اطمینان سے بیٹھ گیا جیسے وہ اپنے کسی فرض کو ادا کر کے اب مطمئن ہو گیا ہو۔

"کیا مطلب۔ یہ گڈیاں"...... آسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ دونوں گڈیاں میں آپ کو دینے آیا تھا لیکن یادداشت کی کمزوری کی وجہ سے بھول گیا تھا۔ بہرحال اب یہ حاضر ہیں"۔ عمران

نے کہا تو آسٹن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ اس قدر بھاری رقم آپ مجھے کیوں دے رہے ہیں۔ کیا مطلب"...... آسٹن نے حقیقتاً بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں۔ پھر وہی یادداشت کی کمزوری۔ مجھے تو یاد ہی نہ رہا تھا کہ میں نے یہ گڈیاں تمہیں کیوں دی ہیں۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھے یاد دلایا۔ ورنہ واقعی میں یہ گڈیاں دے کر چلا جاتا اور پھر مجھے یہ گڈیاں واپس لینے آنا پڑتا۔ تم شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر میں کام کرتے رہے ہو"...... عمران نے کہا تو آسٹن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"نن۔ نن۔ نہیں۔ میں تو۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"...... آسٹن نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے آسٹن اور نہ ہی پریشان ہونے کی ضرورت ہے۔ اگر تم نہیں بتانا چاہتے تو نہ بتاؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گڈیاں اٹھا کر جیبوں میں ڈالنا شروع کر دیں۔

"آپ۔ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ لیکن پہلے بتادیں کہ آپ کون ہیں"...... آسٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سوال کا دوسرا حصہ فالتو ہے آسٹن۔ تم میرے متعلق جتنا کم جانتے ہو گے اتنا ہی فائدے میں رہو گے۔ بہرحال میں اتنا بتا دیتا

ہوں کہ میرا تعلق شیڈاگ کی ایک مخالف تنظیم ہارٹ فیور سے ہے۔ ہارٹ فیور بھی انتہائی خاص اسلحے کا کام کرتی ہے جبکہ شیڈاگ بھی یہی کام کرتی ہے۔ شیڈاگ نے ہارٹ فیور کی ایک سپلائی اڑائی ہے اور یہ سپلائی یہاں کارکا میں ان کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچائی گئی ہے۔ اور ہم نے اپنا مال ان سے واپس لینا ہے"...... عمران نے ایک کہانی سناتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کی سپلائی ہے۔ سپلائی وغیرہ تو ہیڈ کوارٹر میں نہیں رکھی جاتی"...... آسٹن نے چونک کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ آسٹن کا یہ فقرہ بتا رہا تھا کہ عمران کو غلط نہیں بتایا گیا تھا۔ آسٹن واقعی شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر سے اچھی طرح واقف تھا۔

"یہ سپلائی ایک خاص قسم کی گن ہے۔ تم اسے ایٹمی گن کہہ سکتے ہو۔ بظاہر یہ عام سی گن ہے لیکن اس کے اندر جو میگزین استعمال ہوتا ہے وہ ایٹم بم سے بھی زیادہ تباہ کن ہوتا ہے۔ اس گن کے ایک ہی فائر سے بڑے بڑے ڈیم اڑائے جا سکتے ہیں اور یہ بات حتمی ہے کہ یہ گن ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے اور ہم نے اسے ہر قیمت پر واپس لینا ہے اور یہ بھی سن لو کہ تمہارا نام درمیان میں کسی صورت بھی نہیں آئے گا۔ میں اس کا حلف دیتا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن مجھے تو واقعی معلوم نہیں ہے"...... آسٹن نے کہا۔

"اوکے۔ تمہاری مرضی۔ کام تو بہرحال ہو ہی جانا ہے لیکن =

بھاری رقم تمہارے نصیب میں نہیں ہے"...... عمران نے ایک بار پھر اٹھتے ہوئے کہا۔

" اگر آپ اس رقم کو دوگنا کر دیں تو تب بات ہو سکتی ہے۔ یہ بھی اس لئے کہ میں ایک سنڈیکیٹ میں پھنس چکا ہوں ورنہ شاید پوری دنیا کے خزانے لے کر بھی میں آپ کو کچھ نہ بتاتا"...... آسٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور چند لمحوں بعد میز پر چار گڈیاں موجود تھیں۔

" ایک بات سن لو آسٹن کہ غلط بیانی کا نتیجہ انتہائی عبرتناک نکلے گا۔ میں نے تمہیں مجبور نہیں کیا۔ ورنہ میں چاہتا تو تمہاری روح سے بھی ساری معلومات اگلوا لیتا لیکن میں جبر کا قائل نہیں ہوں۔ اس لئے تم بھی کوئی غلط بیانی نہ کرنا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" کوئی غلط بیانی نہیں ہو گی۔ ویسے بھی میں یہ رقم لے کر فوری طور پر ایکریمیا چلا جاؤں گا اور وہاں میرا کوئی کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ اس لئے مجھے غلط بیانی کی ضرورت نہیں ہے"...... آسٹن نے جواب دیا۔

" او کے۔ پھر جو کچھ تم ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتے ہو بتا دو"...... عمران نے کہا۔

" پہلے مجھے گڈیاں دو۔ میں انہیں سیف میں رکھ آؤں تا کہ مجھے اطمینان ہو جائے"...... آسٹن نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے گڈیاں اس کی طرف بڑھا دیں۔ آسٹن نے گڈیاں جھپٹیں اور انہیں

اٹھائے وہ تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کی جھلکیاں موجود تھیں۔

" آپ بھی اندر والے کمرے میں آ جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ آواز باہر سنائی دے جائے"...... آسٹن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں اندرونی کمرے میں پہنچ گئے۔

" اب آپ پوچھیں کیا پوچھنا چاہتے ہیں"...... آسٹن نے اندرونی کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کرتے ہوئے کہا۔

" میں نے بتایا تو ہے کہ شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جو کچھ تم جانتے ہو۔ وہ بتا دو"...... عمران نے کہا۔

" مسٹر مائیکل۔ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر براہ راست کارکا میں نہیں ہے البتہ کارکا سے وہاں تک پہنچا جا سکتا ہے"...... آسٹن نے کہا۔

" کھل کر بات کرو۔ سسپنس پیدا کرنے کی کوشش مت کرو"۔ عمران نے کہا۔

" شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر کارکا جزیرے سے بیس بحری میل دور شمال کی طرف ویران ٹاپو کے نیچے بنایا گیا ہے۔ یہ ٹاپو اوپر سے عام سا ٹاپو ہے جہاں نہ پانی ہے اور نہ کوئی پھلدار درخت ہیں۔ جھاڑیاں ہی جھاڑیاں ہیں۔ اس ٹاپو کو ٹاسونا کہا جاتا ہے لیکن اس ٹاپو کے نچلے حصے میں سمندر کی تہہ میں شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر ہے"...... آسٹن نے کہا۔

"اس انداز میں کسی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر تو نہیں بنائے جاتے البتہ لیبارٹریاں بنائی جاتی ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن یہ ہے ہی ہیڈ کوارٹر۔ اور اسے بنایا بھی اسی طرح گیا ہے لیکن اس میں کوئی لیبارٹری وغیرہ نہیں ہے البتہ انتہائی قیمتی اور جدید ترین مشینری نصب ہے"...... آسٹن نے جواب دیا۔

"پھر تو یہ سٹور ہوا۔ اسے ہیڈ کوارٹر کیوں کہا جاتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اسے ہیڈ کوارٹر اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہاں ایسی فائلیں موجود ہیں جن میں شیڈاگ کے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ایجنٹوں، تنظیموں اور ان کے ہیڈ کوارٹرز کے بارے میں تفصیلات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ شیڈاگ کی دولت جہاں جہاں موجود ہے اس کی تفصیلات بھی یہیں موجود ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں شیڈاگ نے خفیہ طور پر جو اثاثے بنائے ہوئے ہیں ان کی تفصیلات بھی یہیں رکھی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں ایک ایسی مشین موجود ہے جس کے ذریعے شیڈاگ کا چیئرمین جو کوئی لارڈ ہے پوری دنیا میں شیڈاگ کی سرگرمیوں کو نہ صرف چیک کرتا ہے بلکہ انہیں کنٹرول بھی کرتا ہے اور انہیں ہدایات بھی دیتا ہے"...... آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایشیائی ہیڈ کوارٹر کہاں ہے جس کا انچارج جم اسکاٹ ہے"۔ عمران نے کہا تو آسٹن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ کو اس کے بارے میں کیسے علم ہے"...... آسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اس بات کو چھوڑو۔ میری بات کا جواب دو"...... عمران نے کہا۔

"جم اسکاٹ یوگان میں رہتا ہے لیکن ایشیائی ہیڈ کوارٹر یوگان میں نہیں ہے بلکہ کسی اور جزیرے میں ہے۔ وہاں بھی یہی سسٹم ہے۔ یوگان سے جم اسکاٹ پورے ایشیا میں شیڈاگ کو کنٹرول کرتا ہے۔ ویسے شیڈاگ کا اصل آدمی جم اسکاٹ ہی ہے لارڈ صرف چیئرمین ہے۔ تمام ہدایات، کاروائیاں اور کام جم اسکاٹ ہی کرتا ہے۔ وہ نام کے لحاظ سے ایشیائی ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے لیکن وہ دراصل پوری دنیا میں پھیلی ہوئی شیڈاگ کا انچارج ہے"...... آسٹن نے جواب دیا۔

"اس مین ہیڈ کوارٹر تک آنے جانے کے لئے کیا ذریعہ استعمال کیا جاتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ان کے پاس انتہائی جدید ترین اور محفوظ آبدوز ہے۔ بہت بڑی آبدوز ہے جس میں ایسے آلات نصب ہیں کہ نہ اسے چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے ہٹ کیا جا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ ایکریمیا کی نیوی بھی ایسا نہیں کر سکتی۔ تمام سپلائی بھی اسی آبدوز کے ذریعے ہوتی ہے

اور تمام آمدورفت بھی اسی آبدوز کے ذریعے ہی ہوتی ہے۔ کارکا کے شمال مغربی ساحل پر یہ آبدوز آتی ہے اور پھر وہیں سے ہیڈ کوارٹر جاتی ہے۔ وہاں ساحل کے بالکل اوپر ایک بہت بڑا کلب ہے جسے لارڈز کلب کہا جاتا ہے۔ اس لارڈز کلب کے نیچے نہ صرف تہہ خانوں کا جال پھیلا ہوا ہے بلکہ وہاں ایسے انتظامات ہیں کہ آبدوز سمندر سے براہ راست اس کے نیچے پہنچ جاتی ہے اور پھر وہیں سے سمندر میں اور پھر ہیڈ کوارٹر جاتی ہے"...... آسٹن نے جواب دیا۔

"اس لارڈز کلب پر بھی حفاظتی انتظامات سخت کئے گئے ہوں گے"...... عمران نے کہا تو آسٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہی بات حیرت انگیز ہے لارڈز کلب میں کسی قسم کا کوئی حفاظتی انتظام نہیں ہے۔ میرا مطلب سائنسی یا مشینی حفاظتی انتظام سے ہے البتہ وہاں ہر وقت انتہائی تربیت یافتہ افراد موجود رہتے ہیں۔ یہ افراد جن کی تعداد آٹھ ہے لڑائی بھڑائی میں دنیا بھر کے ماہر ترین لوگ ہیں۔ حد درجہ بہترین نشانہ باز اور بے حد ظالم اور سفاک ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ انسان ان کی نظروں میں انسان ہوتا ہی نہیں۔ یہ معمولی سا شبہ ہونے پر انسان کو اس طرح غائب کر دیتے ہیں کہ پھر اس کا کبھی نام و نشان تک نہیں ملتا۔ انہیں لارڈز کلب میں کوڈ کے طور پر ٹارگٹس کہا جاتا ہے۔ ان کا انچارج چیف ٹارگٹ کہلاتا ہے۔ ویسے وہ کلب میں سپروائزر اور ویٹرز وغیرہ کے طور پر رہتے ہیں لیکن وہ عملی طور پر کام نہیں کرتے۔ صرف نگرانی کرتے ہیں اور

مشکوک آدمی کو پلک جھپکنے میں غائب کر دیتے ہیں"...... آسٹن نے کہا۔

"اس کلب کا مینجر کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مینجر عام سا آدمی ہے۔ اس کا کام صرف کلب چلانا ہوتا ہے۔ اصل آدمی وہی چیف ٹارگٹ ہوتا ہے جو سامنے نہیں آتا۔ نیچے تہہ خانوں میں بھی صرف یہ ٹارگٹس ہی جا سکتے ہیں اور کسی کو راستوں کا علم ہی نہیں ہوتا"...... آسٹن نے جواب دیا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ تمہیں یہ سب معلومات کیسے ہیں"...... عمران نے کہا تو آسٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں لارڈز کلب میں کام کرتا رہا ہوں اور ہیڈ کوارٹر میں بھی۔ میری بہن جم اسکاٹ کی بیوی تھی اور جم اسکاٹ اسے بے حد چاہتا تھا اور میری بہن مجھے بے حد چاہتی تھی۔ میں اس سے چھوٹا تھا۔ چنانچہ میں کام کرتا رہا۔ آج سے ایک سال پہلے مارتھا ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی جم اسکاٹ نے بھی نظریں بدل لیں البتہ اس نے مجھ سے حلف لیا کہ میں شیڈاگ کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا اور اگر میں نے کچھ بتایا تو مجھے ہلاک کر دیا جائے گا اور ہے بھی ایسا ہی۔ اگر اسے ذرا سا بھی معلوم ہوا کہ میں نے کچھ بتایا ہے تو میں یہاں دوسرا سانس نہ لے سکوں گا آپ کو بھی شاید میں نہ بتاتا لیکن آپ نے مجھے رقم ہی اتنی دے دی ہے کہ سنڈیکیٹ کو ادائیگی کرنے کے بعد بھی میرے پاس اتنی رقم بچ جائے

گی کہ میں ایکریمیا جا کر سیٹل ہو سکتا ہوں اور پھر آپ نے حلف دیا ہے اور نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل مطمئن ہے کہ آپ حلف کی خلاف ورزی نہیں کریں گے لیکن آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں شیڈاگ کے بارے میں کچھ جانتا ہوں "۔ آسٹن نے جواب دیا۔

"جس طرح میں نے تمہیں حلف دیا ہے۔ اسی طرح اس آدمی کو بھی میں نے حلف دیا ہے۔ جس نے تمہارے متعلق بتایا ہے۔ اس لئے میں تمہیں بھی نہیں بتا سکتا"...... عمران نے جواب دیا اور آسٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او کے۔ شکریہ۔ لیکن یہ تو تم نے بتایا ہی نہیں کہ ٹارگٹس کی کوئی خاص نشانی کیا ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہر ٹارگٹ کے ایک کان میں سونے کی بالی ہوتی ہے جب کہ چیف ٹارگٹ کے دونوں کانوں میں بالیاں ہوتی ہیں"...... آسٹن نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھا واپس ہوٹل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا کیونکہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب جولیا اور اس کے ساتھی آ جائیں گے تو پھر وہ سب مل کر لارڈز کلب پر حملہ کریں گے اور یہاں سے آبدوز حاصل کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچیں گے۔

چارٹرڈ طیارہ کارکا کی بجائے آستان پر اتر گیا تھا اور جولیا اپنے ساتھیوں سمیت ایئرپورٹ سے باہر آ گئی۔

"ہمیں میک اپ اور لباس تبدیل کرنے ہوں گے مس جولیا"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں"...... جولیا نے جواب دیا اور پھر مارکیٹ جا کر انہوں نے مختلف دکانوں سے ضروری سامان خرید کیا اور اس کے بعد وہ ایک ہوٹل میں پہنچ گئے۔ صفدر نے وہاں سیاحوں کے طور پر کمرے بک کرا لئے۔ اس کے بعد وہ سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تا کہ اپنے میک اپ کر سکیں اور مارکیٹ سے خریدے ہوئے لباس بھی تبدیل کر لیں۔ جولیا نے سب سے پہلے لباس تبدیل کیا اور پھر اس نے پہلا میک اپ صاف کر کے نیا میک اپ کیا اور جب وہ فارغ ہو گئی تو اس نے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے

اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر کے اس نے کارکا کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور ایک بار پھر اس نے کارکا انکوائری کو کال کر کے اس نے اس ہوٹل کا نمبر معلوم کیا جہاں عمران موجود تھا لیکن چند لمحوں بعد جب اس نے وہاں عمران کا کمرہ نمبر بتا کر اس سے بات کرنے کی کوشش کی تو اسے بتایا گیا کہ کمرہ لاک ہے اور مسٹر مائیکل کہیں گئے ہوئے ہیں تو اس نے منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... جولیا نے کہا تو دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔ گو اس نے نیا میک اپ اور نیا لباس پہن رکھا تھا لیکن مخصوص قدوقامت کی وجہ سے جولیا پہچان گئی کہ یہ صفدر ہے۔

"مس جولیا۔ عمران صاحب سے بات کر لی ہو گی آپ نے۔ وہ وہاں ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران اپنے کمرے میں موجود نہیں ہے۔ کمرہ لاکڈ ہے"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر اب کیا پروگرام ہے۔ بہرحال ہمیں جانا تو کارکا ہی ہے"...... صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ لیکن اب یہ معلوم کرنا ہو گا کہ ہم کس ذریعے سے کارکا جائیں گے۔ ہوائی جہاز سے یا کسی اسٹیمر سے جانا پڑے گا"...... جولیا نے کہا۔

"میں معلوم کرتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور اس نے اٹھ کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس پلیز"...... رسیور اٹھتے ہی دوسری طرف سے ہوٹل کی استقبالیہ لڑکی کی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے کارکا فلائٹس جاتی ہیں یا کسی اور ذریعے سے جایا جاتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کارکا چونکہ یہاں سے بے حد قریب ہے اس لئے فلائٹس وہاں نہیں جاتیں البتہ اسٹیمر سروس موجود ہے۔ ہر دو گھنٹے بعد اسٹیمر جاتا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"یہ اسٹیمر کتنی دیر بعد وہاں پہنچا دیتا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"صرف دو گھنٹوں کا سفر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... صفدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر ایک ایک کر کے باقی ممبرز بھی وہاں پہنچ گئے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ساحل پر پہنچ جانا چاہئے اور جو اسٹیمر بھی روانگی کے لئے تیار ہو اس میں سوار ہو جانا چاہئے تاکہ ہم جلد از جلد کارکا پہنچ سکیں۔ یہاں وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"۔ جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اوکے۔ پھر ایک ایک کر کے ہوٹل سے باہر نکلو اور علیحدہ علیحدہ گھاٹ پر پہنچ جاؤ"...... جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب گھاٹ پر پہنچ چکے تھے۔ وہاں پہنچ کر

انہیں معلوم ہوا کہ ایک اسٹیمر روانگی کے لئے تیار ہے اور اس میں سیٹیں بھی موجود ہیں تو صفدر نے سیٹیں بک کرا لیں اور سب اسٹیمر میں سوار ہو گئے۔ اسٹیمر کافی بڑا تھا اور اس میں انتہائی آرام دہ سیٹیں تھیں اس لئے انہیں یقین تھا کہ دو گھنٹوں کے اس بحری سفر میں انہیں کوئی تکلیف نہ ہو گی اور پھر ہوا بھی ایسے ہی۔ دو گھنٹے کے سفر کے بعد اسٹیمر کارکا پہنچ چکا تھا۔ اسٹیمر میں تقریباً ہر ملک کے سیاح موجود تھے اس لئے وہ سب سیاحوں کے ساتھ ہی اسٹیمر سے اتر کر گھاٹ پر پہنچے اور تھوڑی دیر بعد وہ گھاٹ کی دوسری طرف موجود سڑک پر پہنچ چکے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھتے اچانک پولیس کی دو گاڑیاں ان کے قریب آ کر رکیں اور دوسرے لمحے ان میں سے آٹھ مسلح پولیس آفیسروں نے نکل کر انہیں گھیر لیا۔

"آپ کو ہمارے ساتھ پولیس ہیڈ کوارٹر جانا ہو گا"...... ایک پولیس آفیسر نے آگے بڑھ کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ وجہ"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وجہ آپ کو وہیں جا کر بتائی جائے گی اور اگر آپ نے انکار کیا تو آپ کو گرفتار کر کے بھی لے جایا جا سکتا ہے۔ چلیں بیٹھیں گاڑیوں میں"...... آفیسر کا لہجہ اور تلخ ہو گیا تھا۔

"آؤ ساتھیو۔ پولیس والوں کو شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہے"۔ جولیا نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر وہ بڑی سی پولیس دین میں بیٹھ گئی

اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔ اس پولیس دین میں دو مسلح افراد بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے جبکہ آفیسر آگے ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ گیا۔ باقی پولیس والے دوسری گاڑی میں سوار ہو گئے اور دونوں گاڑیاں خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگیں۔

"آخر ہوا کیا ہے۔ کچھ تو پتہ چلے"...... اس بار صفدر نے اندر بیٹھے ہوئے پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش بیٹھو"...... اس پولیس آفیسر نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو جارج۔ خود ہی پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچ کر سب کچھ معلوم ہو جائے گا"...... جولیا نے صفدر سے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ان سب کے ذہنوں میں بہرحال یہ سوال موجود تھا کہ پولیس انہیں ہیڈ کوارٹر کیوں لے جا رہی ہے۔ ان پر کیا شک ہوا ہے جبکہ یہاں کاغذات وغیرہ کی چیکنگ کا بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے اور پھر وہ یہاں پہنچے بھی ابھی تھے۔ یہ بھی نہ کہا جا سکتا تھا کہ شیڈاگ والوں نے پولیس کے ذریعے یہ کارروائی کی ہے کیونکہ وہ نئے میک اپ اور نئے لباس میں تھے اور پھر یوگان سے نہیں بلکہ آستان سے آ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دونوں گاڑیاں واقعی ایک بڑی عمارت میں داخل ہو گئیں جس کے باہر پولیس ہیڈ کوارٹر کا بورڈ موجود تھا اور ساتھ ہی جگہ جگہ پولیس والے نظر آ رہے تھے۔ گاڑیوں سے نکال کر انہیں ایک بڑے ہال نما کمرے میں لے جایا گیا اور پھر ان کی بڑے

ماہرانہ انداز میں تلاشی لی گئی لیکن ظاہر ہے ان کے پاس اسلحہ نہ تھا۔ اسی لمحے ہال کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر پولیس آفیسر اندر داخل ہوا اس کے کاندھوں پر موجود سٹارز بتا رہے تھے کہ وہ پولیس کمشنر ہے یا اس کا اسسٹنٹ ہے۔ ویسے بھی اسے دیکھ کر ہال کمرے میں موجود پولیس آفیسر اٹین شن ہو گئے تھے۔

"ان کی تلاشی لی تھی مارٹن"...... آنے والے نے ایک پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ کچھ برآمد نہیں ہوا"...... مارٹن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ان کے میک چیک کرو"...... پولیس آفیسر نے کہا۔

"کیا ہم پوچھ سکتے ہیں آفیسر کہ ہمیں یہاں کیوں لایا گیا ہے"۔ جولیا نے اس پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی نہیں۔ لیکن بعد میں آپ کو سب کچھ بتا دیا جائے گا"۔ اس پولیس آفیسر نے کرخت لہجے میں جواب دیا۔

"کیا یہاں سیاحوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہوتا ہے"...... تنویر نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"پلیز آپ غصے میں نہ آئیں ورنہ نقصان آپ کا ہی ہو گا۔ یہاں پولیس کے پاس اس قدر وسیع اختیارات ہیں کہ آپ کو اگر گولی بھی مار دی جائے تب بھی کسی نے ہم سے کچھ نہیں پوچھنا۔ میرا وعدہ کہ اگر آپ لوگ ہمارے مطلوبہ آدمی ثابت نہ ہوئے تو ہم آپ سے

معافی بھی مانگیں گے اور اگر آپ چاہیں گے تو آپ کو اس کا ہرجانہ بھی ادا کر دیا جائے گا"...... پولیس آفیسر نے سرد لہجے میں کہا۔ مارٹن اس دوران باہر چلا گیا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پیچھے دو پولیس آفیسرز ایک ٹرالی دھکیلتے ہوئے لے آئے جس پر ایک انتہائی جدید ساخت کا میک اپ واشر موجود تھا۔

"اگر آپ لوگ غلط نہیں ہیں تو آپ یقیناً ہم سے تعاون کریں گے"...... پولیس آفیسر نے جولیا اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ جس طرح چاہیں اطمینان کر لیں"...... جولیا نے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ انہوں نے میک اپ کے لئے جو میٹریل استعمال کیا ہے وہ کسی بھی میک اپ واشر سے صاف نہیں ہو سکتا۔ اسے صرف سادہ پانی ہی صاف کر سکتا ہے اور پھر واقعی ایسا ہی ہوا اور ایک ایک کر کے ان سب کے چہرے چیک کئے گئے لیکن کسی کے چہرے پر بھی میک اپ ظاہر نہ ہوا۔

"کیا آپ لوگ آستان سے آئے ہیں"...... پولیس آفیسر نے جولیا سے پوچھا۔

"جی ہاں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم معذرت خواہ ہیں۔ ہمیں غلط فہمی ہو گئی تھی۔ دراصل آپ لوگوں کے قد وقامت ہمیں بتائے گئے تھے اور تعداد بتائی گئی تھی اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ آپ انتہائی خطرناک لوگ ہیں

اور آستان میں آپ نے کوئی بڑی واردات کی ہے اور یہ بھی بتایا گیا
تھا کہ آپ چونکہ میک اپ کے ماہر ہیں اس لئے آپ کسی بھی حلیئے
میں ہو سکتے ہیں"...... اس بڑے آفیسر نے اس بار مسکراتے ہوئے
کہا۔

"کس نے آپ کو یہ اطلاع دی ہے"...... جولیا نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"آستان کے پولیس کمشنر نے۔ میں یہاں کارکا کا پولیس کمشنر
ہوں۔ میرا نام رابرٹ ہے"...... پولیس آفیسر نے جواب دیا۔

"ہمارے قدوقامت اور تعداد کے مطابق تو اور بھی گروپ آتے
جاتے رہتے ہوں گے کیا آپ سب کو اسی طرح چیک کریں گے"۔
جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ جس اسٹیمر سے آپ آئے ہیں اس اسٹیمر کے بارے میں
بتایا گیا تھا۔ بہرحال آپ لوگ جا سکتے ہیں۔ اس تکلیف کے لئے میں
معذرت خواہ ہوں۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو آپ کلیم داخل کرا دیں
آپ کو باقاعدہ ہرجانہ ادا کر دیا جائے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"شکریہ۔ ہمیں کوئی ہرجانہ نہیں چاہئے۔ آپ کی معذرت ہی
کافی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"آپ نے کہاں جانا ہے۔ میں آپ کو وہاں پہنچا دیتا ہوں"۔
پولیس آفیسر نے کہا۔

"ظاہر ہے ہم کسی ہوٹل میں ہی ٹھہریں گے۔ آپ یہ بتا دیں کہ

یہاں کا سب سے اچھا ہوٹل کون سا ہے"...... جولیا نے اس بار
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہوٹل گرانڈ یہاں کا سب سے مشہور اور اچھا ہوٹل ہے۔ لیکن
مہنگا ہے"...... پولیس آفیسر نے دوستانہ لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ہوٹل اچھا ہونا چاہئے۔ بس"...... جولیا نے
کہا۔

"تو آیئے۔ پہلے ایک پیگ پی لیجئے پھر میں آپ کو کاروں میں وہاں
پہنچا دیتا ہوں بلکہ میں ہوٹل گرانڈ کے مینجر کو بھی کہہ دوں گا کہ وہ
آپ سے رعایت کر دے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"شکریہ۔ ہم بہرحال فوری یہاں سے جانا چاہتے ہیں۔ آپ تکلیف
نہ کریں۔ ہم ٹیکسیوں میں چلے جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"اوکے۔ جیسے آپ کی مرضی"...... رابرٹ نے کہا اور پھر مارٹن
کی طرف مڑ گیا۔

"انہیں ہیڈ کوارٹر سے باہر چھوڑ آؤ"...... رابرٹ نے مارٹن سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... مارٹن نے کہا۔

"آیئے سر"...... مارٹن نے اس بار بڑے نرم لہجے میں جولیا اور
اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ
پولیس ہیڈ کوارٹر سے باہر پہنچ چکے تھے۔

"ہمارے متعلق اطلاع کس نے دی ہو گی"...... تنویر نے باہر آ

کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بڑی سیدھی سی بات ہے کہ ہمارا طیارہ کارکا نہیں پہنچا ہو گا تو انہوں نے معلوم کیا ہو گا تو انہیں پتہ چل گیا ہو گا کہ ہم کارکا کی بجائے آسثان میں اتر گئے ہیں تو وہاں ہماری تلاش کی گئی ہو گی اور انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم ہوٹل میں گئے ہیں وہاں چیکنگ ہوئی ہو گی تو ہم غائب ہوں گے۔چونکہ اسٹیمر سے ہی وہاں سے کارکا آیا جا سکتا تھا اس لئے وہ گھاٹ پر پہنچ گئے لیکن ان کے وہاں پہنچنے تک اسٹیمر روانہ ہو چکا تھا۔ وہاں انہوں نے ہمارے حلیئے بتا کر معلومات حاصل کی ہوں گی لیکن انہیں بتایا گیا ہو گا کہ ایسے حلیوں اور لباسوں والے افراد اسٹیمر پر روانہ نہیں ہوئے تو وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ ہم نے میک اپ کر لئے ہیں اور لباس بھی تبدیل کر لئے ہیں اس لئے انہوں نے وہاں سے یہاں پولیس کو ہمارے قدوقامت اور تعداد کے بارے میں اطلاع دی ہو گی"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہاں کی اور آسثان کی پولیس ان کے انڈر کام کر رہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ ظاہر ہے۔ ویسے یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے پولیس کو اس لئے استعمال کیا ہو کہ ہم کوئی حرکت نہ کریں۔ یہ تو ہمارے میک اپ چیک نہیں ہو سکے ورنہ تو لامحالہ ہم پکڑے گئے تھے"۔جولیا نے جواب دیا۔

" مس جولیا ہماری نگرانی اب بھی ہو رہی ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ سب پولیس ہیڈ کوارٹر سے نکل کر پیدل ہی چل رہے تھے کیونکہ انہیں ابھی تک کوئی خالی ٹیکسی نہ ملی تھی۔

" کون۔ پولیس والے کر رہے ہیں"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" نہیں چار عام سے آدمی ہیں لیکن ان کا انداز بے حد ماہرانہ ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہمیں براہ راست عمران کے پاس نہیں جانا چاہئے"...... جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑا سا آگے جانے کے بعد جب انہیں ایک چار منزلہ ہوٹل نظر آیا جس کے باہر لگی ہوٹل کا بورڈ موجود تھا تو وہ اس ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک کمرے میں اکٹھے موجود تھے۔

" یہاں سے فون کیا جائے"...... جولیا نے کہا اور ابھی اس نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے کمرے میں ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی بجلی کی سی تیزی سے دروازہ بند ہو گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے ان کے ذہن اس طرح بند ہو گئے جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح جولیا کے ذہن میں بھی روشنی چمکی اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی

پھیلتی چلی گئی۔جولیا کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور پھر جیسے ہی اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا۔اس نے دیکھا کہ وہ ہوٹل کے کمرے کی بجائے ایک کافی بڑے ہال نما کمرے میں کرسی پر رسی سے بندھی ہوئی بیٹھی ہے۔اس نے گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی بھی اس کی طرح کرسیوں پر رسیوں سے بندھے ہوئے موجود تھے اور وہ سب ہوش میں آنے کے عمل سے گزر رہے تھے۔ہال کمرے میں کوئی آدمی موجود نہیں تھا اور ہال کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔

"ہم کہاں پہنچ گئے ہیں"...... صفدر نے ہوش میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"شیڈاگ کی قید میں ہی ہوں گے اور کہاں ہو سکتے ہیں"۔جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن اس کے ہاتھ علیحدہ رسی سے بندھے ہوئے تھے اور جسم کے گرد علیحدہ رسی بندھی ہوئی تھی جس کی گانٹھ ظاہر ہے کہ کرسی کی پشت کی دوسری طرف ہو گی جبکہ ہاتھ اندر تھے۔اس لئے سوائے پیروں کے جن کا زور لگا کر وہ رسی ڈھیلی کرے اور کوئی طریقہ ان سے آزادی کا نہ تھا۔

"عمران صاحب نے جس طرح بلیڈز اپنے ناخنوں میں فٹ کرائے ہوئے ہیں اگر ہم بھی کرا لیتے تو اس وقت کام آتے"۔اچانک صالحہ کی آواز سنائی دی۔

"پوری ٹیم نے بلیڈز لگوائے تھے لیکن ہم ان کے عادی نہیں ہو

سکے اس لئے اتروا دیئے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"مس جولیا۔میں نے ہاتھ تو کھول لئے ہیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ اچھا۔کس طرح"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"گانٹھ میری انگلیوں میں آگئی تھی"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"تم نے وہ کڑا کیوں اتار دیا ہے جس میں بلیڈ تھے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ایک بار ایک آدمی غلطی سے مارا گیا تھا حالانکہ اسے زندہ پکڑنا ضروری تھا لیکن بازو کے جھٹکے سے غلط وقت پر بلیڈز نکل آئے تھے اور میں نے اس آدمی کی گردن پر وار کیا تھا کہ وہ بے ہوش ہو جائے لیکن اس کی گردن ہی کٹ گئی تھی اور اس کے مر جانے سے خاصا مسئلہ پیدا ہو گیا تھا اس لئے میں نے اسے اتار دیا تھا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا البتہ اس دوران وہ بازو رسیوں کی سائیڈوں سے نکال کر انہیں کرسی کی پشت پر لے گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے جسم کے گرد رسیاں ڈھیلی پڑ گئیں لیکن اس لمحے دروازے کے باہر قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے بازو اٹھا کر واپس اپنی سائیڈوں میں رکھ لئے۔اس کے ساتھ ہی دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو لحیم شحیم آدمی اندر داخل ہوئے۔ان میں سے ایک کے دونوں کانوں میں سونے کی بالیاں تھیں جبکہ

دوسرے کے صرف ایک کان میں بالی تھی۔ البتہ جولیا اور اس کے ساتھی انہیں دیکھ کر حیرت سے چونک پڑے کیونکہ وہ دونوں ایسی یونیفارم پہنے ہوئے تھے جیسے ہوٹل کے ویٹر اور سپروائزر پہنتے ہیں اور ان دونوں کے سینوں پر سپروائزر کے بیج بھی تھے لیکن ان کا جسمانی ڈیل ڈول اور ان کے چہرے بتا رہے تھے کہ ان کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے۔

"تمہیں ہوش آگیا ہے دوستو۔ اب اپنے متعلق تفصیل بتا دو"۔ آنے والے نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ویسے ان کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا۔ وہ خالی ہاتھ تھے۔

"ہم سیاح ہیں لیکن تم لوگ کون ہو اور ہمیں یہاں کیوں باندھا گیا ہے"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور تم یہاں شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے آئے ہو اور اس وقت تم شیڈاگ کے ہی ایک اڈے میں موجود ہو اور یہ بھی سن لو کہ میرا نام ٹرنر ہے اور میں اس اڈے کا انچارج ہوں"...... اس آدمی نے اسی طرح مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔ شاید وہ بولتا ہی اس انداز میں تھا جیسے مقابل اس کے سامنے سرے سے کوئی اہمیت ہی نہ رکھتا ہو یا وہ اسے کسی قسم کی کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار ہی نہ ہو۔

"کیا یہ شیڈاگ کسی ہوٹل یا کلب کا نام ہے"۔ اس بار صفدر

نے کہا تو ٹرنر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم لوگوں نے اب چونکہ زندہ واپس نہیں جانا۔ اس لئے تمہیں بتا دینے میں اب کوئی ہرج نہیں ہے۔ تم اس وقت لارڈ کلب کے نیچے ایک تہہ خانے میں ہو اور لارڈ کلب شیڈاگ کا اڈہ ہے۔ اوپر کلب ہے اور ہم آٹھ آدمی اوپر سپروائزرز کے روپ میں رہتے ہیں لیکن لارڈ کلب کی حفاظت ہم آٹھ افراد کے ذمے ہے اور ہم آٹھ افراد ہزار آدمیوں کو بھی ختم کرنے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ ہمیں ٹارگٹس کہا جاتا ہے اور میں چیف ٹارگٹ ہوں۔ تمہارے بارے میں اطلاعات ملی تھیں کہ تم کارکا آ رہے ہو لیکن پھر تمہارا طیارہ آستان اتر گیا۔ پھر تم اسٹیمر سے یہاں پہنچے۔ ہم نے پولیس کے ذریعے چیکنگ کرائی لیکن تم اوکے ثابت ہوئے لیکن تمہارے قدوقامت اور تمہاری تعداد وہی تھی۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ تمہیں یہاں لایا جائے اور پھر تمہاری ہڈیاں توڑ کر تم سے اصلیت اگلوائی جائے۔ چنانچہ لکی ہوٹل میں تمہیں بے ہوش کیا گیا اور پھر یہاں پہنچا دیا گیا اور میں اپنے ساتھی نمبر ٹو ٹارگٹ کے ساتھ یہاں آگیا ہوں۔ اب تم بتاؤ گے کہ تمہارے اور ساتھی کہاں ہیں"...... ٹرنر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اور ساتھی سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ ہم پانچ ہی آستان سے آئے ہیں اور یہ بھی سن لو کہ ہمارا کوئی تعلق کسی پاکیشیا وغیرہ سے نہیں ہے۔ پولیس نے ہمارے میک اپ چیک کر لئے ہیں۔ ہم

واقعی سیاح ہیں تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اگر ہمیں غلط فہمی ہوئی ہے تو پھر تمہیں زندہ رکھنا حماقت ہے۔ اوکے"...... ٹرنر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ جیکب۔ ہمارا کام ختم ہو گیا ہے۔ اب صرف گن برداروں کا کام رہ گیا ہے"...... ٹرنر نے دروازے کے قریب رک کر اپنے ساتھی سے کہا اور پھر اس طرح جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے توقع ہو کہ یہ لوگ ابھی بول پڑیں گے لیکن جولیا سمیت سب خاموش رہے تو ٹرنر ایک جھٹکے سے مڑا اور تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے پیچھے جیکب بھی باہر چلا گیا۔ پھر دروازہ بند ہوتے ہی کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے دونوں بازو دوبارہ رسیوں سے باہر نکالے اور پھر برق رفتاری سے اس نے اپنے جسم کے گرد موجود رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ رسیوں سے آزاد ہوتے ہی وہ کرسی سے اٹھا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے دروازے کو اندر سے بند کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور پھر اس نے سب سے پہلے جولیا کی کرسی کے عقب میں پہنچ کر رسی کی گانٹھ کھولی اور رسیاں ہٹانا شروع کر دیں پھر جب جولیا اٹھ کھڑی ہوئی تو اس نے اس کے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھ بھی کھول دیئے۔ اس کے بعد جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں نے مل کر باقی تینوں کو بھی انتہائی برق رفتاری سے رسیوں کی گرفت سے آزاد کرا لیا۔

عمران آسٹن سے ملاقات کر کے جیسے ہی ہوٹل میں اپنے کمرے میں واپس پہنچا کمرے کا دروازہ کھلا اور جوانا اندر آ گیا۔

"کیا ہوا۔ کیا کسی نے مارا ہے اور تم اچھے شریف بچوں کی طرح روتے ہوئے شکایت لگانے آئے ہو"...... عمران نے جوانا کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ جوانا کا چہرہ واقعی رونے والا ہو رہا تھا۔

"ماسٹر۔ میں واقعی آپ سے شکایت لگانے ہی آیا ہوں اور شکایت بھی آپ کی ہی ہے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں انصاف کی تلاش کہ جس کے خلاف شکایت ہو اسے ہی جا کر شکایت کی جائے تاکہ وہ واقعی انصاف کر سکے۔ نہ کسی گواہ کی ضرورت اور نہ کسی وکیل کی"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور جوانا بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ماسٹر۔ شکایت یہ ہے کہ آپ نے یہاں آ کر مجھے کمرے میں بند

کر دیا ہے اور یہ میرے لئے زندگی کی سب سے بڑی سزا ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہارے کمرے کو باہر سے تالا لگا دیا گیا تھا"۔ عمران نے اسی طرح چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے واقعی بے پناہ حیرت ہو رہی ہو۔

"آپ کے کمرے کو تالا لگا ہوا تھا اس لئے ظاہر ہے میرے کمرے کو بھی تالا تھا"...... جوانا نے بڑے لطیف انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مطلب یہ کہ تم یہاں کی سیر کرنا چاہتے ہو تو جاؤ کرو۔ یہاں نائٹ کلب بھی ہیں اور ڈے کلب بھی۔ جوئے خانے بھی ہیں اور نیم عریاں لوگوں کے خصوصی پارک بھی"...... عمران نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ جوانا اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"چانگ بول رہا ہوں جناب۔ یوگان سے"...... دوسری طرف سے سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ چانگ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے ٹیم کے بارے میں"...... عمران نے پوچھا تو چانگ نے کوٹھی کے ملبے کے نیچے ٹیم کے ممبران کے دب جانے، پھر ہسپتال پہنچنے اور وہاں سے ایئرپورٹ جانے اور چارٹرڈ

طیارے سے کارکا روانہ ہونے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"یعنی اب ہنگاموں نے کارکا کا رخ کر لیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن اب میں نے ان کا رخ موڑ دیا ہے"...... چانگ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور چانگ نے جواب میں ایئرپورٹ پر شیڈاگ کے آدمیوں کے پہنچنے اور چارٹرڈ طیارے کے کارکا روانہ ہونے اور پھر کارکا میں اپنے آدمیوں کو ایئرپورٹ پر جانے کی کال تک کی تمام تفصیلی رپورٹ بتا دی۔

"چنانچہ میں نے طیارے میں فون کر کے انہیں بتا دیا اور انہیں کہہ دیا کہ وہ کارکا کی بجائے آستان چلے جائیں۔ چنانچہ طیارہ آستان چلا گیا۔ اب وہ آستان سے کارکا آئیں گے"...... چانگ نے کہا۔

"وہ کب آستان پہنچے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"تقریباً پانچ گھنٹے پہلے کی بات ہے"...... چانگ نے جواب دیا۔

"لیکن تم فون اب کر رہے ہو"...... عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

"میں نے بار بار فون کیا لیکن آپ کا کمرہ لاکڈ بتایا جاتا رہا"۔ چانگ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ آستان سے کارکا کا فاصلہ کتنا ہے"...... عمران نے اس

بار قدرے نرم لہجے میں پوچھا۔

"اسٹیمر سے سفر ممکن ہے اور اسٹیمر وہاں سے ہر ایک گھنٹے بعد چلتا ہے۔ اسٹیمر کا دو گھنٹوں کا فاصلہ ہے"...... چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہاں آستان پہنچ کر انہوں نے تم سے کوئی رابطہ کیا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں اور نہ میں وہاں رابطہ کر سکتا ہوں۔ بہرحال وہ کارکا ہی پہنچیں گے اور جناب ایک اور بات کا مجھے ابھی ابھی علم ہوا ہے کہ کارکا کا پولیس چیف کمشنر رابرٹ بھی شیڈاگ کا خاص آدمی ہے اور ایئرپورٹ پر بھی انہوں نے پولیس کے آدمی تعینات کئے تھے جو ٹیم کے ممبران کو اپنے ہیڈ کوارٹر لے جاتے اور پھر وہاں ان کی چیکنگ ہوتی اس لئے ہو سکتا ہے کہ اب بھی پولیس ہی انہیں چیک کرے"...... چانگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم فکر مت کرو۔ یہ لوگ پولیس کے بس کے نہیں ہیں۔ گڈ بائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہاں تو تم پھر کہاں سیر کرنے جا رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ماسٹر۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔ پھر چاہے کسی قبرستان میں ہی کیوں نہ پہنچ جائیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا"...... جوانا نے جواب

دیا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اوکے۔ پھر تیار ہو جاؤ ٹارگٹس ہٹ کرنے کے لئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ مجھے یہ ٹارگٹس بتا دیں پھر دیکھیں یہ کیسے ہٹ ہوتے ہیں"۔ جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹارگٹس کی تعداد آٹھ ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ انسان ہیں"۔ عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ وہی پیشہ ور قاتلوں جیسا کام کرنا ہو گا"۔ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تفصیل سن لو۔ میں نے ایک آدمی سے شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اور مجھے بتایا گیا ہے کہ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر یہاں سے کچھ فاصلے پر سمندر میں موجود ایک ٹاپو کے نیچے بنایا گیا ہے اور اس کی حفاظت انتہائی سختی سے کی جاتی ہے البتہ ایک آبدوز آنے جانے کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور اس آبدوز کے بغیر کوئی بھی اس ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکتا اور یہاں کارکا کے شمال مغرب میں ایک کلب ہے جس کا نام لارڈ کلب ہے یہ کلب شیڈاگ کا سب سے اہم اڈا ہے۔ اوپر تو عام سے بدمعاشوں کا اور زیر زمین دنیا کے افراد کا کلب ہے جبکہ اس کلب کے نیچے تہہ خانوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ یہ آبدوز سمندر کے اندر سے ہی

اس کلب کے نیچے پہنچتی ہے اور وہیں سے ہی واپس چلی جاتی ہے جبکہ ان تہہ خانوں میں جانے کا راستہ اس کلب میں صرف آٹھ آدمی جانتے ہیں جنہیں ٹارگٹس کہا جاتا ہے۔ یہ ٹارگٹس بظاہر سروائزروں کے روپ میں کلب میں گھومتے رہتے ہیں لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ مارشل آرٹ کے بہترین ماہر، بہترین نشانہ باز، انتہائی جی دار لڑاکے اور انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے اس کلب میں حفاظت کا کام صرف یہ لوگ کرتے ہیں ان کی پہچان یہ ہے کہ ان کے چیف ٹارگٹ کے دونوں کانوں میں سونے کی بالیاں ہیں اور باقی سات ٹارگٹس کے ایک ایک کان میں سونے کی بالی ہوتی ہے۔ یہ ہر مشکوک آدمی کو ایک لمحے میں غائب کر دیتے ہیں اور پھر اس کی لاش تک نہیں ملتی۔ میں نے تو یہ سوچا تھا کہ ٹیم کے ممبران آجائیں تو پھر سب مل کر وہاں ریڈ کریں اور وہاں سے آبدوز حاصل کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں لیکن اب چانگ کی کال آنے کے بعد ان کا فوری یہاں پہنچنے کا سکوپ ختم ہو گیا ہے۔ ظاہر ہے انہیں بتا دیا گیا ہو گا کہ کارکا میں ان کی نگرانی کا انتظام کیا گیا ہے اس لئے وہ اب ایک دو روز وہاں رہ کر ہی آئیں گے تاکہ نگرانی ختم ہو سکے اور یقیناً جولیا نے مجھے کال کیا ہو گا لیکن چونکہ میں اس آدمی سے معلومات حاصل کرنے گیا ہوا تھا اس لئے بات نہ ہو سکی ہو گی۔ اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ ان کے آنے سے پہلے ہی ہم دونوں مشن مکمل کر لیں"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ماسٹر۔ کیا یہ ضروری ہے کہ آبدوز اس وقت بھی وہاں موجود ہو گی"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں ہو گی تو اسے منگوایا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ٹیکسی میں بیٹھے لارڈ کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"جناب۔ آپ سیاح ہیں"...... اچانک ٹیکسی ڈرائیور نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو جناب۔ لارڈ کلب میں آپ کو انتہائی محتاط رہنا ہو گا میں آپ کی ہمدردی میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ وہاں کے اصول وضوابط انتہائی سخت ہیں۔ اگر وہاں آپ سے کوئی بھی لڑ پڑے تو آپ نے اس سے نہیں لڑنا کیونکہ لڑنے والے پھر دوبارہ نظر نہیں آتے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"ظاہر ہے مار کھانے کے بعد وہ دوبارہ وہاں کیوں جائے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی لاش بھی غائب کر دی جاتی ہے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا۔

"اوہ۔ لیکن ایسا کون کرتا ہے"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ٹیکسی ڈرائیور کی باتوں میں پوری دلچسپی لے رہا ہو۔

"جناب۔ وہاں کی حفاظت چند ایسے لوگ کرتے ہیں جن کے سامنے کوئی ایک لمحہ بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور پولیس تو ان کی اپنی زرخرید ہے اس لئے سرے سے پولیس وہاں داخل ہی نہیں ہوتی چاہے سینکڑوں لاشیں کیوں نہ گر جائیں"۔ ٹیکسی ڈرائیور اپنی کلاس کے مطابق خاصا باتونی ثابت ہو رہا تھا۔

"پھر تو وہاں کوئی بھی نہ جاتا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ وہاں تو زیادہ لوگ جاتے ہیں کیونکہ ایک تو وہاں ہر چیز ملتی ہے دوسرا وہاں کسی قسم کا کوئی جھگڑا نہیں ہوتا"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹیکسی لارڈ کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ میں جا کر رک گئی۔ عمران اور جوانا نیچے اترے۔ جوانا نے ٹیکسی ڈرائیور کو پیمنٹ کی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ ہوٹل کا رقبہ بے حد وسیع و عریض تھا لیکن عمارت ایک منزلہ تھی البتہ اس کا ہال کسی بڑے سے ہوٹل سے بھی بڑا تھا اور عمران نے دیکھا کہ اتنا بڑا وسیع ہال عورتوں اور مردوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جس میں زیادہ تعداد سیاحوں کی تھی البتہ وہاں زیر زمین دنیا کے افراد بھی خاصی تعداد میں نظر آ رہے تھے۔ ہال کے چاروں کونوں میں کاؤنٹر بنے ہوئے تھے اور ہر کاؤنٹر پر چار چار لڑکیاں تقریباً نہ ہونے کے برابر لباس پہنے موجود تھیں اور انتہائی تیزی سے سروس میں مصروف تھیں۔ ویٹرز بھی نیم عریاں

اور جوان لڑکیاں تھیں۔ ہال میں موجود افراد کھلے عام ان ویٹرسوں سے چھیڑ خانی کر رہے تھے لیکن ویٹرس کسی بات کا برا نہ منا رہی تھیں۔ وسیع و عریض ہال منشیات کے انتہائی غلیظ دھوئیں سے تقریباً بھرا ہوا تھا۔ وہاں ہر وہ حرکت انتہائی آزادی سے کی جا رہی تھی جس کا تصور شاید مشرقی ممالک میں کیا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ عمران کی تیز نظریں ہال میں گھومتے پھرتے سپروائزوں کو چیک کرنے میں مصروف تھیں لیکن وہاں موجود کسی بھی سپروائزر کے کان میں کوئی بالی نظر نہ آ رہی تھی۔

"آیئے جناب۔ میں آپ کی خالی میز تک رہنمائی کرتا ہوں"۔ اچانک ایک سپروائزر نے قریب آ کر کہا۔

"کیا اس ہال کے علاوہ اور ہال بھی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ادھر سپیشل ہال ہے"...... سپروائزر نے جواب دیا۔

"تو پھر وہاں چلو"...... عمران نے کہا تو سپروائزر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ انہیں ایک راہداری سے گزار کر ایک اور بڑے ہال میں لے آیا۔ یہ ہال گو خاصا بڑا تھا لیکن اس پہلے ہال سے بہرحال چھوٹا ہی تھا۔ یہاں زیر زمین افراد کی تعداد زیادہ تھی۔ سیاح عورتوں اور مردوں کی تعداد تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی۔ شاید یہاں کے ریٹس پہلے والے ہال سے بہت زیادہ تھے اس لئے سیاح ادھر کا رخ نہ کرتے تھے البتہ یہاں داخل ہوتے ہی عمران نے ایک بالی پہنے ہوئے آدمی کو دیکھ لیا تھا وہ انتہائی لحیم شحیم اور انتہائی ٹھوس جسم کا مالک تھا۔

اس نے بھی کلب کی یونیفارم پہن رکھی تھی جو جینز کی پتلون اور سرخ شرٹ پر مبنی تھی۔ اس کے سینے پر بھی سپروائزر کا بیج تھا اور وہ ایک بڑے کاؤنٹر کے ساتھ سینے پر ہاتھ باندھے خاموش کھڑا ہوا تھا لیکن عمران اور جوانا جیسے ہی اندر داخل ہوئے وہ انہیں دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ عمران ایک خالی میز کی طرف بڑھنے لگا۔ جوانا بھی اس کے پیچھے تھا اور پھر یہ دونوں وہاں جا کر بیٹھے ہی تھے کہ وہی لحیم شحیم آدمی تیزی سے چلتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔

"میں مداخلت کی معافی چاہتا ہوں۔ کیا آپ ماسٹر کلرز کے جوانا ہیں"...... اس آدمی نے جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مگر تم نے مجھے کیسے پہچان لیا"...... جوانا نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو اس وقت سے جانتا ہوں جب آپ ماسٹر کلرز میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ میں زرشاک ہوں گریٹ جونی کا بیٹا"۔ اس آدمی نے کہا تو جوانا بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم گریٹ جونی کے بیٹے ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ تو میرا استاد تھا۔ تم شاید چھوٹے تھے اس وقت۔ ویری گڈ۔ آؤ میں تمہیں اپنے ماسٹر سے ملواتا ہوں"...... جوانا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر۔ کیا مطلب"...... زرشاک نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ یہ ماسٹر ہیں مائیکل۔ اب میں ان کا باڈی گارڈ ہوں"۔ جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ جوانا نے واقعی عقلمندی کا ثبوت دیا تھا کہ عمران کا اصل نام نہ لیا تھا ورنہ عمران کو خطرہ تھا کہ کہیں جذبات میں آ کر وہ اس کا اصل نام ہی نہ بتا دے۔

"آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔ آئیے ادھر ایک ویری سپیشل ہال میں آ جائیے"...... زرشاک نے کہا۔

"تو کیا ایک ویری سپیشل ہال بھی ہے"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ آئیے"...... زرشاک نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر وہ زرشاک کی رہنمائی میں چلتے ہوئے ایک تیسرے ہال میں پہنچے۔ یہ پہلے دونوں ہالوں سے گو چھوٹا تھا لیکن اسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا اور یہاں البتہ بیٹھنے والوں میں ایسے سیاح تھے جو انتہائی معزز آدمی تھے۔ ان میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ لیکن یہاں کسی قسم کا کوئی ہنگامہ نہ تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر بنا ہوا تھا جس کے پیچھے دو نیم عریاں لڑکیاں موجود تھیں البتہ کاؤنٹر کے قریب ایک اور لحیم شحیم آدمی موجود تھا جس کے کان میں بھی بالی تھی۔ اس کے جسم پر یونیفارم تھی اور اس کے سینے پر بھی سپروائزر کا بیج لگا ہوا تھا۔

"آپ بیٹھیں۔ میں یونیفارم اتار کر آ رہا ہوں"...... زرشاک نے کہا اور پھر مڑ کر وہ اس سپروائزر کے پاس گیا۔ اس سے کچھ کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ایک راہداری میں گھستا چلا گیا۔ عمران جوانا کے

ساتھ ایک کونے میں بیٹھ گیا۔

"ماسٹر۔ یہ زرشاک بھی شاید ٹارگٹس میں شامل ہے"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس کی تمہارے ساتھ واقفیت سے میں فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ آبدوز یہاں موجود ہے یا نہیں اور اگر موجود نہیں ہے تو کب آئے گی"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ویٹرس نے انتہائی قیمتی شراب کی بوتلیں ان کی میز پر رکھیں۔

"سوری۔ ہم دونوں نے ڈاکٹر کے سامنے حلف اٹھایا ہوا ہے کہ ہم شراب نہیں پئیں گے کیونکہ شراب پیتے ہی ہمارے اندر وحشت جاگ اٹھتی ہے اس لئے جوس لے آؤ"...... عمران نے ویٹرس سے کہا تو ویٹرس انہیں اس طرح حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔ جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی شراب بھی چھوڑی جا سکتی ہے لیکن بہرحال وہ بوتلیں ٹرے میں رکھے واپس چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد زرشاک عام لباس میں وہاں آیا۔ اس دوران ویٹرس انہیں جوس کے بڑے ڈبے دے گئی تھی۔

"ارے کیا مطلب۔ جوس"...... زرشاک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اور ماسٹر دونوں نے شراب چھوڑ دی ہے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا تو زرشاک اس طرح آنکھیں پھاڑ کر جوانا کو

دیکھنے لگا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"شراب چھوڑ دی اور تم نے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"۔ زرشاک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"زرشاک یہ بتاؤ کہ تم نے کان میں بالی کیوں پہن رکھی ہے۔ کاؤنٹر کے قریب سپروائزر کے کان میں بھی بالی موجود ہے کیا یہ بھی یونیفارم کا حصہ ہے"...... عمران نے اچانک مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں"...... یہ ہمارے ایک خاص گروپ کی نشانی ہے"۔ زرشاک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ تو تم ٹارگٹس میں شامل ہو"۔ عمران نے کہا تو زرشاک بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ آپ کو کیسے یہ بات معلوم ہوئی۔ کس نے بتایا ہے آپ کو"...... زرشاک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ تمہارا تعلق شیڈاگ سے ہے اور لارڈ کلب شیڈاگ کا سب سے اہم اڈا ہے اور اس کے نیچے تہہ خانوں کا جال پھیلا ہوا ہے اور شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر جو ایک ٹاپو کے نیچے ہے وہاں سے آبدوز یہاں نیچے براہ راست آتی ہے"...... عمران نے کہا تو زرشاک بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے کے عضلات

اس طرح لرز رہے تھے جیسے وہ کسی خوفناک زلزلے کی زد میں آیا ہوا ہو۔ اس کی آنکھیں پھٹنے کے قریب ہو رہی تھیں۔

"ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ جوانا آئی ایم سوری۔ اب تمہارا ماسٹر یہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکتا البتہ تم جا سکتے ہو"۔ زرشاک نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کاؤنٹر کے قریب موجود ٹارگٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"ماسٹر"...... جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ اپنے استاد کے بیٹے پر رحم آ رہا ہے کیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں ماسٹر۔ آپ کے مقابل گریٹ جونی خود بھی ہوتا تو میں اسے زندہ نہ چھوڑتا۔ یہ تو بہرحال اس کا بیٹا ہے"...... جوانا نے جواب دیا اور اسی لمحے زرشاک اس دوسرے سپروائزر کے ساتھ ان کے قریب پہنچ گئے۔

"چلو اٹھو اور ہمارے ساتھ آؤ۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں اپنے چیف کے سامنے پیش کریں۔ یہ فیصلہ چیف کرے گا"۔ ساتھ آنے والے سپروائزر نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں مجبور ہوں جوانا۔ تمہارا ماسٹر ایسے راز سے واقف ہے جس کی سزا انتہائی بھیانک ہے"...... زرشاک نے معذرت آمیز لہجے میں جوانا سے مخاطب ہو کر کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم فکر مت کرو زرشاک۔ جو بھی ہو گا تمہارے سامنے ہی ہو گا۔

آؤ چلیں"...... جوانا نے کہا اور پھر وہ ان دونوں کے ساتھ چلتے ہوئے اس ہال سے نکلے اور ایک راہداری سے گزر کر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ کمرہ انتہائی شاندار انداز میں آفس کے طور پر سجایا ہوا تھا اور ایک بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ایک لحیم شحیم آدمی بیٹھا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے مندمل شدہ بے شمار نشانات تھے اور جسمانی طور پر وہ بے حد جاندار اور پھرتیلا نظر آ رہا تھا۔ اس کے دونوں کانوں میں بالیاں تھیں۔

"کیا ہوا۔ کون ہیں یہ"...... اس نے حیرت بھرے انداز میں عمران اور جوانا کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"چیف۔ یہ جوانا ایکریمیا کی سب سے خوفناک اور پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم ماسٹر کلرز کا رکن اور میرے باپ گریٹ جونی کا شاگرد ہے اور یہ اس کا ماسٹر ہے۔ جوانا اس ماسٹر کا باڈی گارڈ ہے۔ یہ دونوں کلب میں آئے تو میں نے جوانا کو پہچان لیا اور پھر میں ان دونوں کو سپیشل ہال میں لے آیا۔ پھر میں نے یونیفارم اتاری اور ان کے ساتھ جا بیٹھا تو اس ماسٹر نے جس کا نام مائیکل بتایا گیا ہے انتہائی حیرت انگیز باتیں شروع کر دیں"...... زرشاک نے تیز لہجے میں بولنا شروع کر دیا۔

"کیسی باتیں"...... اس چیف ٹارگٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو زرشاک نے وہ ساری باتیں بتا دیں جو عمران نے اس سے

کی تھیں۔ یہ سنتے ہی وہ چیف بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

" کیا مطلب۔ کون ہے یہ۔ اسے کیسے پتہ چل گیا"...... اس چیف کی آنکھوں میں غصے کی شدت سے جیسے شعلے بھڑکنے لگے۔

" اطمینان سے بیٹھ جاؤ چیف ٹارگٹ صاحب۔ بیٹھ جاؤ۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اطمینان سے خود بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ تمہیں جرأت کیسے ہوئی بغیر اجازت بیٹھنے کی"...... چیف نے یکلخت چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے جوانا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور چیف بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

" ماسٹر کے سامنے اونچی آواز میں بات کرنے والا دوسرا سانس نہیں لے سکتا۔ سمجھے۔ اس بار زرشاک کی وجہ سے میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ آئندہ ایسا کیا تو ریشہ ریشہ علیحدہ کر دوں گا"۔ جوانا نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

" تم۔ تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔ مجھ پر ٹرزر پر۔ چیف ٹارگٹ پر۔ اوہ۔ اوہ۔"...... اس چیف نے جس کا نام ٹرزر تھا ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے ابھی تک اس بات پر یقین نہ آ رہا ہو کہ اس پر بھی کوئی ہاتھ اٹھا سکتا ہے۔

" سنو ٹرزر۔ غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تم سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے وہ ہو جائیں پھر اس کے بعد تمہارا جو جی

چاہے کرتے رہنا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" زرشاک"...... ٹرزر نے عمران کی بات پر توجہ دینے کی بجائے کھولتے ہوئے لہجے میں زرشاک سے مخاطب ہو کر کہا

" یس چیف"...... زرشاک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اس کی بوٹیاں اڑا دو۔ یہ میرا حکم ہے"...... ٹرزر نے کہا۔

" ارے لڑنا ہے تو تم خود لڑو۔ اس بچے کو کیوں سامنے لا رہے ہو۔ تھپڑ تم نے کھایا ہے اور لڑا اس بچے کو رہے ہو۔ یہ بھینس جیسا جسم کیا دکھانے کے لئے پال رکھا ہے تم نے"...... جوانا نے مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا تو ٹرزر اس طرح اچھلا جیسے اس کے جسم میں لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ آ گیا ہو۔

" تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم ٹرزر کا مذاق اڑاؤ۔ ٹرزر کو چیلنج کرو۔ اب تمہاری ہڈیاں میں ہی توڑوں گا"...... ٹرزر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنا دایاں ہاتھ جھٹکا تو عمران اور جوانا ان دونوں کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے ان کی ناک سے کوئی چیز ٹکرائی ہو اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کے ذہن یکلخت گہری تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

جولیا اور اس کے ساتھی ابھی رسیوں سے آزاد ہوئے ہی تھے کہ اچانک کمرے کے دروازے کے باہر قدموں کی آواز سنائی دی تو صفدر نے تیزی سے آگے بڑھ کر دروازے کی چٹخنی آہستہ سے اتار دی اور پھر وہ سب دروازے کی سائیڈوں میں دیواروں کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہوگئے۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو آدمی ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ صفدر اور تنویر ان پر بھوکے چیتوں کی طرح جھپٹ پڑے۔ دوسرے لمحے ان دونوں کے حلق سے چیخیں نکلیں اور وہ چیختے ہوئے اچھل کر سامنے کرسیوں سے ٹکرا کر نیچے گرے ان دونوں کی مشین گنیں اب صفدر اور تنویر کے ہاتھوں میں تھیں اور دوسرے لمحے کمرہ مشین گنوں کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ تنویر نے مشین گن ہاتھ میں آتے ہی ٹریگر دبا دیا تھا۔

"اوہ۔ یہ کیا کیا تم نے۔ ہم ان سے پوچھ گچھ کرتے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چھوڑو اس پوچھ گچھ کو۔ آؤ"...... تنویر نے کہا اور پھر مشین گن پکڑے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس دروازے سے باہر نکل گیا۔ ظاہر ہے اب اس کے ساتھیوں کو بھی اس کی پیروی کرنی تھی۔ صفدر بھی مشین گن پکڑے اس کے ساتھ تھا جبکہ باقی ساتھی ان کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔ وہ سب خالی ہاتھ تھے اور پھر اس راہداری کا اختتام ایک بڑے کمرے میں ہوا جہاں چھ مسلح افراد موجود تھے۔ وہ حیرت بھری نظروں سے دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے اور انہیں سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آنے والے کون ہیں کیونکہ یہ بات تو ان کے تصور میں بھی نہ ہو سکتی تھی کہ بندھے ہوئے بھی رہا ہو سکتے ہیں اور ان کی اسی حیرت سے تنویر نے فائدہ اٹھایا۔ دروازے میں داخل ہوتے ہی اس نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کمرے میں موجود چھ کے چھ مسلح افراد چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ تنویر نے اس وقت تک ٹریگر سے ہاتھ نہ ہٹایا تھا جب تک کہ تڑپنے والے ساکت نہ ہو گئے۔

"آؤ"...... ان سب کے ساکت ہوتے ہی تنویر نے ٹریگر سے انگلی ہٹاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ان لاشوں کو پھلانگتے ہوئے کمرے کی دوسری دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اب باقی ساتھیوں نے لاشوں کے ساتھ پڑی ہوئی مشین گنیں اٹھائی تھیں۔

دروازے کی دوسری طرف ایک بار پھر راہداری تھی ابھی وہ راہداری کے درمیان پہنچے ہی تھے کہ یکلخت سرر کی آواز کے ساتھ ان کے سامنے زمین سے چھت تک ٹھوس دیوار آ گئی۔ اس کے ساتھ ہی ان کے عقب میں بھی ایسا ہی ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی سنبھلتا اچانک چھت سے دودھیا رنگ کا دھواں بند جگہ میں پھیلتا چلا گیا۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں نے بے اختیار اپنے سانس روک لئے لیکن یہ گیس اس قدر تیز اور طاقتور تھی کہ ان کی یہ کوشش رائیگاں چلی گئی اور وہ سب ٹیڑھے میڑھے ہو کر زمین پر گرتے چلے گئے اور ان کے ذہن تاریک پڑتے چلے گئے۔

ٹرنر اپنے آفس کی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے دو ٹارگٹ مؤدبانہ انداز میں کھڑے تھے۔ ٹرنر نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ ٹرنر کالنگ ۔ اوور"...... ٹرنر نے تیز لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ۔ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک سخت سی آواز سنائی دی ۔

" سر چیف سے بات کرائیں ۔ اوور"...... ٹرنر نے کہا۔

" یس جم اسکاٹ بول رہا ہوں ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

"چیف۔ میں لارڈز کلب سے چیف ٹارگٹ بول رہا ہوں۔ ہمیں یوگان سے اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ ایک چارٹرڈ طیارے سے کارکا پہنچ رہے ہیں۔ میں نے پولیس چیف کو حکم دے دیا ہے کہ وہ ایئرپورٹ پر پولیس کارروائی کے تحت ان لوگوں کو لے جائے اور پھر انہیں ہلاک کر دے لیکن ان کا طیارہ کارکا کی بجائے آسٹان جزیرے پر اتر گیا جس پر میں نے پولیس چیف کو گھاٹ پر تعینات کر دیا۔ وہاں مطلوبہ تعداد اور قدوقامت کے حامل پانچ افراد کا گروپ چیک کیا گیا ہے جن میں دو عورتیں تھیں۔ پولیس انہیں پولیس ہیڈ کوارٹر لے گئی۔ وہاں ان کی تلاشی لی گئی۔ ان کے میک اپ چیک کئے گئے لیکن ان کے میک اپ صاف نہ ہو سکے اور مجبوراً انہیں رہا کر دیا گیا۔ مجھے اطلاع ملی تو میں نے حکم دے دیا کہ انہیں اغوا کر کے لارڈ کلب کے بلیک روم میں پہنچا دیا جائے۔ میں خود ان کو چیک کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ انہیں وہاں پہنچا دیا گیا اور کرسیوں پر رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ میں وہاں گیا اور ان سے بات چیت کی لیکن مجھے احساس ہوا کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو ہمیں مطلوب تھے اس لئے میں واپس آفس آ گیا اور میں نے کلنگ سیکشن کو حکم دے دیا کہ انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے اور ان کی لاشیں گٹروں میں پھینک دی جائیں لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ وہ سب انتہائی حیرت انگیز طور پر رہا ہو گئے ہیں اور انہوں نے کلنگ سیکشن کے تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے تو میں چونک پڑا۔ میں نے ان کو سپیشل راہداری

میں پابند کر کے بے ہوش کر دیا اور پھر انہیں زیرو روم میں دیوار کے ساتھ فولادی راڈز میں جکڑ دیا گیا ہے۔ میں ابھی ان سے پوچھ گچھ کے لئے جانے ہی والا تھا کہ میرے دو ٹارگٹس دو آدمیوں سمیت میرے آفس میں آئے۔ ان میں سے ایک ایکریمی نیگرو تھا جس کا نام جوانا بتایا گیا تھا اور وہ ایکریمیا کی مشہور زمانہ پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم ماسٹر کلرز کا رکن تھا۔ اس کے ساتھ ایک ایکریمی نوجوان تھا جسے وہ ماسٹر کہہ رہا تھا۔ انہوں نے میرے ایک ٹارگٹ سے شیڈاگ کے بارے میں اور شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ایسی باتیں کیں جیسے وہ اس بارے میں سب کچھ جانتے ہوں۔ چنانچہ انہیں میرے آفس لایا گیا۔ میں نے ان سے باتیں کیں تو مجھے بھی وہ مشکوک لگے چنانچہ میں نے انہیں بے ہوش کر دیا اور انہیں زیرو روم میں پہنچا دیا۔ اس ماسٹر کلرز والے نیگرو کے سلسلے میں جب میں نے عالمی سطح کی ایک معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی سے معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ آدمی جس کا نام جوانا ہے۔ پاکیشیا کے ایک انتہائی خطرناک ایجنٹ علی عمران کا ساتھی ہے اور یہ علی عمران کو ماسٹر کہتا ہے جس کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ یہ دونوں بھی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ اب یہ سب زیرو روم میں راڈز میں جکڑے ہوئے اور بے ہوش موجود ہیں۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کی ہے کہ کیا آپ ان سے پوچھ گچھ کرنا چاہیں گے یا انہیں ہلاک کر دیا جائے۔ اوور"۔ ٹرنر نے مؤدبانہ لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"علی عمران تمہارے قابو میں آ چکا ہے۔ اوور"...... جم اسکاٹ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یس چیف۔ اوور"...... ٹرنر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ سنو۔ یہ سب انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں اور یہ شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے مشن پر نکلے ہوئے ہیں۔ تم ایک لمحہ ضائع کئے بغیر انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ یہ میرا حکم ہے۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"...... ٹرنر نے کہا۔

"ان کی ہلاکت کے بعد تم نے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دینی ہیں اور سنو۔ ان سے لڑنے کی حماقت نہ کرنا۔ یہ انتہائی خطرناک لڑاکے ہیں ایسا نہ ہو کہ تم اور تمہارے ٹارگٹس ان سے شکست کھا جائیں۔ تم بس بندھے ہوئے اور بے ہوشی کی حالت میں ہی ان کا خاتمہ کر دو۔ اٹ از مائی آرڈر۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ لیکن جم اسکاٹ کی بات سن کر ٹرنر اور سامنے کھڑے ہوئے دونوں ٹارگٹس کے چہرے غصے کی شدت سے بھڑکنے لگ گئے تھے کیونکہ جم اسکاٹ نے لڑائی میں ان کی شکست کی بات کی تھی۔ حالانکہ ان ٹارگٹس کے متعلق پوری دنیا جانتی تھی کہ لڑائی میں ٹارگٹس اور خاص طور پر چیف ٹارگٹ ناقابل تسخیر ہے۔ آج تک دنیا کا بڑے سے بڑا لڑاکا بھی ان کے سامنے چند لمحے نہیں ٹھہر سکا تھا۔ اس کے باوجود سر چیف انہیں کہہ رہا تھا کہ وہ انہیں

شکست دے دیں گے لیکن ظاہر ہے کہ وہ سر چیف کو کچھ نہ کہہ سکتے تھے اس لئے غصہ آ جانے کے باوجود وہ صرف ہونٹ بھینچ کر ہی رہ گئے۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"...... ٹرنر نے کہا۔

"یہ کام فوری ہونا چاہئے کیونکہ آج ہی سب میرین کلب پہنچنے والی ہے۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ ان کا سب میرین سے کیا تعلق۔ اوور"...... ٹرنر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ان لوگوں کو نہیں جانتے۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ ایشیائی سیکشن کی مادام شیری اور اس کا گروپ اور ایشیائی سیکشن کا ایکشن گروپ پاکیشیا میں ان کے ہاتھوں ہی ہلاک ہو چکا ہے۔ انہوں نے ہی کارمن میں سابقہ سر چیف لارڈ لارجنٹ کو بھی ہلاک کیا ہے اور پھر یوگان میں بھی انہوں نے لبری اور اس کے گروپ کو پے در پے شکست دے دی ہے اس لئے اگر انہیں بے ہوش اور بندھی ہوئی حالت میں گولیوں سے نہ اڑایا گیا تو یہ لوگ تم سب کو ہلاک کر کے سب میرین پر قبضہ کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا تو ایک بار پھر ٹرنر اور اس کے سامنے کھڑے دونوں ٹارگٹس کے چہرے غصے سے بگڑ گئے۔

"یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

اوور"۔ ٹرنر نے بڑی مشکل سے اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

"ان کو ہلاک کر کے اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں جلانے کے بعد مجھے فوراً اطلاع دینی ہے تاکہ مجھے اطمینان ہو سکے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... ٹرنر نے جواب دیا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"نانسنس۔ چیف ہمیں نکما اور بزدل سمجھ رہا ہے اس کا خیال ہے کہ یہ مچھر ہمیں لڑائی میں شکست دے سکتے ہیں ویری سیڈ"...... ٹرنر نے ہونٹ چباتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ ہم سب کی توہین ہے کہ ہم بے ہوش اور بندھے ہوئے آدمیوں کو خوف کے مارے ہلاک کر دیں۔ یہ بزدلی ہے"۔ ایک ٹارگٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ ایسا نہیں ہوگا۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ چیف کو کچھ دیر بعد ہی اطلاع دے دوں گا کہ ہم نے انہیں بے ہوش اور بندھے ہوئے عالم میں ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں جلا دی ہیں اور اس طرح چیف مطمئن ہو جائے گا اور اس کے بعد ہم اپنے ہاتھوں سے ان کی ہڈیاں توڑنے میں آزاد ہو جائیں گے اور ان میں دو لڑکیاں ہیں وہ خاصی جاندار ہیں اس لئے انہیں ہلاک نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ ہمارے لئے ریزرو رہیں

گی"...... ٹرنر نے شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو دونوں ٹارگٹس کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ٹرنر نے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ فریکونسی اس پر پہلے ہی ایڈجسٹ تھی۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹرنر کالنگ۔ اوور"...... ٹرنر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ شیڈاگ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"سر چیف سے بات کرائیں۔ اوور"...... ٹرنر نے کہا۔

"یس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جم اسکاٹ کی تیز اور اشتیاق بھری آواز سنائی دی۔

"چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ ان سات افراد کو بے ہوشی اور بندھی ہوئی حالت میں ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی لاشوں کو برقی بھٹی میں جلا کر راکھ کر دیا گیا ہے۔ اوور"۔ ٹرنر نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"کیا وہ علی عمران بھی ہلاک ہو گیا ہے۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے پوچھا۔

"یس چیف۔ وہ بھی اور اس کا ساتھی نیگرو بھی۔ دو عورتیں اور ان کے تین ساتھی مرد بھی۔ سب راڈز میں جکڑے ہوئے اور بے

ہوش تھے۔ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے ان پر مشین گن کا برسٹ مارا اور پھر میرے سامنے ان کی لاشوں کو جلا کر راکھ بنا دیا گیا۔ اوور"۔ ٹرنر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اب میں مطمئن ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹرنر نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے اٹھا کر اس نے میز کی دراز میں رکھا اور دراز بند کر کے خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ ساتھیو!۔ اب اپنے ہاتھوں سے ان کی ہڈیاں توڑیں"۔ ٹرنر نے کہا اور اس کے دونوں ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسرت کی لہریں سی دوڑنے لگ گئیں۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو چند لمحوں تک اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں وہ منظر کسی فلم کی طرح گھوم گیا جب وہ جوانا کے ساتھ ٹرنر کے آفس میں تھا اور جوانا نے ٹرنر کے چہرے پر تھپڑ مار دیا تھا اور پھر ٹرنر نے ہاتھ جھٹکا تھا اور اسے یوں محسوس ہوا تھا کہ اس کی ناک سے کوئی چیز ٹکرائی تھی۔ اب ہوش میں آنے کے بعد اسے احساس ہو گیا تھا کہ ٹرنر نے کیا کیا تھا کیونکہ اس کی ناک میں ابھی تک گلے سڑے پیاز جیسی ناگوار بو کا احساس موجود تھا اور یہ بو بتا رہی تھی کہ ٹرنر کی آستین میں ٹاسک رکھے ہوئے تھے یہ مخصوص ربڑ کے بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے غبارے سے ہوتے ہیں جن میں ٹاسکورم گیس بھری ہوئی تھی۔ یہ ربڑ معمولی سے ٹکراؤ سے پھٹ جاتا ہے اور گیس نکل پڑتی ہے البتہ انہیں نشانے پر پھینکنا خاصا مہارت طلب ہوتا ہے اور یہ مہارت بہرحال ٹرنر کو حاصل تھی کیونکہ اس

نے جیسے ہی بازو جھٹکا تھا عمران اور جوانا دونوں کی ناک سے ٹاسک
ٹکرائے تھے۔ ٹرنر کا نشانہ غلط ثابت نہ ہوا تھا اور یہ اس کی مہارت کا
ثبوت تھا۔ عمران نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھا
اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل
گیا کیونکہ اس کے ساتھ ہی نہ صرف جوانا بلکہ جولیا اور اس کے ساتھی
بھی سنگی دیوار سے نکلنے والے فولادی راڈز میں جکڑے ہوئے موجود
تھے۔ گو جولیا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر میک اپ تھے لیکن
بہرحال عمران کے لئے ان کو پہچاننا مشکل نہ تھا۔ راڈز گردن کے
گرد، پیٹ کے گرد اور پنڈلیوں کے گرد تھے اور ان کی گرفت اس قدر
سخت تھی کہ سوائے سر ہلانے کے عمران اپنے جسم کے کسی اور حصے
کو حرکت نہ دے سکتا تھا۔

"یہ جولیا اور اس کے ساتھی بجائے میرے پاس ہوٹل پہنچنے کے
یہاں پہنچ گئے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے
ساتھ ساتھ اس کی نظریں ماحول کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ یہ
ایک کافی بڑا ہال تھا جس کی ایک دیوار کے ساتھ وہ لوگ موجود تھے
جبکہ سائیڈ کی دیوار کے ساتھ دس کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ باقی پورا
ہال خالی تھا۔ عمران نے راڈز کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ راڈز دیوار
سے نکل کر اس کے جسم کے گرد گھوم کر واپس دیوار میں غائب ہو
رہے تھے۔ عمران نے اپنے جسم کو زور سے آگے کی طرف سے جھٹکا دیا
لیکن اسے فوراً ہی احساس ہو گیا کہ راڈز نہ صرف بے حد مضبوط ہیں

بلکہ وہ انتہائی مضبوطی سے دیوار میں نصب بھی ہیں۔ ابھی عمران
سوچ ہی رہا تھا کہ ان راڈز کو کھولنے کا کیا طریقہ کار ہو سکتا ہے کہ
یکلخت ہال کے سامنے کی دیوار میں موجود فولادی دروازہ کھلا اور
عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ دروازے سے
اندر داخل ہونے والا ٹرنر تھا۔ چیف ٹارگٹ۔ لیکن اب اس کے جسم
پر ہاف آستین کی بنیان اور نیچے جینز کی تنگ پتلون تھی اور پیروں میں
فل بوٹ تھے۔ اس کے پیچھے سات لحیم شحیم آدمی اندر داخل ہوئے جن
میں زرشاک بھی تھا اور ان سب کے کانوں میں بالیاں تھیں اور وہ
سب کلب کی یونیفارم کی بجائے ہاف شرٹ کی بنیانوں اور تنگ
پتلونوں میں ملبوس تھے۔

"اوہ۔ تمہیں ہوش آ گیا علی عمران۔ خود بخود کیسے"...... ٹرنر نے
عمران کو ہوش میں دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران۔ کیا مطلب۔ بے ہوش میں ہوا تھا اور یادداشت
تمہاری غائب ہو گئی ہے۔ میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا تو ٹرنر بے اختیار کھل کر ہنس پڑا۔

"جوانا کی وجہ سے تم پہچان لئے گئے ہو۔ کیونکہ جوانا تمہیں ماسٹر
کہتا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ جوانا آج کل پاکیشیا کے مشہور
سیکرٹ ایجنٹ علی عمران کا ساتھی ہے اور اسے ماسٹر کہتا ہے اس لئے
تمہارا اصل نام علی عمران ہے اور تم پاکیشیائی ہو اور اب یہ بھی
ثابت ہو گیا ہے کہ یہ دوسرا گروپ بھی پاکیشیائی ہے اور یہ بھی

تمہارے ساتھی ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ شیڈاگ ہیڈ کوارٹر کے
مطابق تم ہلاک ہو چکے ہو اور تمہاری لاشیں برقی بھٹی میں جل کر
راکھ ہو چکی ہیں"...... ٹرنر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے بے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹرنر نے
بڑے صاف انداز میں جم اسکاٹ کو کال کر کے اسے علی عمران اور
اس کے ساتھیوں کے متعلق بتانے اور پھر ٹار گٹس کی توہین کرنے
کی تمام تفصیل بتا دی۔

"پھر میں نے فیصلہ کر لیا کہ ہم تمہیں گولی مار کر ہلاک کرنے کی
بجائے تمہاری ہڈیاں اپنے ہاتھوں سے توڑ کر تمہیں ہلاک کریں گے۔
ہیڈ کوارٹر کو تمہاری ہلاکت چاہئے اور وہ ہو جائے گی اس لئے میں نے
ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دے دی ہے کہ تمہیں ہلاک کر کے تمہاری
لاشیں برقی بھٹی میں جلا کر راکھ کر دی گئی ہیں"...... ٹرنر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"جم اسکاٹ تو ایشیائی ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے۔ کیا تمہارا تعلق
ایشیائی ہیڈ کوارٹر سے ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہمارا تعلق شیڈاگ کے مین ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ مین
ہیڈ کوارٹر کا سر چیف لارڈ لارجنٹ ہلاک ہو گیا ہے اس لئے اب جم
اسکاٹ نے اس کی جگہ لے لی ہے۔ ایشیائی ہیڈ کوارٹر کا انچارج اب
لیری ہے جس کے آدمیوں سے بھی تمہارے ساتھی زندہ بچ کر نکل

آنے میں کامیاب ہو گئے ہیں"...... ٹرنر نے جواب دیا۔ وہ ہال کے
درمیان میں کھڑا عمران سے باتیں کر رہا تھا جبکہ باقی سات ٹار گٹس
اس کے پیچھے قطار بنائے خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

"یہ تمہارے ہاتھ کیسے لگ گئے ہیں"...... عمران نے جولیا اور
اس کے ساتھیوں کی طرف سر کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"یہ واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ یہاں کا پولیس چیف بھی
شیڈاگ کا آدمی ہے اس لئے جب ان کا طیارہ کارکا میں اترنے کی
بجائے آستان چلا گیا تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ اب اسٹیمر سے
یہاں پہنچیں گے اس لئے پولیس نے گھاٹ کی ناکہ بندی کر دی اور
پھر تعداد اور قدوقامت کی بنا پر پولیس ان سے مشکوک ہو کر انہیں
پولیس ہیڈ کوارٹر لے گئی لیکن ان کے میک اپ صاف نہ ہو سکے تو
انہیں چھوڑ دیا گیا لیکن مجھے جب اطلاع ملی تو میں نے انہیں خود
چیک کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ میرے آدمی انہیں بے ہوش کر کے
یہاں لے آئے اور پھر انہیں رسیوں سے باندھ دیا گیا میں نے ان
سے بات چیت کی اور بات چیت سے مجھے احساس ہوا کہ یہ وہ لوگ
نہیں ہیں۔ اس لئے میں اپنے آفس میں آ گیا اور میں نے کلنگ سیکشن
کو انہیں گولیوں سے ہلاک کرنے کا حکم دے دیا کیونکہ ٹار گٹس نے
عہد کر رکھا ہے کہ وہ انسانوں کو اسلحہ سے نہیں بلکہ ہاتھوں سے ہی
ہلاک کریں گے لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ یہ لوگ کسی پراسرار
طریقے سے رسیوں کی گرفت سے نہ صرف آزاد ہو چکے ہیں بلکہ انہوں

نے کلنگ سیکشن کے سب افراد کو بھی ہلاک کر دیا ہے جس پر ایک مخصوص راہداری میں انہیں گھیر کر بے ہوش کیا گیا اور پھر یہاں لا کر باندھ دیا گیا اور میں ان کے بندھنے کی اطلاع سن کر اٹھنے ہی والا تھا کہ زرشاک اور اس کا ساتھی تمہیں اور اس نیگرو کو ساتھ لے کر آفس میں آگئے اور پھر وہاں تمہارے ساتھی نے مجھے تھپڑ مار کر اور تم نے توہین آمیز لہجے میں بات کر کے اپنی موت مقدر کر دی۔ چنانچہ میں نے ٹاسک کے ذریعے تم دونوں کو بے ہوش کیا اور پھر میرے حکم پر تم دونوں کو یہاں پہنچا دیا گیا۔ اس کے بعد میں نے معلومات حاصل کیں اور اس طرح تمہارے متعلق معلوم ہوا۔ سر چیف سے بات ہوئی جس کی تفصیل میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں"۔ ٹرنر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہارا سر چیف ہمیں آخر فوری طور پر ہلاک کرنے پر کیوں بضد تھا"...... عمران نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"یہاں سے ہیڈ کوارٹر کو اسلحہ ایک مخصوص سب میرین کے ذریعے جاتا ہے اور یہ سب میرین ہفتے میں دو مرتبہ ہیڈ کوارٹر سے یہاں کلب میں آتی ہے اور آج اس کی آمد کا دن ہے اس لئے سر چیف تمہیں ہر صورت میں ہلاک کرانا چاہتا تھا۔ اسے خطرہ تھا کہ تم اس سب میرین پر قبضہ کر کے کہیں ہیڈ کوارٹر نہ پہنچ جاؤ۔ حالانکہ ٹار گنس کی موجودگی میں ایسا ناممکن ہے لیکن بہرحال سر چیف واقعی تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے بے حد خوفزدہ ہے"...... ٹرنر

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ آبدوز کیا اس ہال میں پہنچتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس ہال سے متعلقہ ایک اور ہال ہے۔ وہاں سمندر کے اندر تک دیوار ہے سب میرین اس ہال میں پہنچتی ہے۔ اس لئے اسے سب میرین ہال کہا جاتا ہے"...... ٹرنر نے جواب دیا۔

"کس وقت پہنچتی ہے"۔ عمران نے کہا تو ٹرنر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم اس لئے پوچھ رہے ہو کہ تم چاہتے ہو کہ اس پر قبضہ کر لو۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ ایسا ممکن نہیں ہے۔ اس وقت یہاں ہم آٹھ ٹار گنس موجود ہیں اگر ہم میں سے ایک بھی یہاں ہوتا تو بھی ایسا ممکن نہ ہو سکتا تھا۔ بہرحال اس کے آنے میں ابھی چار گھنٹے دیر ہے"...... ٹرنر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب تم بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسے آبدوز کی آمد کا سن کر بے حد اطمینان ہوا تھا کہ وہ صحیح وقت پر یہاں پہنچ گیا ہے۔

"چاہنا کیا ہے۔ تمہارے اس نیگرو ساتھی نے میرے چہرے پر تھپڑ مارا ہے اور تمہیں چیف خطرناک کہتا ہے اس لئے تمہاری اور تمہارے اس ساتھی کی موت تو میرے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے باقی رہے تمہارے دوسرے ساتھی۔ تو ان میں سے دونوں عورتیں زندہ رہیں گی۔ یہ ہم ٹار گنس کے لئے ریزرو ہو جائیں گی اور باقی تینوں ساتھیوں کو میرے تین ٹار گنس ختم کر دیں گے اور اس کے بعد تم

سب کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دی جائیں گی"...... ٹرنر نے بڑے ٹھنڈے اور اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"عورتوں کی بات آخر میں۔ اس لئے کہ تم نے اب تک جس طرح کا رویہ اپنایا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم واقعی بہادر اور جی دار لڑاکا ہو اس لئے اگر ہم سب ختم ہو گئے تو پھر تم ان عورتوں کے ساتھ جو چاہے سلوک کرنا۔ لیکن فی الحال ان کے بارے میں بات نہ کرو۔ کیونکہ اس بات کے بعد تمہارا زیادہ دیر زندہ رہنا ناممکن ہو جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی اچھے لڑاکا ہو"...... ٹرنر نے غور سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے میں تو انتہائی مرنجاں مرنج سا آدمی ہوں البتہ یہ دونوں عورتیں بڑی لڑاکی ہیں۔ ہر وقت لڑتی رہتی ہیں اس لئے تم ایسا کرو کہ میرے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ اور پھر پہلے ان دونوں عورتوں سے ہی لڑ لو"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ بزدل کہیں کا۔ اپنی بجائے عورتوں کو آگے کر رہا ہے"۔ ٹرنر نے انتہائی حقارت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فرش پر اس طرح تھوک دیا جیسے فرش کی بجائے عمران کے چہرے پر تھوک رہا ہو۔ اس کے اس انداز سے عمران کا خون بے اختیار کھول اٹھا۔ حالانکہ عمران بے حد ٹھنڈے دل و دماغ کا مالک تھا لیکن ٹرنر کا یہ انداز ایسا تھا کہ اسے بھی غصہ آگیا تھا۔

"اوکے۔ تم نے اس انداز میں بات کر کے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی موت مقدر کر لی ہے۔ میرے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ اور پھر مجھے کھول دو اور پھر تم اور تمہارے سات ٹارگٹس سامنے آجاؤ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ٹرنر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے عمران نے انتہائی بچکانہ بات کی ہو۔

"تم سب سے لڑو گے۔ تم۔ ہونہہ۔ تم واقعی چھوٹے سے بچے ہو۔ بہرحال تمہاری خواہش پوری ہو جائے گی۔ میں تمہیں اور تمہارے اس نیگرو ساتھی کو کھول دیتا ہوں اور پھر میں تم دونوں سے بیک وقت لڑوں گا"...... ٹرنر نے کہا۔

"باس۔ اس جوانا سے مجھے لڑنے کی اجازت دیں"...... اچانک پیچھے کھڑے ہوئے زرشاک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس نے میرے منہ پر تھپڑ مارا ہے۔ اس لئے اسکی موت میرے ہی ہاتھوں ہو گی۔ تم البتہ اس نیگرو اور باقی لوگوں کو ہوش میں لے آؤ تاکہ یہ بھی اس جوانا اور علی عمران کی ہڈیاں ٹوٹنے کا نظارہ کر سکیں"۔ ٹرنر نے مڑ کر جواب دیا اور زرشاک نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے پتلون کی جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کا دہانہ راڈز میں جکڑے ہوئے جوانا کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور پھر وہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ سب کی

ناک سے شیشی لگانے کے بعد اس نے شیشی کا ڈھکن بند کیا اور اسے ایک طرف کونے میں اچھال دیا۔ چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے جوانا اور جولیا سمیت سب ساتھی ہوش میں آگئے۔

"یہ ہم کہاں ہیں"...... جولیا نے ہوش میں آتے ہی ایکریمی لہجے میں کہا۔

"اب یہ ثبوت مل گیا ہے کہ تم سب پاکیشیائی ایجنٹ ہو اور تمہیں اس لئے ہوش میں لایا گیا ہے کہ تم اس علی عمران اور جوانا دونوں کو مرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو"...... ٹرنر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اور جوانا کا نام سن کر سب نے گردنیں گھمائیں۔

"میں تم سب کا ہوٹل میں انتظار کرتا رہا اور تم یہاں پہنچ گئے"۔ عمران ان سے مخاطب ہو کر ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اچانک راہ جاتے آپس میں مل گئے ہوں۔

"زرشاک۔ اس نیگرو جوانا اور علی عمران کو کھول دو اور تم سب ادھر کرسیوں پر بیٹھ کر تماشہ دیکھو"...... اس سے پہلے کہ جولیا اور اس کے ساتھی عمران کی بات کا جواب دیتے ٹرنر نے زرشاک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... زرشاک نے کہا اور تیزی سے دروازے کے ساتھ دیوار پر لگے ہوئے سوئچ پینل کی طرف بڑھ گیا جبکہ باقی ٹارگٹس سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسیوں کی طرف بڑھ گئے۔

"ماسٹر۔ اس سے مجھے لڑنے دیں"...... جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوچ لو۔ یہ چیف ٹارگٹ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ماسٹر۔ اسی لئے تو میں بھی اسے چیف ٹارگٹ بنانا چاہتا ہوں کہ بڑا عرصہ ہو گیا ہے مجھے لڑائی لڑے ہوئے"۔ جوانا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اکیلے مجھ سے لڑو گے۔ ہونہہ نانسنس۔ تم پیشہ ور قاتل ہو۔ بس ٹریگر دبایا اور آدمی مار دیا۔ تمہیں کیا معلوم کہ لڑائی کیا ہوتی ہے"...... ٹرنر نے جوانا کی بات سن کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے زرشاک نے سوئچ بورڈ پر موجود دو بٹن پریس کئے تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی عمران اور جوانا کے جسموں کے گرد فولادی راڈز کھل کر دیوار میں غائب ہو گئے اور وہ دونوں ہی تیزی سے دو قدم آگے بڑھ کر کھڑے ہو گئے۔

"اپنے آپ کو اچھی طرح سیٹ کر لو تاکہ تمہیں بعد میں یہ شکایت نہ ہو کہ تم بندھے رہے ہو اور بے ہوش رہے ہو اس لئے پوری طرح سنبھل نہ سکے تھے"...... ٹرنر نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم نے بتایا ہے کہ آبدوز چار گھنٹوں بعد یہاں پہنچے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پاس چار گھنٹے موجود ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تمہارے پاس چند منٹ ہیں کیونکہ چند منٹوں بعد تمہاری

گردنیں ٹوٹ چکی ہوں گی"...... ٹرزر نے جواب دیا۔

"ماسٹر۔ اس بڑبولے کی زبان بند کرنے کی مجھے اجازت دیں"۔ جوانا نے کہا۔

"او کے۔ چلو تم ہی اس کی زبان بند کر دو۔ لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے دیر لگائی تو تمہاری زبان مجھے بند کرنا ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا اور ٹرزر کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا جبکہ عمران تیزی سے سائیڈ پر ہو گیا۔

"تم مجھ سے لڑو گے۔ تم"...... ٹرزر نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ پہلے وار تم کرو۔ آؤ تاکہ زرشاک بھی دیکھ لے کہ اس کے باپ کا شاگرد آج بھی اسی طرح ہے جس طرح اس کی زندگی میں تھا"...... جوانا نے کہا۔

"مجھے تمہاری موت پر ہمیشہ افسوس رہے گا جوانا کیونکہ چیف سے لڑنا تمہارا تو کیا کسی کے بس کا روگ نہیں ہے"...... سوئچ بورڈ کے قریب کھڑے زرشاک نے کہا۔

"تم مجھ سے لڑنے سے گریز کر رہے ہو۔ ٹھیک ہے میں نے کہا تھا کہ تم بزدل ہو"۔ ٹرزر نے ایک بار پھر پہلے کی طرح تحقیر آمیز لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ اسکا فقرہ مکمل ہوتا جوانا دھاڑا۔

"تمہاری یہ جرأت کہ تم ماسٹر کو بزدل کہو"...... جوانا نے یکلخت دھاڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت ٹرزر پر چھلانگ

لگا دی لیکن ٹرزر بجلی کی سی تیزی سے نہ صرف ہٹ گیا بلکہ اس کی گھومتی ہوئی لات حملہ کرتے ہوئے جوانا کے پہلو پر پڑی اور جوانا بے اختیار دوڑتا ہوا کئی قدم آگے چلا گیا۔ جہاں زرشاک سوئچ بورڈ کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ جوانا چند قدم آگے بڑھ کر رکا اور پھر ابھی وہ تیزی سے پلٹنے ہی لگا تھا کہ ٹرزر نے اس پر چھلانگ لگا دی اور عمران کے چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ ٹرزر کے جسم میں واقعی بجلیاں بھری ہوئی تھیں۔ دوسرے لمحے مڑتا ہوا جوانا ٹرزر کی زور دار ٹکر کھا کر گھومتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے فرش پر گرا تو ٹرزر ہوا میں اچھلا اور دوسرے لمحے اس کے دونوں پیر جوانا کے سر کے دونوں اطراف کو انتہائی خطرناک انداز میں رگڑتے ہوئے گزر گئے۔ یہ رگڑ اس قدر خوفناک تھی کہ دونوں اطراف کی کھال پھٹ گئی تھی اور خون رسنے لگا تھا۔

"اٹھو۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"...... ٹرزر نے تیزی سے سائیڈ پر ہو کر رکتے ہوئے طنزیہ لہجے میں فرش پر پڑے ہوئے جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور جوانا بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھا کر اٹھا لیکن اٹھتے ہوئے اس کا بھاری بھرکم جسم واقعی اس قدر تیزی سے ہوا میں ہی گھوما کہ ٹرزر بھی اس کا اندازہ نہ لگا سکا اور جوانا کی دونوں جڑی ہوئی ٹانگیں پوری قوت سے ٹرزر کے پہلو میں پڑیں اور ٹرزر یکلخت چیختا ہوا اچھل کر اس دیوار سے جا ٹکرایا جس پر سوئچ بورڈ تھا لیکن دیوار سے ٹکرا کر وہ کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح واپس آیا اور ضرب لگا

کر لڑکھڑاتا ہوا جوانا ابھی پوری طرح سنبھل ہی نہ سکا تھا کہ ٹرنر کا واپس آتا ہوا جسم پوری قوت سے جوانا سے ٹکرایا اور جوانا بھی چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ جوانا کے نیچے گرتے ہی ٹرنر نے اس پر چھلانگ لگائی اور جوانا کے دونوں گھٹنے بے اختیار اوپر کو اٹھے لیکن ٹرنر جو اس پر چھلانگ لگا چکا تھا یکلخت ہوا میں ہی اوپر کو اٹھتا چلا گیا اور پھر اس کا جسم جوانا کے مڑے ہوئے گھٹنوں کو کراس کر کے پلک جھپکنے میں اس کے سینے اور پیٹ پر گرا اور اس کے ساتھ ہی ٹرنر قلابازی کھا کر جوانا کے سر کے عقب میں کھڑا ہو چکا تھا جبکہ جوانا کا جسم ٹرنر کے جڑے ہوئے گھٹنوں کی خوفناک ضرب کھا کر یکلخت اس طرح تڑنے مڑنے لگا جیسے مومی کاغذ کے بنے ہوئے انسان کو حدت دی جائے تو بری طرح تڑنے مڑنے لگ جاتا ہے۔ پھر اس سے پہلے کہ جوانا سنبھلتا ٹرنر یکلخت ایک بار پھر اچھلا اور اس کے دونوں پیر فل اور بھاری بوٹوں سمیت پوری قوت سے جوانا کے چہرے پر پڑے اور ٹرنر ایک بار پھر چھلانگ لگا کر سائیڈ پر جا کھڑا ہوا۔ جوانا کی ناک اور منہ سے بے اختیار خون نکلنے لگا اس کے چہرے کی کھال پھٹ گئی تھی۔

"جوانا۔ کافی اٹھک بیٹھک کر لی ہے اس ٹرنر نے ...... اچانک عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے جوانا واقعی اب تک ٹرنر کو اٹھک بیٹھک کرنے کا خود موقع دے رہا تھا۔ عمران نے یہ بات اس لئے کی تھی کہ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے اس وقت جوانا پر طنز نہ کیا تو

جوانا نفسیاتی طور پر مزید ڈیپریس ہو جائے گا اور اس کے مار کھانے کے یقینی چانس سامنے آ جائیں گے کیونکہ عمران نے دیکھ لیا تھا کہ ٹرنر واقعی بے حد پھرتیلا بھی تھا اور مارشل آرٹ میں بھی ماہر تھا اور عمران کی اس بات کا اثر واقعی جوانا پر بے حد مثبت ہوا۔ اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے ٹرنر یکلخت چیختا ہوا اچھل کر اس دیوار سے سر کے بل جا ٹکرایا جس کے ساتھ عمران اور اس کے ساتھی جکڑے ہوئے تھے۔ اس بار بھی ٹرنر کا جسم کسی گیند کی طرح واپس آیا لیکن اس بار جوانا سنبھلا ہوا تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے دونوں ہاتھ کھول کر پوری قوت سے چلائے اور ٹرنر کے حلق سے پہلی بار انتہائی کربناک چیخ نکلی کیونکہ جس طرح جوانا کے سر کی دونوں سائیڈوں پر بوٹوں کی رگڑ سے زخم آئے تھے اس طرح ٹرنر کے سر کی دونوں سائیڈوں پر جوانا کے خوفناک تھپڑ پڑے تھے۔ لیکن ٹرنر نے دونوں ٹانگیں آگے کو چلائیں اور جوانا کی ناف پر زوردار ضرب لگائی اور جوانا بے اختیار پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اسی لمحے ٹرنر کا جسم کسی لٹو کی طرح گھوما اور اس کی گھومتی ہوئی لات جوانا کی ٹانگوں پر پڑی اور جوانا اچھل کر نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی ٹرنر نے یکلخت قلابازی کھائی اور اس کا جسم گھوم کر نیچے گر کر اٹھتے ہوئے جوانا کے جسم سے پوری قوت سے ٹکرایا اور جوانا کا جسم ایک دھماکے سے واپس نیچے گرا اور ٹرنر نے اچھل کر کروٹ بدلنی چاہی لیکن اس بار ٹرنر کی شامت آ گئی۔ جوانا کے دونوں ہاتھ ایک بار پھر گھومے اور ٹرنر کا

کروٹ بدلتا ہوا جسم اس کے بازوؤں میں جکڑا گیا۔ ٹرنر نے پوری قوت سے سر کی ٹکر جوانا کو مارنا چاہی لیکن جوانا کا جسم بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور پھر اس کا جسم ٹرنر کی ٹانگوں اور کولہے پر آپڑا جبکہ ٹرنر کا اوپر والا جسم جوانا کے بازوؤں میں جکڑا ہوا اوپر کو اٹھتا چلا گیا اور پلک جھپکنے میں جوانا کا جسم تیزی سے گھومتا ہوا پیچھے کی طرف ہٹا اور ٹرنر کا اوپر والا جسم اس کے اس طرح گھومنے سے اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ جوانا نے واقعی انتہائی ماہرانہ انداز میں ٹرنر کو بیک کراس میں پھنسا دیا تھا اور اب اس ٹرنر کا اس ٹریپ سے نکل جانا تقریباً ناممکن تھا کہ اچانک ٹرنر کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور وہ جوانا سمیت گھوم گیا۔ اس طرح گھومنے سے جوانا کا اس کی ٹانگوں پر موجود دباؤ یکلخت نرم ہوا تو ٹرنر کا اوپر کو اٹھتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے مزید اوپر کو اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم سائیڈ سے ہوتا ہوا دوسری طرف نکل گیا اور دوسرے لمحے ٹرنر اچھل کر نہ صرف کھڑا ہو گیا بلکہ گھومتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ جبکہ جوانا اوندھے منہ نیچے گرا لیکن دوسرے لمحے جوانا نے الٹی قلابازی کھائی اور اس کا بھاری جسم قوس کی طرح گھومتا ہوا پوری قوت سے ٹرنر کے جسم سے جا ٹکرایا اور ٹرنر ایک بار پھر چیختا ہوا دھماکے سے فرش پر گرا تو جوانا اچھل کر سائیڈ پر جا کھڑا ہوا۔ عمران اور ٹرنر کے ساتھی انتہائی حیرت سے یہ خوفناک لڑائی دیکھ رہے تھے۔ خاص طور پر ٹرنر کے ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات موجود تھے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق تو ٹرنر

ناقابل تسخیر تھا لیکن جوانا اس کا مقابلہ کر رہا تھا۔ ٹرنر نے بھی نیچے گرتے ہی الٹی قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب ان دونوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔

"تم تو واقعی اچھے لڑاکا ہو۔ بہرحال اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ ٹرنر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح جوانا کی طرف دوڑنے لگا جیسے جنگلی بھینسا ٹکر مارنے کے لئے مقابل کی طرف دوڑتا ہے اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ ٹرنر کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ زیبرا کراس استعمال کرنا چاہتا ہے جبکہ جوانا جس انداز میں کھڑا تھا اس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ یہ سمجھ رہا ہے کہ ٹرنر اچانک قریب آکر گھوم جائے گا اور ٹاپ کراس مارنے کی کوشش کرے گا۔ اگر جوانا کا آئیڈیا غلط نکلا تو جوانا مار کھا جائے گا اور پھر وہی ہوا۔ دوڑتا ہوا ٹرنر یکلخت بجلی کی سی تیزی سے اس طرح زمین کی طرف جھکا جیسے اچانک ٹھوکر لگنے سے آدمی نیچے گرتا ہے اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا کچھ سمجھتا ٹرنر کا جسم ہوا میں گھوما اور اس کے ساتھ ہی اس کی دونوں ٹانگیں جوانا کی گردن کے گرد قینچی کی طرح پڑیں اور اس کے ساتھ ہی ٹرنر کا جسم ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھا اور جوانا کی عقبی طرف مڑ جانے لگا ہی تھی کہ جوانا کے دونوں بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور اس کے ساتھ ہی ٹرنر کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ جوانا نے اس کے دونوں پہلوؤں پر انتہائی خوفناک کراٹے کا وار کیا تھا جس سے ٹرنر کی کئی پسلیاں دب

گئی تھیں لیکن اس کے باوجود ٹرنر نے اپنا داؤ نہ چھوڑا اور جیسے ہی ضرب لگا کر جوانا کے ہاتھ واپس ہوئے ٹرنر کا جسم ایک بار پھر انتہائی تیزی سے اوپر کو اٹھا۔ اگر اس کا جسم جوانا کے عقب میں پہنچ جاتا تو جوانا کی گردن کو ٹوٹنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہ بچا سکتی تھی اور شاید جوانا کو بھی اس بات کا علم تھا اس لئے جیسے ہی ٹرنر کا جسم اوپر کو اٹھا جوانا یکلخت ہتھیلیوں کے بل نہ صرف زمین پر بیٹھا بلکہ اس نے اپنے جسم کو انتہائی زوردار انداز میں آگے کی طرف جھٹکا اور اس کے بیک وقت ان دونوں حرکتوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ ٹرنر کو اپنے آپ کو سنبھالنے کے لئے بے اختیار دونوں ہاتھ جوانا کے کاندھوں پر رکھنے پڑے اور پھر یہیں ٹرنر مار کھا گیا۔ جیسے ہی اس کے دونوں ہاتھ جوانا کے کاندھوں پر پڑے جوانا کسی سپرنگ کی طرح اچھلا اور دوسرے لمحے وہ کسی توپ کے گولے کی طرح سامنے والی دیوار سے جا ٹکرایا۔ جوانا نے یہ ایکشن اس قدر پھرتی اور تیز رفتاری سے کیا تھا کہ ٹرنر سنبھل نہ سکا۔ اس کی دونوں ٹانگیں جوانا کی گردن کے گرد تھیں اور اس کا پورا جسم گھوم کر جوانا کے سر کے اوپر کمان کی طرح ٹیڑھا ہو گیا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ جوانا کے کاندھوں پر موجود تھے کہ جوانا نے دیوار سے ٹکر ماردی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ٹرنر کی کمان کی طرح گھومی ہوئی ریڑھ کی ہڈی ایک خوفناک دھماکے سے دیوار سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی کٹک کٹک کی آوازیں ابھریں اور ساتھ ہی ٹرنر کے حلق سے چیخیں نکلیں اور اس کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا اور جوانا

نے دونوں ہاتھوں سے اس کی گردن پکڑ کر اسے اس طرح گھما کر ایک طرف اچھال دیا جیسے کوئی انتہائی قابل نفرت چیز کو پکڑ کر دور پھینکتا ہے اور ٹرنر ایک دھماکے سے زمین پر گر کر چند لمحوں کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔

"گڈ شو جوانا۔ تم نے واقعی ہمت کی ہے کہ اس خوفناک لڑاکا کو شکست دے دی ہے"...... عمران نے آگے بڑھ کر جوانا کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو جوانا کا پھولا ہوا سینہ کئی انچ تک مزید پھولتا چلا گیا۔ ٹرنر کے ساتھی حیرت بھری نظروں سے فرش پر مردہ پڑے ہوئے ٹرنر کو دیکھ رہے تھے۔ جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ اسی لمحے عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر سوئچ بورڈ پر موجود تمام بٹن پریس کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی کھٹاک کھٹاک کی آوازیں ابھریں اور عمران کے سارے ساتھی راڈز کی گرفت سے آزاد ہو گئے۔

"اب تم بتاؤ ٹارگنس۔ تمہارا کیا ارادہ ہے۔ تمہارا چیف تو بے کار ہو چکا ہے"...... عمران نے ان سات ٹارگنس سے مخاطب ہو کر کہا جو حیرت کی شدت سے ابھی تک بت بنے ٹکر ٹکر اپنے چیف ٹرنر کو دیکھ رہے تھے۔ ٹرنر کی اس طرح شکست اور موت نے شاید ان کے ذہنوں کو مفلوج کر دیا تھا۔ عمران کی آواز سنتے ہی یکلخت وہ جیسے ہوش میں آ گئے اور دوسرے لمحے یکلخت وہ چیختے ہوئے اچھل کر کھڑے ہوئے۔ ان کے چہرے غصے اور انتقام کی شدت سے اس قدر تیزی

سے بگڑے کہ شاید اس قدر تیزی سے گرگٹ بھی رنگ نہ بدل سکتا ہو گا لیکن اس سے پہلے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کرتے اچانک تنویر کے ہاتھ میں نظر آنے والے مشین پسٹل کے دھماکوں سے ہال گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی وہ ساتوں نارگنش جو ایک قطار میں کرسیوں سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے چیختے ہوئے پہلو کے بل کرسیوں پر گرے اور کرسیوں سمیت نیچے فرش پر جا گرے۔ تنویر نے اس وقت تک ٹریگر سے انگلی نہیں ہٹائی تھی جب تک کہ وہ ساتوں ختم نہیں ہو گئے تھے۔

"یہ تمہارے پاس موجود تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ان احمقوں نے اچھی طرح تلاشی ہی نہ لی تھی اور میں نہیں چاہتا تھا کہ اب مزید اٹھک بیٹھک ہو۔ پہلے ہی کافی ہو گئی ہے"۔ تنویر نے مشین پسٹل کو واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی تہلکہ خیز اور چونکا دینے والا ناول

گرین ورلڈ
مکمل ناول

مصنف — ایم اے راحت

گرین ورلڈ — خلا کی وسعتوں میں بھٹکتا ہوا ایک ایسا سیارہ — جس پر انتہائی خوفناک قاتل مخلوق آباد تھی۔

کمانڈر فیلیس — جو گرین ورلڈ کی اس قاتل مخلوق کو کرۂ ارض پر آباد کرنا چاہتا تھا — کیوں — ؟

جان ایمروس — ایک ایسا خلا باز جو گرین ورلڈ سے لاکھوں کی تعداد میں اس قاتل مخلوق کو لے کر پاکیشیا پہنچ گیا — کیسے — ؟

پاکیشیا سیکرٹ سروس — جو اس قاتل مخلوق کو گرفتار کرنے میں بری طرح ناکام ہو گئی اور قاتل مخلوق نے تنویر اور خاور پر حملہ کر دیا اور ان دونوں کا بچنا ناممکن ہو گیا۔ کیا خاور اور تنویر اپنا دفاع نہ کر سکے — ؟

علی عمران — جس نے اپنی ذہانت سے لاکھوں کی تعداد میں اس قاتل مخلوق کو گرفتار کر لیا — کیسے — ؟

• موت کی آہٹوں میں لرزا دینے والا اور خوف سے دہلا دینے والا انتہائی انوکھا ناول۔

ایک ایسی جنگ — جس کے نتیجے میں عمران اور کیپٹن شکیل کو بموں سے اڑا دیا گیا۔ کیا وہ دونوں ہلاک ہو گئے — ؟

زاسٹر — جی۔ پی فائیو کا نیا سیکنڈ چیف — جس کے متعلق کہا جا سکتا تھا کہ وہ اسرائیل کا عمران ہے۔ کیا وہ واقعی ایسا ہی تھا — یا — ؟

• وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو یقین ہو گیا کہ وہ اپنے مشن میں کسی صورت بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پھر — ؟

• وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھیوں کی بجائے جی۔ پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ نے غدار پاکیشیائی سائنسدان کو موت کے گھاٹ اتار دیا — کیا کرنل ڈیوڈ، عمران اور اس کے ساتھیوں سے مل گیا تھا — یا — ؟

• کیا عمران اور اس کے ساتھی ریڈ اتھارٹی کے خلاف کامیاب ہو سکے یا ہمیشہ کیلئے موت کی تاریک وادی میں اتر جانے پر مجبور کر دیئے گئے۔

• اسرائیل کے اندر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ایک ایسی جدوجہد جس کا ہر لمحہ یقینی موت کا لمحہ ثابت ہوا۔

انتہائی تیز رفتار اور جان لیوا ایکشن۔ اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس اور لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے واقعات سے بھرپور ایک یادگار، ناقابل فراموش اور بے مثال ایڈونچر

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

ڈبل مشن

مصنف ـــ مظہر کلیم ایم اے

• ـ ایک ایسا مشن ـ جسے دو بار پورا کیا گیا ـــ کیسے ـــ ؟ کیا پہلی بار مشن مکمل نہ ہوا تھا ـــ یا ـــ ؟

• ـ ایک ایسا مشن ـ جس میں پہلی بار شاگل نے پاکیشیا آکر فیلڈ میں کام کیا ـــ انتہائی حیرت انگیز سچوئشن ۔

• ـ ایک ایسا مشن ـ جس میں شاگل نے پاکیشیا میں علی الاعلان اپنا مشن مکمل کر لیا لیکن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بے بس ہو کر رہ گئے ۔ کیا واقعی وہ بے بس تھے ـــ یا ـــ ؟

• ـ ایک ایسا مشن ـ جس میں شاگل اور مادام ریکھا بیک وقت عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آئے ـــ اور پھر خوفناک ہنگاموں کا آغاز ہو گیا۔

• ـ ایک ایسا مشن ـ جس میں کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس کے ایک کرنل نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کی لیکن دراصل یہ ایسا ٹریپ تھا جس کا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو آخری لمحے تک احساس نہ ہو سکا ـــ کیوں ـــ کیا کرنل راے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے زیادہ ہوشیار تھا ـــ یا ـــ ؟

• ـ ایک ایسا مشن ـ جس میں عمران اور اس کے ساتھی مادام ریکھا اور شاگل دونوں کے مقابل بیک وقت ناکام ہو گئے ـــ کیوں اور کیسے ـــ ؟

• ـ ایک ایسا مشن ـ جسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ہر لحاظ سے مکمل کر لیا ـــ لیکن اس کے باوجود عمران کو دوبارہ یہی مشن مکمل کرنا پڑا ـــ انتہائی حیرت انگیز سچوئشن ۔

• ـ قدم قدم پر چونکا دینے والے واقعات ۔

• ـ تیز رفتار ایکشن اور اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس ۔

• ـ کامیابی اور ناکامی کے درمیان پنڈولم کی طرح حرکت کرتی ہوئی ایک ایسی منفرد دلچسپ اور حیرت انگیز کہانی جسے جاسوسی ادب میں مدتوں یاد رکھا جائیگا ۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

ناشران ------ اشرف قریشی
------ یوسف قریشی
پرنٹر ------ محمد یونس
طابع ------ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/40 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ شیڈاگ ہیڈ کوارٹر کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ شیڈاگ ہیڈ کوارٹر کے خلاف عمران اور اس کے ساتھیوں کی جان لیوا جدوجہد اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ یہ ناول پڑھنے کے لئے بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی پڑھ لیجئے تو کہانی کا لطف یقیناً دوبالا ہو جائے گا۔

کرم داد قریشی ضلع مظفر گڑھ سے محمد علی فراز لکھتے ہیں۔ " میں اور میرا دوست آصف علی شروع سے آپ کے ناول پڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ آپ کا ناول " ہیکل سلیمانی " ہمیں بے حد پسند آیا ہے۔ اس ناول کو پڑھ کر میرے ذہن میں ایک آئیڈیا آیا ہے کہ آپ کسی ایسے مقدس مشن پر عمران کو بھیجیں جو تاریخی حیثیت رکھتا ہو۔ مجھے یقین ہے کہ اس طرح ایک ایسا تاریخی ناول وجود میں آ جائے گا جو رہتی دنیا تک بے مثال رہے گا۔ ایک بات آپ سے اور پوچھنی ہے کہ آپ اپنے ناولوں کے پیچھے چھپی ہوئی اپنی تصویر سے کس حد تک بدل چکے ہیں۔ مجھے معلوم ہے آپ ضرور جواب دیں گے "۔

محترم محمد علی فراز صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کے دوست محمد آصف علی صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ

انہیں بھی میرے ناول پسند ہیں۔ جہاں تک عمران کو کسی مقدس مشن پر بھیجنے کا تعلق ہے تو محترم عمران اپنے ہر مشن کو مقدس ہی سمجھتا ہے کیونکہ اس کا مشن پاکیشیا یا پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلاف ہونے والی سازشوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ جہاں تک آپ کے دوسرے سوال کا تعلق ہے تو آپ نے خود اس تصویر کو میری تصویر قرار دیا ہے اس لئے بدلنے کا کوئی سکوپ باقی نہیں رہتا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

پشاور سے فواد بہادر صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول موجودہ دور میں نوجوانوں کی صحیح معنوں میں تربیت کر رہے ہیں اس طرح آپ درحقیقت اپنے قلم سے انتہائی مؤثر تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں جس کی جزا یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو دے گا البتہ آپ کے سابقہ ناولوں کی نسبت موجودہ ناولوں میں ایکشن کی کمی بے حد محسوس ہوتی ہے۔ جسمانی فائٹس بھی موجودہ ناولوں میں بالکل ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ ٹائیگر، جوزف اور جوانا سے تو آپ نے کام لینا ہی بند کر دیا ہے۔ اسرائیل کے خلاف بھی طویل عرصہ سے کوئی ناول نہیں آیا۔ امید ہے آپ میری ان چند گزارشات پر ضرور غور کریں گے"۔

محترم فواد بہادر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی تمام گزارشات سر آنکھوں پر۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کی گزارشات پر آپ کی خواہش کے مطابق عمل ہو سکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

بہاولپور سے ضیاء الرحمن صاحب لکھتے ہیں۔ "جولیا سے شادی کرا دیں چاہے تنویر کچھ بھی کہے کیونکہ جب عمران ذرا اچھے موڈ میں جولیا سے بات کرتا ہے تو تنویر خواہ مخواہ بیچ میں اپنی ٹانگ اڑا دیتا ہے اور ہر بات پر عمران کو برا بھلا کہتا رہتا ہے اس لئے مجھے تنویر بہت برا لگتا ہے اور آپ عمران سے بھی کہہ دیں کہ وہ دشمن مجرموں کے ساتھ ذرا بھی ہمدردی نہ کیا کرے بلکہ ان کو سخت سزا دیا کرے"۔

محترم ضیاء الرحمن صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں عمران سے جس محبت کا اظہار کیا ہے اس پر واقعی عمران کو آپ کا شکر گزار ہونا چاہئے کیونکہ اس قدر بے پناہ محبت اور خلوص اس دور میں عنقا ہو چکے ہیں اور یقیناً اسی محبت کی وجہ سے آپ کو تنویر برا لگتا ہے کیونکہ وہ عمران کو برا بھلا کہتا رہتا ہے اور شاید تنویر کو سزا دینے کی غرض سے آپ نے عمران اور جولیا کی شادی پر اصرار کیا ہے ورنہ شاید آپ عمران سے اپنی محبت میں جولیا کی شرکت بھی گوارا نہ کرتے لیکن محترم آپ نے دیکھا ہو گا کہ تنویر بھی عمران سے بے حد محبت کرتا ہے اور ہر موقعہ پر اس کو بچانے کے لئے اپنی جان بھی یقینی خطرے میں ڈالنے سے دریغ نہیں کرتا اور جہاں اسے عمران کی کارکردگی پسند آتی ہے تو وہ اس کی تعریف میں بھی ہمیشہ پہل کرتا ہے۔ بس صرف دو باتیں ایسی ہیں جہاں وہ عمران سے اختلاف کرتا ہے۔ ایک تو وہ اپنی طبیعت کے مطابق ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے

انھیں بھی میرے پیچیدہ منصوبہ بندی اور جاسوسی سٹائل کے کاموں سے چڑتا ہے اور دوسری بات جولیا کی ہے جس طرح جولیا کے لئے عمران مجبوری بنا ہوا ہے اسی طرح تنویر کے لئے جولیا مجبوری بن چکی ہے اور عمران کو چونکہ تنویر کی اس مجبوری کا علم ہے اس لئے وہ جان بوجھ کر ایسی باتیں کرتا ہے کہ تنویر خاموش نہیں رہ سکتا۔ میرا یہ سب لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ تنویر کو برا نہ سمجھیں۔ تنویر حقیقتاً برا نہیں ہے بلکہ جس طرح عمران تنویر کی باتوں کو انجوائے کرتا ہے اسی طرح آپ بھی اسے انجوائے کیا کریں۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

جم اسکاٹ شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے خاص کمرے میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ میز کی سائیڈ پر موجود ٹرے میں چار پانچ مزید فائلیں بھی موجود تھیں۔ جن فائلوں میں شیڈاگ کے معاہدوں اور اس پر عملدرآمد کی رپورٹیں تھیں۔ یہ فائلیں ایشیائی ہیڈ کوارٹر کی طرف سے بھیجی جاتی تھیں تاکہ سر چیف شیڈاگ کے مشنز سے ساتھ ساتھ آگاہ ہوتا رہے۔ پہلے یہ فائلیں جم اسکاٹ تیار کر کے لارڈ لارجنٹ کے لئے ہیڈ کوارٹر بھجوایا کرتا تھا۔ وہاں سے ایک خصوصی مشین کے ذریعے ان فائلوں کے اندراجات کارمن میں لارڈ لارجنٹ کے محل میں پہنچتے تھے لیکن اب یہ فائلیں ایشیائی ہیڈ کوارٹر کے انچارج لیری کی طرف سے تیار ہو کر آتی تھیں اور اب جم اسکاٹ انہیں بطور چیف چیک کرتا تھا۔ جم اسکاٹ فائل کو پڑھنے میں مصروف تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جم اسکاٹ

نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جم اسکاٹ نے سرد لہجے میں کہا لیکن اس کی نظریں فائل پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"لارڈ کلب کے مینجر سمتھ کی کال ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جم اسکاٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"مینجر سمتھ کی کال اور ہیڈ کوارٹر میں۔ کیا مطلب۔ اس سے تو ہمارا رابطہ ہی نہیں ہے۔ ہمارا رابطہ تو ٹرنر سے ہے"...... جم اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے یہ بات اس سے کی ہے لیکن اس کا کہنا ہے کہ انتہائی اہم ترین مسئلہ ہے اور وہ براہ راست آپ سے بات کرنا چاہتا ہے"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اچھا بات کراؤ"...... جم اسکاٹ نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑی ہوئی فائل بند کر دی۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ مینجر سمتھ کے اس طرح براہ راست کال کرنے کی اسے کوئی وجہ سمجھ نہ آ رہی تھی۔

"ہیلو چیف۔ میں لارڈ کلب کا مینجر سمتھ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں تم نے کال کی ہے"...... جم اسکاٹ نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"چیف ٹارگٹ اور اس کے ساتھی ٹارگٹس سب کو ہلاک کر دیا

گیا ہے چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جم اسکاٹ کو یوں محسوس ہوا جیسے مینجر نے بات کرنے کی بجائے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو۔ کیا بکواس کر رہے ہو"...... اچانک جم اسکاٹ نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔ یہ بات کسی طرح بھی اس کے حلق سے نیچے نہ اتر رہی تھی کہ چیف ٹارگٹ ٹرنر اور اس کے ساتھیوں کو بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔

"میں درست کہہ رہا ہوں چیف اور اسی لئے میں نے آپ کو براہ راست کال کی ہے"...... سمتھ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ کس نے ہلاک کیا ہے انہیں۔ کس طرح اور کب"...... جم اسکاٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ یہ سب کس طرح ہوا۔ مجھے اچانک چیف ٹارگٹ ٹرنر سے ایک اہم بات پوچھنے کی ضرورت پڑی تو مجھے بتایا گیا کہ چیف ٹارگٹ سمیت تمام ٹارگٹس تہہ خانوں میں ہیں اور وہاں کسی سے اہم مشن میں مصروف ہیں۔ چنانچہ میں نے چیف ٹارگٹ کے آفس میں کال کی لیکن کسی نے کال اٹنڈ نہ کی۔ پھر میں نے ٹرانسمیٹر کال کی لیکن جب کوئی جواب نہ ملا تو میں پریشان ہو گیا۔ میں نے ہارڈی کو بلایا کیونکہ ہم میں سے صرف ہارڈی ہی نیچے جا سکتا تھا۔ میں نے اسے نیچے چیف ٹارگٹ کے پاس جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ ہارڈی نیچے گیا اور پھر ہارڈی کی کال آ گئی کہ تہہ خانے تو مقتل

بنے ہوئے ہیں وہاں موجود تمام افراد لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں جبکہ ان کے ساتھ ہی چیف ٹارگٹ اور باقی تمام ٹارگٹس کی لاشیں بھی زیرو ہال میں پڑی ہوئی ہیں۔ وہاں کوئی آدمی بھی زندہ نہیں ہے جس سے میں پریشان ہو گیا اور پھر میں اپنے خاص آدمیوں کو ساتھ لے کر ہارڈی کی رہنمائی میں نیچے گیا تو وہاں واقعی یہی صورت حال تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے نیچے تہہ خانوں میں خون کی ہولی کھیلی گئی ہو۔ چیف ٹارگٹ اور دوسرے تمام ٹارگٹس سمیت وہاں سب افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور ان کی لاشیں بتا رہی ہیں کہ انہیں مرے ہوئے چار پانچ گھنٹے گزر چکے ہیں۔ ویسے چیف ٹارگٹ ٹرنر کی ریڑھ کی ہڈی کے دو مہرے بھی ٹوٹے ہوئے ہیں"۔ سمتھ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سب میرین تو وہاں ایک گھنٹہ پہلے پہنچی ہو گی۔ اس کے کیپٹن کی طرف سے تو کوئی کال نہیں آئی"...... جم اسکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں چیف۔ کیونکہ سب میرین کے کیپٹن یا اس کے عملے سے تو میرا کوئی رابطہ ہی نہیں ہے"...... سمتھ نے جواب دیا۔

"وہاں کسی اجنبی کی کوئی لاش بھی ہے"...... جم اسکاٹ نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"نہیں جناب۔ سب لاشیں کلنگ سیکشن کے افراد کی ہیں یا عملے

یا ٹارگٹس کی ہیں۔ اجنبی آدمی کی کوئی لاش وہاں نہیں ہے"۔ سمتھ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم فوراً وہاں صفائی کراؤ۔ سب لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دو اب وہاں کا نیا بندوبست ہو گا۔ فی الحال تمام تہہ خانے صاف کرا کے سیل کر دو"...... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ مار کر پیڈل دبایا اور پھر جیسے ہی اس نے ہاتھ اٹھایا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے اس کے فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"راجر۔ فوراً معلوم کرو کہ سب میرین کہاں ہے اور کس پوزیشن میں ہے اور پھر مجھے بتاؤ"...... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ۔ یہ سب کس نے کیا ہو گا۔ وہ ایشیائی گروپ اور علی عمران تو ہلاک ہو چکے تھے۔ پھر یہ سب کیا ہوا۔ کس نے کیا ہے"...... جم اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جم اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ سب میرین کارکا سے واپس ہو کر اب آپریشنل سیکشن میں پہنچنے والی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپریشنل سیکشن کے انچارج سے میری بات کراؤ۔ جلدی"۔ جم

اسکاٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"انتھونی بول رہا ہوں آپریشنل سیکشن سے"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں انتھونی۔ سب میرین کہاں ہے اس وقت"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"سب میرین اسٹیشن پر پہنچ چکی ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس سے عملہ وغیرہ باہر آیا ہے یا نہیں"...... جم اسکاٹ نے پوچھا۔

"ابھی تو سب میرین پہنچی ہے چیف۔ ابھی تو ان لوڈنگ نہیں ہوئی۔ لیکن کیا بات ہے۔ آپ کیوں اس انداز میں پوچھ رہے ہیں"۔ انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فوری طور پر سب میرین کو سیل کر دو اور جب تک میں نہ کہوں سب میرین سے کسی کو باہر نہ آنے دینا۔ فوری عمل کرو میرے حکم پر"...... جم اسکاٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گو اسے چیف ٹارگٹ نے رپورٹ دے دی تھی

کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بندھی ہوئی حالت میں ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دی گئی تھیں لیکن اب سمتھ نے جو رپورٹ دی تھی اس سے اس کے خدشات ایک بار پھر جاگ اٹھے تھے کیونکہ ٹارگٹس اور کلنگ سیکشن کی ہلاکت کوئی معمولی بات نہ تھی۔ یہ یقیناً ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہی کام ہو سکتا تھا اور پھر سب میرین ایک گھنٹہ پہلے وہاں سے واپس روانہ ہوئی ہو گی لیکن سب میرین کے کیپٹن نے ابھی تک کسی قسم کی کوئی رپورٹ نہیں دی تھی۔ اسی سے اسے شک پڑا تھا کہ کہیں عمران اور اس کے ساتھیوں نے سب میرین کے عملے کو ہلاک کر کے سب میرین پر قبضہ نہ کر لیا ہو۔ گو سمتھ نے جو رپورٹ دی تھی اس میں کسی اجنبی لاش کی موجودگی سے انکار کیا تھا اس طرح اگر عمران اور اس کے ساتھی سب میرین کے عملے کو ہلاک کر دیتے تو ان کی لاشیں بھی وہاں موجود ہوتیں اور چونکہ سمتھ انہیں نہیں جانتا تھا اس لئے لامحالہ وہ اس کے لئے اجنبی ہوتے لیکن یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے عملے کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں وہاں نہ پھینکی ہوں تاکہ کسی کو پتہ نہ چل سکے اور یہ لاشیں سب میرین میں ہی موجود ہوں اس لئے وہ خود اپنی آنکھوں کے سامنے چیکنگ کرنا چاہتا تھا ورنہ تو وہ انتھونی کو بھی حکم دے سکتا تھا اور یہاں ہیڈ کوارٹر میں ایسے انتظامات بہرحال موجود تھے کہ سب میرین کو نہ صرف سیل کیا جا سکتا تھا بلکہ آپریشنل سیکشن کی مشینری بھی سیل کی جا سکتی تھی اور

سب میرین کے اندر موجود افراد کی ہر طرح سے چیکنگ بھی کی جا
سکتی تھی اور انہیں ہلاک بھی کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے جم اسکاٹ
پوری طرح مطمئن تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی سب میرین
میں موجود بھی ہوئے تب بھی وہ کسی طرح بچ نہ سکیں گے۔

آبدوز خاصی تیز رفتاری سے سمندر کے اندر سفر کرتی ہوئی
شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران اس
وقت کیپٹن روم میں موجود تھا۔ سب میرین لارڈ کلب کے نیچے اپنے
مخصوص اسٹیشن پر پہنچی تو وہاں عمران اور اس کے ساتھی اس کے
استقبال کے لئے موجود تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے چیف
ٹارگٹ ٹرنر اور دوسرے ٹارگٹس کی ہلاکت کے بعد وہاں موجود تمام
افراد کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ اس لئے جب سب میرین وہاں پہنچی تھی
تو وہاں سوائے عمران اور اس کے ساتھیوں کے اور کوئی موجود نہیں
تھا۔ سب میرین کا عملہ آٹھ افراد پر مشتمل تھا اور عمران کے حکم پر
سوائے کیپٹن کے باقی تمام عملے کو ہلاک کر دیا گیا تھا البتہ کیپٹن
جس کا نام جرنر تھا سے عمران نے نہ صرف سب میرین کے آپریشن
بلکہ اس کے اندر موجود تمام مشینری کے بارے میں بھی معلومات

حاصل کر لی تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے اس سے ہیڈ کوارٹر
کے بارے میں بھی تمام تفصیلات معلوم کر لی تھیں۔ گو اس سے
پہلے وہ آسٹن سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھاری رقم کے عوض
معلومات حاصل کر چکا تھا لیکن ظاہر ہے اس کی معلومات پہلے کی
تھیں جبکہ کیپٹن جرنر نے حاصل ہونے والی معلومات تازہ ترین
تھیں اور پھر عمران نے کیپٹن جرنر کو ہلاک کر دیا تھا اور عملے کی سب
لاشیں بھی اس نے سب میرین میں ہی رکھوا دی تھیں کیونکہ اسے
معلوم تھا کہ سب میرین کے ہیڈ کوارٹر پہنچنے میں کافی وقت لگ جانا
ہے اور اگر اس دوران لارڈ کلب کے تہہ خانوں میں کوئی آ گیا تو پھر
عملے کی لاشیں بھی اسے مل جاتیں اور اس طرح وہ سب شدید خطرے
کی زد میں آ سکتے تھے۔ گو یہ سب میرین انتہائی جدید ترین مشینری سے
لیس تھی لیکن یہ مشینری سمندر میں تو کام آ سکتی تھی لیکن ہیڈ کوارٹر
کے اندر اس مشینری سے کوئی کام نہ لیا جا سکتا تھا۔ اس وقت کیپٹن
روم میں عمران کے ساتھ کیپٹن شکیل موجود تھا۔ جبکہ باقی ساتھی
دوسرے حصے میں تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ اور ہم سب ایکریمین میک اپ میں ہیں۔
اس لئے ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی جیسے ہی ہم سب میرین سے باہر آئیں گے
ہمیں شناخت کر لیا جائے گا۔ اس بارے میں آپ نے کیا سوچا ہے"۔
کیپٹن شکیل نے کہا۔

"فی الحال تو مسئلہ شیڈاک کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کا

ہے۔ وہاں کیا ہوتا ہے بعد میں دیکھا جائے گا۔ اگر ہمارے پاس
میک اپ باکس ہوتے یا لارڈ کلب کے نیچے تہہ خانوں میں ایسا
سامان ہوتا تو پھر ہم سب میرین کے عملے کا میک اپ کر لیتے۔ لیکن
اب مجبوری ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن جرنر کے مطابق تو ہیڈ کوارٹر میں آدمیوں کی تعداد زیادہ
نہیں ہے اس لئے اگر ہم وہاں پہنچتے ہی انتہائی تیز ایکشن کریں تو ہم
آسانی سے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اصل مسئلہ وہاں موجود افراد نہیں ہیں۔ بلکہ اصل مسئلہ وہاں
موجود انتہائی جدید ترین مشینری ہے جس کا تباہ ہونا ضروری ہے لیکن
ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے۔ تہہ خانوں میں بھی سوائے مشین
گنوں کے اور کوئی اسلحہ موجود نہیں تھا اور نہ ہی اسلحہ اس سب
میرین میں ہے۔ اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم مشین گنیں
پکڑے باہر جائیں اور پھر جس قدر تیز رفتاری سے ممکن ہو سکتا ہے
وہاں موجود تمام مشینری کو تباہ کر دیں۔ اس کے علاوہ اور تو کوئی
صورت نہیں ہے"۔ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں
سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد ہیڈ کوارٹر آ گیا اور
عمران نے مشینری کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کیپٹن جرنر سے اسے
تمام تفصیلات مل گئی تھیں اس لئے اسے معلوم تھا کہ ہیڈ کوارٹر میں
داخلے کے لئے اسے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد
ہیڈ کوارٹر کا مخصوص راستہ کھل گیا جس میں سمندر کا پانی بھرا ہوا تھا

اور سب میرین آہستہ آہستہ اس راستے پر آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر ایک مخصوص جگہ پہنچ کر رک گئی اور پھر اس نے خود بخود اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سامنے موجود سکرین پر ایک کافی بڑا ہال نما کمرہ نظر آنے لگا جس کی ایک سائیڈ پر بڑا سا پلیٹ فارم تھا۔ جبکہ باقی حصے میں پانی بھرا ہوا تھا اور سب میرین پانی سے نکل کر اس پلیٹ فارم کے قریب موجود تھی۔ عمران نے مشینری آف کی اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آؤ کیپٹن۔ اب اصل ہنگامے شروع ہوں گے"...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کیپٹن روم سے باہر آئے تو ان کے ساتھی سب میرین کے آؤٹ گیٹ کے پاس جمع ہو چکے تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں۔ عمران نے آؤٹ گیٹ کی سائیڈ پر لگا ہوا سرخ رنگ کا ہینڈل کھینچا تاکہ گیٹ کھل جائے اور وہ باہر جا سکیں لیکن باوجود ہینڈل کھینچنے کے آؤٹ گیٹ نہ کھل سکا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ یہ گیٹ کیوں نہیں کھل رہا"...... عمران نے ایک بار پھر کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"سسٹم میں تو کوئی خرابی پیدا نہیں ہو گئی"...... صفدر نے کہا لیکن اسی لمحے کیپٹن روم کی طرف سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ ہمیں کال کیا جا رہا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا کوئی کوڈ

دوہرانے پڑتے ہیں۔ لیکن کیپٹن جرنر نے تو یہ بات نہیں بتائی تھی"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا کیپٹن روم کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی پریشانی کے عالم میں اس کے پیچھے تھے۔ عمران جیسے ہی کیپٹن روم میں داخل ہوا سامنے ایک سکرین روشن تھی جس پر ایک آدمی کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ سیٹی کی آواز اس سکرین کے نچلے حصے سے نکل رہی تھی۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر بٹن پریس کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی سیٹی کی آواز بند ہو گئی۔

"کون ہو تم اور کیپٹن جرنر کہاں ہے"...... اچانک اس چہرے کے ہونٹ ہلے۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور عمران سمجھ گیا کہ جس طرح عمران کو اس آدمی کا چہرہ سکرین پر نظر آ رہا ہے اسی طرح عمران کا چہرہ بھی اس آدمی کو سکرین پر نظر آ رہا ہو گا اور چونکہ عمران ایکریمی میک اپ میں ہی تھا اس لئے ظاہر ہے اس نے یہ بات کرنی تھی۔

"میں کیپٹن جرنر ہی ہوں البتہ میک اپ میں ہوں"...... عمران نے کیپٹن جرنر کے لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور چہرہ سکرین پر نظر آنے لگا۔

"تم علی عمران ہو۔ تمہارا اصل چہرہ یہاں سکرین پر مجھے نظر آ رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے سب میرین کے عملے کو اسی طرح ہلاک کر دیا ہے جس طرح تم نے چیف ٹرنر اور اس کے ساتھی

ٹارگٹس کو ہلاک کیا ہے اور اب تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت یقینی ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم کون ہو"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"میں جم اسکاٹ ہوں۔ شیڈاگ کا چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو سنو جم اسکاٹ۔ میں یہاں تمہارا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے نہیں آیا بلکہ میں تم سے صرف شیڈاگ کے سلسلے میں مذاکرات کرنے آیا ہوں۔ میں نے پہلے تمہارے سر چیف لارڈ لارجنٹ سے بھی بات کی تھی۔ میں نے اسے آفر کی تھی کہ اگر وہ یہ یقین دہانی کرا دے کہ شیڈاگ آئندہ پاکیشیا کے خلاف کام نہیں کرے گی تو میں شیڈاگ کو بھول جاؤں ورنہ اس کا خاتمہ میرے لئے انتہائی ضروری ہو جائے گا کیونکہ پاکیشیا ایک چھوٹا ملک ہے اور وہ اپنے ایٹمی اسلحے کی چوری برداشت نہیں کر سکتا لیکن تمہارے لارڈ لارجنٹ نے انکار کر دیا جس کے نتیجے میں وہ ہلاک ہو گیا اور ہم یہاں پہنچ گئے اور یہ بھی سن لو کہ ہم یہاں تک پہنچ سکتے ہیں تو تمہارا یہ ہیڈ کوارٹر تباہ کرنا ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں نہیں چاہتا کہ خواہ مخواہ کی زحمت میں پھنسوں"...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے شیڈاگ کو بے حد نقصان پہنچایا ہے اس لئے تمہاری اور

تمہارے ساتھیوں کی ہلاکت شیڈاگ کی بقا کے لئے انتہائی ضروری ہے اور شیڈاگ بین الاقوامی تنظیم ہے۔ تمہارے جیسے چند ایجنٹ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم یہاں تک پہنچ گئے ہو لیکن میں جس وقت چاہوں صرف ایک بٹن دبا کر سب میرین کے اندر ہی تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکتا ہوں اور میں ایسا ہی کروں گا"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت سکرین تاریک ہو گئی تو عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا کیپٹن روم سے باہر آ گیا۔

"سانس روک لو۔ یہ یقیناً یہاں کوئی گیس فائر کریں گے"۔ عمران نے کمرے کے کھلے حصے میں آتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں نے سانس روک لئے اور پھر واقعی چند لمحوں بعد اس بڑے حصے کی ایک سائیڈ میں کھٹاک کی آواز سے ایک خانہ کھلا اور اس خانے میں سے تیز نیلے رنگ کا دھواں تیزی سے نکل کر پھیلنے لگا۔ تیز نیلے رنگ کے دھوئیں کو دیکھتے ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ساتھ کھڑے صفدر کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹی اور دوسرے لمحے مڑ کر اس نے آؤٹ گیٹ کی سائیڈوں پر فائر کھول دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ گولیاں اس ہینڈل اور اس کے ارد گرد کے حصوں پر پڑنے لگیں اور چند لمحوں بعد جب کھٹاک کی تیز آواز کے ساتھ ہی آؤٹ گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا تو عمران نے فائرنگ بند کی اور تیزی سے مڑا لیکن دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ کیونکہ اس کے ساتھی

کھڑے اس طرح لہرا رہے تھے جیسے انہوں نے بیک وقت دس بارہ
شراب کی بوتلیں چڑھا لی ہوں۔ عمران نے مشین گن پھینکی اور
دوسرے لمحے اس نے جھپٹ کر صفدر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور
دوسرے لمحے صفدر جھٹکا کھا کر تیزی سے دوڑتا ہوا باہر پلیٹ فارم پر
پہنچا اور وہیں گر پڑا۔ عمران کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے چل رہے
تھے۔ اس نے سانس روک رکھا تھا۔ کیونکہ تیز نیلے رنگ کا دھواں
ابھی تک اس حصے میں موجود تھا البتہ آؤٹ گیٹ کھل جانے کی وجہ
سے تازہ ہوا اندر آنا شروع ہو گئی تھی اس لئے دھواں اب تیزی سے
غائب ہونے لگا تھا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اپنے ساتھیوں کو پکڑ
پکڑ کر دھکیلتا چلا جا رہا تھا اور سب سے آخر میں اس نے تنویر کو باہر
دھکیلا اور پھر جھک کر اس نے فرش پر پڑی ہوئی ایک مشین گن
اٹھائی اور آؤٹ گیٹ سے باہر فرش پر چھلانگ لگا دی۔ اس کا چہرہ
مسلسل سانس روکنے کی وجہ سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔ لیکن باہر آکر
اس نے تیزی سے سانس لینا شروع کر دیا اور اس کے ذہن پر جھپٹنے
والے دھبے غائب ہونا شروع ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے
ساتھیوں نے بھی فرش سے اٹھنا شروع کر دیا۔ تازہ ہوا نے ان کے
ڈوبتے ہوئے ذہنوں پر اثر کیا تھا اور وہ سب بے ہوشی اور موت کے
چنگل سے بچ نکلے تھے۔ عمران نے یہ سب کچھ اس لئے کیا تھا کہ تیز
نیلے رنگ کا دھواں بتا رہا تھا کہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے
ساتھ سائنائیڈ بھی شامل ہے۔ اس لئے اگر فوری طور پر تازہ ہوا

انہیں نہ ملی تو پھر ان کی موت یقینی ہو جاتی۔ اب عمران کی آنکھیں
اس کے حلقوں پر سرچ لائٹ کی طرح گھوم رہی تھیں کیونکہ اس کے
ساتھی آہستہ آہستہ حرکت میں آ رہے تھے اور ان کے پاس کوئی اسلحہ
بھی نہ تھا جبکہ اکیلا عمران ہی وہاں ایسا آدمی تھا جو سنبھلا ہوا بھی تھا
اور اس کے پاس مشین گن بھی تھی اور ظاہر ہے وہ اس وقت
شیڈاگ جیسی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر میں تھے اور پھر دوسرے لمحے
اچانک ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور عمران بے اختیار اچھل پڑا لیکن
دوسرا لمحہ اس کے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا کیونکہ اس
دھماکے کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی
تھی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ذہن کے اندر کوئی بم
پھٹا ہو اور اس کا ذہن پرزوں میں تقسیم ہوتا جا رہا ہو۔ اس نے اپنے
آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کے تمام احساسات
انتہائی تیزی سے گہری تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے اور شاید ہمیشہ ہمیشہ
کے لئے۔

جم اسکاٹ جیسے ہی آپریشنل سیکشن میں داخل ہوا وہاں ایک طرف بنے ہوئے شفاف شیشے کے کمرے میں موجود ایک لمبے قد اور درمیانی جسم کا آدمی تیزی سے نکل کر باہر آگیا۔ یہ انتھونی تھا۔

"آئیے چیف"...... اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"سب میرین کو سیل کر دیا ہے یا نہیں"...... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ لیکن مجھے اس حکم کی وجہ سمجھ نہیں آئی"۔ انتھونی نے جم اسکاٹ کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔ جم اسکاٹ اس شیشے کے کیبن میں داخل ہو گیا تھا۔ یہاں کنٹرولنگ مشین تھی جو باہر سیکشن میں موجود تمام مشینری کو کنٹرول کرتی تھی جبکہ چند کرسیاں بھی وہاں موجود تھیں۔ جم اسکاٹ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیپٹن جرنر سے بات کراؤ"...... جم اسکاٹ نے کہا اور انتھونی نے کرسی پر بیٹھ کر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور پھر تھوڑی دیر بعد سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سامنے موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور سکرین پر ایک ایکریمین کا چہرہ نظر آنے لگ گیا اور یہ چہرہ دیکھتے ہی جم اسکاٹ کے ساتھ ساتھ انتھونی بھی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کون ہو تم اور کیپٹن جرنر کہاں ہے"...... انتھونی نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

"میں کیپٹن جرنر ہی ہوں البتہ میک اپ میں ہوں"۔ کیپٹن جرنر کی آواز سنائی دی۔

"کی آئی آن کرو تاکہ اس کی اصل شکل نظر آئے"...... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا تو انتھونی نے تیزی سے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور دوسرے لمحے سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایکریمین کی بجائے ایک ایشیائی چہرہ نظر آنے لگ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو علی عمران ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ ہٹو۔ میں اس سے بات کرتا ہوں"...... جم اسکاٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور انتھونی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا چھوٹا سا مائیک جم اسکاٹ کے ہاتھ میں دے دیا۔

"تم علی عمران ہو۔ تمہارا اصل چہرہ یہاں سکرین پر نظر آ رہا ہے"...... جم اسکاٹ نے چیخ چیخ کر بولنا شروع کر دیا اور عمران نے اپنے اصل لہجے میں اس سے مذاکرات کی بات شروع کر دی لیکن جم اسکاٹ نے اس کی کوئی بات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

"ڈرام گیس فائر کر دو انتھونی۔ جلدی کرو تاکہ یہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں"...... جم اسکاٹ نے مائیک آف کرتے ہوئے چیخ کر انتھونی سے کہا تو انتھونی نے تیزی سے ایک بار پھر مختلف بٹن آپریٹ کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس پر نظر آنے والا منظر بدل گیا۔ اب سکرین پر سب میرین کے آؤٹ گیٹ والے حصے کا منظر نظر آ رہا تھا۔ وہاں اس عمران کے ساتھ تین ایشیائی مرد ایک دیو ہیکل نیگرو۔ ایک ایشیائی عورت اور ایک سوئس نژاد عورت کھڑی نظر آ رہی تھی۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جبکہ عمران خالی ہاتھ تھا۔ اسی لمحے اس حصے کے ایک کونے میں سے تیز نیلے رنگ کا دھواں نکلنے لگا اور جم اسکاٹ کا چہرہ اس دھوئیں کو دیکھ کر بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ اب ان لوگوں کی موت یقینی ہو چکی تھی لیکن اسی لمحے عمران نے ساتھ کھڑے ہوئے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹی اور گھوم کر اس نے سب میرین کے آؤٹ گیٹ کے آپریشنل سسٹم پر فائر کھول دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ سسٹم ناکارہ کر کے نکلنا چاہتا ہے"...... جم اسکاٹ

نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ یہ ایسا نہیں کر سکیں گے"...... انتھونی نے کہا مگر دوسرے لمحے جب آؤٹ گیٹ خود بخود سکرین پر کھلتا نظر آیا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب کیا ہو گا۔ یہ تو باہر آ جائیں گے"...... جم اسکاٹ نے پاگلوں کے سے انداز میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ ان پر ڈرام گیس کا اچھا خاصا اثر ہو چکا ہے اس لئے اب ان کی موت یقینی ہے"۔ انتھونی نے کہا اور جم اسکاٹ کو بھی یہ دیکھ کر حوصلہ سا ہو گیا کہ عمران کے سارے ساتھی لڑکھڑا رہے تھے اور ڈرام گیس کے اثرات کے بارے میں بہرحال جم اسکاٹ بھی جانتا تھا کہ اس میں سائنائیڈ کے اثرات موجود ہوتے ہیں اس لئے ان کی موت یقینی ہے لیکن دوسرے لمحے عمران نے مشین گن پھینکی اور اپنے ساتھیوں کو پکڑ پکڑ کر باہر پلیٹ فارم پر دھکیلنے لگا۔

"اوہ۔ یہ کیسا آدمی ہے۔ اس پر گیس کا اثر ہی نہیں ہو رہا"۔ جم اسکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ شخص واقعی انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کا مالک ہے۔ اس نے سختی سے اپنا سانس روک رکھا ہے"...... انتھونی نے کہا اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اپنے ساتھیوں کو سب میرین سے باہر نکال لینے میں کامیاب ہو چکا تھا البتہ اس کے ساتھی پلیٹ فارم پر پہنچ کر گر پڑے تھے اور پھر عمران سب سے آخر میں مشین گن اٹھائے خود

بھی باہر آگیا۔ اس کی تیز نظریں چاروں طرف کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ لوگ تو بچ گئے ہیں۔ دیکھو۔ اس کے ساتھی بھی اٹھنے لگ گئے ہیں انہیں ہلاک کر دو۔ جلدی کرو"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور انتھونی کرسی سے اٹھ کر تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ باہر ایک سائیڈ پر ایک مشین سرخ رنگ کے کور سے ڈھکی ہوئی موجود تھی۔ انتھونی نے قریب جا کر کور ہٹایا اور پھر اس مشین کو انتہائی برق رفتاری سے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک ہینڈل کو کھینچا اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے مشین کو آف کرنا شروع کر دیا جبکہ شیشے کے کیبن میں موجود جم اسکاٹ نے دیکھا کہ اچانک عمران لہراتا ہوا نیچے گرنے لگا اور چند لمحوں بعد وہ نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ اسی طرح اس کے دوسرے ساتھی جو اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے وہ بھی واپس فرش پر گرے اور ساکت ہو گئے تو جم اسکاٹ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" چیف۔ میں نے انہیں بے ہوش کر دیا ہے۔ یہاں سے بس اتنا ہی ہو سکتا تھا۔ اب باہر جا کر انہیں گولیاں مارنا پڑیں گی تب ہی یہ ہلاک ہوں گے"...... انتھونی نے کمرے میں واپس داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" ہلاک کیوں نہیں کیا۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ تم نے

دیکھا نہیں کہ وہ ڈرام گیس سے بھی بچ نکلے ہیں"...... جم اسکاٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" چیف۔ یہاں ایسا کوئی سسٹم نہیں ہے۔ صرف یہ خصوصی سسٹم موجود تھا جو میں نے ایمرجنسی میں استعمال کیا ہے۔ ویسے وہ لوگ بے ہوش ہیں۔ آپ اگر چاہیں تو میں خود جا کر ان کو گولیوں سے اڑا دیتا ہوں"...... انتھونی نے کہا۔

" نہیں۔ میں تمہیں کسی رسک میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو ہمارے لئے مسئلہ بن جائے گا"...... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس پر موجود بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ماسٹر بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ماسٹر اپنے ساتھ چار آدمی لے کر سب میرین آؤٹ روم میں پہنچو۔ وہاں دو عورتیں اور پانچ مرد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں گولیوں سے اڑا دو"...... جم اسکاٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" بے ہوش پڑے افراد کو گولیوں سے اڑانے کے لئے چار آدمیوں کی کیا ضرورت ہے چیف۔ میں اکیلا ہی کافی ہوں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" یہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ اس لئے میں کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ اچھا تم ایسا کرو کہ آٹھ افراد کو لے آؤ۔ میں انہیں بے ہوشی کے عالم میں یہاں سے اٹھوا کر اپنے ہاتھوں سے ان کا خاتمہ

کروں گا"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے بٹن آف کر کے اس آلے کو واپس جیب میں ڈال لیا۔

"آپ نے اچانک ارادہ کیوں بدل دیا ہے چیف۔ یہاں انہیں گولی مار دی جاتی پھر ان کی لاشیں اٹھائی جا سکتی تھیں"۔ انتھونی نے کہا۔

"میں نے اس طرح دوطرفہ رسک کور کیا ہے۔ آٹھ آدمی منگوائے ہیں تاکہ اگر یہ لوگ بے ہوش نہ بھی ہوں یا ہوش میں آ جائیں تو ان کا مقابلہ آسانی سے کیا جا سکے اور دوسرا یہ کہ یہ بہرحال آپریشنل سیکشن سے باہر چلے جائیں گے کیونکہ ہیڈ کوارٹر کو اصل خطرہ آپریشنل سیکشن میں ان کی موجودگی سے ہی ہو سکتا ہے اور اگر واقعی یہ بے ہوش ہیں تو انہیں جب راڈز میں جکڑ دیا جائے گا تو پھر یہ ہر لحاظ سے بے بس ہو جائیں گے پھر میں انہیں ہوش میں لا کر اپنی مرضی سے انہیں عبرتناک موت بھی ماروں گا اور ان سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بھی تفصیلات معلوم کر کے اس سروس کا مکمل طور پر خاتمہ کر دوں گا"...... جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو درد کی ایک تیز لہر سی اس کے بدن میں دوڑتی چلی گئی لیکن پوری طرح شعور میں آتے ہی اسے معلوم ہو گیا کہ وہ سب میرین والے ہال کے پلیٹ فارم کی بجائے کسی بڑے سے کمرے میں کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود ہے۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی اسی طرح کرسیوں میں جکڑے ہوئے موجود تھے اور ایک آدمی عمران کے ساتھ کرسی میں جکڑے ہوئے صفدر کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ اسے ابھی انجکشن لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے اس کے جسم میں درد کی تیز لہر سی دوڑی تھی اور پھر اسے ہوش آ گیا۔ پھر وہ آدمی آگے بڑھ گیا۔ عمران نے اپنے دونوں پیر اندر کی طرف کئے لیکن کرسی کے دونوں پایوں کے درمیان لوہے کی پلیٹ موجود تھی۔ عمران نے ٹانگ موڑنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا منہ بن گیا کیونکہ کرسی کی پشت

خاصی اونچی تھی اس لئے ٹانگ موڑنے کے باوجود وہ اپنی ٹانگ کسی طرح بھی کرسی کے عقبی پائے کی طرف نہ لے جا سکتا تھا۔ اس کے دونوں بازو بھی اس کے جسم کے ساتھ ہی راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔ عمران نے اپنے بازو کو اوپر اٹھانے کی کوشش کی اور ساتھ ہی سانس زور سے اندر کی طرف لے کر اس نے اپنے جسم کو خاصی حد تک سکیڑ لیا۔ اس طرح اس کے بازوؤں کو کافی خلا سا مل گیا۔ اس نے بازو اوپر کئے اور ساتھ ہی وہ خود بھی کوشش کر کے اوپر کو اٹھنے لگا۔ سانس اندر سکیڑنے کی وجہ سے اس کا جسم خاصا سکڑ گیا اس لئے وہ اوپر کو اٹھ رہا تھا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ اپنے دونوں بازو آسانی سے باہر نکال سکتا ہے کیونکہ اس کے جسم کے گرد درمیانی راڈ اس کے پیٹ کے سامنے تھا اور اس سے بازو نکال کر وہ آسانی سے اپنے بازو سائیڈ میں کر کے عقبی پائے کا بٹن پریس کر سکتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اطمینان سے بیٹھ گیا۔ وہ دراصل اس آدمی کے باہر جانے کا انتظار کرنا چاہتا تھا۔ اب صفدر بھی ہوش میں آ چکا تھا اور ہوش میں آتے ہی اس کے منہ سے کراہ سی نکل گئی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ کراہ درد کی تیز لہروں کی وجہ سے نکلی ہے۔

"یہ ہم کہاں ہیں"...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

"جہاں سے ہم کو بھی ہماری خبر نہیں مل سکتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ آدمی جو اب تنویر کے بازو میں انجکشن لگا رہا

تھا ان کی آوازیں سن کر بھی نہ مڑا اور اپنے کام میں مصروف رہا اور پھر جب وہ سب سے آخر میں بیٹھی ہوئی صالحہ کے بازو میں انجکشن لگا کر فارغ ہوا تو وہ واپس مڑا اور تیزی سے اس کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"سنو مسٹر۔ کیا ہم آپریشنل سیکشن میں ہیں"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ تم اس وقت سٹور سیکشن میں ہو"...... اس آدمی نے مڑے بغیر صرف سر گھما کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اور پھر عمران کو باہر سے باقاعدہ دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔

"یہ ہمیں زندہ کیوں رکھا گیا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے تاکہ ہم شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر سکیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صفدر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی مطلب ہی پوچھ رہے ہو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے بازوؤں کو باہر نکالنے کی کارروائی شروع کر دی لیکن اس سے پہلے کہ عمران کے بازو باہر نکلتے اچانک کھٹاک کھٹاک کی آوازیں گونجیں اور اس کے ساتھ ہی جولیا اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں مطلب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے دروازے کے پیچھے قدموں کی تیز آوازیں ابھریں تو جولیا پنجوں کے بل دوڑتی ہوئی دروازے کی سائیڈ میں جا کر کھڑی ہو گئی پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی لیکن اس سے پہلے کہ دروازہ کھلتا۔ کھٹاک کھٹاک کی آوازیں ایک بار پھر سنائی دیں اور سب کی نظریں ادھر گھوم گئیں۔ یہ آوازیں صالحہ کی کرسی کی تھیں لیکن اس سے پہلے کہ صالحہ اٹھتی دروازہ کھلا اور چار مسلح آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ یکلخت جولیا نے ان پر چھلانگ لگا دی اور دوسرے لمحے وہ ایک آدمی کے ہاتھ میں موجود مشین گن چھین لینے میں کامیاب ہو گئی چونکہ یہ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا تھا کہ آنے والے سنبھل ہی نہ سکے تھے اس لئے وہ ایک لمحے کے لئے حیرت سے بت بنے کھڑے رہے لیکن دوسرے لمحے باقی تینوں آدمیوں نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی مشین گنیں جولیا کی طرف کی ہی تھیں کہ جولیا نے یکلخت ایک سائیڈ پر چھلانگ لگا دی اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسری طرف سے بھی ٹریگر دبائے گئے تھے لیکن جولیا کے اچانک ہٹ جانے کی وجہ سے ان کی فائرنگ سے ہونے والی گولیاں جولیا کو تو نہ لگیں البتہ جولیا ان میں سے دو کو گرانے میں کامیاب ہو گئی تھی لیکن پھر ایک آدمی نے تیزی سے مشین گن موڑی ہی تھی کہ اچانک صالحہ یکلخت اپنی کرسی سے اچھلی اور وہ اس آدمی پر جا پڑی اور اس کے اچانک ٹکرانے سے اس آدمی کی مشین گن

کا رخ بدل گیا اور گولیاں دیوار سے جا ٹکرائیں ورنہ جولیا لازماً ہٹ ہو جاتی۔ صالحہ کی اچانک ٹکر سے وہ آدمی چیختا ہوا دیوار سے جا کر لگا ہی تھا کہ صالحہ بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹی اور جولیا نے اس آدمی پر فائر کھول دیا لیکن اسی لمحے پہلا آدمی جس کے ہاتھ سے جولیا نے مشین گن چھینی تھی، نے یکلخت چھلانگ لگائی اور وہ دروازے سے باہر جا گرا۔ جولیا نے اسے بھی ہٹ کرنے کی کوشش کی لیکن گولیاں دروازے کی سائیڈ سے ٹکرا کر نیچے گریں اور وہ آدمی بچ گیا۔ صالحہ دوسری مشین گن اٹھا کر دروازے کی طرف بھاگی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتی دروازہ ایک دھماکے سے بند ہو گیا اور نہ صرف بند ہو گیا بلکہ وہ بجلی کی سی تیزی سے زمین میں اس طرح دھنستا چلا گیا جیسے لفٹ نیچے جاتی ہے اور صالحہ اس کے قریب پہنچ کر حیرت بھرے انداز میں ٹھٹھک کر رک گئی تھی اور چند لمحوں بعد جہاں دروازہ تھا ٹھوس دیوار ان کی آنکھوں کے سامنے موجود تھی۔

"ہمیں کھولو جولیا"...... عمران نے چیخ کر کہا تو صالحہ اور جولیا دونوں تیزی سے مڑیں اور پھر چند لمحوں بعد ہی عمران اور باقی ساتھی راڈز کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔ آنے والے چاروں افراد کے ہاتھوں میں چونکہ مشین گنیں تھیں اس لئے اس وقت ان کے پاس چار مشین گنیں موجود تھیں۔ عمران نے ایک مشین گن جھپٹی اور تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا جدھر دروازہ تھا کہ اچانک تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے کمرے کا فرش درمیان

سے کھل کر ایک جھٹکے سے دونوں سائیڈوں پر ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی سنبھل نہ سکے اور وہ سب بے اختیار نیچے گرتے چلے گئے۔ فرش میں نصب کرسیاں دروازے کی دوسری طرف تھیں۔ وہ ویسے ہی فرش کے ساتھ جکڑی ہوئی تھیں۔اس لئے وہ انہیں بھی نہ پکڑ سکتے تھے اس لئے وہ سب یکلخت فرش کھلنے کی وجہ سے سر کے بل نیچے گرتے چلے گئے اور پھر ان کے جسم ایک زور دار چھپاکے سے پانی کے اندر ڈوبتے چلے گئے۔ گو اس طرح وہ چوٹ لگنے سے محفوظ ہو گئے تھے لیکن پانی میں گرتے ہوئے ان سب کے ذہنوں میں یہی احساس ابھرا تھا کہ انہیں کھلے سمندر میں گرا دیا گیا ہے اور ظاہر ہے اس طرح سمندر میں گر جانے کے بعد ان کا بچ نکلنا ناممکن ہو گا اور وہ یقینی موت کا شکار ہو جائیں گے لیکن جب گرنے کی وجہ سے ان کے جسم پانی میں گر کر رکے اور پانی نے انہیں اوپر اچھالا تو عمران نے دیکھا کہ وہ ایک کمرے میں موجود ہیں جس کی سائیڈوں میں چاروں طرف پتلا سا پلیٹ فارم موجود ہے۔ جبکہ درمیان میں سمندر کا پانی بھرا ہوا تھا۔

"پلیٹ فارم پر چڑھ جاؤ"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود پلیٹ فارم پر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا۔ گو یہاں خاصا اندھیرا تھا لیکن اب ان کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کی کچھ عادی ہو گئی تھیں۔اس لئے ایک ایک کر کے وہ سب پلیٹ فارم پر چڑھ جانے میں کامیاب ہو گئے البتہ ان

کے لباس پانی سے شرابور ہو رہے تھے اور مشین گنیں نجانے کہاں غائب ہو گئی تھیں۔ان کے سروں پر کافی اونچی چھت نظر آ رہی تھی جو بند تھی۔ کمرے میں کوئی دروازہ کوئی کھڑکی یا کوئی روشندان موجود نہیں تھا۔اچانک ہی ایک سائیڈ پر چٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس عجیب سے کمرے میں تیز روشنی پھیل گئی۔ یہ روشنی چھت کے قریب دیوار کے ایک رخنے سے نکل رہی تھی۔

"علی عمران۔ میں نے واقعی تمہیں بے ہوش کر کے باندھ کر غلطی کی تھی۔ تمہیں فوری طور پر گولیوں سے اڑا دینا چاہئے تھا لیکن اب میں کوئی غلطی نہیں کروں گا اس لئے تمہیں یہاں پہنچا دیا گیا ہے۔یہاں سے باہر نکلنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے کمرے کا فرش۔ تم اگر چاہو تو غوطہ لگا کر اس طرف سے کھلے سمندر میں پہنچ سکتے ہو اور اس طرح اگر تم اپنی جانیں بچا سکتے ہو تو بچا لو۔ بہرحال اب تم ہیڈ کوارٹر میں دوبارہ زندہ داخل نہ ہو سکو گے اور پھر یہ بھی سن لو کہ رات کو جوار بھاٹا ہو گا کیونکہ چاند پورا ہے اور جوار بھاٹا کے دوران کمرے کے فرش پر موجود سمندر کا پانی اوپر والی چھت تک پہنچ جائے گا"...... جم اسکاٹ کی تیز اور چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی جواب دیتے چٹک کی آواز کے ساتھ ہی روشنی بجھ گئی اور دوبارہ تاریکی چھا گئی۔ تیز روشنی کے بعد اچانک تاریکی ہو جانے سے ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کی بینائی چلی گئی ہو لیکن آہستہ آہستہ ان کی آنکھیں اندھیرے کی

عادی ہو گئیں اور انہیں کمرہ دوبارہ نظر آنے لگ گیا۔

"عمران صاحب۔ اب کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ موجودہ صورت حال واقعی ایسی انوکھی اور عجیب تھی کہ اس کا ذہن بھی گڑبڑا سا گیا تھا۔ یہ واقعی عجیب سا کمرہ تھا کہ جو بیک وقت آزاد خانہ بھی تھا اور قید خانہ بھی تھا۔ وہ چاہتے تو پانی میں تیرتے ہوئے کھلے سمندر میں جا سکتے تھے لیکن انہیں معلوم تھا کہ کھلے سمندر میں پہنچ کر وہ کسی طرح بھی زندہ کسی ساحل تک نہ پہنچ سکیں گے کیونکہ یہاں سے دور دور تک کوئی جزیرہ یا کوئی ٹاپو نہیں تھا اور یہاں بھی واقعی جوار بھاٹا میں ان کا زندہ رہ جانا ناممکن تھا۔

"آخر یہ کمرہ اس انداز میں کیوں تعمیر کیا گیا ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ تم ٹھیک سوچ رہے ہو۔ اس کمرے کا یہ مخصوص طرز تعمیر یقیناً کسی خاص وجہ سے ہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ کمرہ سٹور سے اسلحہ سب میرین میں لوڈ کرنے کے لئے تعمیر کیا گیا ہے"...... اچانک صالحہ نے کہا۔

"ویری گڈ۔ واقعی یہ بات درست ہے۔ ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں ایسا خفیہ راستہ موجود ہے جو کسی سٹور میں نکلتا ہے اور

ویسے بھی ہمیں ہوش میں لانے والے نے میرے سوال پر یہی بتایا تھا کہ ہم سٹور میں ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر دیوار کو مخصوص انداز میں تھپتھپانا شروع کر دیا۔ باقی ساتھیوں نے بھی یہی کارروائی شروع کر دی۔

"یہاں۔ یہاں خلا ہے"...... اچانک شمال کی طرف موجود تنویر نے چیختے ہوئے کہا اور سب اس کی طرف سمٹتے چلے گئے۔ عمران نے اس جگہ پر تھپتھپایا تو واقعی ایسی آوازیں ابھریں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہاں بہرحال ٹھوس دیوار نہیں ہے۔

"ہاں۔ یہ راستہ موجود ہے لیکن اب مسئلہ اس کو کھولنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ راستہ اندر سے ہی کھلتا اور بند ہوتا ہو گا۔ باہر سے اسے کھولنے اور بند کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن ہم نے اسے بہرحال باہر سے ہی کھولنا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ فرش پر بیٹھ گیا۔ اس کے ہاتھ اب اس جگہ پر رکھے ہوئے تھے۔ وہ اس طرح ہاتھ پھیر رہا تھا جیسے ماہر افراد کسی چیز کی مالیت معلوم کرنے کے لئے اس پر ہاتھ پھیرتے ہیں اور چند لمحوں بعد عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"یہاں ایک تار موجود ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ کو جھٹک کر ناخنوں میں موجود بلیڈ باہر

نکالے۔

"کرنٹ بھی ہو سکتا ہے اس تار میں"...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اور ہمارے جسم بھی گیلے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ رومال لے لیجئے اسے ہاتھ پر لپیٹ لیں۔ یہ خشک ہے"...... کیپٹن شکیل نے ایک رومال اپنی اندرونی جیب سے نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن جھٹکا تو انگلی کو لگے گا۔ رومال سے کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"میں ناخن سے بلیڈ نکال کر اسے استعمال کروں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کیپٹن شکیل کے ہاتھ سے رومال لیا اور پھر اس نے مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر انگلی کے ناخن میں موجود بلیڈ کو باہر نکالا اور اس کے بعد اس نے رومال کو ہاتھ پر لپیٹا اور دو انگلیوں سے بلیڈ پکڑ کر اس نے دوسرے ہاتھ سے تار کو چیک کیا اور پھر بلیڈ اس پر رکھ کر اس نے اسے تیزی سے کسی آری کی طرح چلانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد یکلخت شرارے سے نکلے اور عمران کے جسم کو ہلکا سا جھٹکا لگا لیکن وہ بلیڈ اسی طرح چلاتا رہا اور چند لمحوں بعد تار کٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی وہاں دیوار کھل کر سائیڈوں میں چلی گئی۔ اب وہاں ایک کافی بڑا راستہ سا بن گیا تھا۔

"آؤ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ عمران نے اس دوران بلیڈ کو دوبارہ اپنے ناخن میں فٹ کر کے اسے چھپا لیا تھا۔ یہ ایک کافی چوڑی راہداری تھی اور راہداری کے آخر میں ایک اور دروازہ تھا جو ان کے وہاں پہنچتے ہی خود بخود کھلتا چلا گیا۔ شاید اس کے سامنے فرش کے اندر اس کے کھلنے اور بند ہونے کا میکنزم موجود تھا۔ جیسے ہی وہ اس دروازے کو پار کر کے دوسری طرف گئے کمرے میں چٹک کی آواز کے ساتھ ہی تیز روشنی پھیلتی چلی گئی۔ یہ ایک ہال کمرہ تھا جس میں سرخ رنگ کی مخصوص پیٹیاں پڑی ہوئی تھیں اور عمران پیٹیوں کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ پیٹیوں کی ساخت بتا رہی تھی کہ ان میں ایٹمی اسلحہ ہو سکتا ہے۔

"ویری بیڈ۔ انہوں نے اس طرح یہ انتہائی خطرناک اسلحہ یہاں کیوں رکھا ہوا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک سرر سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی اس دروازے پر سرخ رنگ کی کسی دھات کی چادر سی آ گئی جس دروازے سے وہ آئے تھے اور ایسی ہی چادر سامنے موجود ایک اور دروازے کے سامنے بھی آ گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر چٹک کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے ان سب کے جسم یکلخت اس طرح گرنے لگے جیسے ان کے جسموں سے یکلخت توانائی نکل گئی ہو۔ وہ ریت کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح نیچے گرے

تھے وہ سب ہوش میں تھے۔ سوچ سکتے تھے۔ جس طرف ان کا چہرہ تھا ادھر دیکھ سکتے تھے لیکن نہ حرکت کر سکتے تھے اور نہ بول سکتے تھے۔ عمران کا چہرہ اس ہال کمرے کے اس دروازے کی طرف تھا جس سے وہ اندر آئے تھے۔ کافی دیر اس طرح گزر گئی۔ پھر اچانک سرر کی آواز کے ساتھ ہی وہ سرخ رنگ کی دھاتی چادریں خودبخود دروازوں سے ہٹ گئیں اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں اسی دروازے سے دس آدمی اندر داخل ہوئے اور انہوں نے عمران سمیت اس کے سب ساتھیوں کو اٹھا لیا جوانا کو البتہ دو آدمیوں نے اٹھایا تھا اور پھر وہ انہیں اٹھائے اس راہداری سے گزر کر واپس اس پانی والے کمرے میں لے آئے۔ عمران نے دیکھا کہ وہاں وہی سب میرین موجود تھی۔ انہیں اس سب میرین میں لے جایا گیا اور پھر ایک بڑے کمرے میں فرش پر ڈال دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی سب میرین حرکت میں آ گئی۔ عمران خاموش پڑا ہوا تھا۔ اسے اس ساری کارروائی کی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ جم اسکاٹ نے آخر انہیں ہلاک کرنے کی بجائے اس طرح سب میرین میں کیوں لادا ہے حالانکہ وہ آسانی نے انہیں ہلاک کرا سکتا تھا۔ سب میرین مسلسل سمندر کے اندر سفر کرتی رہی پھر اس کی حرکت رک گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ اوپر کو اٹھنے لگی اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کا آؤٹ گیٹ کھل گیا اور انہی دس افراد نے جنہوں نے انہیں اٹھا کر سب میرین میں ڈالا تھا ایک بار پھر انہیں اٹھا کر آؤٹ گیٹ سے باہر لے آئے اور عمران نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے

سے ٹاپو نما جزیرے پر پہنچ گئے تھے۔

"انہیں درختوں سے باندھ دو"...... ایک آدمی نے کہا اور پھر واقعی انہیں ایک ایک کر کے درختوں کے ساتھ رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ اس کے بعد ایک آدمی نے جیب سے ایک لمبی گردن والی شیشی نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے سب سے پہلے بندھے ہوئے تنویر کے قریب پہنچ کر شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی تنویر کی ناک سے لگا دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے شیشی ہٹائی۔ اس کا ڈھکن بند کیا اور پھر تنویر کے بعد وہ کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے دیکھا کہ وہاں اس ٹاپو پر دس آدمی موجود تھے۔ جن میں سے ایک انہیں شیشی سونگھانے کے عمل میں مصروف تھا۔ مشین گن اس کے کاندھے پر لٹکی ہوئی تھی جب کہ باقی نو افراد ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے کھڑے تھے اور ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چند لمحوں بعد ان پر فائر کھول دیں گے۔ کیپٹن شکیل کے بعد عمران کی ناک سے بھی شیشی لگائی گئی۔ عمران کی ناک میں انتہائی تیز گیس چڑھتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی شیشی ہٹائی گئی عمران کو اپنے جسم میں توانائی کی لہریں سی دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگ گئیں۔ اس کے بعد شیشی صفدر کی ناک سے لگائی گئی عمران کو معلوم تھا کہ یہ لوگ ان سے باتیں کرنا چاہتے ہیں ورنہ اگر انہوں نے فائر ہی کرنا تھا تو وہ انہیں ٹھیک کرنے کے چکر میں نہ پڑتے۔ اس لئے اس کے پاس بہرحال اتنا وقفہ موجود تھا کہ وہ ناخنوں میں موجود بلیڈوں سے رسیاں کاٹ لے۔

لیکن مسئلہ تھا کہ اس کے ساتھی بے بس تھے اور یہاں موجود افراد کی تعداد دس تھی اور وہ اکیلا بیک وقت ان دس افراد کو کور نہ کر سکتا تھا۔ اگر اس نے ایسا کیا تو لامحالہ اس کے ساتھی فائرنگ سے ہلاک ہو سکتے ہیں لیکن ظاہر ہے وہ اب اس طرح بندھی ہوئی حالت میں تو نہ مرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے تیزی سے اپنے ہاتھوں کو جھٹکا اور پھر بلیڈ باہر آنے پر اس نے رسی کاٹنے کی کارروائی شروع کر دی لیکن اس کی تیز نظریں مسلسل ماحول کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

"چیف۔ آپ نے انہیں زندہ حالت میں کیوں بھجوایا ہے۔ انہیں یہاں بھی تو ہلاک کیا جا سکتا تھا"...... انتھونی نے جم اسکاٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں اس وقت آپریشنل سیکشن کے کنٹرولنگ روم میں موجود تھے۔ سامنے دیوار پر ایک بڑی سی سکرین روشن تھی جس پر زیر زمین سفر کرتی ہوئی آبدوز نظر آ رہی تھی۔

"یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں انتھونی۔ ان میں ایسی صلاحیتیں ہیں کہ میں حقیقتاً اب ان کے بارے میں ایک فیصد رسک لینے کے لئے بھی تیار نہیں ہوں۔ تم نے دیکھا نہیں کہ انہوں نے یہاں پہنچ کر کیا کیا کام دکھائے ہیں"...... جم اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے باس۔ میں خود بھی حیران ہوں کہ یہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں۔ ناممکن کو ممکن بنا دیتے ہیں جس طرح انہوں نے

سپیشل سٹور کا راستہ کھولا ہے۔ مجھے تو ابھی تک یقین نہیں آ رہا"۔ انتھونی نے کہا۔

"ویسے تو اس کی وجہ ہماری اپنی حماقت ہی ہے۔ وہاں آپریشنل تار کا ایک سرا باہر نکلا ہوا تھا لیکن ہم نے اسے کبھی چیک ہی نہیں کیا تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے اسے جس انداز میں کاٹا ہے اور جس طرح راستہ کھولا ہے میں حقیقتاً ان کی صلاحیتوں سے خوفزدہ ہو گیا ہوں"...... جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ وہاں ٹاپو پر کوئی چکر نہ چلا دیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انتھونی نے کہا۔

"اول تو ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ راجر بے حد ہوشیار آدمی ہے اور پھر میں نے اسے اچھی طرح سمجھا دیا ہے۔ اس کے ساتھی بھی کافی تعداد میں ہیں اور مسلح بھی ہیں جبکہ عمران اور اس کے ساتھی مکمل طور پر غیر مسلح ہیں اور اگر ایسا ہوا بھی سہی تو یہ لوگ بہرحال ہیڈ کوارٹر میں تو نہیں ہوں گے"...... جم اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ سب میرین پر بھی تو قبضہ کر سکتے ہیں"...... انتھونی نے کہا۔

"تم مجھے احمق سمجھتے ہو کیا"...... جم اسکاٹ نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"م۔ م۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا چیف۔ میں تو"...... انتھونی

جم اسکاٹ کے اچانک غصہ کھانے پر بوکھلا گیا تھا۔

"میں نے کیپٹن کو پہلے ہی سمجھا دیا ہے۔ ان لوگوں کے سب میرین سے نکل کر ٹاپو پر جانے کے بعد وہ سب میرین کو واپس سمندر میں اتار دے گا اور پھر جب تک میں اسے ٹرانسمیٹر پر ہدایات نہ دوں گا وہ اسے واپس وہاں سطح پر نہ لے جائے گا اور ہم چونکہ یہاں بیٹھے سب کارروائی دیکھ رہے ہوں گے اس لئے میں اسے ہدایات دے سکتا ہوں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ واقعی بہت دور کی سوچتے ہیں"...... اس بار انتھونی نے خوشامدانہ لہجے میں کہا اور جم اسکاٹ نے اس طرح سر ہلایا جیسے کہہ رہا ہو کہ میں واقعی ایسا ہی ہوں۔ اس کی نظریں سکرین پر ہی جمی ہوئی تھیں اور پھر آبدوز کی حرکت رک گئی۔

"سب میرین ٹاپو پر پہنچ گئی ہے۔ اب ٹاپو کو رینج میں لے آؤ"۔ جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور سامنے موجود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین پر جھماکے ہونے لگے اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک منظر سکرین پر ابھرا۔ یہ ایک خاصے بڑے ٹاپو کا منظر تھا جس میں درختوں کی کثرت تھی اور زمین پر جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں اور اس منظر کے سکرین پر ابھرتے ہی انتھونی نے ہاتھ ہٹا لیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی دس آدمی بے حس و حرکت عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھائے منظر میں داخل ہوئے اور انہوں نے انہیں ایک ایک کر کے درختوں کے تنوں کے ساتھ رسیوں سے باندھنا شروع

کر دیا۔

" وائس آن کرو"...... جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بٹن پریس کر دیا تو آواز آنا شروع ہو گئی۔ ایک آدمی انہیں ہوش میں لانے کی ہدایات دے رہا تھا اور پھر ایک آدمی نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے باری باری ایک ایک بندھے ہوئے آدمی کی ناک سے شیشی کا ڈھکن کھول کر لگانا شروع کر دیا۔

" چیف۔ کیا انہیں ٹھیک کرنا ضروری تھا۔ میرا مطلب تھا کہ یہ خطرناک لوگ ہیں"...... انتھونی نے آہستہ سے کہا۔

" اب ان کی خطرناک حرکت سے بہرحال ہیڈ کوارٹر محفوظ ہو چکا ہے اور اب زیادہ سے زیادہ وہاں موجود راجر اور اس کے ساتھیوں کے لئے ہی وہ خطرناک ہو سکتے ہیں جبکہ اس کا بھی ایک فی صد سکوپ نہیں ہے کیونکہ یہ بندھے ہوئے اور راجر اور اس کے ساتھی مسلح ہیں اور دوسری بات یہ کہ میں ان سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے پورے سیٹ اپ کی تفصیلات بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ان لوگوں کی ہلاکت کے بعد شیڈاگ کے تمام گروپس کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن دے دوں گا۔ یہ تنظیم ہمارے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو رہی ہے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" یس چیف۔ آپ واقعی بہت دور اندیش ہیں۔ میں بھی یہی سوچ

رہا تھا کہ ان چند افراد کے خاتمے سے پاکیشیا سیکرٹ سروس تو ختم نہ ہو جائے گی ایک کے بعد دوسرا گروپ آ جائے گا اور ہم کب تک ان سے لڑتے رہیں گے"...... انتھونی نے کہا اور جم اسکاٹ نے زبان سے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

" ٹرانسمیٹر آن کر دو تاکہ میں اس پر راجر کی مدد سے عمران سے بات چیت کر سکوں"...... جم اسکاٹ نے کہا اور انتھونی نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک بار پھر مشین کے بٹن آپریٹ کرنے شروع کر دیئے۔

" ہیلو ہیلو۔ راجر۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ یو۔ اوور"...... انتھونی نے مختلف بٹن پریس کر کے مائیک ہاتھ میں لے کر اس کی سائیڈ کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

" یس۔ راجر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... راجر کی آواز سنائی دی۔ اب اس کے ہاتھ میں بھی ایک چھوٹا لیکن جدید ساخت کا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نظر آ رہا تھا۔

" چیف سے بات کرو۔ اوور"...... انتھونی نے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا مائیک اس نے جم اسکاٹ کی طرف بڑھا دیا۔

" ہیلو۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے مائیک ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

" یس چیف۔ اوور"...... راجر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ان کی رسیاں اچھی طرح باندھی گئی ہیں یا نہیں۔ اوور"۔ جم

اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ میں نے پہلے ہی باندھنے والوں کو ہدایات دے دی تھیں۔ اوور"...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ جب یہ پوری طرح ذہنی طور پر سنبھل جائیں تو مجھے کال کرنا اور سنو۔ ہر طرح سے محتاط رہنا۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ ہم پوری طرح محتاط ہیں۔ اوور"...... راجر نے جواب دیا تو جم اسکاٹ نے مائیک کا سائیڈ بٹن آف کر دیا۔

"سب میرین کے پائلٹ سے بات کراؤ"...... جم اسکاٹ نے انتھونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"...... انتھونی نے کہا اور تیزی سے ایک بار پھر مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اوور"...... بٹن پریس کر کے انتھونی نے جم اسکاٹ سے مائیک لے کر اسے آن کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کیپٹن جیکب اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ جم اسکاٹ سپیکنگ۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے مائیک لیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ میں کیپٹن جیکب بول رہا ہوں۔ اوور"۔ کیپٹن جیکب کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سب میرین کو سمندر کی تہہ میں لے گئے ہو یا نہیں۔ اوور"۔ جم اسکاٹ نے پوچھا۔

"یس چیف۔ اس وقت سب میرین تہہ میں ہی ہے۔ اوور"۔ کیپٹن جیکب نے جواب دیا۔

"اوکے۔ جب تک میں نہ کہوں۔ تم نے سب میرین کو سطح پر نہیں لے جانا۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جم اسکاٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر مائیک کا سائیڈ بٹن آف کر دیا۔

عمران بلیڈوں کی مدد سے رسیاں کاٹ چکا تھا۔ لیکن اس نے جان بوجھ کر انہیں مکمل طور پر نہ کاٹا تھا البتہ اسے معلوم تھا کہ صرف ایک جھٹکے سے رسی کٹ کر نیچے جا گرے گی اور وہ آزاد ہو جائے گا لیکن ابھی صورت حال ایسی تھی کہ اسے انتہائی سوچ سمجھ کر اقدام کرنا تھا۔ اس کے سارے ساتھی اب ٹھیک ہو چکے تھے۔ اسی لمحے اس نے دیکھا کہ سامنے کھڑے ہوئے آدمی کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور اس آدمی نے جیب سے ایک فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس کا بٹن آن کر کے اس نے باتیں شروع کر دیں اور عمران ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ دوسری طرف سے جم اسکاٹ بول رہا تھا اور پھر اس آدمی نے جس نے ٹرانسمیٹر پر گفتگو کرتے ہوئے اپنا نام راجر بتایا تھا ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"مشین گنیں سیدھی کر لو۔ جیسے ہی چیف کا حکم سنو فائرنگ کر دینا"...... راجر نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور ان سب نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں سیدھی کر لیں۔

"یہ تم ہمیں یہاں کیوں لے آئے ہو۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔ کیا اس جگہ موت کا فرشتہ رہتا ہے"...... عمران نے راجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش رہو۔ یہ سب کچھ چیف کے حکم پر کیا جا رہا ہے"۔ راجر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"بھائی ناراض کیوں ہو رہے ہو ہم نے تو بہرحال مرنا ہے لیکن مرنے والوں سے کم از کم آخری بار ہنس کر تو بات کر لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ صورت حال انتہائی تشویشناک ہے"۔ اچانک صفدر کی آواز سنائی دی۔ وہ فرانسیسی زبان میں بات کر رہا تھا۔

"ہاں۔ کوشش کرو کہ جسمانی دباؤ ڈال کر رسیاں قدرے ڈھیلی پڑ جائیں تاکہ تم تنے کے ساتھ گھوم کر دوسری طرف جا سکو۔ میں نے رسیاں کاٹ لی ہیں لیکن یہاں آدمی بہت زیادہ ہیں اس لئے ہمیں سوچ سمجھ کر اقدام کرنا ہے"...... عمران نے بھی فرانسیسی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب"...... صفدر نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ جوانا نے مجھے بتایا ہے کہ وہ یہ رسیاں توڑ سکتا

ہے"...... چند لمحوں بعد تنویر کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ اسے کہہ دو کہ جو کچھ کرے حالات کو دیکھ کر کرے۔ اندھا اقدام کرنا خودکشی کے مترادف ثابت ہو گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"یہ تم کس زبان میں باتیں کر رہے ہو"...... اچانک راجر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"فرانسیسی زبان میں تاکہ تمہاری سمجھ میں نہ آسکیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان باتوں کا کیا فائدہ۔ ابھی تو تم نے مرجانا ہے"...... راجر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسی لیئے تو باتیں کر رہے ہیں کہ چلو بولتے ہوئے مریں۔ خاموشی سے مرجانا مردانگی کے خلاف ہے"...... عمران نے جواب دیا تو راجر بے اختیار ہنس پڑا۔

"دلیر آدمی ہو جو اس حالت میں بھی ایسی باتیں کر رہے ہو"۔ راجر نے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ میں کوشش کروں گا کہ تمہیں اس تعریف کا کوئی انعام دے سکوں"...... عمران نے جواب دیا پھر اس سے پہلے کہ راجر اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور راجر نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اوور"...... ایک تیز آواز سنائی دی۔

"یس۔ راجر بول رہا ہوں۔ اوور"...... اسی آواز نے کہا۔

"چیف سے بات کرو۔ اوور"...... اسی آواز نے کہا۔

"یس۔ اوور"...... راجر نے کہا۔

"ہیلو۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ اوور"...... جم اسکاٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ اوور"...... راجر نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر لے کر اس عمران کے پاس جاؤ۔ میں اس سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ ٹرانسمیٹر تم آپریٹ کرتے رہنا۔ البتہ تم اپنے باقی آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ پوری طرح ہوشیار رہیں۔ اوور"...... جم اسکاٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ اوور"...... راجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے قدم بڑھاتا عمران کے قریب آیا اور اس نے ٹرانسمیٹر اس کے منہ کے قریب کر دیا۔

"ہیلو عمران۔ میں جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ اوور"...... جم اسکاٹ کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ فاتحانہ تھا۔

"جی فرمایئے چیف آف شیڈاگ صاحب۔ میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے اوور کہنے پر راجر نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"عمران۔ اگر تم اپنے سب ساتھیوں سمیت زندہ رہنا چاہتے ہو تو مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پورے سیٹ اپ کی تفصیل بتا دو۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے مسلح آدمیوں کے سامنے بندھی ہوئی حالت میں موجود ہے۔ اوور"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم چند لوگ بہرحال سروس کا گروپ تو ہو سکتے ہو۔ پوری سروس نہیں ہو سکتے۔ اس لئے تم پوری سروس کا سیٹ اپ بتاؤ۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اے سے شروع ہوتی ہے اور زیڈ پر ختم ہو جاتی ہے۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی کیونکہ اس نے اب ان لوگوں سے بچنے کی ترکیب سوچ لی تھی۔

"کیا مطلب۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب بھی بتانا پڑے گا۔ اوکے۔ میں بتاتا ہوں۔ ویسے مطلب بتانے میں مجھے بے حد مہارت حاصل ہے کیونکہ ہر کوئی مجھ سے مطلب ہی پوچھتا رہتا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچانک اپنے جسم کو زور دار جھٹکا دیا تو رسی ٹوٹی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے دونوں بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت

میں آئے اور راجر چیختا ہوا اچھل کر کئی فٹ دور جا گرا لیکن اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اب عمران کے ہاتھوں میں پہنچ چکی تھی اور اس کے ساتھ ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر درخت کے عقب میں پہنچ گیا اور اس کے اس طرح گھومتے ہی اس کے ساتھی بھی بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور وہ رسیوں سمیت گھومتے ہوئے درختوں کے تنوں کی دوسری طرف پہنچ گئے۔ مسلح آدمی حیرت سے بت بنے کھڑے ہوئے تھے اور راجر زمین پر گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس نے چیختے ہوئے فائر کہا ہی تھا کہ عمران کی مشین گن کی ریٹ ریٹ سے فضا گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی راجر سمیت چار افراد نیچے گرے تھے لیکن باقی چھ نے فائر کھول دیا تھا مگر عمران اور اس کے ساتھی درختوں کے تنوں کی آڑ میں ہونے کی وجہ سے اس فائرنگ سے بچ گئے تھے۔ عمران نے دوسری بار ٹریگر دبا دیا اور چھ میں سے چار افراد نیچے گرے جبکہ دو افراد نے بجلی کی سی تیزی سے قریبی درختوں کے تنوں کے پیچھے آڑ لے لی تھی۔ اس کے ساتھ ہی عمران یکلخت اس تنے کے پیچھے سے نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا دوسرے درخت کے تنے کے پیچھے پہنچ گیا اس پر فائرنگ ہوئی لیکن گولیاں اس کے قریب سے نکلتی چلی گئیں۔ اس کے ساتھ ہی عمران کی مشین گن نے ایک بار پھر شعلے اگلنے شروع کر دیئے اور ایک آدمی ہٹ ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے نیچے جھکا اور دوسرے لمحے اس نے کسی مینڈک کی طرح جھاڑیوں کی آڑ لے کر

چھلانگ لگائی اور چھلانگ لگاتے ہوئے اس کی مشین گن ایک بار پھر شعلے اگلنے لگی اور اس بار دوسرا آدمی جو تنے کی سائیڈ سے سر نکال کر اسے چیک کر رہا تھا اچھل کر نیچے گرا۔ اس کی کھوپڑی کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر بکھر گئی تھی اور عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور جوانا بجلی کی سی تیزی سے تنوں کی آڑ لیتا ہوا عمران کی طرف دوڑ پڑا۔

"بے فکر رہو۔ میں ٹھیک ہوں"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو دوڑتا ہوا جوانا بے اختیار رک گیا۔ اس کے بگڑے ہوئے چہرے پر یکلخت اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ماسٹر آپ نیچے گرے تھے اس لئے میں سمجھا کہ آپ ہٹ ہو گئے ہیں"...... جوانا نے کہا۔

"تم گن پکڑو اور جا کر سب میرین کو کور کرو۔ جاؤ"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا مڑا اور ایک آدمی کے ہاتھ سے نکلنے والی مشین گن جھپٹ کر اس طرف کو دوڑتا چلا گیا جدھر سے انہیں لایا گیا تھا۔ ان دس افراد میں سے صرف ایک آدمی اب تڑپ رہا تھا جبکہ باقی ساکت ہو چکے تھے۔ عمران نے اس کی طرف مشین گن کا رخ کیا اور فائر کھول دیا۔ دوسرے لمحے اس آدمی کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا اور عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اس درخت کی عقبی طرف جا کر جس کے ساتھ صفدر بندھا ہوا تھا رسیوں پر فائر کھول دیا۔

"صفدر باقی ساتھیوں کو آزاد کراؤ۔ میں جوانا کے پیچھے جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر دوڑتا ہوا وہ پہلے اس طرف بڑھا جہاں راجر کے ہاتھوں سے ٹرانسمیٹر گرا تھا۔ ٹرانسمیٹر ٹوٹ چکا تھا عمران نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اسے واپس زمین پر پھینک کر وہ گن اٹھائے دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر جوانا گیا تھا اور پھر اسے ساحل کے قریب جوانا کھڑا نظر آ گیا۔ عمران کے قدموں کی آواز سن کر جوانا تیزی سے مڑا۔

"ماسٹر۔ سب میرین تو چلی گئی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"پورے جزیرے کے گرد چکر لگاؤ شاید کسی دوسری طرف چلی گئی ہو۔ وہ اپنے آدمیوں کو چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا مڑ گیا جبکہ عمران ساحل پر پہنچ کر چند لمحے غور سے سمندر کو دیکھتا رہا۔ پھر ایک طویل سانس لے کر واپس مڑا۔ سب میرین کے واپس جانے کا مطلب تھا کہ وہ اس ٹاپو نما جزیرے پر پھنس گئے ہیں۔ وہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر بھی ٹوٹ چکا تھا اور ان کے پاس بھی کوئی ٹرانسمیٹر نہ تھا جبکہ جم اسکاٹ نے جس انداز میں ٹرانسمیٹر پر باتیں کی تھیں اس سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی سکرین پر انہیں دیکھ رہا ہے اس لئے اسے یقیناً اپنے آدمیوں کی ہلاکت کا پتہ چل گیا ہو گا اور اب وہ قیامت بن کر اس ٹاپو پر حملہ آور ہو سکتا ہے۔ عمران یہی باتیں سوچتا ہوا واپس گیا تو اس کے تمام ساتھی رسیوں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ وہ سب میرین کہاں گئی"...... صفدر نے کہا۔

"وہ غائب ہے۔ میں نے جوانا کو کہا ہے کہ وہ اس ٹاپو کا پورا چکر لگائے شاید وہ کسی دوسری طرف موجود ہو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ہم یہاں پھنس گئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ فی الحال تو یہی پوزیشن ہے۔ بہرحال ہم زندہ ہیں یہ غنیمت ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جوانا بھاگتا ہوا واپس آیا۔

"ماسٹر۔ سب میرین کسی طرف بھی نہیں ہے"...... جوانا نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ فائرنگ ہوتے ہی وہ واپس چلی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ان لوگوں کی تلاشی لینی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کسی کے پاس کوئی ٹرانسمیٹر ہو"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھی تیزی سے لاشوں کی طرف بڑھ گئے۔ عمران کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں پھیلی ہوئی تھیں۔ اسے پوری طرح احساس تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی یہاں انتہائی اور یقینی خطرے میں ہیں۔ ان پر ہیلی کاپٹروں سے میزائلوں اور بموں کی بارش ہو سکتی تھی۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ ہو سکتا تھا اور سب سے زیادہ اہم اور پریشان کن بات یہ تھی کہ وہ ہیڈ کوارٹر میں

پہنچ کر باہر آ گئے تھے اور اب ہیڈ کوارٹر میں ان کا داخلہ تقریباً ناممکن نظر آتا تھا۔ اس کا ذہن برق رفتاری سے ان سارے پوائنٹس کے بارے میں سوچنے میں مصروف تھا لیکن بظاہر کسی بات کا بھی کوئی حل نظر نہیں آ رہا تھا۔

"ان کے پاس سوائے اسلحہ کے اور کچھ نہیں ہے"...... اس کے ساتھیوں نے واپس عمران کے گرد اکٹھے ہوتے ہوئے کہا۔

"اب مشن کس طرح مکمل ہو گا"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب تو دعا ہی کی جا سکتی ہے اور کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ہر صورت میں یہاں سے نکلنا چاہئے۔ یہاں ہم انتہائی شدید خطرے میں ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن کس طرح۔ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز بھی نہیں ہے کہ ہم درخت کاٹ کر ان سے کوئی کشتی بنا سکیں اور جوانا لاکھ طاقتور سہی بہرحال ایسا طاقتور بھی نہیں ہے کہ ہاتھوں سے درخت توڑ سکے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے قریب ترین جزیرہ کتنے فاصلے پر ہو سکتا ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"جتنا بھی ہو۔ بہرحال سمندر میں ہم بغیر مخصوص لباس کے تیر کر وہاں تک نہیں پہنچ سکتے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر وہ وہیں

کھڑے ابھی مختلف تجویزوں پر غور کر ہی رہے تھے کہ اچانک جوانا
چونک پڑا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا ایک طرف کو بڑھ
گیا۔

"اسے کیا ہوا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن
اس سے پہلے کہ کوئی جواب دیتا اچانک جوانا اسی طرح دوڑتا ہوا
واپس آگیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات موجود تھے۔

"ماسٹر۔ یہاں سے نکلنے کا ایک راستہ نکل آیا ہے"...... جوانا نے
قریب آکر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا سمندر میں کوئی سرنگ نظر آگئی ہے تمہیں"...... عمران نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں ایک بوٹ موجود ہے"...... جوانا نے کہا تو عمران سمیت
سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"بوٹ۔ کہاں ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیکنگ کے دوران مجھے احساس ہوا تھا کہ یہاں مغربی طرف کا
ساحل خاصا کٹا پھٹا ہے اور ایک لکڑی کا سرا بھی مجھے نظر آیا تھا لیکن
اس وقت میں نے خیال نہ کیا تھا۔ اب مجھے اچانک اس کا خیال آ
گیا۔ وہ لکڑی کی کشتی کا ایک سرا ہے"...... جوانا نے کہا اور وہ سب
تیزی سے اس طرف کو دوڑ پڑے جدھر جوانا گیا تھا اور پھر واقعی ساحل
پر پہنچ کر انہوں نے ایک بوٹ کو چیک کر لیا جو ایک کھاڑی میں
موجود تھی۔ عمران تیزی سے اس کے اندر کودا اور پھر اس نے اس کی

چیکنگ شروع کر دی۔ دوسرے لمحے اس نے ایک طویل سانس لیا
کیونکہ بوٹ کا انجن ٹوٹ چکا تھا اور اس میں فیول بھی نہیں تھا شاید
اس کے ناکارہ ہو جانے کی وجہ سے اسے یہاں چھوڑ دیا گیا تھا۔

"اسے کشتی کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لکڑیاں توڑ کر چپو
بناؤ اور ایک بڑی لکڑی بھی توڑ لو۔ بادبان اگر بن جائے تو پھر سمندر
میں سفر تیزی سے کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا، صفدر،
تنویر اور کیپٹن شکیل تیزی سے واپس دوڑ پڑے جبکہ صالحہ اور جولیا
بوٹ میں آگئیں۔

"بادبان کیسے بناؤ گے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"جوانا کی شرٹ اتنی بڑی بہرحال ہے کہ بادبان کا کام دے سکتی
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا اور صالحہ دونوں
بے اختیار ہنس پڑیں۔ تھوڑی دیر بعد صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور
جوانا واپس آگئے۔ جوانا نے مضبوط بیلوں کا ایک کافی بڑا سا ڈھیر
اٹھایا ہوا تھا جبکہ تنویر کے ہاتھ میں چپو بنانے کے لئے چوڑے سائز کی
دو لکڑیاں پکڑی ہوئی تھیں اور صفدر اور کیپٹن شکیل نے ایک کافی
بڑی اور لمبی لکڑی اٹھائی ہوئی تھی۔

"یہ لکڑی تو آگئی ہے۔ لیکن بادبان کے لئے کپڑا کہاں سے آئے
گا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر ہم سب مرد اپنی اپنی شرٹیں اتار کر انہیں

آپس میں باندھ لیں تو کسی حد تک بادبان کی کمی پوری ہو سکتی ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ صرف جوانا کی شرٹ ہی کافی رہے گی لیکن۔ چلو ٹھیک ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر واقعی عمران سمیت سب نے اپنی اپنی شرٹ اتار دی۔ اب انہوں نے بنیانوں پر کوٹ پہنے ہوئے تھے اور پھر عمران نے اپنے ساتھیوں سے مل کر تمام شرٹوں کو ملا کر بادبان تیار کیا اور اسے اس لمبی شاخ کے ساتھ اس انداز میں باندھا کہ ہوا کے رخ کے ساتھ ساتھ اس کا رخ بھی تبدیل کیا جا سکے۔ اس کے بعد اس نے اس لکڑی کو بوٹ کے سامنے والے حصے میں بیلوں کی مدد سے باندھ دیا۔ مختلف رنگوں کا عجیب سا بادبان ہوا میں پھڑپھڑا رہا تھا۔

"اب اس بوٹ کو کھاڑی سے باہر نکالو اور چپو سنبھال لو۔ جب تک بوٹ سمندری رو میں نہ پہنچے گی تب تک ان چپوؤں سے ہی کام لینا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو جوانا اور تنویر بوٹ سے نیچے اترے اور انہوں نے اسے دھکیل کر کھاڑی سے باہر نکالا اور پھر وہ اس بوٹ پر سوار ہو گئے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے چپو چلانے شروع کر دیئے اور پھر آہستہ آہستہ بوٹ کھلے سمندر میں جانے لگی۔ عمران اس بادبان لکڑی کو سنبھالے ہوئے تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب بوٹ ٹاپو سے کافی فاصلے پر پہنچ گئی تو عمران نے بادبان کا رخ اس طرح بدل دیا کہ بادبان میں ہوا بھر گئی اور دوسرے لمحے بوٹ ایک

جھٹکے سے تیزی سے آگے بڑھنے لگی اور سب نے اطمینان بھرے طویل سانس لئے۔

"عمران صاحب۔ ہم پہنچیں گے کہاں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جہاں بوٹ لے جائے گی"...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ اگر اس سب میرین نے اچانک حملہ کر دیا تو"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب بری طرح اچھل پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ ویری بیڈ۔ سب میرین تو سطح پر آئے بغیر بوٹ کو میزائل سے اڑا سکتی ہے اس طرح تو ہم سب کے بھی بوٹ سمیت ٹکڑے اڑ جائیں گے"۔ عمران نے حقیقتاً انتہائی پریشان لہجے میں کہا اور باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی گہری تشویش کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ ایک ایسا حقیقی اور خوفناک خطرہ تھا جس سے بچنے کی بظاہر کوئی سبیل ہی انہیں نظر نہ آ رہی تھی۔

"سنو۔ پہلا مسئلہ تو اس ٹاپو سے نکلنے کا تھا کیونکہ وہاں پانی بھی نہیں تھا اور خوراک بھی موجود نہیں تھی اور ٹاپو بھی شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کی رینج میں تھا اس لئے ہم وہاں زیادہ دیر تک نہ رہ سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں سے نکلنے کی سبیل بنا دی۔ کیونکہ اس طرح

اس بوٹ کا مل جانا خوش قسمتی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اور اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری زندگیاں مقصود ہیں اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ انشاء اللہ ہم کسی آباد جزیرے تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور پھر شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف نئے سرے سے جدوجہد شروع کر دیں گے لیکن اس کے باوجود آنے والے خطرات سے آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں۔ اس لئے سب لوگ پوری طرح ہوشیار اور چوکنا رہیں۔ سب میرین سے اگر بوٹ پر میزائل فائر کیا گیا تو ظاہر ہے کہ وہ پانی میں کام کرنے والا خصوصی میزائل ہی ہو گا اور ایسے میزائل کے فائر ہونے سے پہلے ایک مخصوص سیٹی کی آواز لازماً سمندر کے اندر سے سنائی دیتی ہے۔ سب لوگ بوٹ کے کناروں کے قریب رہیں اور پانی کی طرف متوجہ رہیں۔ جیسے ہی کسی کو یہ آواز سنائی دے تو وہ فوراً ہی دوسروں کو خبردار کرے اور اس کے ساتھ ہی سب پانی میں چھلانگیں لگا دیں۔ ایسا میزائل لامحالہ بوٹ کے سنٹر میں فائر ہو گا۔ اس طرح بوٹ کے ٹکڑے اڑ جائیں گے لیکن تہہ سے انسانی جسم انہیں نظر نہیں آئیں گے اس لئے ہم نے بوٹ کے تختے پکڑنے کی کوشش کرنی ہے اور پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ بہرحال ہمت ہارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے آخری سانس تک جدوجہد کرنی ہے"۔ اچانک عمران نے اپنے ساتھیوں کے چہروں پر گہری تشویش کے تاثرات دیکھ کر بڑے عزم بھرے لہجے میں کہا تو سب کے چہروں پر

بھی تشویش کی بجائے عزم کے تاثرات ابھر آئے۔

"موت نے تو بہرحال آنا ہی ہے۔ اگر وہ آگئی ہے تو ہمیں دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی اور اگر نہیں آئی تو سب میرین کے میزائل بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے"...... تنویر نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور اب سب کے چہرے پہلے کی طرح نارمل ہو چکے تھے۔ بوٹ خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ دور دور تک صرف سمندر اور اس کی لہریں نظر آ رہیں تھی۔

"میزائل۔ کود جاؤ"...... اچانک کیپٹن شکیل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا ایک انتہائی خوفناک دھماکہ بوٹ کے نچلے حصے میں ہوا اور اس کے ساتھ ہی بوٹ کے ٹکڑے اڑتے چلے گئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی یہی احساس ہوا تھا کہ بوٹ کے ساتھ ساتھ ان کے جسموں کے ٹکڑے بھی ہوا میں اڑتے چلے جا رہے ہیں اور اس کے بعد ان کے ذہن تاریک پڑ گئے تھے اور شاید ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

جم اسکاٹ اور انتھونی دونوں کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھٹ سی گئی تھیں۔ ان کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں ان کے ساتھی مشین گنوں کی فائرنگ سے مکھیوں کی طرح مرتے چلے جا رہے تھے۔ ان دونوں پر جیسے سکتہ سا ہو گیا تھا۔ انہوں نے صرف اتنا دیکھا تھا کہ راجر عمران کے منہ کے قریب ٹرانسمیٹر اٹھائے کھڑا جم اسکاٹ کی اس سے بات کرا رہا تھا کہ اچانک بندھے ہوئے عمران کے جسم نے جھٹکا کھایا اور پھر اس کے دونوں بازو تیزی سے سامنے آئے اور اس کے ساتھ ہی راجر چیختا ہوا اچانک اچھل کر کئی فٹ پیچھے جا گرا جبکہ اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن عمران کے ہاتھ میں پہنچ گئی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے غوطہ مارا اور پھر وہ درخت کے تنے کے پیچھے چھپ گیا اور اسی لمحے اس کے سارے ساتھی بھی جو بندھے ہوئے تھے انتہائی حیرت انگیز انداز میں رسیوں سمیت گھومتے ہوئے درختوں کے بڑے تنوں کے پیچھے غائب ہو گئے تھے۔ یہ

سب کچھ بس پلک جھپکنے میں ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کی فائرنگ اور انسانی چیخیں سنائی دیں اور راجر کے کئی ساتھی نیچے گر کر تڑپنے لگے۔ دوسرے برسٹ میں اور ساتھی گرے جبکہ دو آدمیوں نے انتہائی تیزی سے درختوں کے تنوں کی آڑ لے لی اور اس وقت وہ ان دونوں کی جنگ دیکھ رہے تھے کہ اچانک ایک ایک کر کے دونوں بھی گر گئے اور پھر عمران کا دیوہیکل نیگرو ساتھی دوڑتا ہوا عمران کی طرف بڑھا۔ اس نے بھی رسیاں تڑوا لی تھیں اور پھر عمران نے اسے کچھ کہا اور وہ ایک مشین گن اٹھائے تیزی سے ساحل کی طرف دوڑ پڑا جبکہ عمران نے گرے ہوئے راجر کے ایک ساتھی پر فائر کھولا۔ ٹرانسمیٹر بھی آف ہو چکا تھا اور پھر عمران نے اپنے ایک ساتھی کی رسیاں فائر کر کے کاٹیں اور پھر وہ مڑا اور دوڑتا ہوا اپنے نیگرو ساتھی کے پیچھے چلا گیا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہو گیا ہے۔ کس طرح ہو گیا ہے۔ یہ۔ یہ"۔ اچانک جم اسکاٹ نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"چ۔ چ۔ چیف۔ یہ۔ یہ انسان نہیں ہیں چیف۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ یہ انسان نہیں ہیں"...... اچانک انتھونی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ مشینری کا انجینئر تھا اور فیلڈ کا آدمی نہ تھا اس لئے وہ اس ساری صورت حال کو دیکھ کر انتہائی دہشت زدہ سا ہو گیا تھا۔

"یہ۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ تم نے دیکھا انتھونی۔ اگر

میں انہیں ہیڈ کوارٹر سے باہر نہ بھیجتا تو یہی کام یہ یہاں بھی کرتے۔ دیکھا تم نے۔ اور ہاں۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ نیگرو اور عمران ساحل کی طرف سب میرین کو کور کرنے گئے ہیں۔ اگر میں سب میرین کو پہلے سے ہی سمندر کی تہہ میں نہ بھجوا چکا ہوتا تو بتاؤ اب کیا ہوتا۔ یہ خطرناک لوگ کیا کرتے"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"چیف۔ یہ آپ کا ہی دم ہے کہ آپ ان خطرناک لوگوں سے نمٹ سکتے ہیں"...... انتھونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے راجر سمیت دس افراد ہلاک ہو گئے ہیں لیکن اب بھی ہمارا کچھ نہیں بگڑا۔ ہمارا ہیڈ کوارٹر بھی محفوظ ہو گیا ہے اور اب بھی ہماری سب میرین سمندر میں موجود ہے۔ اول تو یہ لوگ اس ٹاپو پر ہی بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے اور اگر یہ یہاں سے کسی طرح نکلے تو کھلے سمندر میں سب میرین ان کا خاتمہ کر دے گی"...... جم اسکاٹ نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا اور انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹاپو کی ایک سائیڈ پر ایک بوٹ میں اترتے دیکھا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ بوٹ کہاں سے آ گئی"...... انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بے فکر رہو۔ اس بوٹ پر بیٹھ کر جیسے ہی یہ لوگ سمندر میں

پہنچیں گے سب میرین سے چلا ہوا ایک ہی میزائل ان کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دے گا"...... جم اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ حیرت انگیز۔ یہ لوگ واقعی حد درجہ حیرت انگیز ذہنی صلاحیتوں کے مالک ہیں"...... کچھ دیر بعد جب انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی شرٹوں کی مدد سے بادبان بناتے دیکھا تو جم اسکاٹ بے اختیار بول پڑا۔

"چیف۔ واقعی یہ لوگ ہر طرح کی سچوئیشن کو کنٹرول کر لیتے ہیں۔ میرے ذہن میں بھی یہ بات نہ تھی کہ اس طرح بھی بادبان بنایا جا سکتا ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"سب میرین کے کیپٹن جیکب سے میری بات کراؤ۔ اب ان کی ہلاکت کا صحیح وقت آ گیا ہے"...... جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے تیزی سے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اوور"...... کچھ دیر بعد انتھونی نے مائیک ہاتھ میں لے کر اس کی سائیڈ میں موجود بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"یس کیپٹن جیکب اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... سب میرین کے کیپٹن جیکب کی آواز سنائی دی۔

"چیف سے بات کرو۔ اوور"...... انتھونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مائیک جم اسکاٹ کی طرف بڑھا دیا۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے انتہائی

تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کیپٹن جیکب نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیکب۔ راجر اور اس کے ساتھیوں کو ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے اور اب یہ ایک بوٹ میں سوار ہو کر اس ٹاپو سے کھلے سمندر میں جا رہے ہیں۔ تم اندر سے انہیں چیک کرو اور جب ان کی بوٹ کھلے سمندر میں پہنچ جائے تو ان پر میزائل فائر کر کے بوٹ سمیت ان کا خاتمہ کر دو۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"...... کیپٹن جیکب نے کہا۔

"ٹرانس کورس مشین کو آن کر کے ان کی رینج جس حد تک ممکن ہو بڑھا دو تاکہ ہیڈ کوارٹر سے تمہاری کارروائی کو مانیٹر کیا جا سکے۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر مائیک کا سائیڈ بٹن آف کر کے مائیک انتھونی کی طرف بڑھا دیا۔ انتھونی نے مائیک کو واپس اس کی جگہ پر ہک کیا اور پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر ایک جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس پر اس ٹاپو کی بجائے سمندر کا منظر نظر آنے لگ گیا اور دور دور تک نظر آنے والے سمندر میں بوٹ ایک چھوٹے سے نقطے جیسی نظر آ رہی تھی۔

"بوٹ کو کلوز اپ میں لے آؤ انتھونی"...... جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ناب کو تیزی سے دائیں طرف گھمانا شروع کر دیا اور اس کے حرکت میں آتے ہی سکرین پر سمندر کا منظر سمٹنے لگا اور بوٹ جو ایک نقطے جیسی نظر آ رہی تھی تیزی سے بڑی دکھائی دینے لگی۔ جب بوٹ اس قدر بڑی ہو گئی کہ اس میں موجود افراد کو پہچانا جا سکے تو انتھونی نے ہاتھ ہٹا لیا۔ اب بوٹ کے چاروں طرف سمندر ہی سمندر نظر آ رہا تھا اور بوٹ بھی واضح نظر آنے لگ گئی تھی مختلف رنگوں کی شرٹوں سے تیار کردہ عجیب و غریب بادبان کی وجہ سے بوٹ خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی لیکن چونکہ اسے سمندر کی تہہ میں موجود سب میرین میں نصب ایک مخصوص مشینری کے ذریعے یہاں ہیڈ کوارٹر کی مشینری سے لنک کیا گیا تھا اس لئے بوٹ سکرین سے آؤٹ نہ ہو رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی اطمینان سے بوٹ میں بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

"اب یہ سمجھ رہے ہیں کہ بچ کر نکلے جا رہے ہیں لیکن ابھی جب موت ان پر جھپٹے گی تو پھر انہیں معلوم ہو گا کہ شیڈاگ کیا حیثیت رکھتی ہے"...... جم اسکاٹ نے طنزیہ لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"انہیں تو اس کا خیال تک نہ ہو گا"...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا ان دونوں کی نظریں مسلسل سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں

کی بوٹ بڑے اطمینان سے سمندر میں سفر کرتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا
رہی تھی البتہ اب عمران کے ساتھی بوٹ میں بیٹھنے کی بجائے اس
کے کناروں سے چمٹے ہوئے تھے اور ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سمندر
کی تہہ میں جھانکنے کی کوشش کر رہے ہوں۔
"یہ کیا چیک کر رہے ہیں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔
"چیف۔ میرا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی
سب میرین کے بارے میں خطرہ ہے اس لئے وہ بوٹ کے کناروں
سے سمندر کے اندر جھانک کر اسے تلاش کرنے کی کوشش کر رہے
ہیں"...... انتھونی نے کہا۔
"احمق ہو گئے ہیں۔ بھلا اس طرح سب میرین انہیں کیسے نظر آ
سکتی ہے اور نظر آ بھی جائے تو وہ اس کے خلاف کیا کر سکتے ہیں"۔ جم
اسکاٹ نے کہا اور انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر چند لمحوں
بعد یکلخت انہوں نے بوٹ کو فضا میں اوپر اٹھتے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو
کر واپس سمندر میں گرتے دیکھا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔
بوٹ کے ساتھ ہی انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی فضا
میں اچھل کر ہاتھ پاؤں مارتے سمندر میں گرتے ہوئے دیکھا تھا۔
"وہ مارا۔ اب تو یہ شیطان صفت لوگ ختم ہو گئے ہیں۔ ویل
ڈن"۔ جم اسکاٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور انتھونی
کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران اور اس کے
ساتھی واپس سمندر میں جا گرے تھے اور پھر ان کے جسم پانی کے

اندر غائب ہو گئے تھے۔ جم اسکاٹ کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں
لیکن اسی لمحے سکرین یکلخت ایک جھماکے سے تاریک ہو گئی۔
"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہوا"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔
"جیکب نے شاید ٹرانس کراس آف کر دی ہے۔ ویسے بھی اب
اس کی ضرورت نہیں تھی۔ اب تو بوٹ بھی تباہ ہو چکی ہے اور یہ
لوگ بھی ختم ہو چکے ہیں"...... انتھونی نے کہا اور پھر اس سے پہلے
کہ جم اسکاٹ کوئی جواب دیتا اچانک تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور
انتھونی نے تیزی سے مائیک اتار کر اس کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو۔ سب میرین کیپٹن جیکب کالنگ۔ اوور"...... جیکب
کی آواز سنائی دی۔
"یس۔ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... انتھونی نے کہا۔
"چیف سے بات کرائیں۔ اوور"...... جیکب نے کہا تو انتھونی
نے مائیک جم اسکاٹ کی طرف بڑھا دیا۔
"یس چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔
"چیف۔ آپ نے سکرین پر چیک کر لیا ہو گا۔ بوٹ کو ہٹ کر
دیا گیا ہے اور بوٹ پر موجود لوگ بھی ختم ہو گئے ہیں۔ اوور"۔
جیکب نے کہا۔
"ہاں۔ میں نے چیک کر لیا ہے لیکن تم نے ٹرانس کراس کو اتنی
جلدی آف کیوں کر دیا ہے۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے قدرے غصیلے
لہجے میں کہا۔

"چیف۔ مشین گرم ہو گئی تھی۔ اس لئے اسے بند کرنا پڑا۔ ورنہ وہ پھٹ جاتی۔ کیونکہ وہ وائیڈ رینج میں فکسڈ تھی۔ اوور"...... جیکب نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ بہر حال اگر وہ لوگ بچ بھی گئے ہیں تو اب کھلے سمندر میں سوائے اس کے کہ مچھلیاں انہیں کھا جائیں اور ان کا کوئی انجام ہو ہی نہیں سکتا۔ تم سب میرین کو واپس ہیڈ کوارٹر لے آؤ۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے اوور اینڈ آل کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مائیک کی سائیڈ پر موجود بٹن آف کرتے ہوئے ایک طویل سانس لیا اور مائیک انتھونی کی طرف بڑھا دیا۔

"اوکے۔ اب میں چلتا ہوں۔ کچھ دیر آرام کروں گا اس کے بعد میں سوچوں گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مکمل خاتمے کے لئے کس گروپ کی ڈیوٹی لگائی جائے"...... جم اسکاٹ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو انتھونی بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔ جم اسکاٹ تیز تیز قدم اٹھاتا شیشے والے کمرے سے باہر نکل گیا اس کے چہرے پر گہرے اطمینان اور فاتحانہ تاثرات نمایاں تھے۔

خوفناک دھماکے کے ساتھ فضا میں اچانک اچھلتے ہوئے عمران کا ذہن یکلخت تاریکی میں ڈوب گیا تھا لیکن پھر جیسے ہی اس کا جسم پانی میں گرا اس کو فوراً ہی ہوش آ گیا۔ اس کا جسم خاصی رفتار سے گہرائی میں اترتا چلا جا رہا تھا کیونکہ وہ کافی بلندی سے نیچے گرا تھا لیکن بہر حال ایک حد تک جا کر اس کا جسم رک گیا اور پھر پانی نے اسے واپس سطح کی طرف اچھال دیا۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی اس کا سر پانی کی سطح سے باہر نکلا اس نے زور زور سے نہ صرف سانس لینا شروع کر دیا بلکہ اس نے ادھر ادھر دیکھا بھی۔ سمندر کی لہروں پر بوٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے تیرتے پھر رہے تھے۔ اسی لمحے عمران نے صفدر اور تنویر کو بھی سر ابھارتے ہوئے دیکھا اور پھر ایک ایک کر کے سب ساتھی سمندر کی تہہ سے اوپر آ گئے۔ سب سے آخر میں جوانا ابھرا تھا ظاہر ہے اس کا وزن زیادہ تھا اس لئے وہ زیادہ گہرائی تک چلا گیا ہو گا اس لئے اسے

واپس سطح پر آنے میں بھی زیادہ وقت لگا تھا اور پھر وہ سب پانی میں تیرتے ہوئے ایک جگہ اکٹھے ہوگئے۔ عمران دل ہی دل میں نہ صرف اپنے بچ جانے بلکہ اپنے سب ساتھیوں کے بچ جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ کناروں پر ہونے کی وجہ سے ہم بچ گئے ہیں ورنہ اس بار موت یقینی تھی"...... صفدر نے کہا۔

"یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ کناروں کی بات چھوڑو۔ بہرحال اب ہم اس حالت میں کسی اور جزیرے یا ٹاپو تک تو نہیں پہنچ سکتے۔ بوٹ کے ٹکڑے بھی بہت چھوٹے ہیں اور پھر وہ بھی دور نکل گئے ہیں۔ اس لئے اب آخری صورت یہی ہے کہ ہم تیرتے ہوئے واپس اس ٹاپو پر ہی جائیں اور کوئی صورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہاں جا کر کیا کریں گے"...... جولیا نے کہا۔

"کچھ نہ کچھ سوچا جا سکتا ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے واپس اس ٹاپو کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے لیکن بادبان کی وجہ سے وہ کافی دور نکل آئے تھے اس لئے باوجود مسلسل تیرنے اور بری طرح تھک جانے کے وہ ٹاپو انہیں کہیں نظر نہ آ رہا تھا لیکن عمران کو اپنے اوپر پورا بھروسہ تھا اس لئے وہ مسلسل تیرنے میں مصروف تھا۔

"صالحہ کی حالت خراب ہو رہی ہے عمران صاحب"...... اچانک

کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جوانا۔ صالحہ کو سنبھالو"...... عمران نے مڑ کر جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر۔ جوانا نے کہا اور اس نے آگے بڑھ کر صالحہ کا بازو پکڑا اور اسے اپنے ساتھ ساتھ گھسیٹنے لگا۔ صالحہ کی حالت مسلسل تیرنے کی وجہ سے کافی خراب ہو رہی تھی لیکن جیسے ہی جوانا نے اس کا بازو پکڑا۔ اس نے جدوجہد چھوڑ دی اور اب وہ صرف جوانا کے سہارے تیرتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی اور پھر انہیں دور سے ٹاپو نظر آنے لگ گیا تو جیسے ان کے جسموں میں نئے سرے سے طاقت بھر گئی اور انہوں نے اور زیادہ تیزی سے تیرنا شروع کر دیا اور آخر کار وہ ٹاپو کے ساحل پر پہنچ جانے میں کامیاب ہوگئے۔ لیکن ان سب کی حالت واقعی خاصی خراب ہو رہی تھی۔ جولیا نے گو بے حد ہمت دکھائی تھی لیکن اب وہ ساحل پر اس طرح لیٹی ہوئی تھی جیسے کوئی لاش پڑی ہو۔ عمران بھی بری طرح تھک گیا تھا۔ اس کے جسم کا جوڑ جوڑ درد کر رہا تھا لیکن اس کا ذہن مسلسل آنے والے حالات کے بارے میں سوچنے میں مصروف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ یہاں ٹاپو پر نہ انہیں پانی مل سکے گا اور نہ خوراک اور نہ ان کے پاس اسلحہ تھا اور نہ ہی اب کوئی بوٹ انہیں مل سکتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی بھی باقی تھی لیکن اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ہر طرف سے بے بس ہو کر رہ گیا ہو۔

"عمران صاحب۔ آپ نے آئندہ کے بارے میں کیا سوچا ہے"۔

اچانک کیپٹن شکیل نے گھسٹ کر عمران کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"سوچتا کیا ہے۔ مجھے تو لگتا ہے جیسے سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیتیں ہی ختم ہو گئی ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اچھا۔ حیرت ہے۔ اس حالت میں بھی تمہارا ذہن کام کر رہا ہے۔ ویری گڈ۔ بتاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے اٹھ کر بیٹھتے ہی کیپٹن شکیل بھی اٹھ کر بیٹھ گیا اور پھر تنویر، صفدر اور جوانا بھی اٹھ بیٹھے البتہ صالحہ اور جولیا دونوں ویسے ہی لیٹی ہوئی تھیں۔

"عمران صاحب۔ جس طرح اس ٹاپو کو شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر سے چیک کیا جاتا رہا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ٹاپو اس ٹاپو سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہے جس کے نیچے شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اتنا قریب بھی نہیں ہو سکتا کہ جتنا تم سمجھ رہے ہو۔ ورنہ ہمیں سب میرین کی بجائے کسی موٹر بوٹ پر یہاں لایا جاتا۔ اصل میں شیڈاگ انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتی ہے اس لئے اس نے اس ٹاپو کو چیک کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا مطلب یہ نہیں تھا عمران صاحب۔ بلکہ یہ بات کرنے کا میرا مقصد یہ تھا کہ کہیں اب بھی اس ٹاپو کو چیک تو نہیں کیا جا رہا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ لوگ اب پوری طرح مطمئن ہو گئے ہوں گے۔ ویسے بھی ان کا خیال ہو گا کہ اگر ہم میزائل سے نہ مرے ہوں گے تو سمندر میں بہرحال مر جائیں گے لیکن تم کوئی تجویز بتا رہے تھے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ تجویز یہ ہے کہ یہاں ایسے ٹوٹے ہوئے درخت اور ان کے تنے موجود ہیں جنہیں بیلوں کی مدد سے آپس میں باندھ کر ہم بہرحال یہاں سے نکل سکتے ہیں بشرطیکہ ہمیں چیک نہ کیا جا رہا ہو۔ ورنہ تو وہ ایک بار پھر میزائل سے ہمیں ہٹ کر دیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایسے ٹوٹے ہوئے درخت کتنی تعداد میں ہوں گے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"پانچ چھ تو میں نے دیکھے ہیں اور بھی تلاش کئے جا سکتے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ویری گڈ۔ یہ تو تم نے خوشخبری سنا دی ہے۔ آؤ پھر جدوجہد شروع کر دیں۔ کافی آرام کر لیا ہے ہم نے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جب یہ تجویز باقی ساتھیوں کو معلوم ہوئی تو ان سب کے ستے ہوئے چہرے بے اختیار کھل اٹھے کیونکہ بہرحال اس طرح بچ نکلنے کا سکوپ نظر آ گیا تھا اور ان حالات میں یہی غنیمت تھا اور پھر عمران، صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جوانا نے مل کر ٹاپو میں بکھرے ہوئے ٹوٹے ہوئے درخت اور ان کے تنے ایک جگہ اکٹھے

کئے۔ اس کے بعد مضبوط بیلیں توڑی گئیں اور ان سے کشتی بنائی جانے لگی جبکہ صالحہ اور جولیا دونوں اٹھ کر ساحل کے کنارے پر چلی گئیں۔ وہ شاید وہاں لیٹ کر آرام کرنا چاہتی تھیں۔

"عمران۔ عمران۔ اسٹیمر۔ اسٹیمر" ...... اچانک جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے اور پھر وہ سب دوڑتے ہوئے اس طرف بڑھ گئے جہاں جولیا اور صالحہ موجود تھیں اور پھر انہوں نے دور سے ایک بڑے مال بردار اسٹیمر کو گزرتے ہوئے دیکھا۔

"جوانا سب سے اونچے درخت پر چڑھ جاؤ اور اپنا کوٹ ہلاؤ۔ جلدی کرو۔ یہ غیبی امداد ہے" ...... عمران نے کہا تو جوانا نے جلدی سے اپنا کوٹ اتارا اور تیزی سے ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

"ہمارے پاس لائٹر بھی نہیں ہے ورنہ آگ جلائی جا سکتی تھی"۔ صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد جب انہوں نے اسٹیمر کا رخ اس ٹاپو کی طرف مڑتے ہوئے دیکھا تو وہ بے اختیار خوشی سے اچھل پڑے۔

پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی جم اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ یوگان سے لیری کی کال ہے" ...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کراؤ بات" ...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"ہیلو چیف۔ میں لیری بول رہا ہوں یوگان سے" ...... چند لمحوں بعد لیری جو اب جم اسکاٹ کی جگہ ایشیائی سیکشن کا سربراہ تھا، کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے" ...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ آپ نے بتایا تھا کہ پاکیشیائی ہلاک ہو چکے ہیں۔ کیا

واقعی ایسا ہوا ہے"...... لیری نے کہا تو جم اسکاٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ جب میں نے بتایا ہے کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں تو تمہیں اس انداز میں بات کرنے کی جرأت کیسے ہوئی"...... جم اسکاٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری چیف۔ دراصل میرا مطلب صرف کنفرمیشن تھا کیونکہ یہاں یوگان میں دو عورتیں اور پانچ مردوں کا ایک گروپ دو روز پہلے دیکھا گیا ہے اور ان کے قدوقامت بالکل ان پاکیشائی ایجنٹوں جیسے تھے۔ میرے آدمی ہنری نے مجھے بتایا ہے"...... لیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"قدوقامت اور تعداد کا کیا ہے۔ ایسا تو ہو سکتا ہے"...... جم اسکاٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ ہنری نے بتایا ہے کہ یہ لوگ یہاں کی خفیہ مارکیٹ سے ایسی مشینری خریدنا چاہتے ہیں جو انتہائی جدید ترین حفاظتی مشینری کو زیرو کر سکے اور جو مشینری یہ طلب کر رہے تھے اس پاور کی مشینری یہاں موجود ہی نہیں ہے البتہ انہوں نے آرڈر بک کرا دیا ہے کہ انہیں ایکریمیا سے ہر قیمت پر یہ مشین مہیا کی جائے اور یہ بکنگ لاکھوں ڈالر کی ہے"...... لیری نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ ایسی مشینری بہرحال عام استعمال ہوتی ہے۔ ہمارے پاس بھی تو انتہائی جدید ترین مشینری موجود ہے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ انہوں نے ماکثیم تھری تھاؤزنڈ بک کرائی ہے"۔ لیری نے کہا تو جم اسکاٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"ماکثیم تھری تھاؤزنڈ۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انہیں نہیں مل سکتی۔ اس پاور کی مشین تو پورا کارخانہ جام کر سکتی ہے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ اسی لئے تو میں حیران تھا۔ بہرحال آپ کنفرم ہیں تو ٹھیک ہے۔ یہ کوئی اور لوگ ہوں گے"...... لیری نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ انہیں اغوا کر کے اپنے سنٹر میں لے جاؤ اور پھر ان سے تفصیلی پوچھ گچھ کرو۔ کیونکہ ایسی سپر مشین حاصل کرنے والے اور وہ بھی یوگان میں کوئی عام لوگ نہیں ہو سکتے اور پھر مجھے رپورٹ دو"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے رسیور رکھ دیا اس کے ذہن میں بہرحال خدشات جاگ اٹھے تھے۔ کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں تو اس نے نہ دیکھی تھیں اور جس انداز کے یہ خطرناک ایجنٹ تھے ان سے بہرحال یہ خدشہ ہو سکتا تھا اور پھر جو مشین لیری نے بتائی تھی وہ واقعی اس قدر طاقتور تھی کہ باہر سے بھی وہ ہیڈ کوارٹر کے اندر موجود تمام مشینری کو جام کر سکتی تھی اور پھر پورا ایک روز گزر گیا لیکن لیری کی طرف سے کوئی کال نہ آئی تو جم اسکاٹ نے خود ہی لیری سے رابطہ کرنے کا

سوچا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے اس ارادے پر عمل کرتا اسے بتایا گیا کہ لیری کی کال آئی ہے۔

"کراؤ بات"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"ہیلو چیف۔ میں لیری بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے لیری کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے ان مشکوک افراد کے بارے میں۔ تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی"...... جم اسکاٹ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ یہ لوگ اچانک غائب ہو گئے تھے اس لئے انہیں تلاش کیا جاتا رہا ہے اور ابھی نصف گھنٹہ پہلے ان کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ پورا گروپ اچانک یوگان سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے تراسونا چلا گیا ہے۔ میں نے تراسونا میں شیڈاگ کے ایجنٹ مارک کو ان کے بارے میں تفصیل بتا کر حکم دے دیا ہے کہ وہ انہیں تلاش کرے اور پھر ان کو چیک کرے کہ یہ لوگ کون ہیں اور ان کے مقاصد کیا ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مارک جب کوئی رپورٹ دے تو مجھے بتا دینا"۔ جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تراسونا جانے والوں کا ہمارے خلاف کوئی مشن نہیں ہو سکتا۔ وہ یہاں سے بہت دور ہے"...... جم اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے اسے دراز میں رکھا

ہی تھا کہ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور جم اسکاٹ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"انتھونی بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے انتھونی کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے"...... جم اسکاٹ نے چونک کر کہا۔

"چیف۔ ایک ہیلی کاپٹر جزیرے کی بیرونی سطح پر اتر رہا ہے"۔ دوسری طرف سے انتھونی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ میں آ رہا ہوں"...... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور بھاگتے ہوئے انداز میں بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے ذہن میں عجیب سے خدشات ابھر رہے تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک بڑے لیکن تیز رفتار ہیلی کاپٹر
میں سوار فضا کی بلندیوں میں پرواز کر رہا تھا۔ پائلٹ سیٹ پر عمران
خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور صالحہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ عقبی
سیٹ پر باقی ساتھی اور سب سے آخر میں جوانا بیٹھا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے
عقبی خالی حصے میں ایک کافی بڑی مشین موجود تھی جبکہ اس کے
ساتھ ہی سیاہ رنگ کا ایک بڑا سا تھیلا پڑا ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر تراسونا
جزیرے سے اڑا تھا اور اب سمندر کے اوپر پرواز کرتا ہوا وہ اس ٹاپو کی
طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جس کے نیچے شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ عمران
اپنے ساتھیوں سمیت اس ٹاپو سے جہاں بوٹ تباہ ہونے کے بعد وہ
تیرتے ہوئے پہنچے تھے اسٹیمر کے ذریعے کارکا پہنچے تھے اور پھر کارکا سے
وہ یوگان چلے گئے تھے۔ عمران نے وہاں اسلحے کی بڑی اور خفیہ مارکیٹ
سے ایک مشین خریدنے کا معاہدہ کر لیا۔ یہ مشین یوگان میں موجود

نہیں تھی لیکن انہیں بتایا گیا کہ یہ مشین ایک بڑے لیکن دور دراز
کے جزیرے تراسونا میں موجود ہے۔ وہاں سے وہ اسے حاصل کر سکتے
ہیں چنانچہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک چارٹرڈ طیارے کے
ذریعے تراسونا پہنچ گیا اور پھر وہاں سے انہوں نے نہ صرف یہ خصوصی
مشین حاصل کر لی بلکہ اس کے ساتھ ہی انہوں نے دوسری مشینری
اور خصوصی اسلحہ اور انتہائی جدید ترین غوط خوری کے لباس بھی
خرید لئے تھے۔ ساتھ ہی ایک ہیلی کاپٹر بھی۔ لیکن ظاہر ہے ان سب
کے لئے بھاری رقم کی ضرورت تھی اس لئے عمران اور اس کے
ساتھیوں نے تراسونا کے مختلف کلبوں میں جا کر گیم مشینوں کی مدد
سے انتہائی بھاری رقومات جیتیں اور پھر اس رقم کی مدد سے انہوں
نے اپنی مرضی کی سب چیزیں حاصل کر لی تھیں۔ عمران نے اپنے
ساتھیوں کو جو منصوبہ بتایا تھا اس کے مطابق اس خصوصی مشین
کے ذریعے ٹاپو کی سطح کے نیچے پورے ہیڈ کوارٹر کی مشینری جام کی
جائے گی اور پھر غوطہ خوری کے لباس پہن کر وہ سمندر کی تہہ میں اتر
کر خصوصی مشینری کے ذریعے ہیڈ کوارٹر کا راستہ بنا کر اندر داخل
ہوں گے اور اس طرح شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کو ختم کیا جائے گا۔

"عمران صاحب۔ شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر میں ایٹمی اسلحہ موجود
ہے۔ اس کے تباہ ہونے سے تو انتہائی خطرناک تابکاری پھیل جائے
گی"...... خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اسی لئے تو میں نے یہ پیچیدہ منصوبہ بنایا ہے۔

"ورنہ تو میں اس پورے ناپو کو سطح سے لے کر سمندر کی تہہ تک اڑانے کا منصوبہ بناتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر آپ نے کیا سوچا ہے اس سلسلے میں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایٹمی اسلحہ اس طرح نہیں رکھا جاتا جس طرح عام اسلحہ رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس طرح تو کسی بھی وقت کسی بھی غلطی کی وجہ سے خوفناک تباہی ہو سکتی ہے۔ ایسے اسلحے میں وار ہیڈ نہیں لگائے جاتے۔ انہیں علیحدہ رکھا جاتا ہے اور بوقت ضرورت انہیں فٹ کیا جاتا ہے اور جب تک ایسا نہ ہو۔ یہ اسلحہ نہ پھٹ سکتا ہے اور نہ تباہی پھیلا سکتا ہے لیکن بہرحال فوری استعمال کی وجہ سے ان دونوں کے سٹور اکٹھے بنائے جاتے ہیں۔ اس لئے اگر پورا ناپو اڑا دیا جائے تو یہ خطرہ ہو سکتا ہے کہ اس طرح ایٹمی اسلحہ بھی پھٹ جائے اور تابکاری پھیل جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اندر جائیں گے اور صرف ہیڈ کوارٹر کا آپریشنل سیکشن تباہ کر دیں گے۔ وہاں اصل چیز بھی یہی آپریشنل سیکشن ہی ہے اور اس کی تباہی ہیڈ کوارٹر کی تباہی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس ایٹمی اسلحے کا کیا ہو گا۔ کیا یہ وہیں پڑا رہے گا۔ اس طرح تو شیڈاگ کے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے گروپس میں سے کوئی گروپ وہاں پہنچ کر اس پر قبضہ کر سکتا ہے یا کسی اور جگہ ہیڈ کوارٹر بنا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن چونکہ یہ ہیڈ کوارٹر ہے اس لئے پوری تنظیم شیڈاگ کے بارے میں مکمل تفصیلات یہاں موجود ہوں گی۔ یہ تفصیلات وہاں سے حاصل کر کے ہم دنیا بھر کے ممالک کی حکومتوں کو اس کی تفصیل مہیا کر دیں گے اس طرح ہر ملک اس خوفناک تنظیم کا اپنے اپنے علاقے میں خاتمہ کر دے گا اور دوسری بات یہ کہ اصل چیز ہیڈ کوارٹر ہوتا ہے۔ وہی پالیسیاں بناتا ہے اور وہی ان پالیسیوں کے مطابق عملدآمد کراتا ہے باقی لوگ کام کرنے والے ہوتے ہیں ان کی حیثیت محض کارکن کی ہوتی ہے۔ تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ختم ہوتے ہی یہ لوگ یا تو دوسری مجرم تنظیموں میں شامل ہو جاتے ہیں یا پھر اپنے اپنے علاقے میں اپنی اپنی علیحدہ چودھراہٹ بنا لیتے ہیں جو ظاہر ہے بین الاقوامی تنظیم کی نسبت انتہائی کم اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ باقی رہا یہ ایٹمی اسلحہ تو اسے ماہرین کے ذریعے باقاعدہ ناکارہ کر دیا جائے گا یا پھر جس ملک سے یہ چرایا گیا ہے اسے واپس کر دیا جائے گا۔ بہرحال یہ بعد کی باتیں ہیں۔ پہلا مسئلہ اس ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ ہے"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ لازماً اس ہیڈ کوارٹر ناپو کی سطح پر انہوں نے چیکنگ کے انتظامات کر رکھے ہوں گے۔ اس لئے جیسے ہی ہم اس ناپو پر پہنچیں گے انہیں اطلاع مل جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے وہاں کوئی خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"یقیناً ایسا ہو گا لیکن جو مشین ہم ساتھ لے جا رہے ہیں یہ فوری کام کرے گی۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ انہیں یہی معلوم ہو گا کہ ہم وہاں پہنچے ہیں اس کے بعد وہ کچھ نہ کر سکیں گے اور اگر وہ کچھ کرنا بھی چاہیں تو پھر وہ سب میرین کو باہر نکال کر ہی کریں گے۔ اس طرح اس سب میرین پر ہم دوبارہ قبضہ کر سکتے ہیں۔ بہرحال یہ سب اندازے ہی ہیں آگے کیا ہوتا ہے یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ ہم نے بہرحال کوشش کرنی ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ویسے صفدر۔ وہ لوگ ہماری طرف سے پوری طرح مطمئن ہوں گے کہ ہم بوٹ کے ساتھ ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے وہ کوئی فوری ری ایکشن نہ کر سکیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اسی طرح کی مختلف باتیں کرتے ہوئے وہ آگے بڑھتے چلے گئے اور تقریباً ایک گھنٹے کی پرواز کے بعد عمران نے اس ٹاپو کے قریب پہنچنے کا اعلان کر دیا۔

"آپ سب غوطہ خوری کے لباس نکال کر پہن لیں۔ جوانا۔ تم نے سیاہ تھیلا اٹھانا ہے اور میرے ساتھ ساتھ رہنا ہے۔ واٹر میزائل گنیں سب نے اپنے ساتھ رکھنی ہیں اور جوانا اور میں ایک جگہ رہیں گے جبکہ باقی ساتھی اس ٹاپو کے گرد سمندر میں پھیل جائیں گے تاکہ اگر یہ لوگ کسی اور راستے سے نکلیں تو ہمیں فوری اطلاع ہو جائے"۔ عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے

اور پھر ہیلی کاپٹر کی عقبی طرف پڑا ہوا بڑا سا تھیلا نکالا گیا اور سب نے اپنے لباسوں کے اوپر غوطہ خوری کے لباس پہن لئے اور واٹر میزائل گنیں اور ان کے میگزین لے کر وہ تیار ہو کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ہیلی کاپٹر ٹاپو کے اوپر اتار دیا اور پھر وہ سب نیچے اترے اور عمران کے اشارے پر وہ سب تیزی سے مختلف سمتوں میں پہنچ کر سمندر میں کود گئے۔ اب ٹاپو پر صرف عمران اور جوانا رہ گئے تھے۔ ان دونوں نے مل کر جلدی سے مشین ہیلی کاپٹر سے نیچے اتاری اور پھر عمران نے انتہائی پھرتی سے کام لیتے ہوئے مشین کی سائیڈ پر ایک لچھے دار تار کے ساتھ منسلک برما اتارا اور مشین کو ٹاپو کی شمالی سائیڈ پر لے جا کر اس نے تیزی سے چلنے والی اس مشین کو آن کر کے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ برمے سے اس نے سطح پر ایک گہرا سوراخ کیا اور پھر برما ہٹا کر اس نے مشین کے ایک خانے سے ایک چھوٹا سا بگل نما آلہ نکالا اور اس تار کے ساتھ منسلک کر کے اس نے اسے اس سوراخ کو اندر فٹ کر دیا جو اس نے برمے سے بنایا تھا اور ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین میں تیز گونج سی پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی مشین پر موجود ایک بڑا سا سرخ رنگ کا بلب ایک جھماکے سے جل اٹھا اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ سی پھیل گئی کیونکہ اس بلب کے جلنے کا مطلب تھا کہ اندر موجود تمام مشینری جام ہو گئی ہے۔ جوانا نے اس دوران غوطہ خوری کا لباس پہن کر سیاہ رنگ کا تھیلا اپنی پشت پر لاد لیا تھا البتہ

عمران کے لئے اس نے غوطہ خوری کا لباس نکال کر علیحدہ رکھ دیا تھا۔ عمران نے تیزی سے غوطہ خوری کا لباس پہنا اور پھر جوانا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے چلتا ہوا ساحل پر آگیا۔ اس نے غوطہ خوری کے لباس کے ساتھ پیروں میں پہننے والے مخصوص جوتے سیدھے کئے اور پھر خود کو ایڈجسٹ کر کے سمندر میں اتر گیا۔ جوانا بھی اس کے پیچھے ہی سمندر میں اترا اور پھر وہ دونوں انتہائی تیز رفتاری سے غوطہ لگاتے ہوئے تہہ کی طرف اترتے چلے گئے۔

"عمران صاحب۔ میں اور تنویر اس طرف ہیں"...... اچانک عمران کے ہیلمٹ میں موجود ٹرانسمیٹر پر صفدر کی آواز سنائی دی۔

"میں اور جوانا نیچے جا رہے ہیں۔ تم ہمارے قریب رہنا۔ میں جیسے ہی راستہ بنا لوں گا۔ تمہیں کال کروں گا اور تم سب میرے پیچھے آ جانا۔ ہمیں اندر بہت تیزی سے کام کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں"...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔ چونکہ یہ مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا اس لئے بات ختم کرنے پر اوور کہنے کی ضرورت نہیں تھی اور یہ فون کی طرح کام کرتا تھا۔ کافی نیچے جا کر عمران رک گیا۔ جوانا اس کے ساتھ ہی تھا۔

"جوانا۔ بیگ اتار کر مجھے دو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلمٹ کے سامنے لگی ہوئی مخصوص لائٹ آن کر

دی اب اس کے سامنے پانی میں تیز روشنی سی پھیل گئی تھی۔ جوانا نے بیگ اتار کر اسے دیا۔ چونکہ یہاں تہہ میں پانی پرسکون تھا اس لئے وہ کسی رکاوٹ کے بغیر انتہائی اطمینان سے کام کر رہے تھے عمران کو پورا یقین تھا کہ مخصوص مشینری کی وجہ سے وہ یہاں سے راستہ بنا کر اندر پہنچ جائیں گے اور اس کے اندازے کے مطابق اس طرف ہی آپریشنل سیکشن تھا اور وہ سب سے پہلے اس آپریشنل سیکشن کو ہی کور کرنا چاہتا تھا۔

جم اسکاٹ دوڑتا ہوا آپریشنل سیکشن میں پہنچا اور پھر سیدھا اس شیشے والے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں آپریشنل سیکشن کا انچارج انتھونی موجود تھا۔

"چیف۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں"...... انتھونی نے اس کے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... جم اسکاٹ نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ دیکھیں چیف۔ یہ دونوں مشین فٹ کر رہے ہیں جبکہ ان کے باقی ساتھی غوطہ خوری کے لباس پہن کر سمندر میں اتر گئے ہیں۔ ابھی دو عورتیں اور پانچ مرد میں نے دیکھے ہیں۔ یہ یقیناً وہی عمران ہے اس کا قدوقامت اور یہ ان کا نیگرو دیوہیکل ساتھی"...... انتھونی نے سامنے والی سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جم اسکاٹ

نے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ اسے سکرین پر ٹاپو کی سطح نظر آ رہی تھی جس پر ایک ایکریمی نوجوان ایک مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف تھا اس کے ساتھ ہی ایک دیوہیکل نیگرو غوطہ خوری کا لباس پہنے ہوئے کھڑا تھا۔

"یہ واقعی عمران ہے۔ اس کا قدوقامت اور اس کا کام کرنے کا پھرتیلا انداز بتا رہا ہے لیکن اس کے ساتھی کہاں ہیں"...... جم اسکاٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"وہ سب ٹاپو کے گرد غوطہ خوری کا لباس پہنے موجود ہیں ان کے پاس مخصوص واٹر میزائل گنیں بھی ہیں"...... انتھونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر یکے بعد دیگرے مشین کے کئی بٹن پریس کر دیئے تو سکرین پانچ حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ درمیان والے حصے میں تو ٹاپو کی سطح نظر آ رہی تھی جس پر عمران اور نیگرو موجود تھے جبکہ باقی چاروں سکرینوں پر ٹاپو کے گرد چار سمتیں نظر آ رہی تھیں۔

"اوہ۔ انہیں کسی طرح روکو۔ یہ عمران یقیناً مشینری جام کرنے کی کوشش کر رہا ہے"...... جم اسکاٹ نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ یہ لوگ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں۔ مشینری جام نہیں ہو گی کیونکہ ہیڈ کوارٹر اور ٹاپو کی سطح کے درمیان ٹی ایس لیزر بچھی ہوئی ہے جو ہر قسم کی ریز کو روک سکتی ہے"۔

انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب میں سمجھ گیا ہوں کہ ان کا منصوبہ کیا ہے"...... چند لمحوں بعد جم اسکاٹ نے کہا۔

"منصوبہ"...... انتھونی نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ یہ مشین جام کر کے خود سمندر میں اتریں گے اور پھر یہ سائیڈ سے راستہ بنانے کی کوشش کریں گے اور ہمیں ان سب کو ہلاک کرنا ہے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"جب تک یہ اندر نہ آ جائیں۔ انہیں کیسے ہلاک کیا جا سکتا ہے"۔ انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں سمندر کے اندر ہی ہلاک کرنا پڑے گا۔ شارک سیکشن اوپن کرنا پڑے گا"...... جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا لیکن اسی لمحے کیبن میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی ساری مشینری یکلخت جام ہو گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہوا"...... انتھونی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور جم اسکاٹ کا چہرہ بھی بگڑ سا گیا تھا۔ انتھونی کرسی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا کیبن سے باہر نکل گیا۔ سکرین پر بھی تاریکی چھا گئی تھی۔ صرف لائٹ جل رہی تھی کیونکہ جنریٹنگ سیکشن مشینری سے علیحدہ تھا۔ انتھونی ایک سائیڈ پر موجود مشین کے پاس پہنچا اس نے اس پر موجود سیاہ رنگ کا کور علیحدہ کیا اور پھر اس نے اس مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر بعد اس نے جیسے ہی اس مشین کا بڑا سا

ہینڈل کھینچ کر نیچے کیا تو ایک بار پھر تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی مشینری جیسے دوبارہ زندہ ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین بھی ایک جھماکے سے روشن ہو گئی لیکن اب سکرین پر ٹاپو کی اوپر والی سطح خالی نظر آ رہی تھی۔ وہاں صرف ہیلی کاپٹر موجود تھا اور مشین پڑی تھی۔ جبکہ عمران اور دیو ہیکل نیگرو شمالی سائیڈ پر پانی میں غوطہ لگا کر اترتے ہوئے نظر آ رہے تھے جبکہ اسی طرف تہہ کے قریب دو غوطہ خور پہلے سے موجود تھے۔ انتھونی واپس آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"خاصی طاقتور مشین تھی چیف۔ جس نے خصوصی لیزر بھی کراس کر لی تھی"...... انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بلیو شارک سیکشن اوپن کرنا ہی پڑے گا"...... جم اسکاٹ نے کہا اور ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"لیکن چیف۔ ان کے پاس واٹر گنیں ہیں۔ یہ تو شارک کو ہلاک کر دیں گے"...... انتھونی نے کہا۔

"بلیو شارک انتہائی پھرتیلی ہوتی ہیں۔ اول تو یہ لوگ اسے ہلاک نہ کر سکیں گے اور اگر ہلاک کر بھی دیں تو بھی اس علاقے میں بہت شارک ہیں۔ جیسے ہی انہوں نے ہماری شارکس کو ہلاک کیا ادھر ادھر سے لاتعداد شارکس یہاں خون کی بو پر اکٹھی ہو جائیں گی۔ یہ کتنی شارکس کو ہلاک کریں گے"...... جم اسکاٹ نے نمبر پریس

کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ گرونو سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں گرونو"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"شارک سیکشن کی کیا پوزیشن ہے"...... جم اسکاٹ نے پوچھا۔

"چھ ہیں چیف"...... گرونو نے جواب دیا۔

"سنو۔ ہیڈ کوارٹر کے چاروں طرف سات افراد موجود ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم بلیو شارک کو مخصوص گولیاں کھلا کر بھجوا دو تاکہ وہ ان کا خاتمہ کر دیں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... گرونو نے جواب دیا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے تعمیل کرو"...... جم اسکاٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چیف۔ ہمیں اوپر سطح پر ہی ان کے خاتمے کے لئے کچھ کرنا چاہئے ورنہ یہ شارکس کے پہنچتے ہی اوپر پہنچ جائیں گے"...... انتھونی نے کہا۔

"لیکن ابھی ہمارے پاس انہیں ہلاک کرنے کا کوئی انتظام تو نہیں ہے اور باہر سے امداد منگوانے میں تو کافی عرصہ لگ جائے گا"۔ جم اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ ہم سب میرین کے ذریعے غوطہ خور اوپر بھیج سکتے ہیں جو اچانک وہاں فائر کھول دیں گے"...... انتھونی نے کہا۔

"لیکن یہاں ہر طرف خوفناک شارکس پھیلی ہوئی ہوں گی اس لئے غوطہ خور تو الٹا ان کا شکار بن جائیں گے ہاں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ سب میرین میں تم سٹار میزائل رکھوا دو اور خود جا کر انہیں اس انداز میں فائر کرو کہ یہ ٹاپو کی سطح پر ہی فائر ہوں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کیپٹن جیکب ایسا کر لے گا۔ میں اگر اوپر گیا تو یہاں مشینری کو سنبھالنے والا کوئی نہ رہے گا"...... انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"یس۔ کیپٹن جیکب سپیکنگ"...... سب میرین کے کیپٹن جیکب کی آواز سنائی دی۔ پہلے کیپٹن کو عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس وقت ہلاک کیا تھا جب انہوں نے سب میرین پر قبضہ کیا تھا۔ اس کے بعد سیکنڈ کیپٹن جیکب کو کیپٹن بنا دیا گیا تھا۔

"جم اسکاٹ فرام دس اینڈ"...... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... جیکب کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا تم سٹار میزائلوں کو درست طور پر فائر کر لیتے ہو"...... جم اسکاٹ نے پوچھا۔

"سٹار میزائل۔ یس سر۔ میں نے تو اس کی خصوصی ٹریننگ لی

ہوئی ہے"...... جیکب نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ میری کال کا انتظار کرو"...... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور تیزی سے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ماسٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ماسٹر کی آواز سنائی دی۔ یہ ہیڈ کوارٹر میں اسلحے کے سٹورز کا انچارج تھا۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں ماسٹر"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... ماسٹر کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"سٹور میں کتنے سٹار میزائل موجود ہیں"...... جم اسکاٹ نے پوچھا۔

"آٹھ ہیں جناب"...... ماسٹر نے چونک کر جواب دیا۔

"یہ آٹھوں سٹار میزائل سٹور سے نکال کر فوری طور پر سب میرین میں بھجوا دو۔ فوری۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... ماسٹر نے کہا اور جم اسکاٹ نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کیپٹن جیکب بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی کیپٹن جیکب کی آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ میری ہدایات غور سے سنو۔ سٹورز انچارج ماسٹر آٹھ سٹار میزائل سب میرین پر بھجوا رہا ہے ان میزائلوں

کو لے کر تم سب میرین کو ہیڈ کوارٹر سے باہر نکالو اور پھر اسے کافی فاصلے پر لے جا کر سطح سمندر پر لے آنا۔ اس کے بعد میری کال پر تم نے یکے بعد دیگرے سٹار میزائل ہیڈ کوارٹر کی بیرونی سطح پر فائر کرنے ہیں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کی سطح پر"...... کیپٹن جیکب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہاں سنو۔ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہوئے بلکہ وہ واپس ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہیڈ کوارٹر کے ٹاپو کی بیرونی سطح پر اتر آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے طور پر ہیڈ کوارٹر کی مشینری جام کرنے کی کوشش کی ہے لیکن انتھونی نے ان کی یہ کوشش ناکام بنا دی ہے اب وہ ہیڈ کوارٹر کے گرد موجود ہیں اور کسی مشین کے ذریعے جبراً راستہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں نے گرونو کو کہہ دیا ہے کہ وہ شارکس سیکشن کو اوپن کر دے۔ گو ان کے پاس واٹر میزائل گنیں ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ شارکس کو ہلاک کر دیں لیکن شارکس کے ہلاک ہوتے ہی اس علاقے میں موجود لاتعداد شارکس خون کی بو سونگھ کر یہاں پہنچ جائیں گی اور انہیں مجبوراً سمندر میں نکل کر اوپر پہنچنا پڑے گا۔ اس وقت تم ان پر سٹار میزائل فائر کر کے انہیں ہلاک کر دو گے"۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

"آپ حکم دیں تو میں سب میرین کو باہر نکال کر ان کا خاتمہ کر دوں"...... کیپٹن جیکب نے کہا۔

"نہیں۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ اگر انہوں نے سب میرین پر دوبارہ قبضہ کر لیا تو پھر ہمارے لئے بے حد پریشانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ تم سب میرین کو زیرو سیکشن سے باہر نکالنا تاکہ انہیں معلوم ہی نہ ہو سکے اور جیسے میں نے کہا ہے ویسے ہی کرنا۔ ایکس ون سکرین آن کر دینا تاکہ میں تمہیں ساتھ ساتھ ہدایات دے سکوں"۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... کیپٹن جیکب نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چیف۔ یہ عمران اور نیگرو مل کر سائیڈ وے بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں"...... انتھونی نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ابھی بلیو شارکس باہر آ جائیں گی۔ پھر یہ سب کچھ رک جائے گا"۔ جم اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور پھر اس نے سمندر کی تہہ سے یکے بعد دیگرے چھ بلیو شارکس کو اوپر آتے دیکھا۔ شارکس سیکشن سمندر کی تہہ کے قریب بنایا گیا تھا۔ اس لئے انہیں باہر بھی وہیں سے نکالا گیا تھا اور چونکہ انہیں خصوصی گولیاں کھلا دی گئی تھیں اس لئے انسانوں کی بو انہیں دور سے آ رہی تھی اور چونکہ بلیو شارکس انتہائی خطرناک، تیز رفتار، پھرتیلی اور گوشت خور نسل ہوتی ہے اس لئے جم اسکاٹ کو معلوم تھا کہ یہ ان ساتوں کا خاتمہ لمحوں میں کر دیں گی۔ جس طرف

یہ تیزی سے آ رہی تھیں اس طرف دو غوطہ خور موجود تھے۔ انہوں نے اچانک نیچے دیکھا اور پھر وہ بے اختیار اچھل پڑے۔ اس کے ساتھ ہی ان دونوں کی واٹر میزائل گنوں سے شعلے نکلے اور تیزی سے آنے والی چھ شارکس میں سے دو ہٹ ہو گئیں لیکن باقی چار بجلی کی سی تیزی سے ان پر جھپٹ پڑیں۔ اسی لمحے جم اسکاٹ نے عمران اور نیگرو سمیت باقی غوطہ خوروں کو بھی بجلی کی سی تیزی سے تیر کر ادھر جاتے دیکھا جدھر شارکس نے ان کے ساتھیوں پر حملہ کیا تھا اور جم اسکاٹ کے چہرے پر بے اختیار فاتحانہ مسکراہٹ رینگ گئی۔ اسے سو فی صد یقین تھا کہ اول تو یہ شارکس ہی ان کا خاتمہ کر دیں گی لیکن اگر ایسا نہ بھی ہوا تو پھر دور دور علاقے میں موجود شارکس پانی میں شامل ہو جانے والے خون کی بو پر یہاں پہنچ جائیں گی اور اس کے باوجود اگر ان میں سے کوئی بچ کر اوپر پہنچ گیا تو پھر سٹار میزائل ان کا یقینی خاتمہ کر دیں گے۔ اس لحاظ سے ان میں سے کسی کا بچ نکلنا اب تقریباً ناممکن ہو چکا تھا۔

عمران مشین کی مدد سے ہیڈ کوارٹر میں سائیڈ دے بنانے میں مصروف تھا کہ اچانک اس کے ہیلمٹ میں موجود ٹرانسمیٹر پر جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بلیو شارکس۔ بلیو شارکس آ رہی ہیں حملہ کرنے"...... جولیا چیخ رہی تھی اور پھر صالحہ کی بھی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ جلدی اٹھو۔ احتیاط کرو۔ یہ انتہائی خطرناک ہوتی ہیں۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر مشین کو بند کر کے اس نے باہر کھینچا اور اسے جوانا کی طرف بڑھا کر وہ بجلی کی سی تیزی سے تیرتا ہوا اس طرف جانے لگا جدھر جولیا اور صالحہ موجود تھیں۔

"عمران صاحب جولیا اور صالحہ زخمی ہو گئی ہیں۔ جلدی آئیں"۔ صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے اپنے تیرنے کی رفتار

تیز کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ ٹاپو کے گرد گھوم کر اس طرح پہنچا تو اس نے جولیا، صالحہ اور کیپٹن شکیل کو انتہائی زخمی حالت میں دیکھا۔ ان کے غوطہ خوری کے لباس بھی پھٹ گئے تھے اور ان کے جسموں سے خون بہہ رہا تھا جبکہ تنویر اور صفدر انہیں مشکل سے سہارا دے کر اوپر سطح کی طرف لے جا رہے تھے۔ ان تینوں کے جسم زخمی ہونے کی وجہ سے پھڑک رہے تھے جب کہ وہاں بلیو شارکس کے جسموں کے حصے ادھر ادھر تیرتے ہوئے نظر آ رہے تھے اور یہ حصے بھی اوپر سطح کی طرف اٹھتے چلے جا رہے تھے۔

"اوپر لے جاؤ۔ اوپر۔ ابھی یہاں اور شارکس آ جائیں گی۔ جلدی کرو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ اور جوانا بھی صفدر اور تنویر کے ساتھ شامل ہو گئے لیکن ابھی وہ سطح سے کچھ فاصلے پر ہی تھے کہ انہیں نیچے پانی میں شدید ہلچل سی محسوس ہونے لگی۔

"شارکس پہنچ گئی ہیں۔ جلدی کرو"...... عمران نے نیچے دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا جہاں سے سینکڑوں کی تعداد میں خوفناک چھوٹی بڑی شارکس ان کی طرف تیزی سے لپکتی ہوئی آ رہی تھیں گو یہ بلو شارکس کی طرح پھرتیلی اور خون خوار نہیں تھیں لیکن بہرحال یہ بھی شارکس تھیں اور یہ خون کی بو پانی میں مل جانے کی وجہ سے آئی تھیں اور ان کی تعداد بھی بے شمار تھی۔

"جوانا۔ تم فائر کھول کر انہیں قریب آنے سے روکتے رہو"۔ عمران نے چیخ کر کہا تو جوانا نے مڑ کر ان پر فائر کھول دیا لیکن اس کے

ساتھ ساتھ وہ تیزی سے الٹا تیرتا ہوا اوپر کو بھی اٹھتا چلا جا رہا تھا۔
لیکن بہرحال اس انداز میں تیرنے کی وجہ سے اس کی رفتار باقی
ساتھیوں سے کم ہو گئی تھی۔ اس لئے ان کے درمیان فاصلہ بڑھ گیا
تھا۔ لیکن جوانا کے مسلسل فائر کرنے سے شارکس نہ صرف رک
گئی تھیں بلکہ ان میں ہلاک ہونے والی شارکس کے گوشت کھانے
کے لئے بھی چھینا جھپٹی شروع ہو گئی تھی۔ اس طرح جوانا بہرحال ان
کے فوری حملے سے محفوظ ہو گیا تھا اور پھر جیسے ہی جوانا سطح پر ابھرا۔
" مجھے ہاتھ دو"...... اس کے کانوں میں عمران کی آواز سنائی دی
اور جوانا نے جیسے ہی ہاتھ اوپر اٹھایا۔ اس کے جسم کو ایک زور وار
جھٹکا لگا اور دوسرے لمحے وہ ہوا میں کسی شہتیر کی طرح اٹھتا ہوا اوپر
جزیرے پر جا گرا۔ یہ واقعی عمران کی ہمت تھی کہ اس نے اس طرح
جوانا جیسے آدمی کو اچھال کر جزیرے پر پھینک دیا تھا۔ جوانا تیزی سے
اٹھا اور اس نے اپنا ہیلمٹ ہٹایا اور پیروں میں موجود مخصوص جوتے
بھی ہٹا دیئے۔ عمران اور اس کے ساتھی جولیا، صالحہ اور کیپٹن شکیل
کو اٹنڈ کر رہے تھے۔ جبکہ صفدر دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا چلا جا
رہا تھا۔ تنویر اور عمران نے جولیا، صالحہ اور کیپٹن شکیل تینوں کے
غوطہ خوری کے مخصوص لباس علیحدہ کر دیئے تھے۔ تینوں خاصے زخمی
تھے لیکن اس کی ہڈیاں بہرحال بچ گئی تھیں اور ایسا شاید غوطہ خوری
کے مخصوص لباس کی وجہ سے ہوا تھا۔ ورنہ بلیو شارکس کے جبڑوں
میں آئی ہوئی ہڈیوں کا بچ جانا تقریباً ناممکن ہوا کرتا ہے۔ صفدر

میڈیکل باکس اٹھائے واپس آ گیا تھا اور عمران اور صفدر نے مل کر
ان تینوں کی نہ صرف بینڈیج کر دی بلکہ ان کو طاقت کے انجکشن بھی
لگا دیئے۔
" اب اٹھ جاؤ۔ ابھی ہم خطرے میں ہیں"...... عمران نے کہا تو
ان تینوں نے اٹھنے کی کوشش کی اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد
وہ اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو گئے۔
" ماسٹر۔ ماسٹر۔ سب میرین"...... اچانک جوانا کی چیختی ہوئی آواز
سنائی دی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے اور انہوں نے دیکھا کہ
جزیرے سے کافی فاصلے پر سطح سمندر پر سب میرین ابھر رہی تھی۔
" اوہ۔ اوہ۔ یہ لوگ یہاں میزائل فائر کریں گے۔ جلدی کرو۔
ہیلی کاپٹر میں بیٹھو۔ جلدی کرو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر کیپٹن شکیل کو پکڑ کر کاندھے پر
اٹھا لیا جبکہ جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے جولیا اور صالحہ دونوں کو
بیک وقت دونوں بغلوں میں جکڑا اور ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑا۔
" یہ مشین۔ اس کا کیا ہو گا"...... صفدر نے دوڑتے ہوئے کہا۔
" چھوڑو۔ یہ بند پڑی ہے۔ آؤ۔ آؤ"...... عمران نے کیپٹن شکیل
کو ہیلی کاپٹر پر چڑھاتے ہوئے کہا اور پھر وہ خود بھی اچھل کر ہیلی کاپٹر
پر چڑھ گیا۔ اسی لمحے اسے سمندر میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور
سب میرین میں سے ایک شعلہ سا نکل کر سیدھا آسمان کی طرف
اٹھنے لگا۔ شعلہ ستارے کی شکل کا تھا۔

"سٹار میزائل۔اوہ۔اوہ۔جلدی کرو"...... عمران نے چیختے ہوئے
کہا۔ سٹار میزائل کو دیکھ کر اس کا چہرہ بے اختیار بگڑ سا گیا تھا کیونکہ
سٹار میزائل کی کارکردگی کو وہ اچھی طرح جانتا تھا۔ یہ اپنے ٹارگٹ پر
گرتے ہوئے لوہے کی ہر اس چیز کو ٹارگٹ بناتا تھا جس میں مشینری
کام کر رہی ہو۔ اسے دراصل چلتے ہوئے ٹینک ہٹ کرنے کے لئے
بنایا گیا تھا اور عمران کو معلوم تھا کہ ہیلی کاپٹر لوہے کا بنا ہوا ہے اس
لئے لامحالہ سٹار میزائل نے ہیلی کاپٹر کو ہٹ کرنا ہے اور ظاہر ہے ان
کے بھی اس کے ساتھ ہی پرخچے اڑ جائیں گے اور ہیلی کاپٹر کو نہ ہی
اڑایا جا سکتا تھا اور نہ ہی اس سے نیچے اترا جا سکتا تھا البتہ عمران نے
پائلٹ سیٹ پر بیٹھ کر بیلٹ باندھے اور اس کے ساتھی تیزی سے
ہیلی کاپٹر پر سوار ہو رہے تھے لیکن عمران نے جان بوجھ کر انجن نہ
چلایا تھا کیونکہ آسمان کی بلندی پر پہنچ کر اب سٹار میزائل نیچے آ رہا تھا
اور اس کا رخ اس ٹاپو کی طرف ہی تھا اس کی رفتار بے حد تیز تھی اور
عمران جانتا تھا کہ اگر اس نے انجن چلا دیا تو سٹار میزائل لازماً ہیلی
کاپٹر سے ہی ٹکرائے گا جبکہ ابھی ایک سکوپ موجود تھا کہ مشین کی
بیٹری آن تھی۔ گو وہ سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا تھا جو یہ ظاہر کرتا تھا
کہ مشین سے نکلنے والی ریز نے ہیڈ کوارٹر کی مشینری کو جام کر دیا ہے
لیکن اس کے باوجود اس پر جلنے والے چھوٹے بڑے بلب بتا رہے تھے
کہ مشینری بہرحال آن تھی۔ یہ بات البتہ سوچنے کی تھی کہ ایسا کیوں
ہوا ہے کیونکہ جب عمران اور اس کے ساتھی سمندر میں کودے تھے

اس وقت یہ سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا لیکن جب وہ واپس آئے تو
اس وقت بلب بجھا ہوا تھا لیکن اس وقت یہ بات سوچنے کی فرصت
ہی نہ تھی البتہ عمران کو صرف یہی سکوپ نظر آ رہا تھا کہ شاید یہ سٹار
میزائل ہیلی کاپٹر کی بجائے اس چلتی ہوئی مشین کو ٹارگٹ بنا لے
اس لئے اس نے ہیلی کاپٹر کا انجن آن نہ کیا تھا۔ عمران کو معلوم تھا
کہ سٹار میزائل اس ٹینک کو پہلے نشانہ بناتا ہے جس کا انجن چل رہا
ہو اور ساکت ٹینک کو اس وقت نشانہ بناتا ہے جب وہاں حرکت
کرنے والی کوئی چیز نہ ہو اور پھر مشین بہرحال ہیلی کاپٹر سے کافی
فاصلے پر تھی اس لئے اگر یہ مشین ٹارگٹ بن جاتی تو اس کے پرزے
بہرحال ہیلی کاپٹر کو نقصان نہ پہنچا سکتے تھے اب سٹار میزائل کی رینج
خاصی کم ہو گئی ہے اس لئے عمران کو یقین تھا کہ اگر مشین ہٹ
ہوئی تو ان کا ہیلی کاپٹر صاف بچ جائے گا لیکن اگر ہیلی کاپٹر ہٹ ہو گیا
تو پھر پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی ختم ہو جائے گی۔ عمران کے
لب آہستہ آہستہ ہل رہے تھے۔ شاید وہ دل ہی دل میں دعا مانگ رہا
تھا لیکن اس کی نظریں میزائل پر جمی ہوئی تھیں جبکہ اس کے ساتھی
بتوں کی طرح ساکت بیٹھے ہوئے تھے۔ میزائل بجلی کی سی تیزی سے
ٹاپو کی طرف آ رہا تھا اور دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور
مشین کے پرخچے اڑتے چلے گئے۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے ہیلی
کاپٹر کا انجن چلا دیا اسی لمحے دوسرا سٹار میزائل سب میرین سے نکلتا
دکھائی دیا لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھایا

اور دوسرے لمحے اس کے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ عمران نے ہیلی کاپٹر کو بلندی پر لے جانے کی بجائے انتہائی تیز رفتاری سے اس طرف بڑھانا شروع کر دیا جدھر سب میرین تھی۔ یہ بات عمران سمجھتا تھا کہ سٹار میزائل کو ڈاج دینے کا یہی آخری طریقہ ہے کہ اس کے مخصوص فائرنگ اینگل کے اندر پہنچ جانے سے ہی سٹار میزائل کے اس حملے سے بچا جا سکتا ہے کیونکہ وہ ایک خاص حد سے اندر واپس نہیں گر سکتا جبکہ باہر کی طرف اس کی رینج انتہائی وسیع تھی۔ اس لئے وہ کسی کوبرا میزائل کی طرح ہیلی کاپٹر کے پیچھے لگ جاتا اور ہر صورت میں اسے ہٹ کر دیتا لیکن اینگل رینج کے اندر پہنچ جانے سے وہ اس سے بچ سکتے ہیں اور وہی ہوا۔ بلندی پر پہنچ کر سٹار میزائل تیزی سے واپس آیا۔ اس کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف ہی تھا لیکن ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے سب میرین کی طرف ہی بڑھا چلا جا رہا تھا اس لئے سٹار میزائل کا یہ شعلہ ہیلی کاپٹر کی دوسری طرف اس کے بالکل قریب سے گزر کر سمندر میں جا گرا اور عمران سمیت اس کے سب ساتھیوں نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تو بچانے والا ہے"...... عمران کی زبان سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر سب میرین کو کراس کرتا ہوا آگے نکل گیا لیکن عمران نے تیزی سے اسے گھمایا اور ایک چکر کاٹ کر وہ اس سب میرین کی طرف آنے لگا۔ تیسرا سٹار میزائل فائر نہیں کیا گیا تھا اور سب میرین بھی سمندر کی سطح پر ہی موجود

تھی۔ یکلخت عمران نے بلندی کم کی اور پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر سب میرین کے اوپر پہنچا اس نے ہیلی کاپٹر کو روکا اور پھر اسے انتہائی رفتار سے نیچے کر کے اس نے سب میرین کے اس حصے پر اسے اتار دیا جہاں سے اسے ہٹ نہ کیا جا سکتا تھا۔

"اسلحہ سنبھال لو۔ ہم نے سب میرین پر قبضہ کرنا ہے"۔ عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر ہیلی کاپٹر سے نیچے چھلانگ لگا دی۔ اس کے سب ساتھی بھی تیزی سے دوڑتے ہوئے اس کے پیچھے نیچے آنے لگے۔ عمران اس دوران اپنے جسم پر موجود غوطہ خوری کے لباس کی زپ کھول چکا تھا۔ اسے یہ لباس اتارنے کی مہلت ہی نہ ملی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا سب میرین کے اس حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا جدھر سے سٹار میزائل فائر کیا گیا تھا۔ صفدر، تنویر اور جوانا بھی اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے جبکہ جولیا، صالحہ اور کیپٹن شکیل ہیلی کاپٹر میں ہی رہ گئے تھے۔ کیونکہ وہ زخمی تھے اس لئے وہ آسانی سے نیچے نہ اتر سکتے تھے۔ عمران دوڑتا ہوا اس حصے میں پہنچا۔ لیکن وہ حصہ اب سپاٹ تھا۔ وہاں اب فائرنگ ہول بھی بند ہو چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی سب میرین تیزی سے سمندر میں اترنا شروع ہو گئی تھی۔

"واپس چلو۔ ہیلی کاپٹر پر واپس"...... عمران نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے واپس ہیلی کاپٹر پر پہنچے اور پھر صرف چند لمحوں کا ہی فرق پڑا کہ ہیلی

کاپٹر سب میرین کے مکمل طور پر سمندر میں اترنے سے پہلے اوپر اٹھ چکا تھا۔

"اب معلوم ہونے لگا ہے کہ یہ واقعی کسی بین الاقوامی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ ورنہ پہلے جس آسانی سے ہم اندر داخل ہو گئے تھے یہی لگتا تھا کہ جیسے ہم غلط جگہ پر آ گئے ہیں"...... عمران نے ہیلی کاپٹر کو کافی بلندی پر لے جاتے ہوئے کہا تو سب کے تنے ہوئے اعصاب اس کی اس بات پر بے اختیار ڈھیلے پڑ گئے۔

"اب کیا کرنا ہو گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوائے انتظار کے اور کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر ایک بار پھر ٹاپو کی سطح پر اتار دیا جہاں مشین کے پرزے بکھرے پڑے تھے۔

"لیکن یہاں ہم کیا کر سکیں گے۔ سمندر میں اتر نہیں سکتے کیونکہ وہاں شارک مچھلیاں ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانا اور تنویر۔ تم دونوں میرے ساتھ آؤ۔ صفدر۔ تم پائلٹ سیٹ سنبھال لو۔ ہو سکتا ہے ہمیں فوراً دوبارہ فضا میں جانا پڑے"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر گیا جبکہ جوانا اور تنویر بھی اس کے پیچھے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترے لیکن ان کے چہروں پر حیرت تھی کیونکہ انہیں وہاں اب کرنے کا کوئی کام نظر نہ آ رہا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ لوگ مافوق الفطرت ہیں۔ مافوق الفطرت"...... جم اسکاٹ نے قدرے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے زخمی ہونے کے باوجود نہ صرف خوفناک اور تربیت یافتہ بلیو شارکس کو ختم کر دیا تھا بلکہ وہاں پہنچ جانے والی بے شمار خوفناک شارکس سے بھی وہ لوگ انتہائی حیرت انگیز انداز میں بچ کر اوپر سطح پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

"اب سٹار میزائل ہی کام کریں گے"...... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر مائیک اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔ کیپٹن جیکب کی فریکونسی پہلے ہی انتھونی ایڈجسٹ کر چکا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ جم اسکاٹ کالنگ۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ یہ شاید ماحول کا اثر تھا کہ وہ اس طرح چیخ کر

بولنے پر مجبور ہو رہا تھا۔

" کیپٹن جیکب اٹنڈنگ یو چیف۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر پر کیپٹن جیکب کی آواز سنائی دی۔

" سٹار میزائل فائرنگ کے لئے تیار ہیں۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے اسی طرح چیختے ہوئے پوچھا۔

"یس چیف۔ اوور"...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سب میرین سطح پر لے جاؤ اور جزیرے کو ٹارگٹ بنا کر سٹار میزائل فائر کر دو لیکن جب تک میں نہ کہوں دوسرا میزائل فائر نہ کرنا مجھے یقین ہے کہ ایک ہی سٹار میزائل سے ان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ یہ انتہائی قیمتی میزائل ہیں اس لئے انہیں ضائع نہیں ہونا چاہئے اوور"۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

" یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر مائیک آف کر دیا۔

" اب جزیرے کے ساتھ ساتھ سب میرین کو بھی سکرین پر لے آؤ تاکہ ہم ایکشن کا پورا منظر دیکھ سکیں"...... جم اسکاٹ نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا تو انتھونی نے اثبات میں سرہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین ایک جھماکے سے تاریک پڑ گئی لیکن دوسرے لمحے وہ جھماکے سے روشن ہوئی تو وہ دو حصوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ ایک حصے پر جزیرے کی سطح کا منظر نظر آ رہا تھا جبکہ دوسرے حصے پر سمندر نظر آ رہا

تھا۔

" یہ اپنے ساتھیوں کی بینڈیج کر رہے ہیں"...... انتھونی نے کہا۔

" کر لیں۔ اس سے کیا ہوتا ہے۔ مرنا تو بہرحال ان سب نے ہی ہے۔ سٹار میزائل سے بچ کر یہ کہیں نہیں جا سکتے"...... جم اسکاٹ نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور چند لمحوں بعد سمندر میں سے سب میرین باہر نکلتی ہوئی نظر آنے لگ گئی۔

" یہ ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ رہے ہیں"...... انتھونی نے کہا۔

" دوڑ لیں۔ دوڑ کر کہاں جائیں گے"...... جم اسکاٹ نے کہا اور پھر وہ سب ہیلی کاپٹر پر سوار ہوئے ہی تھے کہ سب میرین سے سٹار میزائل فائر ہوتا دکھائی دیا اور جم اسکاٹ کے چہرے پر فاتحانہ مسرت پھیلتی چلی گئی۔ وہ سب ہیلی کاپٹر میں موجود تھے زخمیوں سمیت۔ سٹار میزائل آسمان کی طرف بلند ہوتا چلا جا رہا تھا۔

" ابھی چند لمحوں بعد ان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ چند لمحوں بعد"۔ جم اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور پھر سٹار میزائل نے اپنا رخ بدلا اور وہ بجلی کی سی تیزی سے ٹاپو کی طرف بڑھنے لگا اور جم اسکاٹ کا چہرہ مزید کھل اٹھا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا جب سٹار میزائل ہیلی کاپٹر سے کافی فاصلے پر زمین پر موجود اس بڑی سی مشین سے ٹکرا کر پھٹ گیا تھا جبکہ ہیلی کاپٹر ویسے ہی کھڑا تھا۔

" ہیلو ہیلو۔ کیپٹن جیکب۔ دوسرا میزائل فائر کرو۔ فوراً۔ جلدی۔

اوور"...... جم اسکاٹ نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مائیک کا بٹن آن کرتے ہوئے حلق کے بل چیخ کر کہا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر کا پنکھا حرکت میں آگیا۔

" تم سٹار میزائل سے بچ کر نہیں جا سکتے عمران۔ یہ موت تک تمہارا پیچھا نہ چھوڑے گا"...... جم اسکاٹ نے مائیک کا بٹن بند کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سب میرین سے دوسرا سٹار میزائل فائر ہوا اور تیزی سے بلندی کی طرف اٹھتا چلا گیا جبکہ اسی لمحے ہیلی کاپٹر ٹاپو کی سطح سے اٹھا اور اس کے ساتھ ہی وہ بلندی پر جانے کی بجائے نیچی پرواز کرتا ہوا سب میرین کی طرف بڑھنے لگ گیا۔

" یہ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سب میرین کی طرف کیوں جا رہا ہے"۔ جم اسکاٹ کے منہ سے حیرت بھری آواز نکلی۔

" چیف۔ یہ سٹار میزائل کے اینگل رینج کے اندر جا رہے ہیں۔ اس طرح سٹار میزائل انہیں ہٹ نہ کر سکے گا"...... انتھونی نے کہا اور عین اسی لمحے سٹار میزائل ہیلی کاپٹر کی سائیڈ سے ہوتا ہوا نیچے سمندر میں گر کر پھٹ گیا۔

" ویری بیڈ۔ یہ کس قسم کے لوگ ہیں"...... جم اسکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر سب میرین کے اوپر سے گزر کر آگے بڑھ گیا اور پھر چکر کاٹ کر واپس آگیا۔

" اب جب یہ اوپر جائے گا تو میں سٹار میزائل فائر کرا دوں گا"۔ جم اسکاٹ نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ اور انتھونی دونوں بے اختیار

اچھل پڑے جب انہوں نے ہیلی کاپٹر کو سب میرین کے ایک کھلے حصے میں اترتے ہوئے دیکھا اور پھر اس میں سے تین آدمی نیچے اترے اور تیزی سے اس حصے کی طرف دوڑنے لگے جہاں سے سٹار میزائل فائر کیا جاتا تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ فائرنگ ہول کے اندر بم مارنا چاہتے ہیں"۔ جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مائیک کا بٹن آن کر دیا۔

" جیکب۔ فائرنگ ہول بند کر دو اور سب میرین کو سمندر میں اتار دو۔ جلدی۔ فوراً۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد جب اس نے ہیلی کاپٹر سے اترنے والے افراد کو فائرنگ ہول کے قریب رک کر تیزی سے واپس ہوتے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ جیکب نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی ہے۔ اسی لمحے اس نے سب میرین کو سمندر میں اترتے دیکھا۔

" ہونہہ۔ اب یہ ڈوب جائیں گے"...... جم اسکاٹ نے کہا لیکن نیچے اترنے والے افراد بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے واپس ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے اور ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے فضا میں اٹھ گیا۔ صرف چند لمحوں کا فرق پڑ گیا تھا ورنہ ہیلی کاپٹر پانی کے اندر چلا جاتا اور پھر وہ اڑ نہ سکتا تھا۔ اب سب میرین سمندر کی سطح پر نظر نہ آ رہی تھی البتہ ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا تیزی سے ٹاپو کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

" اب سب میرین کو واپس اوپر آنے اور سٹار میزائل فائر کرنے کا وقت نہیں رہا۔ ویری بیڈ۔ اب یہ نکل جانے میں کامیاب ہو جائیں

گے"...... جم اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ ہاتھ بڑھا کر ہیلی کاپٹر سمیت ان سب کو سمندر میں غرق کر دے لیکن ظاہر ہے وہ ایسا نہ کر سکتا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ اور انتھونی دونوں یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ ہیلی کاپٹر دوبارہ ٹاپو پر اتر گیا تھا اور اس میں سے تین افراد نیچے اتر کر اس طرف کو بڑھ رہے تے جہاں سٹار میزائل سے تباہ ہونے والی مشین کا ملبہ بکھرا پڑا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ان پر دوبارہ سٹار میزائل فائر ہونا چاہئے"۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ انہیں فائرنگ اینگل رینج کا علم ہے اس لئے اب یہ سٹار میزائل سے ہٹ نہیں ہو سکیں گے"...... انتھونی نے کہا۔

"تو پھر کیا کیا جائے۔ نجانے یہ خطرناک لوگ اب کس چکر میں ہیں"...... جم اسکاٹ نے پہلی بار قدرے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ یہ کچھ بھی کیوں نہ کر لیں۔ یہ ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے یہ خود ہی واپس چلے جائیں گے"...... انتھونی نے کہا اور جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ فوری طور پر اسے کوئی بات سمجھ نہ آ رہی تھی۔ عمران چند لمحے زمین پر جھکا رہا۔ پھر وہ سیدھا ہوا اور اس نے جسم پر موجود غوطہ خوری کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چپٹا سا باکس نکالا اور اسے کھول کر اس نے اس کے اندر سے کوئی

چیز چٹکی میں پکڑ کر نکالی۔

"اوہ۔ اوہ۔ میکنارا بم۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ"...... انتھونی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر باہر ہال کی طرف بھاگا۔ جبکہ جم اسکاٹ حیرت سے منہ پھاڑے بیٹھا رہ گیا۔ اس کی نظریں جیسے سکرین پر چپکی ہوئی تھیں۔ عمران نے باکس میں سے نکالی ہوئی سنہری رنگ کی پتری کو ٹاپو کی سطح پر بنے ہوئے سوراخ میں ڈال دیا اور پھر تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے کھڑے ہوئے دونوں افراد بھی تیزی سے پیچھے ہٹے۔ اسی لمحے خوفناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور جم اسکاٹ کو یوں محسوس ہوا جیسے پورا ٹاپو شدید ترین زلزلے کی زد میں آ گیا ہو۔ لیکن چند لمحوں بعد ہی گڑگڑاہٹ بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی لرزش بھی بند ہو گئی۔ اسی لمحے انتھونی پیشانی پر آیا ہوا پسینہ پونچھتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"بال بال بچ گئے ہیں چیف۔ اگر اس میکنارا بم کی طاقت کو بروقت زیرو نہ کر دیا جاتا تو ہیڈ کوارٹر کا اوپر والا سارا حصہ بھک سے اڑ جاتا اور سمندر کا پانی پوری قوت سے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جاتا اور پھر پورا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ ہو جاتا"...... انتھونی نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ان کے پاس دوسرا بم ہوا تو"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"تب بھی کچھ نہیں ہو گا۔ اب زیرو کرنے والی مشین آن ہے"۔

انتھونی نے کہا اور جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ان کا کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ انہیں زندہ نہیں چھوڑا جا سکتا"...... جم اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" چیف۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے"...... انتھونی نے کہا۔

" کون سی۔ جلدی بتاؤ۔ میرا تو دماغ ہی جامد ہو گیا ہے"...... جم اسکاٹ نے چونک کر کہا۔

" چیف۔ ان لوگوں کو ایس وی تھرٹی ون بیس فائر سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... انتھونی نے کہا۔

" ایس وی تھرٹی ون بیس۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ وہ تو خوفناک ایٹمی ہتھیار ہے۔ اس سے تو پورا ہیڈ کوارٹر ہی بھک سے اڑ جائے گا"...... جم اسکاٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" چیف۔ میں نے ایس وی تھرٹی ون بیس فائر کہا ہے۔ ایس وی تھرٹی ون بیس میزائل نہیں کہا"...... انتھونی نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ لیکن یہ فائر ہو گا کیسے۔ باہر تو خونخوار شارکس موجود ہیں۔ باہر کوئی آدمی جا نہیں سکتا اور اب ان شارکس نے اس وقت تک پیچھا نہیں چھوڑنا جب تک پانی میں سے خون کی بو مکمل طور پر ختم نہیں ہو جاتی اور ایسا کئی روز بعد ہی ہو سکے گا"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" چیف۔ سب میرین کے ذریعے یہ کام ہو سکتا ہے۔ سب میرین

کو جزیرے کے قریب اچانک ابھارا جائے اور پھر فوراً ہی فائر کر دیا جائے"...... انتھونی نے کہا۔

" نہیں۔ میں سب میرین کو کسی رسک میں نہیں ڈال سکتا۔ اس بار اگر انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا تو پھر معاملات ہمارے بس سے باہر ہو جائیں گے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" تو پھر جوکانا بوٹ کو استعمال کیا جائے"...... انتھونی نے کہا۔

" لیکن اس بوٹ پر سے تو فائر نہیں ہو سکتا۔ ارے ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ویری گڈ۔ جوکانا بوٹ سے دو آدمی اس طرف پہلے ٹاپو پر چڑھیں جدھر یہ لوگ موجود ہوں اور فائر کر دیں"...... جم اسکاٹ نے کہا اور انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جم اسکاٹ نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

عمران اس سوراخ پر چند لمحوں تک جھکا رہا جو اس نے مشین کے برمے سے بنایا تھا اور پھر وہ سیدھا ہوا اور پھر اس نے پہلے تو جسم پر موجود غوطہ خوری کا لباس اتارا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک سنہری رنگ کی پتی سی نکالی۔ اس کا کونہ موڑا اور پھر یہ پتری اس نے اس سوراخ میں ڈالی اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

"پیچھے ہٹ جاؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا اور تنویر بھی تیزی سے پیچھے ہٹ گئے۔ دوسرے لمحے ہولناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی ٹاپو کی سطح اس طرح ہلنے لگی جیسے خوفناک زلزلہ آ رہا ہو اور عمران کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ رینگ گئی لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ جب اچانک نہ صرف گڑگڑاہٹ کی آوازیں بند ہو گئیں بلکہ زمین کی لرزش بھی ختم ہو

گئی۔

"ویری بیڈ۔ انتہائی قیمتی بم بھی ناکارہ ثابت ہوا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے۔ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس ایک میکنارا بم تھا۔ یہ ایٹم بم سے کم طاقتور نہیں ہوتا۔ پہلے چونکہ مشین نے کام کر دیا تھا اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ نیچے ہیڈ کوارٹر اور ٹاپو کی اوپر والی سطح کے درمیان کوئی ایسی چیز موجود نہیں ہے جو ریز کو روک سکے ورنہ تو مشین آن ہی نہ ہوتی اس لئے میں نے یہ بم ڈالا تھا۔ اگر یہ اندر پہنچ جاتا تو ٹاپو کا کافی بڑا حصہ ٹوٹ جاتا اور اس طرح سمندر کا پانی پوری قوت سے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جاتا اور ہیڈ کوارٹر ختم ہو جاتا۔ لیکن شاید اندر کسی مشینری کی مدد سے میکنارا بم کو بھی پھٹنے سے پہلے ہی ناکارہ کر دیا گیا ہے"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ واقعی انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کر رہے ہیں لیکن اب کیا ہو گا۔ یہ تو ناقابل تسخیر بنتا جا رہا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر ٹھنڈے ٹھنڈے واپس سدھار جائیں اور جا کر ناکامی کا اعلان کر دیں اور کیا ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں یہ کیسے ممکن ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس مشن مکمل کئے بغیر کیسے واپس جا سکتی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"تو پھر کرو مشن مکمل"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایک طرف ہٹ جاؤ پھر میں جانوں اور ہیڈ کوارٹر"۔ تنویر نے کہا۔

"کیا کرو گے تم۔ کیا ٹکر مار کر ہیڈ کوارٹر تباہ کرو گے"۔ عمران نے اس کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔

"میں جو چاہوں کروں۔ یہ میرا کام ہے"...... تنویر بھی شاید اپنی بات پر اڑ گیا تھا۔

"اوکے۔ میں نے شکست تسلیم کر لی اس لئے اب تم ٹیم کے لیڈر ہو"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر"...... پیچھے کھڑے جوانا نے عمران کی بات سنتے ہی کہا۔

"تم خاموش رہو۔ تمہیں عمران ساتھ لایا ہے تم ٹیم کے معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتے"...... تنویر نے اچانک مڑ کر تیز لہجے میں کہا۔

"جوانا تم خاموش رہو گے۔ ہمارا مقصد مشن مکمل کرنا ہے اور بس"۔ عمران نے جوانا سے کہا جس کا چہرہ تنویر کی بات سن کر بگڑ سا گیا تھا اور جوانا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ تنویر تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ شاید وہ اپنے ساتھیوں کو اس نئے سیٹ اپ کی اطلاع دینے گیا تھا۔

"ماسٹر۔ تنویر اس قابل نہیں ہے۔ یہ سب کچھ ختم کرا دے گا"۔ جوانا نے تنویر کے جاتے ہی عمران سے کہا۔

"نہیں۔ تنویر بے حد سمجھدار ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ اصل بات یہ ہے کہ میں واقعی ضرورت سے زیادہ سوچنے کا عادی بن گیا ہوں۔ اس لئے بعض اوقات ناک کے نیچے کی چیزیں بھی مجھے نظر نہیں آتیں جبکہ تنویر دیکھتا ہی ناک کے نیچے ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار مسکرا دیا۔ تنویر ہیلی کاپٹر میں چلا گیا تھا۔

"آؤ۔ اب ہم دونوں یہاں کھڑے کیا کریں گے۔ اطمینان سے جا کر بیٹھتے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر مڑ کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی آپ نے تنویر کو اپنی جگہ لیڈر بنا دیا ہے"...... صفدر نے عمران کے ہیلی کاپٹر میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"ہاں۔ میں نے اعتراف شکست کر لیا ہے۔ کیونکہ واقعی میری کھوپڑی کی بیٹری مکمل طور پر فیل ہو چکی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تنویر کیا کرے گا"...... جولیا نے جو سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس مشن کو مکمل کروں گا اور میں نے اس کا حل سوچ لیا ہے"۔ تنویر نے اچانک پرجوش لہجے میں کہا۔

"کیسا حل"...... جولیا نے چونک کر پوچھا اور عمران بھی حیرت

بھری نظروں سے تنویر کو دیکھنے لگا۔

" ہم واپس جزیرہ پر جائیں گے اور وہاں سے انتہائی طاقتور میگا پاور ڈائنامیٹ لا کر اس سے اس ٹاپو کو ہی اڑا دیں گے۔ مجھے عمران کا یہ آئیڈیا پسند آیا ہے کہ اگر ہیڈ کوارٹر کے اوپر والے حصے کو تباہ کر دیا جائے تو سمندر کا پانی پوری قوت سے اندر جائے گا اور ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جائے گا"...... تنویر نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

" لیکن جب میکنارا بم ناکارہ ہو گیا ہے تو ڈائنامیٹ کیا کرے گا۔ میکنارا بم کے مقابلے میں تو میگا پاور ڈائنامیٹ کی کوئی حیثیت ہی نہیں"...... عمران نے جواب دیا تو تنویر کا چمکتا ہوا چہرہ یکلخت بجھ سا گیا۔

" سمندر میں اگر کر کسی بم کو استعمال کیا جائے تو پھر بھی نتیجہ یہی نکلے گا"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" سمندر میں ہر طرف شارکس کا قبضہ ہے اور وہ دو چار روز سے پہلے جانے والی نہیں"...... عمران نے کہا۔

" تو کیا ہوا۔ ہم دو چار روز بعد آجائیں گے"...... تنویر نے کہا۔

" نہیں۔ اس طرح انہیں وقت مل جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ جزیروں سے اپنے آدمی اور ہیلی کاپٹر یہاں ٹاپو پر منگوا لیں۔ پھر تو ہمارے ہیلی کاپٹر کو نیچے سے فضا میں ہی اڑایا جا سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ماسٹر۔ ماسٹر۔ یہ کیا ہے"...... اچانک جوانا نے چیختے ہوئے

کہا۔ وہ سمندر کی جنوبی طرف اشارہ کر رہا تھا اور ان سب نے چونک کر ادھر دیکھا تو پانی پر کسی دھات کی بنی ہوئی طشتری نما کشتی ابھر رہی تھی۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ تو جوکانا بوٹ ہے۔ دنیا کی انتہائی جدید ترین جنگی بوٹ"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترا اور دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر جوکانا بوٹ نظر آ رہی تھی لیکن ابھی وہ وہاں سے کچھ فاصلے پر ہی تھا کہ جوکانا بوٹ کی ایک سائیڈ کھلی اور اس میں سے دو آدمی باہر آئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں چوڑی نال اور بھاری دستے والی گنیں تھیں۔ دوڑتے ہوئے عمران نے جیسے ہی انہیں باہر نکلتے دیکھا اس نے دوڑتے ہوئے جھک کر ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ سے نکلنے والا پتھر پوری قوت سے ایک آدمی کو لگا اور وہ چیختا ہوا نیچے گرا اور دوسرے آدمی نے چونک کر ادھر دیکھا تو عمران نے یکلخت چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ دوڑتا ہوا اس آدمی سے جا ٹکرایا جس کو اس نے پتھر مار کر نیچے گرایا تھا۔ اسی لمحے جوانا بھی دوڑتا ہوا وہاں پہنچ گیا اور اس نے دوسرے آدمی کو چھاپ لیا۔ عمران پہلے آدمی سے ٹکرا کر نیچے گرا تو ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات گھومی اور اٹھتا ہوا آدمی اس کے بوٹ کی ضرب کھا کر چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران تیزی سے جھکا اور دوسرے لمحے اس نے اس آدمی کو دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر ہوا

میں اچھالا اور پھر پوری قوت سے نیچے گرا دیا۔ ایک تیز چیخ سنائی دی اور وہ آدمی چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا جبکہ جوانا نے دوسرے آدمی کی گردن توڑ دی تھی۔ دونوں کے ہاتھوں میں موجود گنیں زمین پر پڑی ہوئی تھیں لیکن عمران ان کی طرف توجہ کئے بغیر تیزی سے مڑا لیکن دوسرے لمحے اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ دھاتی طشتری نما بنی ہوئی بوٹ بند ہو کر پانی میں غائب ہو چکی تھی۔ اسی لمحے تنویر دوڑتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔

"کیا ہوا۔ وہ واپس چلی گئی"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ شاید پائلٹ اندر ہی تھا۔ اگر یہ ہاتھ لگ جاتی تو مشن آسانی سے مکمل ہو جاتا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ یہ تھرٹی ون بین گنیں بھی بہرحال غنیمت ہیں"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے زمین پر پڑی ہوئی چوڑی نال والی گن اٹھا لی۔ دوسری گن جوانا نے اٹھا لی تھی۔

"یہ کیا ہیں عمران صاحب"...... اسی لمحے صفدر نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"یہ جدید ترین ایجاد ہے۔ تھرٹی ون بیس گنیں۔ ان کے میگزین میں دو ہزار میگا پاور طاقت ہوتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر ان گنوں سے ہمیں ہیلی کاپٹر سمیت اڑایا جا سکتا تھا"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ اگر ان کا فائر ہو جاتا تو ہم سب ہیلی کاپٹر سمیت جل کر

راکھ ہو جاتے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اب یہاں سے نکل جانا چاہئے یہ شیڈاگ تو نجانے کہاں سے جدید سے جدید اسلحہ اور مشینری نکالے چلی آ رہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تنویر لیڈر ہے۔ وہی فیصلہ کر سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب گنیں اٹھائے واپس ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"لیڈر کو جب ان جدید حربوں کا علم ہی نہ ہو گا تو لیڈر کیا کرے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران اور صفدر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"واپسی کا فیصلہ تو کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ واپسی نہیں ہو سکتی۔ یا تو ہم یہیں مر جائیں گے یا پھر مشن مکمل ہو گا۔ تیسری کوئی صورت نہیں ہے"...... تنویر نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

"گڈ تنویر۔ ویری گڈ۔ اسے کہتے ہیں مردانگی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ خالی مردانگی سے کچھ نہیں ہو گا۔ ہمیں یا تو کوئی لائحہ عمل سوچنا چاہئے یا پھر یہاں سے واپس چلے جانا چاہئے"۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فیصلہ تنویر ہی کر سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"بس بس۔ میں باز آیا لیڈری سے۔ تم ہی لیڈر ہو۔ جو مرضی آئے کرو"...... تنویر نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اگر تم نے اپنے اختیارات مجھے سونپ دیئے ہیں تو پھر دیکھو کیسے مشن مکمل ہوتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔ اس نے پائلٹ سیٹ پر بیٹھ کر ہیلی کاپٹر میں نصب ٹرانسمیٹر پر جنرل فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا کر اس نے کال دینا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ جم اسکاٹ چیف آف شیڈاگ ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر کا رسیونگ بلب جل اٹھا اور جم اسکاٹ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ۔ تھرٹی ون جیس گنیں ہمارے قبضے میں آ چکی ہیں اور تم تو شاید ان کے اصل استعمال کو نہ جانتے ہو گے لیکن میں جانتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ ان میں کتنی پاور ہے۔ ان دونوں گنوں میں جو میگزین موجود ہیں انہیں اگر ملا کر فائر کر دیا جائے تو اس سے اس قدر طاقت پیدا ہو سکتی ہے کہ میگنارا بم سے اس کی طاقت دس ہزار گنا بڑھ جائے گی اور اتنی طاقت کو تمہاری مشینری نہ روک سکے گی اس لئے میں تمہیں اب آفر کر رہا ہوں کہ اگر تم وعدہ

کرو کہ شیڈاگ پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے گی تو میں تمہارا ہیڈ کوارٹر تباہ کئے بغیر واپس چلا جاؤں گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو۔ اب تو شیڈاگ پورے پاکیشیا کی اینٹ سے اینٹ بجانے سے بھی دریغ نہ کرے گی۔ اوور"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اپنا ہیڈ کوارٹر تباہ کرانے پر تلے ہوئے ہو۔ ٹھیک ہے۔ پھر ایسے ہی سہی۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ بھی ہماری طرح ضدی ہے۔ لیکن تم نے یہ آفر کیوں کی تھی"۔ جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب صرف چیک کرنا چاہتے تھے کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں وہ درست بھی ہے یا نہیں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسی چیکنگ"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اگر جم اسکاٹ عمران صاحب کی آفر قبول کر لیتا تو اس کا مطلب تھا کہ واقعی ان کے پاس ایسی کوئی مشینری نہیں ہے جو اس طاقت کو روک سکے اور پھر لازماً عمران صاحب ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیتے لیکن اب جم اسکاٹ کا جواب بتا رہا ہے کہ ان کے پاس ایسی مشینری موجود ہے جو اس طاقت کو بھی زیرو کر سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل

نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا ہی ہے"...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیپٹن شکیل کی ذہانت اور تجزیہ نگاری کا تو میں پہلے ہی قائل ہوں۔ واقعی میرا یہی مقصد تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس نسخے کو استعمال کر ہی لیا جائے۔ شاید کوئی راستہ نکل جائے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا ان گنوں سے ہم سمندر میں موجود شارکس کو ختم نہیں کر سکتے"...... صفدر نے کہا۔

"جتنی ختم ہوں گی انہیں کھانے کے لئے ان سے زیادہ مزید آ جائیں گی اور اگر ختم بھی ہو جائیں پھر ہمارے پاس اب کیا ہے۔ وہ مشین جس سے سائیڈ وے بنانے کا خیال تھا وہ تو شارکس کی وجہ سے وہیں سمندر میں ہی رہ گئی۔ اس وقت ہوش ہی نہ رہا تھا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا میں بھی اپنی رائے کا اظہار کر سکتی ہوں"۔ اچانک صالحہ نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیوں نہیں۔ کیا ایکسٹو نے خصوصی طور پر منع کیا ہے کہ تم

اپنی رائے کا اظہار نہیں کر سکتیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں نے اس لئے یہ بات کی ہے کہ میں بہرحال آپ سب سے جونئیر ہوں اس لئے تو میں خاموش رہتی ہوں لیکن میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے جس سے شاید یہ بند گلی کھل جائے جس میں ہم سب پھنس کر رہ گئے ہیں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ کیا تجویز ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے آپ یہ بتائیں کہ ہیڈ کوارٹر میں تازہ ہوا حاصل کرنے کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہوں گے"...... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"میرا خیال ہے کہ انہوں نے سمندری پانی سے آکسیجن کشید کرنے کا کوئی انتظام کر رکھا ہو گا۔ جیسے ہمارے ان جدید غوطہ خوری کے لباسوں میں انتظامات ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ مجھ سے بہرحال زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ کیا ہیوی مشینری کو مسلسل ورکنگ آرڈر میں رکھنے کے لئے انہیں صرف آکسیجن ملنی چاہئے۔ اس کے لئے وافر مقدار میں تازہ ہوا چاہئے اور وہ بھی مسلسل اور خاصی بھاری مقدار میں اور یہ کام سمندر کے اندر سے نہیں ہو سکتا۔ اس کا انہوں نے لامحالہ اس ٹاپو کی سطح پر ہی کوئی ایسا انتظام کر رکھا ہو گا جو بظاہر نظر نہیں آتا"...... صالحہ نے کہا

تو عمران کے چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"ویری گڈ آئیڈیا۔ گڈ شو صالحہ۔ تم نے واقعی انتہائی گہری بات کی ہے۔اس پوائنٹ کی طرف میرا ذہن ہی نہیں گیا تھا"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔اگر ایسا انتظام ہوتا تو ہمیں بہرحال نظر نہ آجاتا۔ یہ ٹاپو زیادہ بڑا نہیں ہے اور ہم بہرحال اس سارے ٹاپو کو دیکھ چکے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"یہ بات تو درست ہے لیکن صالحہ کی بات بھی درست ہے۔ انسانوں کے لئے تو چلو صرف آکسیجن کام دے سکتی ہے لیکن مشینری کے لئے صرف آکسیجن کام نہیں دے سکتی۔اس کے لئے واقعی مکمل اور تازہ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے اور مشینری کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے اس کی کثیر مقدار ہر وقت چاہئے"۔ عمران نے صالحہ کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے انہوں نے خفیہ پائپ لائن سمندر کی تہہ میں بچھائی ہوئی ہو جو کسی اور ٹاپو پر جا کر نکلتی ہو اور سکنگ مشین کے ذریعے ہوا کثیر مقدار میں وہاں سے کھینچی جاتی ہو"...... صفدر نے کہا۔

"اس ٹاپو کے گرد چاروں طرف بیس بحری میل تک کوئی دوسرا ٹاپو یا جزیرہ نہیں ہے اور اس سے زیادہ لمبی پائپ لائن سمندر میں قائم ہی نہیں رہ سکتی"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر واقعی یہ سوچنے والی بات ہے کہ مسلسل کثیر مقدار میں

تازہ ہوا یہ کہاں سے حاصل کرتے ہوں گے"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر میں بتاتا ہوں"...... اچانک جوانا نے کہا اور سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا بتانا چاہتے ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر۔ ہوا یہاں ٹاپو سے ہی حاصل کی جا رہی ہے اور اس کا ذریعہ درخت ہیں"...... جوانا نے کہا تو عمران محاورتاً نہیں حقیقتاً اچھل پڑا۔

"درخت۔ کیا مطلب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں دوڑتے ہوئے اچانک ایک درخت سے ٹکرایا تھا۔ مجھے احساس ہوا تھا کہ یہ درخت ٹھوس نہیں ہے بلکہ اندر سے کھوکھلا ہے لیکن اس وقت گو میں نے اس بات کی پرواہ نہ کی تھی لیکن اب ماسٹر کی باتیں سن کر مجھے اس کا خیال آیا ہے۔میں اس درخت کی نشاندہی اب بھی کر سکتا ہوں"...... جوانا نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ حیرت انگیز انتظام ہے۔ گڈ شو۔ یہ ہیڈ کوارٹر جس نے بھی بنایا ہے وہ واقعی ذہین آدمی تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ درختوں کو اندر سے کھوکھلا کر کے پائپ بنائے گئے ہیں اور سکنگ مشین کے ذریعے ہوا کھینچی جا رہی ہے۔

لیکن اگر ایسا ہوتا تو لامحالہ وہ درخت سوکھ چکے ہوتے جبکہ یہاں سب درخت سرسبز ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"مصنوعی درخت بھی تو بنائے جا سکتے ہیں جو تنظیم انتہائی جدید ترین مشینری اور اسلحہ اس بے دریغ انداز میں استعمال کرتی ہو۔ اس کے لئے مصنوعی درخت بنانے یا بنوانے میں کیا مشکل ہے"۔ عمران نے کہا اور اس بار سب ساتھیوں نے اثبات میں سرہلادیئے۔

"دکھاؤ مجھے۔ کس درخت سے تم ٹکرائے تھے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر گیا۔ اس کے پیچھے جوانا بھی نیچے اترا اور جوانا کے پیچھے صفدر اور تنویر بھی نیچے اتر آئے۔ وہ سب تیزی سے جوانا کی رہنمائی میں مشرق کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ یہاں کافی گھنے درخت تھے اور پھر ایک درخت کے قریب جا کر جوانا رک گیا۔ یہ درخت دوسرے درختوں جیسا ہی تھا۔ جوانا نے زور سے درخت پر ہاتھ مارا۔

"یہی ہے ماسٹر۔ یہ درخت اندر سے کھوکھلا ہے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اس پر ہاتھ مارا اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"گڈ۔ یہ واقعی اندر سے کھوکھلا ہے لیکن ہے یہ اصل درخت"۔ عمران نے کہا۔

"میں اس پر چڑھتا ہوں پھر حقیقت معلوم ہو جائے گی"۔ تنویر نے کہا اور تیزی سے خاصے موٹے گھیر کے اس درخت پر چڑھنے لگا۔

درخت کافی بلند تھا۔ تنویر اوپر چڑھ کر اس کی شاخوں میں غائب ہو گیا۔ اتنی دیر میں کیپٹن شکیل، جولیا اور صالحہ بھی ہیلی کاپٹر سے اتر کر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ان کے قریب پہنچ گئے تھے۔

"ہاں۔ یہ اندر سے کھوکھلا ہے اور اوپر اس کے بڑا سوراخ ہے۔ نیچے کہیں کوئی مشین چل رہی ہے جس کی وجہ سے ہوا خاصی تیزی سے اندر کھینچی جا رہی ہے"...... درخت کی چوٹی سے تنویر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"باقی درختوں کو بھی چیک کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر درختوں پر ہاتھ مار مار کر انہیں چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر انہیں معلوم ہو گیا کہ وہاں موجود درختوں میں سے آٹھ درخت اندر سے کھوکھلے تھے۔ اس کے باوجود یہ سارے درخت پوری طرح مضبوط اور سرسبز نظر آ رہے تھے۔ یہ آٹھوں درخت ایک دائرے کی صورت میں تھے۔

"حیرت ہے۔ ایسی ٹیکنالوجی استعمال کی گئی ہے کہ قدرتی درختوں کو یہاں کھڑے کھڑے اندر سے اس انداز میں کھوکھلا کیا گیا ہے کہ اس کی سائیڈوں میں رگ و ریشے محفوظ رہے ہیں جس کی وجہ سے یہ درخت سوکھے بھی نہیں ہیں اور سرسبز اور شاخ دار بھی ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ انہوں نے اسے کھوکھلا کرنے کے بعد اس کے اندر چاروں طرف کوئی خاص کیمیکل لگایا ہوا ہو گا جس کی وجہ سے یہ

درخت قائم ہیں ورنہ درخت کی زندگی اور اس کی نشوونما تو درخت کے تنے کے درمیانی حصے میں ہوتی ہے۔ یہ حصہ ایک لحاظ سے شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ بہرحال شیڈاگ نے اس بار بھی ہمیں حیران کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"چلو اب یہ تو طے ہو گیا کہ ہیڈ کوارٹر کو تازہ ہوا کہاں سے ملتی ہے۔ اب کیا کرنا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"اس میں بے ہوش کر دینے والی گیس داخل کر دی جائے"۔ صفدر نے کہا۔ اسی لمحے تنویر درخت سے اتر کر واپس آگیا۔

"ہمارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول تو بھاری مقدار میں موجود ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اندر موجود لوگ تو بے ہوش ہو جائیں گے لیکن ہم اندر کیسے جا سکتے ہیں۔ گیس کے اثرات تو بہرحال ایک نہ ایک وقت تو ختم ہو جائیں گے اور بات پھر وہیں آجائے گی"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ایس وی تھرٹی کا میگزین اس کے اندر ڈال کر اسے فائر کر دیا جائے تو مجھے یقین ہے کہ یہ پورا حصہ اڑ جائے گا اور راستہ بن جائے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وری گڈ۔ واقعی یہ مشن صالحہ کا ہے۔ وری گڈ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ پہلے اندر بے ہوش کرنے والی گیس فائر کر دی جائے اور اس کے بعد اندر ایس وی۔ تھرٹی کا میگزین فائر کیا جائے

تاکہ راستہ کھلنے کے بعد اندر سے مزاحمت نہ ہو"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن ہوا تو پوری رفتار سے اندر جا رہی ہو گی پھر میگزین کہاں رکھے جائیں گے اور کیسے فائر ہو کر اندر جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"میگزین کو رسیوں سے باندھ کر رسی کے دوسرے سرے درخت کی کسی مضبوط شاخ سے باندھ کر میگزین اندر لٹکا دیا جائے گا اور پھر آسانی سے فائر کر دیا جائے گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اس تجویز کی تائید کر دی۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد اس پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا اور پھر تنویر نے ایک بار پھر درخت پر چڑھ کر اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور پھر ایس وی تھرٹی گنوں سے میگزین نکال کر عمران نے انہیں رسیوں کی مدد سے مضبوطی سے باندھا اور پھر تنویر نے اس رسی کے دوسرے سرے کو پہلے مضبوطی سے ایک شاخ سے باندھا اور پھر میگزین کو سوراخ کے اندر لٹکا دیا۔ میگزین پوری قوت سے کھنچتا ہوا اندر چلا گیا لیکن رسی اور شاخ دونوں مضبوط تھیں اس لئے نہ ہی شاخ ٹوٹی اور نہ رسی اور میگزین درخت کے تنے کے اندر لٹک گیا۔

"اب میں فائر کر دوں"...... تنویر نے درخت کے اوپر سے چیخ کر کہا۔

"نہیں۔ جیسا میں نے کہا ہے ویسے ہی کرو۔ ورنہ تم بھی درخت

کی چوٹی سے سیدھے عالم بالا میں پہنچ جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"او کے"...... تنویر نے کہا اور اس نے دوسری رسی ایک مشین گن کے ٹریگر میں مخصوص انداز میں باندھ کر اسے درخت کی ایک مضبوط ٹہنی کے گرد گذار کر نیچے پھینک دیا اور خود بھی درخت سے نیچے اتر آیا۔ رسی کافی لمبی تھی۔ عمران نے اسے اٹھایا اور پھر وہ اسے کھولتا ہوا کافی دور لے گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے قریب پہنچ گئے۔ تنویر بھی درخت سے اتر کر ان کے قریب آگیا۔

"چونکہ یہ پوائنٹ صالحہ کا تھا اس لئے یہ فائر بھی صالحہ ہی کرے گی"...... عمران نے رسی صالحہ کی طرف بڑھا دی۔

"اس اعزاز کا شکریہ"...... صالحہ نے رسی پکڑتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مخصوص انداز میں رسی کو جھٹکا دے کر کھینچ لیا۔ دوسرے لمحے درخت کے اوپر والے حصے سے مشین گن چلنے کی مخصوص آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی انتہائی خوفناک اور دل ہلا دینے والا دھماکہ ہوا اور ہر طرف آگ اور دھوئیں کے بادل پھیلتے چلے گئے۔ ٹاپو کی زمین اس طرح لرزنے لگی جیسے سمندر میں خوفناک زلزلہ آگیا ہو۔ چونکہ ان سب کو پہلے سے اس کا اندازہ تھا اس لئے وہ لڑکھڑائے ضرور لیکن پھر انہوں نے اپنے آپ کو مضبوطی سے زمین کے ساتھ جکڑے رکھا۔ کافی دیر تک آگ اور دھواں نکلتا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ خاموشی طاری ہو گئی۔ جہاں دھماکہ ہوا تھا وہاں ہر طرف درختوں کی سلگتی ہوئی شاخیں اور تنے کے حصے پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ وہاں

ایک بڑی سی کھائی نمودار ہو چکی تھی۔

"گڈ شو۔ اب جا کر یہ لاینحل مسئلہ حل ہوا ہے"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ عمران نے کھائی کے قریب جا کر اندر جھانکا تو اس کے چہرے پر بے اختیار کامیابی کی مسکراہٹ بکھر گئی کیونکہ نیچے ایک کافی بڑا ہال نظر آ رہا تھا جس میں ایئر سکنگ مشینری کے پرزے بکھرے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ہال زیادہ گہرائی میں نہ تھا۔ اس میں آسانی سے اترا جا سکتا تھا۔

"عمران صاحب۔ اندر گیس کے اثرات موجود نہ ہوں"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ کافی دیر ہو گئی ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اندر چھلانگ لگا دی اور پھر تھوڑی دیر بعد جوانا، صفدر اور تنویر بھی اندر کود آئے لیکن کیپٹن شکیل، جولیا اور صالحہ تینوں اوپر ہی رہ گئے کیونکہ زخموں کی وجہ سے وہ اس طرح نہ کود سکتے تھے۔

"ان لوگوں کا آخر کیا کیا جائے۔ یہ تو عذاب بن گئے ہیں"۔ جم اسکاٹ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ تصور ہی تصور میں اپنے بال نوچ رہا ہو۔

"چیف۔ یہ واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ یہ تو جو کانا بوٹ بچ گئی ہے اسے میں نے بروقت کھینچ لیا ہے ورنہ ہمارے لئے تو مسئلہ بن جاتا"...... انتھونی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ گن لے کر اوپر چلا جاؤں اور ان سب کو بھون کر رکھ دوں۔ ہم سے انتہائی حماقت ہوئی ہے ہم نے ہیڈ کوارٹر کے اندر تو سارے انتظامات کر رکھے ہیں لیکن اوپر ٹاپو کی سطح پر کسی قسم کا کوئی انتظام نہیں ہے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یہ اس لئے لارڈ صاحب نے کیا تھا تاکہ ٹاپو پر آنے والوں کو یہ شک ہی نہ پڑسکے کے نیچے ہیڈ کوارٹر ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"لیکن اب یہ بات ہمارے خلاف جا رہی ہے۔ ویسے کیا تمہیں یقین ہے کہ اگر انہوں نے تھرٹی ون بیس میگزین فائر کئے تو وہ ہمیں نقصان نہ پہنچا سکیں گے"...... جم اسکاٹ نے بات کرتے ہوئے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے اسے اچانک اس کا خیال آگیا ہو۔ کیونکہ اس کے بھیجے ہوئے دونوں آدمی ٹاپو کی سطح پر ہلاک ہو گئے تھے اور ایس وی تھرٹی ون بیس گنیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ گئی تھیں اور پھر عمران نے ٹرانسمیٹر کال کی جو جنرل فریکونسی پر ہونے کی وجہ سے ہیڈ کوارٹر کے انتہائی طاقتور ٹرانسمیٹر نے کیچ کر لی تھی اور اس کال میں عمران نے اسے دھمکی دی تھی کہ وہ تباہ ہو جانے والی مشین کے لئے بنائے جانے والے سوراخ میں ایس وی تھرٹی ون بیس گنوں کے میگزین رکھ کر فائر کر دے گا اور اس سے اتنی طاقت پیدا ہو گی کہ اسے ہیڈ کوارٹر کی مشینری بھی زیرو نہ کر سکے گی۔ لیکن جب جم اسکاٹ نے اس بارے میں انتھونی سے پوچھا تو انتھونی نے پورے اعتماد سے بتایا تھا کہ یہ تو دو میگزین ہیں۔ دس میگزین بھی ہوں تو وہ زیرو ہو جائیں گے اور انتھونی کے اعتماد کی وجہ سے اس نے عمران کو صاف جواب دے دیا تھا لیکن اب بات کرتے ہوئے اسے خیال آیا تھا کہ کہیں انتھونی نے غلط نہ کہا ہو۔

"میں نے درست بتایا تھا چیف۔ ہمارے پاس جو مشین ہے وہ اس عمران کے تصور سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ لارڈ لارجنٹ صاحب

کو جدید ترین اور انتہائی طاقتور مشینری اور اسلحہ جمع کرنے کا جنون تھا۔ ان کا شوق یہی تھا کہ وہ ساری دنیا سے ایسی مشینری اور اسلحہ حاصل کرتے رہتے تھے اور اس مشینری اور اسلحے کے استعمال کی وجہ سے ہی شیڈاگ نے بہت کم وقت میں بین الاقوامی حیثیت حاصل کر لی تھی"...... انتھونی نے جواب میں پوری تقریر کر ڈالی۔

"لیکن اب کیا کیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ اب فوری طور پر واپس نہیں جائیں گے اس لئے کیوں نہ کارکا سے امداد منگوا لی جائے اور ان پر آسمان سے میزائل فائر کر کے ان کا خاتمہ کر دیا جائے"۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے"...... انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس لیری بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی لیری کی آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں ہیڈ کوارٹر سے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارے پاس کتنے ہیلی کاپٹر ہیں"...... جم اسکاٹ نے پوچھا۔

"ایک ہیلی کاپٹر ہے"...... لیری نے جواب دیا۔

"سنو۔ ہیڈ کوارٹر کے ٹاپو کی سطح پر پاکیشیائی ایجنٹوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ وہ ہر صورت میں ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن ہم سطح پر ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس لئے تم ہیلی کاپٹر پر چار مسلح افراد کے ساتھ یہاں آؤ اور میزائل فائر کر کے ان کا ہیلی کاپٹر بھی تباہ کر دو اور انہیں بھی ختم کر دو"...... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ کارکا سے ہیڈ کوارٹر پہنچنے میں تو دو روز لگ جائیں گے۔ آپ اگر جلد از جلد ان کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں تو ہاشونا کو کال کریں اس کے پاس تو گن شپ ہیلی کاپٹر ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ چند گھنٹوں میں پہنچ جائے گا"...... لیری نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے"...... جم اسکاٹ نے چونک کر کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ یہ فون ایک خلائی مصنوعی سیارے سے منسلک تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں سے وہ پوری دنیا میں کسی بھی جگہ کال کر سکتا تھا۔

"ویز کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہاشونا سے بات کراؤ۔ میں جم اسکاٹ بول رہا ہوں"...... جم اسکاٹ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو ۔ ہاشونا بول رہا ہوں چیف ۔ حکم کیجئے "...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا یقیناً سیکرٹری نے اسے جم اسکاٹ کی کال کے بارے میں بتا دیا ہو گا۔

" ہاشونا ۔ تمہارے پاس گن شپ ہیلی کاپٹر ہے "...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" یس چیف "...... ہاشونا نے جواب دیا۔

" ریڈ ریز میزائل بھی ہوں گے "...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" یس چیف ۔ وہ بھی ہیں "...... ہاشونا نے جواب دیا۔

" گڈ تو سنو ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کی ایک ٹیم اس وقت ہیڈ کوارٹر کے ٹاپو کے اوپر والی سطح پر موجود ہے اور یہ لوگ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں ۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں ۔ ہیڈ کوارٹر نہیں چاہتا کہ سب میرین بھیجے کیونکہ وہ اس پر قبضہ کر سکتے ہیں اس لئے تم اپنے ساتھ چار آدمی اور ریڈ میزائل لے کر فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچو اور ان لوگوں کو ریڈ ریز میزائلوں سے ختم کر دو "۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

" یس چیف ۔ حکم کی تعمیل ہو گی "...... ہاشونا نے جواب دیا۔

" خیال رکھنا ۔ یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ الٹا یہ لوگ تمہارا ہیلی کاپٹر ہی ہٹ کر دیں "...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" چیف ۔ گن شپ ہیلی کاپٹر کو یہ لوگ کیسے تباہ کر سکتے ہیں ۔ پھر

بھی میں خیال رکھوں گا "...... ہاشونا نے کہا۔

" تم نے فوری کام کرنا ہے ۔ پورے ٹاپو پر ریڈ ریز میزائل فائر کر دینا ۔ کسی توقف کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اگر انہیں معمولی سا وقفہ بھی مل گیا تو وہ لوگ کچھ بھی کر سکتے ہیں "...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" یس چیف ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ میں سمجھتا ہوں "...... ہاشونا نے کہا۔

" اوکے ۔ جلد از جلد پہنچو "...... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" چیف ۔ یہ لوگ اب ایئر سکنگ درختوں کو چیک کر رہے ہیں "۔ اچانک انتھونی نے کہا۔

" ایئر سکنگ درختوں کو ۔ اوہ ۔ لیکن انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہاں ایسا سسٹم ہے "...... جم اسکاٹ نے چونک کر کہا۔

" انہیں کسی طرح معلوم ہو گیا ہے چیف ۔ دیکھیں ایک آدمی درخت پر چڑھ رہا ہے جبکہ باقی نیچے موجود ہیں اور وہ درختوں کو ہاتھ مار مار کر چیک کر رہے ہیں "...... انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے سامنے روشن سکرین کی طرف دیکھا ۔ عمران اور اس کے ساتھی واقعی ان درختوں کے قریب موجود تھے جن کو اندر سے ایک خاص ٹیکنالوجی کی مدد سے کھوکھلا کر کے ان کے ذریعے ہیڈ کوارٹر کے لئے تازہ ہوا کا بندوبست کیا گیا تھا۔

" یہ کیا کریں گے۔ کیا ہوا کی آمد تو بند نہ ہو جائے گی"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" نہیں چیف۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ نیچے انتہائی ہیوی پاور کی ایئر سکنگ مشین کام کر رہی ہیں۔ درخت تو صرف اس پوائنٹ کو چھپانے کے لئے ہیں یہ زیادہ سے زیادہ درخت کاٹ دیں گے۔ تب بھی ہوا تو نہ رک سکے گی"...... انتھونی نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ بے ہوش کر دینے والی گیس اندر پھینک دیں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" یہ لوگ ایسا ہی کریں گے لیکن اس کا کوئی اثر یہاں نہیں ہو گا کیونکہ ہوا ایک ایسی مشین سے گزر کر آتی ہے جس میں سے ہر قسم کی کثافت ختم ہو جاتی ہے"...... انتھونی نے جواب دیا اور جم اسکاٹ نے اطمینان کا سانس لیا لیکن پھر تھوڑی دیر بعد جب اس نے ایس ڈی تھرٹی ون بیس میگزین کو رسی سے بندھتے دیکھا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ عمران اسے مخصوص انداز میں باندھنے میں مصروف تھا۔

" یہ کیا کر رہے ہیں انتھونی"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" ایک منٹ چیف۔ میں ابھی آتا ہوں"...... انتھونی نے کہا اور اٹھ کر وہ تیزی سے اس شیشے والے کیبن سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

" میں نے سپیشل مشین آن کر دی ہے۔ اب یہ میگزین ہمارا کچھ

نہیں بگاڑ سکتے"...... انتھونی نے کہا۔

" لیکن یہ کیا کرنا چاہتے ہیں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" چیف۔ جہاں تک میں سمجھا ہوں۔ یہ اس میگزین کو ان درختوں کے کھوکھلے حصے میں اندر لٹکا کر فائر کرنا چاہتے ہیں تاکہ انہیں ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کا راستہ مل جائے اور ہو سکتا ہے کہ پہلے یہ بے ہوش کرنے والی گیس فائر کریں۔ اسی لئے میں گیا تھا اور میں نے سپیشل مشین آن کر دی ہے۔ اب اگر یہ ایسا کریں گے بھی ہی تو سوائے دھماکے کے اور کچھ نہ ہو گا"...... انتھونی نے کہا اور جم اسکاٹ نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب مشین سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا تو انتھونی بے اختیار چونک پڑا۔

" چیف۔ انہوں نے بے ہوش کرنے والی گیس فائر کی ہے جو ختم ہو گئی ہے۔ یہ اسی کا کاشن ہے"...... انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی ان درختوں سے کافی دور ہٹتے چلے گئے۔ عمران کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل تھا جسے وہ ساتھ ساتھ کھولتا جا رہا تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا۔ یہ کوبرا ٹریپ کے ذریعے مشین گن کو باندھ کر میگزین کو فائر کرنا چاہتے ہیں۔ یہ واقعی انتہائی ذہین لوگ ہیں ورنہ فائر کرنے والا خود کبھی نہ بچ سکتا"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" کچھ بھی کر لیں بہر حال یہ ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکتے "۔ انتھونی نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی درختوں سے کافی فاصلے پر پہنچ گئے پھر عمران نے اس زخمی عورت کو رسی پکڑا دی اور اس عورت نے رسی کو جھٹکا دے کر کھینچا اور دوسرے لمحے خوفناک دھماکے اور گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی سکرین بھی ایک جھماکے سے تاریک ہو گئی اور پورا ہیڈ کوارٹر اس طرح لرزنے لگا جیسے خوفناک زلزلے کی زد میں آگیا ہو۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ کیا ہوا "...... جم اسکاٹ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے چیف۔ میں نے مشین چیک کر لی ہے۔ ہمارے ہیڈ کوارٹر کو کچھ نہیں ہو گا یہ صرف ایئر سکنگ ہال کے اوپر والا حصہ تباہ ہوا ہے کیونکہ سپیشل مشین کی رینج سے وہ باہر ہے "...... انتھونی نے کہا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد یہ لرزش ختم ہو گئی۔

" لیکن اب یہ لوگ نظر نہیں آ رہے "...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" اب جب یہ ایئر سکنگ ہال میں پہنچ گئے تو پھر نظر آئیں گے "۔ انتھونی نے کہا۔

" اوہ۔ وہاں سے یہ اندر نہ آ جائیں "...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" نہیں چیف۔ میں ان کے استقبال کے لئے تیار ہوں۔ میں

انہیں فوری طور پر ریڈ سیکشن ہال میں پہنچا دوں گا اور ساتھ ہی یہ مفلوج بھی ہو جائیں گے۔ اس کے بعد کوئی مسئلہ نہیں رہے گا صرف انہیں گولیاں مارنا پڑیں گی اور بس "...... انتھونی نے کہا۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ اگر ایسا ہو جائے تو ان شیطانوں سے پیچھا چھوٹ جائے گا "...... جم اسکاٹ نے کہا اور انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سکرین اب دوبارہ روشن ہو چکی تھی لیکن اب اس پر ایک ہال نما کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں مشین اور پائپ کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے اور اس ہال کے اوپر آسمان نظر آ رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے وہ نیچے کودنے لگے۔ ان کی تعداد چار تھی جن میں ایک قوی ہیکل نیگرو تھا جبکہ باقی تینوں بھی مرد ہی تھے۔

" اوہ۔ ایک مرد اور دو عورتیں اوپر رہ گئی ہیں۔ وہ کیوں نہیں آئے "...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" وہ زخمی ہیں چیف۔ اس لئے کود نہیں سکتے۔ انہیں ریڈ میزائل ختم کر دیں گے "...... انتھونی نے کہا اور تیزی سے اس نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کودنے والے جو یقیناً عمران اور اس کے ساتھی تھے اب ہال میں گھوم رہے تھے کہ اچانک ہال کا فرش درمیان سے کھل گیا اور وہ لوگ جو اس وقت تقریباً درمیان میں ہی تھے اچانک فرش کھل جانے سے وہ ہاتھ پیر مارتے ہوئے نیچے گر گئے اور اس کے ساتھ ہی فرش تیزی سے واپس آ کر بند ہو گیا۔ اب ہال

پہلے کی طرح خالی تھا۔ انتھونی تیزی سے مشین کو آپریٹ کر رہا تھا چند لمحوں بعد سکرین پر جھماکے سے منظر ابھرا۔ یہ ایک ہال کمرے کا منظر تھا جس میں نیگرو سمیت وہ چاروں ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے نظر آرہے تھے۔

"یہ مفلوج ہو چکے ہیں چیف"...... انتھونی نے ایک ڈائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں دیکھ رہا ہوں لیکن یہ کتنی دیر تک مفلوج رہیں گے"۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

"کم از کم چار گھنٹے"...... انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کافی وقت ہے"...... جم اسکاٹ نے جواب دیا۔

"کیا آپ انہیں فوری گولی نہیں مارنا چاہتے"...... انتھونی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مجھے ان کے اوپر رہ جانے والے ساتھیوں کی فکر ہے۔ یہ تو مفلوج ہیں اور ریڈ سیکشن میں بند ہیں وہاں سے یہ کسی صورت نکل ہی نہیں سکتے۔ انہیں تو جب چاہو ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ ان اوپر والوں کا پہلے بندوبست کرنا چاہئے کیونکہ بہرحال یہ سیکرٹ سروس کے ہی ممبرز ہیں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"ہاشونا کو یہاں پہنچنے میں تو بہرحال تین چار گھنٹے لگ ہی جائیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ وقت لگ جائے"۔ انتھونی نے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم اس ہال سے دس بارہ مسلح افراد کو باہر بھیجو جو اوپر موجود افراد کو ہلاک کر دیں"...... جم اسکاٹ نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ انتھونی کوئی جواب دیتا اچانک سیٹی کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور انتھونی اور جم اسکاٹ دونوں چونک پڑے۔

"اوہ۔ پھر ایئر سکنگ ہال میں کوئی کودا ہے"...... انتھونی نے کہا اور تیزی سے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے سکرین پر جھماکے ہوئے اور پھر اس پر ایئر سکنگ ہال کا منظر نظر آنے لگ گیا۔ وہاں ایک مرد اور دو عورتیں موجود تھیں۔ وہ تینوں زخمی تھے۔

"یہ کس طرح کودے ہوں گے۔ یہ تو اچھے خاصے زخمی ہیں"۔ جم اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ لوگ اپنی جانوں پر کھیل جاتے ہیں۔ میں انہیں ان کے ساتھیوں کے پاس پہنچا دوں"...... انتھونی نے کہا اور اس نے ایک بار پھر مشین کے بٹن آپریٹ کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب وہ تینوں ہال کمرے میں گھومتے ہوئے درمیان میں پہنچے تو انتھونی نے ایک بٹن دبایا اور اس کے ساتھ ہی ہال کا فرش یکلخت درمیان سے کھل گیا اور وہ تینوں بھی ہاتھ پیر مارتے ہوئے ایک لمحے میں نیچے گر کر سکرین سے غائب ہو گئے۔ فرش دوبارہ برابر ہو چکا تھا۔ انتھونی تیزی سے مختلف بٹن پریس کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جھماکے سے سکرین پر منظر بدل گیا اور اب کمرے میں وہ تینوں زخمی بھی

ٹیڑھے میڑھے انداز میں اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

" یہ بھی مفلوج ہو چکے ہیں چیف۔ اب تو آپ مطمئن ہیں"۔ انتھونی نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم نے واقعی بے مثال کارکردگی دکھائی ہے۔ ویری گڈ۔ اب یہ شیطان بچ کر نہیں جا سکتے لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ اتنی بلندی سے گرنے کے باوجود یہ لوگ صحیح سلامت فرش پر پڑے ہوئے ہیں جبکہ ان کی ہڈیاں ٹوٹ جانی چاہئے تھیں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" چیف۔ ریڈ سیکشن کے فرش پر دبیز ربڑ کی تہہ چڑھی ہوئی ہے کیونکہ اس سیکشن میں الیکٹروگراف پلیٹس پر کام کیا جاتا ہے اس لئے ربڑ کی تہہ ضروری ہوتی ہے اور ربڑ کی تہہ کی وجہ سے انہیں گرتے ہوئے کوئی چوٹ نہیں آ سکتی"...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ مجھے اس بارے میں معلوم نہیں تھا اس لئے میں ان کی حالت سکرین پر دیکھ کر حیران ہوا تھا کیونکہ جن کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں وہ اس انداز میں پڑے نہ ہوتے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" باس ہاشونا کو تو اب ہمیں روکنا پڑے گا"...... اچانک انتھونی نے کہا۔

" ارے ہاں۔ اب اس ہاشونا کو روکنا پڑے گا۔ ورنہ وہ یہاں آتے ہی ریڈ میزائل فائر کر دے گا اور اب الٹا ہیڈ کوارٹر کو ہی خطرہ لاحق ہو جائے گا کیونکہ ایئر سکنگ وے کھل چکا ہے"...... جم اسکاٹ نے چونکتے ہوئے کہا۔

" میں ٹرانسمیٹر پر اس سے رابطہ کراتا ہوں آپ کا"...... انتھونی نے کہا اور پھر مشین کو آپریٹ کر کے اس نے مائیک ہاتھ میں لے کر اس کا سائیڈ بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اوور"...... انتھونی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ ہاشونا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد مشین کے ایک سائیڈ پر ایک بلب جل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی ہاشونا کی آواز سنائی دی۔

" چیف سے بات کرو۔ اوور"...... انتھونی نے کہا اور مائیک جم اسکاٹ کی طرف بڑھا دیا۔

" ہیلو۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے مائیک ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

" یس چیف۔ اوور"...... ہاشونا نے جواب دیا۔

" تم اس وقت کہاں ہو اور کس پوزیشن میں ہو۔ اوور"...... جم سکاٹ نے پوچھا۔

" ہم گن شپ ہیلی کاپٹر پر ہیڈ کوارٹر کی طرف آ رہے ہیں اور اب

دو گھنٹوں کا سفر باقی رہ گیا ہے۔ اوور"...... ہاشونا نے جواب دیا۔
" تم اب واپس چلے جاؤ۔ ہم نے ان ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔
اب تمہاری ضرورت نہیں رہی۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔
" اوہ اچھا چیف۔ جیسے آپ کا حکم۔ اوور"...... ہاشونا نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
" اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... جم اسکاٹ نے کہا اور مائیک کو آف
کر کے اس نے اسے انتھونی کی طرف بڑھا دیا۔
" آؤ میرے ساتھ انتھونی۔ تم نے واقعی بے پناہ کام کیا ہے۔ اس
لئے اب یہ آخری کام بھی میں تمہارے ہی ہاتھوں سے سرانجام دلانا
چاہتا ہوں۔ تم ہی انہیں گولیاں مارو گے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔
" اوہ۔ یہ میرے لئے اعزاز ہو گا چیف"...... انتھونی نے مسرت
بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کو آپریٹ
کرنا شروع کر دیا تاکہ اس کی عدم موجودگی میں کوئی گڑبڑ نہ ہو سکے
اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے اس شیشے والے کیبن سے باہر
نکل گئے۔ دونوں کے چہروں پر فاتحانہ مسکراہٹ موجود تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں صفدر، تنویر اور جوانا کے ساتھ میگزین
فائرنگ سے ظاہر ہونے والے ایئر سکنگ ہال میں اتر کر اردگرد کا
جائزہ لے رہا تھا تاکہ یہاں سے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کا راستہ
تلاش کرے کہ اچانک ہال کا فرش یکلخت درمیان سے دو حصوں میں
تقسیم ہو کر کھل گیا اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت فرش کے اس
طرح اچانک کھل جانے سے بے اختیار نیچے گرتا چلا گیا۔ اس نے
اپنے آپ کو ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ کرنے کے لئے اپنے جسم کو
ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے اسے محسوس ہو گیا کہ
اس کا جسم نیچے گرتے ہوئے مفلوج ہو گیا ہے اور اب وہ معمولی سی
بھی حرکت کرنے کے قابل نہیں ہے خاصی گہرائی میں اس کا مفلوج
جسم ایک دھماکے سے گرا اور نیچے گر کر وہ کافی اوپر تک اچھلا اور پھر
دوبارہ نیچے گر کر ساکت ہو گیا۔ گو عمران کی محسوس کرنے کی حس
جسم کے مفلوج ہو جانے کی وجہ سے کام نہیں کر رہی تھی لیکن نیچے

گر کر اوپر کافی بلندی تک اچھلنے اور پھر نیچے گرنے سے بہرحال وہ یہ
سمجھ گیا تھا کہ جہاں وہ گرا ہے وہاں فرش پر دبیز ربڑ کی تہہ موجود ہے
ورنہ اس قدر گہرائی میں اس مفلوج حالت میں گرنے کے بعد اس
کے جسم کی ایک ہڈی بھی سلامت نہ رہتی۔ جس انداز میں وہ گرا ہوا
تھا اسے بس اس جگہ کا ایک حصہ نظر آرہا تھا البتہ اسے یہ احساس
ضرور ہوا تھا کہ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی اسی مفلوج
حالت میں گرے ہیں۔ اسے اپنے آپ پر بے اختیار ہنسی آرہی تھی کہ
اس نے شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کی کتنی کوشش کی
لیکن جب وہ اس کوشش میں کامیاب ہوا تو اس مفلوج حالت میں
جب کہ اب جم اسکاٹ یا اس کا کوئی آدمی اطمینان سے اس کے جسم
کو شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل کر سکتا ہے اور اس کی حالت
یہ ہے کہ وہ اپنے سر تک کو جنبش نہیں دے سکتا۔ ظاہر ہے چونکہ وہ
حرکت نہ کر سکتا تھا اس لئے اب وہیں فرش پر پڑے پڑے وہ صرف
سوچ سکتا تھا۔ اس لئے وہ مسلسل سوچ رہا تھا۔ اس کی سوچ کا محور
اپنا مفلوج پن تھا۔ اسے حقیقتاً سمجھ نہ آرہی تھی کہ اوپر سے گرتے
ہوئے وہ کیسے مفلوج ہو گیا ہے کیونکہ اتنی جلدی تو ریز بھی فائر نہ کی
جا سکتی تھیں۔ آخرکار وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ شاید چھت کھلتے ہی ریز فائر
ہو جاتی ہوں گی اور جیسے ہی کوئی جسم ان ریز سے گزرتا ہو گا مفلوج
ہو جاتا ہو گا اسی لمحے اچانک اس کے کانوں میں ایک بار پھر اوپر چھت
کھلنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کئی دھماکے ہوئے

اور پھر ہلکے سے دوبارہ دھماکے ہوئے اور پھر خاموشی چھا گئی چونکہ
عمران حرکت نہ کر سکتا تھا اس لئے وہ یہ نہ دیکھ سکا تھا کہ کون لوگ
اوپر سے گرے ہیں جن کی وجہ سے یہ دھماکے ہوئے ہیں لیکن
دوسرے لمحے اچانک اسے محسوس ہونے لگا کہ اس کے جسم میں ہلکی
سی حرکت نمودار ہونے لگ گئی ہے تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔
حرکت آہستہ آہستہ تیز ہوتی جا رہی تھی اور پھر اس نے گردن موڑی
تو مڑ گئی۔ اس کے ساتھ ہی اسے محسوس ہوا کہ اب اس کے جسم کا
مفلوج پن تیزی سے غائب ہوتا جا رہا ہے۔ ٹھیک ہونے کی رفتار
یکلخت تیز ہو گئی تھی۔ وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور اس کے
ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا
کیونکہ اس ہال نما بند کمرے میں صفدر، تنویر اور جوانا کے ساتھ ساتھ
کیپٹن شکیل، جولیا اور صالحہ بھی موجود تھیں۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ
دوسری بار جو دھماکے ہوئے تھے وہ ان تینوں کے گرنے کی وجہ سے
ہوئے تھے لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی کہ وہ اچانک
ٹھیک کیسے ہو گیا ہے کیونکہ ذہنی ورزشوں سے بے ہوشی تو ختم ہو
سکتی ہے لیکن جسمانی مفلوج پن تو ختم نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ کیسے
ٹھیک ہو گیا۔ وہ بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس کی نظریں جیسے
ہی اس جگہ پر پڑیں جہاں اس کا جسم موجود تھا تو وہ بے اختیار چونک
پڑا۔ کیونکہ اس جگہ موجود ربڑ کی دبیز تہہ کے نیچے سے روشنی نکل رہی
تھی جیسے ربڑ کی اس دبیز تہہ کے نیچے کوئی بلب جل رہا ہو۔ اس نے

تیزی سے اس جگہ پر ہاتھ رکھا تو اس کا ہاتھ نیچے دبا ہی تھا کہ اچانک روشنی بجھ گئی۔ عمران نے ہاتھ اٹھایا اور ایک بار پھر وہیں ہاتھ رکھ کر اسے دبایا تو روشنی دوبارہ نظر آنے لگی۔ عمران نے دو تین بار اسے بار بار دبایا تو اسے یہ بات سمجھ آ گئی کہ ایک مخصوص جگہ کو دبانے سے ربڑ کی تہہ کے نیچے روشنی جل اٹھتی ہے اور دوبارہ دبانے سے بجھ جاتی ہے۔ اب یہی سوچا جا سکتا تھا کہ اس روشنی سے نکلنے والی ریز کی وجہ سے ہی وہ ٹھیک ہوا ہے اور یہ روشنی اس کے بے حس جسم کے دباؤ کی وجہ سے کسی طرح جل اٹھی تھی۔ شاید مسلسل دباؤ کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ وہ تیزی سے مڑا اور اس نے ساتھ پڑے ہوئے بے حس تنویر کے جسم کو دونوں ہاتوں سے نیچے دبانا شروع کر دیا۔ اس نے دو تین جھٹکے دیئے اور ایک طرف ہٹ گیا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا واقعی اس کا خیال درست ہے یا نہیں لیکن جب کافی دیر تک تنویر کے جسم میں کسی قسم کی حرکت کے تاثرات نمودار نہ ہوئے تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسی لمحے اسے خیال آ گیا کہ اگر یہ روشنی دباؤ کی وجہ سے روشن ہو گئی تھی تو اس کا جسم بہرحال کافی بلندی سے نیچے گرا تھا۔ روشنی اسی وقت آن ہو جاتی اور اس کا جسم ٹھیک ہو جاتا۔

"بہرحال جو کچھ بھی ہوا اللہ کا کرم ہو گیا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور تیزی سے اپنی جیبیں ٹٹولنا شروع کر دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ

رینگ گئی کیونکہ اس کی جیبوں میں موجود تقریباً تمام سامان ویسے ہی موجود تھا اس نے اندرونی جیب سے ایک چپٹا سا ریز پسٹل نکال لیا۔ اسی لمحے اسے اپنے عقب میں آہٹ سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگ گئیں کیونکہ تنویر اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس طرح دبانے سے اس کے جسم کے نیچے بھی روشنی ہوئی تھی لیکن اثر دیر سے ہوتا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اب اسے ساری بات سمجھ آ گئی تھی کہ جب وہ نیچے گر کر اچھلا اور پھر گرا تو اس کے جسم کے کسی حصے کے ٹکراؤ کی وجہ سے ربڑ کے نیچے روشنی ہو گئی جو مسلسل جلتی رہی اور جب اس کا اثر ہوا تو عمران کا جسم حرکت میں آ گیا۔

"اٹھو تنویر اٹھو۔ ہم شدید خطرے میں ہیں"...... عمران نے آگے بڑھ کر تنویر کو بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا۔ تنویر تھوڑا سا لڑکھڑایا اور پھر سنبھل گیا۔

"یہ تم نے میرے ساتھ کیا کیا تھا کہ میں ٹھیک ہو گیا ہوں"۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ لمبی بات ہے۔ ہم نے فوری طور پر باقی ساتھیوں کو بھی ٹھیک کرنا ہے اور ساتھ ہی یہاں سے نکلنا بھی ہے۔ تمہارے پاس اسلحہ ہو گا وہ نکال لو۔ میں باقی ساتھیوں کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ تم نے بہرحال باہر سے آنے والوں کا خیال رکھنا ہے"۔

عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے اپنی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر اندرونی جیب سے اس نے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ جبکہ عمران ریز پسٹل کو جیب میں ڈال کر آگے بڑھا اور اس نے جس طرح تنویر کے جسم کو جھٹکوں سے دبایا تھا اس طرح اس نے صفدر اور جوانا کے ساتھ کیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کیپٹن شکیل کی طرف بڑھتا اچانک کٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سامنے دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہوا تو عمران اور تنویر بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈوں میں ہوتے چلے گئے۔ دروازہ کھلا اور پھر یکے بعد دیگرے مشین گنوں سے مسلح دو آدمی اندر داخل ہوئے ان کے اندر داخل ہوتے ہی عمران اور تنویر بھوکے عقابوں کی طرح ان پر جھپٹ پڑے۔ آنے والے بڑے مطمئن انداز میں آئے تھے اس لئے اس اچانک پڑنے والی افتاد پر وہ سنبھل ہی نہ سکے اور دونوں کی گردنیں ٹوٹتی چلی گئیں۔ ان کے ہاتھوں میں موجود مشین گنیں نیچے ربڑ کی تہہ پر گر پڑی تھیں اس لئے ان کے گرنے سے کوئی آواز پیدا نہ ہوئی تھی۔

" تم یہیں رکو۔ میں باہر جاتا ہوں"...... عمران نے جھک کر ایک مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ باہر ایک راہداری تھی جو تھوڑا سا آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر جیسے ہی وہ راہداری کا موڑ مڑا اسے اچانک جم اسکاٹ کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز

ایک کھلے دروازے سے آ رہی تھی۔

" ہمیں خود جانا چاہئے تھا انتھونی۔ ابھی تک فائرنگ کی اوازیں بھی سنائی نہیں دیں"...... جم اسکاٹ کہہ رہا تھا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔

" وہ مفلوج پڑے ہوئے ہیں چیف۔ اس لئے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ آپ نے خواہ مخواہ ان دونوں کو فائرنگ کے لئے بھیج دیا ہے"۔ ایک دوسری آواز سنائی دی اور عمران جو مشین گن پکڑے دروازے کی سائیڈ میں رک گیا تھا اچانک اچھل کر اندر داخل ہوا تو کمرے میں دو آدمی موجود تھے۔

" خبردار۔ ہاتھ اٹھا لو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو وہ دونوں بے اختیار بوکھلا کر کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

" تم۔ تم۔ تم ٹھیک ہو گئے۔ اوہ۔ اوہ"...... جم اسکاٹ نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک کھٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کمرے کے درمیان شفاف شیشے کی ایک دیوار زمین سے نکل کر چھت سے مل گئی۔ عمران نے بے اختیار ٹریگر دبا دیا لیکن گولیاں دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر گئیں اور اس کے ساتھ ہی جم اسکاٹ اور انتھونی دونوں بجلی کی سی تیزی سے مڑے اور دوڑتے ہوئے عقبی دروازے سے باہر نکل گئے۔ عمران بھی تیزی سے مڑا اور اسی تیزی سے دروازے سے باہر نکلا اور پھر راہداری میں آ گیا لیکن دوسرے لمحے وہ

یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ راہداری آگے سے بند ہو چکی تھی۔
عمران تیزی سے مڑ کر واپس اسی کمرے کی طرف دوڑا جہاں سے وہ آیا
تھا۔ وہ جب واپس کمرے میں پہنچا تو تنویر کھڑا تھا جبکہ باقی ساتھی
ویسے ہی بے حس پڑے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔ لیکن اسی لمحے عمران
کے عقب میں سرر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ
غائب ہو گیا۔ اب وہاں پہلے کی طرح ٹھوس دیوار تھی اور اس کے
ساتھ ہی اس ہال کی ایک دیوار کے ایک حصے سے دودھیا رنگ کا
دھواں سا نکلنے لگا۔

"سانس روک لو تنویر اور نیچے گر جاؤ"...... عمران نے آہستہ سے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سانس روک لیا اور پھر اس نے اس
طرح نیچے گرنا شروع کر دیا جیسے وہ بے ہوش ہو رہا ہو۔ تنویر بھی نیچے
گرا۔ دھواں چند لمحوں تک نکلا اور پھر یکلخت غائب ہو گیا عمران نے
سانس روک رکھا تھا۔ اس نے آہستہ سے سانس لیا لیکن اسے یوں
محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھوما ہو اس نے
فوراً ہی دوبارہ سانس روک کر اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھنے کی
کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن مسلسل گھومتا چلا گیا اور پھر
یکلخت اس کے ذہن پر تاریکی چھا گئی البتہ مکمل طور پر تاریکی چھا جانے
سے پہلے اس کے ذہن میں یہی احساس ابھرا تھا کہ اب اس کی اور اس
کے ساتھیوں کی موت یقینی ہو چکی ہے۔

جم اسکاٹ اور انتھونی اس وقت ایک چھوٹے سے کمرے میں
موجود تھے جہاں ایک مشین دیوار کے ساتھ نصب تھی اور انتھونی
اس مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف تھا۔ جبکہ جم اسکاٹ اس
کے قریب کھڑا تھا۔ اسی لمحے مشین کے اندر موجود ایک سکرین
جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس سکرین پر ریڈ سیکشن کا اندرونی
منظر نظر آ رہا تھا۔ ان پر حملہ کرنے والا عمران اس وقت اس ریڈ
سیکشن میں دوڑ کر داخل ہوا تھا جہاں اس کا ایک ساتھی بھی ٹھیک
حالت میں کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں ایک مشین پسٹل تھا۔

"اوہ اوہ۔ یہ واپس پہنچ گیا"۔ انتھونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے تیزی سے مشین کے کئی بٹن پریس کر دیئے۔ اس کے ساتھ
ہی وہ دروازہ غائب ہو گیا جس سے عمران اندر داخل ہوا تھا۔

"انہیں ختم کر دو۔ ہلاک کر دو انہیں۔ یہ بد روحیں ہیں۔ انہیں
ہلاک کر دو"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا اور انتھونی نے منہ

سے جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سرہلا دیا اور پھر ایک بٹن پریس کر دیا اس بٹن کے پریس ہوتے ہی سکرین پر نظر آنے والے منظر میں ایک دیوار سے دودھیا رنگ کے دھوئیں کے بھپکے سے نکلے اور پھر چند لمحوں بعد غائب ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کا ساتھی لڑکھڑا کر نیچے گرے اور ساکت ہو گئے۔

"میں نے انہیں بے ہوش کر دیا ہے چیف۔ اب آپ انہیں گولیاں مار سکتے ہیں۔یہاں سے بس اتنا ہی ہو سکتا تھا"...... انتھونی نے مشین آف کر کے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ نجانے یہ کس طرح خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ تم نے دیکھا انتھونی کہ میری چھٹی حس نے اچانک مجھے ان کے پاس جانے سے روک دیا اور میں نے دو مسلح آدمی بھیج دیئے حالانکہ تم اعتراض کر رہے تھے اب دیکھو کہ اگر میں اور تم ان مسلح آدمیوں کے جگہ سیدھے وہاں پہنچ جاتے تو ان آدمیوں کی جگہ ہماری لاشیں پڑی ہوتیں اور ہاں۔ تم نے واقعی اس بار اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی بچا لیا ہے وہ شیشے کی دیوار قائم کر کے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ اس کا سسٹم وہاں موجود تھا اور اتفاق سے میں جس کرسی پر بیٹھا تھا اس کی سائیڈ میں ہی یہ سسٹم تھا اس لئے میں نے پیر اس پر رکھا اور اس طرح ہم بچ گئے۔ ویسے اب تو حقیقت یہ ہے کہ مجھے خود ان لوگوں سے خوف آنے لگ گیا ہے۔ نجانے یہ ریڈ سیکشن

میں کیسے خود بخود ٹھیک ہو گئے حالانکہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اوہ ہاں شاید ریز بلب جل اٹھے ہوں گے۔ مجھے ان کا خیال ہی نہ رہا تھا ورنہ میں انہیں آف کر دیتا"...... انتھونی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ریز بلب"...... جم اسکاٹ نے چونک کر کہا۔ جم اسکاٹ چونکہ لارڈ لارجنٹ کے بعد یہاں پہلی بار آیا تھا اس لئے اسے یہاں موجود سسٹم کے بارے میں تفصیلی علم نہیں تھا اور چونکہ انتھونی یہاں کی مشینری کا انچارج تھا اس لئے اسے ان تمام سسٹمز کا علم تھا اور لارڈ لارجنٹ نے ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر انتھونی کی کمانڈ میں دیا ہوا تھا وہ خود کارمن میں رہتا تھا اور کبھا کبھار یہاں آتا تھا لیکن اب جم اسکاٹ نے چیف بنتے ہی سیدھا یہاں کا رخ کیا تھا اور تب سے وہ مسلسل یہیں براجمان تھا۔

"جی ہاں۔ فرش کے نیچے مخصوص ریز بلب موجود ہیں جو الیکٹرو گراف مشینری کو ساتھ ساتھ چیک کرتے رہتے ہیں لیکن ان سے نکلنے والی ریز اگر مسلسل انسانی جسم پر پڑتی رہیں تو اس کے مفلوج اعصاب ٹھیک ہو جاتے ہیں یقیناً دو بلب ڈھیلے ہوں گے اور یہ دونوں ان پر گرے ہوں گے اس طرح وہ خود بخود جل اٹھے اور یہ دونوں ٹھیک ہو گئے"...... انتھونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ہو گیا جو ہونا تھا۔ اب ان کو ہلاک کرنا ہے میرا خیال ہے پھر آدمی بھیجیں لیکن اب مجھے ان سے خوف آنے لگ گیا ہے۔ اگر یہ پھر ٹھیک نکلے تب"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" میرا خیال ہے چیف کہ دو کی بجائے دس آدمی بھیجے جائیں "۔ انتھونی نے کہا۔

" نہیں ۔ اسلحہ ان کے پاس ہے اس لئے دو کیا اور دس کیا۔ جب تک وہ سنبھلیں گے یہ انہیں ختم کر دیں گے ۔ کوئی ایسا طریقہ سوچو کہ یہ خود بخود ہلاک ہو جائیں ۔ یقینی طور پر "...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" ایک ہی صورت ہے چیف کہ انہیں اسی حالت میں جزیرے سے باہر پھینکوا دیا جائے ۔ باہر شارکس موجود ہیں وہ ایک منٹ میں ان کی تکہ بوٹی کر دیں گی "...... انتھونی نے کہا۔

" لیکن باہر کیسے پھینکے گے انہیں "...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" یہاں سے انہیں شارک سیکشن میں پھینکا جا سکتا ہے رولنگ بیلٹ کے ذریعے ۔ وہاں گرونو کو آپ کہہ دیں کہ وہ آؤٹر وے کھول کر ایئر پریشر آن کر دے ۔ اس طرح یہ شارکس کی طرح خود بخود ہیڈ کوارٹر سے باہر پہنچ جائیں گے "...... انتھونی نے کہا۔

" لیکن کیا ہم انہیں دیکھ سکیں گے "...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" یس چیف ۔ لیکن اس کے لئے ہمیں دوبارہ آپریشنل سیکشن میں جانا پڑے گا کیونکہ یہ سارے سسٹم وہیں سے آپریٹ ہو سکتے ہیں ۔ یہاں تو صرف یہی مشین ہے ریز سیکشن کو آپریٹ کرنے کے لئے "۔ انتھونی نے کہا۔

" او کے ۔ آؤ "...... جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے سر ہلایا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔

تنویر سانس روکے فرش پر پڑا ہوا تھا لیکن مسلسل سانس روکے روکے جب اس کا سینہ پھٹنے کے قریب ہو گیا تو بے اختیار اس نے سانس لیا لیکن جب سانس لینے کے باوجود اس کے ذہن پر کسی قسم کا اثر نہ ہوا تو اس نے مسلسل سانس لینا شروع کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد جب اس کا سانس نارمل ہوا تو اس نے گردن موڑی اور عمران کی طرف دیکھا لیکن عمران کو آنکھیں بند کئے بے حس و حرکت پڑے دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

" عمران ۔ عمران ۔ اب سانس لے لو ۔ اب گیس کا اثر نہیں ہے "۔ تنویر نے آہستہ سے کہا لیکن جب عمران کے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی تو تنویر یکلخت اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے تیزی سے عمران کو جھنجھوڑا لیکن عمران واقعی بے ہوش ہو چکا تھا۔

" اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ اسے تو مجھ سے بھی زیادہ دیر تک سانس روکنے

کی پریکٹس ہے .... تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتا اچانک سرر کی تیز آواز سنائی دی اور تنویر بجلی کی سی تیزی سے فرش پر لیٹ گیا کیونکہ سرر کی مخصوص آواز سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس ہال کا کوئی دروازہ کھل رہا ہے جس سے کچھ لوگ اندر داخل ہوں گے اور اس نے ان کے سامنے بے ہوش ہونے کی اداکاری کرنی ہے تاکہ اچانک ان پر حملہ کیا جا سکے لیکن جب دوسرے لمحے اچانک پورے ہال کے فرش نے تیز حرکت کی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ سرر کی تیز آواز سے سامنے والی دیوار غائب ہو گئی تھی اور اب وہاں ایک بند راہداری سی نظر آ رہی تھی اور فرش اس قدر تیزی سے اور مخصوص انداز میں حرکت کر رہا تھا کہ تنویر سمیت اس کے سب ساتھی بے ہوشی کی حالت میں سمٹ کر اس راہداری کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے فرش کو مخصوص انداز میں حرکت دے کر ان سب کو اس راہداری میں پہنچانا مقصود ہے۔ فرش کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ تنویر کے لئے سنبھلنا مشکل ہو رہا تھا جبکہ بے ہوش ساتھی جن میں عمران بھی شامل تھا تیزی سے الٹتے پلٹتے اور ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے اس راہداری کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ البتہ تنویر نے مشین گن پر اپنا ہاتھ مضبوطی سے رکھا ہوا تھا اس لئے وہ بھی ان کے ساتھ ہی اس راہداری کی طرف بڑھ رہی تھی لیکن مشین گن اس کے ہاتھ کی گرفت میں ہی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ سب اس راہداری کے فرش پر پہنچے اور اس کے

ساتھ ہی سرر کی آواز کے ساتھ ہی ان کے عقب میں دیوار بند ہو گئی اب وہ ہال کی بجائے راہداری میں ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ تنویر ابھی اٹھنے کی سوچ ہی رہا تھا کہ یکلخت راہداری کا فرش حرکت میں آیا اور یہ حرکت بالکل کسی بیلٹ کے سے انداز کی تھی جو تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی ہو۔ راہداری کی دیواریں ویسے ہی اپنی جگہ پر قائم تھیں لیکن راہداری کا فرش کسی مشین کے پٹے کی طرح انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد یہ فرش اچانک ڈھلوانی ہو گیا اور سارے ساتھی انتہائی تیز رفتاری سے ایک دوسرے کے ساتھ ٹکراتے ہوئے نیچے گرنے لگے۔ تنویر کو اپنے آپ کو سنبھالنا اب انتہائی مشکل ہو گیا تھا کیونکہ نیچے گرنے کی رفتار خاصی تیز ہو گئی تھی اور پھر یہ ڈھلوان اچانک ختم ہو گئی اور تنویر سر کے بل نیچے پانی سے بھرے ہوئے کسی تالاب میں جا گرا اور پانی کی تہہ میں اترتا چلا گیا۔ پھر جب پانی نے اسے اوپر اچھالا تو اس نے تیزی سے ادھر ادھر دیکھا تو اس کا سانس بند ہونے لگا کیونکہ یہاں شارکس کی مخصوص بو پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے سارے ساتھی بے ہوشی کے عالم میں پانی میں تیر رہے تھے۔ ایک طرف بڑی بڑی فولادی پٹیوں کا بنا ہوا ایک کافی بڑا پنجرہ سا تھا جس کا سامنے کا حصہ کھلا ہوا تھا۔ اچانک پانی میں لہریں سی پیدا ہونے لگ گئیں اور تنویر کے ذہن میں جیسے یکلخت جھماکا سا ہوا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہاں سے باہر سمندر کا راستہ کھولا گیا ہے اس لئے باہر کا پانی پوری طاقت سے اندر داخل

ہوا ہے جس کی وجہ سے لہریں پیدا ہوئی ہیں اور اب وہ مخالفوں کا اصل مقصد سمجھ گیا تھا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو اچھال کر پنجرے کے اوپر پھینکا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے ساتھیوں کو اٹھا اٹھا کر اس پنجرے میں ڈالنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ عمران سمیت سب ساتھیوں کو اندر پھینک چکا تھا۔ ساتھیوں کو اندر ڈالنے کے لئے اسے کافی جدوجہد کرنا پڑی لیکن اسی لمحے اسے پانی میں ایک خونخوار شارک نظر آئی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور پنجرے کا اوپر والا سرا پکڑ کر وہ قلابازی کھا کر پنجرے کی اوپر والی چھت پر جا گرا۔ جیسے ہی اس کا جسم پنجرے پر گرا سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی پنجرے کا سامنے والا حصہ بند ہو گیا اور اب اس کے ساتھی اندر بند ہو گئے تھے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ دیکھ کر تنویر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے کہ پانی کی سطح تیزی سے بلند ہونا شروع ہو گئی تھی اور اب پانی میں کافی تعداد میں شارکس تیرتی ہوئی نظر آنے لگی تھیں۔ تنویر نے مشین گن اٹھائی۔ اسے معلوم تھا کہ جدید مشین گن کے میگزین کو اس قدر ایئر ٹائٹ بنایا جاتا ہے کہ عام طور پر پانی اندر نہیں جاتا اس لئے اسے یقین تھا کہ مشین گن کام کرے گی اس نے پنجرے کی چھت پر لیٹ کر مشین گن کا رخ ایک شارک کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی شارک پانی میں الٹ پلٹ ہوئی اور پانی میں اس کا خون شامل ہونے لگا اور پھر تو تنویر یہ دیکھ کر پاگل سا ہونے لگا کہ اس شارک

کے ختم ہوتے ہی بے شمار شارکس وہاں پہنچ گئیں اور وہ اس زخمی یا مردہ شارک پر ٹوٹ پڑیں۔ ادھر پانی کی سطح بھی تیزی سے بلند ہوتی جا رہی تھی۔ گو یہ پنجرہ پانی سے کچھ بلندی پر تھا۔ اس کے دو حصے تھے۔ نچلا حصہ تو پانی میں ڈوبا ہوا تھا جبکہ اوپر والا حصہ علیحدہ تھا جو کافی بڑا تھا اور عمران اور اس کے ساتھی اس اوپر والے حصے میں تھے لیکن اب پانی نچلے حصے میں کافی حد تک بھر چکا تھا اور تنویر کو معلوم تھا کہ اگر پانی کو مزید بڑھنے سے نہ روکا گیا تو عمران اور اس کے ساتھی پنجرے میں بند ہونے کی وجہ سے لامحالہ ڈوب کر مر جائیں گے اور پانی مزید اوپر آیا تو پھر تنویر ان خونخوار شارکس کے نرغے میں آ جائے گا۔ ان کی تعداد اب اس قدر بڑھ گئی تھی کہ تنویر کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس وقت تمام ذمہ داری اس پر آن پڑی تھی۔ اس کے سارے ساتھی کسی گیس یا ریز سے بے ہوش تھے کہ پانی میں ڈالنے اور زننگ بیلنس پر اس قدر الٹ پلٹ ہونے کے باوجود ہوش میں نہ آ رہے تھے۔ پنجرے کا دروازہ بھی بند ہو گیا تھا لیکن تنویر نے سوچا کہ مشین گن کی فائرنگ سے وہ کم از کم یہ دروازہ کھول سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے جوڑ پر مشین گن کی نال رکھ کر ٹریگر دبا دیا اور پر فائرنگ ہوتے ہی سرر کی آواز کے ساتھ ہی واقعی دروازہ کھل گیا لیکن اب پانی عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں سے ٹکرانے لگا تھا۔ پنجرے کا نچلا خانہ پانی سے بھر چکا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی تنویر نے مشین گن ایک طرف رکھی اور دروازے کے قریب موجود عمران کو

دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اوپر کھینچنے لگا۔

"ارے ارے۔ بھائی آرام سے"...... اچانک عمران کی آواز سنائی دی تو تنویر کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ سخت تپتی دھوپ سے نکل کر اچانک کسی سائبان میں آگیا ہو۔ عمران کی آواز سن کر اسے واقعی اس قدر مسرت ہوئی تھی کہ شاید اتنی مسرت اسے زندگی میں پہلے کبھی نہ محسوس ہوئی تھی۔

"عمران عمران۔ ہم سب شدید خطرے میں ہیں"...... تنویر نے کہا تو دوسرے لمحے عمران نے اچھل کر پنجرے کا کنارہ پکڑا اور تنویر نے اسے اوپر گھسیٹ لیا۔ "یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ ہم کہاں ہیں"۔ عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا تو تنویر نے جلدی جلدی اسے ساری سچوئیشن بتادی اور عمران کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو ہم برے پھنسے۔ تم نے شارکس کو ہلاک نہ کرنا تھا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے کیا معلوم تھا کہ اس کا یہ نتیجہ نکلے گا"...... تنویر نے کہا۔

"ہونہہ۔ جلدی کرو۔ ہم دونوں مل کر باقی ساتھیوں کو پنجرے کے اوپر لے آتے ہیں۔ یہاں ہم قدرے محفوظ ہیں اور اب ان کے ناک منہ بند کر دینے سے انہیں ہوش آجائے گا کیونکہ یہ کافی حد تک پانی میں بھیگ چکے ہیں اور پانی ان کے مساموں کے اندر سرایت کر چکا ہے۔ اس لئے اب ان کے مفلوج اعصاب جلدی حرکت میں آ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر واقعی ان دونوں نے مل کر

انتہائی پھرتی اور تیزی سے پنجرے میں موجود اپنے تمام ساتھیوں کو اوپر پہنچا دیا۔ اس کے لئے عمران پنجرے کے اندر چلا گیا تھا۔ وہ ساتھیوں کو اٹھا کر باہر نکالتا اور تنویر انہیں کھینچ کر اوپر اٹھا لیتا۔ جب سب ساتھی اوپر پہنچ گئے تو عمران بھی اوپر آگیا اور پھر اس نے سب سے پہلے جوانا کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد واقعی جوانا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو تنویر بھی عمران کے ساتھ شامل ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد سب ساتھی ہوش میں آچکے تھے۔ لیکن اب پانی کافی بلند ہو چکا تھا اور پنجرے کا تقریباً تین چوتھائی حصہ پانی سے بھر گیا تھا اور اب پانی میں موجود شارکس بھی اچھل کر اوپر آنے کی کوشش کر رہی تھیں کیونکہ انہیں انسانوں کی بو آ رہی تھی اور وہ انہیں شکار کرنے کے لئے بھڑک رہی تھیں۔

"ویری بیڈ۔ یہ تو حالات انتہائی خراب ہیں۔ اب کیا ہو گا"۔ جولیا نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا۔ ان حالات میں تم سب کا ہوش میں آجانا ہی یہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری بہتری مقصود ہے"۔ عمران نے کہا تو سب کے دلوں میں بے اختیار تقویت کی ایک لہر سی دوڑتی چلی گئی۔

"سنو۔ جہاں تک میں نے سوچا ہے حالات بظاہر واقعی ہمارے خلاف ہیں۔ پانی اوپر چڑھ رہا ہے اس کے ساتھ خونخوار شارکس بھی

موجود ہیں جنہیں اگر موقع مل گیا تو شاید یہ ہمیں چٹ کر جانے میں زیادہ دیر نہ لگائیں گی۔ ایک مشین گن ہے میرا ریز پسٹل اور دوسرا اسلحہ پانی میں ڈوبنے کی وجہ سے بے کار ہو چکا ہے اور جم اسکاٹ نے ہمیں یہاں اس لئے پھینکا ہے کہ وہ اب خود ہمیں ہلاک کرنے سے ڈرتا ہے۔ اس کے لحاظ سے اگر ہم یہاں رہے تب بھی شار کس ہمیں چٹ کر جائیں گی اور اگر ہیڈ کوارٹر سے باہر گئے تب بھی باہر چاروں طرف پھیلی ہوئی شار کس ہمیں کھا جائیں گی۔ اس لحاظ سے جم اسکاٹ نے واقعی ہمیں یقینی موت کے منہ میں پوری طرح دھکیل دیا ہے لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم نے اب باہر نہیں جانا اور دوسری بات یہ کہ ہم نے دوبارہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونا ہے۔ اس لئے ہم سب کو یہ سوچنا ہے کہ ہم کیسے دوبارہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکتے ہیں"...... عمران نے پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرے ذہن میں ایک صورت آئی ہے۔ اس ہال کی بناوٹ بتا رہی ہے کہ اسے صرف شار کس کے لئے بنایا گیا ہے لیکن اسے کنٹرول باہر سے ہی کیا جاتا ہے۔ اس کنٹرول کے تحت پنجرے کا دروازہ کھلتا اور بند ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہاں لازماً شار کس کے لئے خوراک بھی پھینکی جاتی ہو گی اور لا محالہ یہ خوراک پنجرے میں پہنچتی ہو گی اور اس کے لئے پنجرے کا عقبی حصہ کھلتا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں واقعی۔ چلو اس پوائنٹ پر کوشش کر دیکھتے

ہیں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن اٹھائی اور اسے نال سے پکڑا اور پھر پنجرے کی عقبی دیوار کو اس نے مشین گن کے دستے سے ٹھوکنا شروع کر دیا اور پھر جیسے ہی مشین گن کا دستہ ایک جگہ پر پڑا کھٹاک کی آواز سنائی دی اور واقعی دیوار ہٹ گئی۔ اب دوسری طرف ایک تنگ سا راستہ نظر آ رہا تھا۔ لیکن یہ راستہ اتنا بڑا ضرور تھا کہ اس میں سے ایک آدمی گزر سکتا تھا اور اس راستے کو دیکھتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور مشین گن ہاتھ میں پکڑے وہ پنجرے سے نکل کر اس راستے پر تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ اس کے پیچھے تنویر اور پھر سارے ساتھی بھی اس راستے میں داخل ہو گئے اور آگے بڑھنے لگے۔ راستہ آگے جا کر ایک دیوار پر ختم ہو گیا لیکن اس دیوار کے ساتھ ایک سرخ رنگ کا ہینڈل موجود تھا۔ عمران نے ہینڈل کو نیچے کیا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار ایک طرف ہٹ گئی اور عمران آگے بڑھا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں بڑے بڑے ڈبے پڑے ہوئے تھے جن پر شار کس کی مخصوص خوراک کا نام لکھا ہوا تھا۔ عمران کے ساتھی بھی اس کے عقب میں اس کمرے میں آ گئے۔ عمران ایک اور دروازے کی طرف بڑھا۔ وہ ابھی دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ سرر کی تیز آواز کے ساتھ دروازہ غائب ہو گیا اور اس کی جگہ ٹھوس دیوار آ گئی اور عمران رک گیا۔ وہ اب غور سے اس

جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں پہلے دروازہ تھا۔ چونکہ یہاں ہیڈ کوارٹر کا اپنا بجلی کا جنریٹنگ کا نظام تھا اس لئے ہر کمرے کی چھت اور راہداری کے مخصوص پوائنٹس سے روشنی نکلتی رہتی تھی اور شاید اسے فوری طور پر بند نہ کیا جا سکتا تھا اس لئے روشنی ہر جگہ مسلسل موجود رہتی تھی۔ عمران کچھ دیر تک دیوار کو دیکھتا رہا پھر اس نے مشین گن کی نال کا رخ دیوار کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی گولیاں دیوار کے ایک مخصوص حصے پر پڑیں اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر سرر کی آواز سنائی دی اور دیوار غائب ہو گئی وہاں دروازہ نظر آ رہا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازے پر لات ماری تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک اور راہداری تھی۔ عمران اچھل کر راہداری میں آیا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ اس کے سب ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ راہداری کا اختتام ایک اور بڑے ہال نما کمرے میں ہوا اور عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی کمرے میں پہنچے۔ ان کے عقب میں سرر کی آواز کے ساتھ ہی دروازہ غائب ہو گیا اور اب اس ہال نما کمرے میں کسی طرف بھی کوئی دروازہ کوئی کھڑکی یا کوئی روشندان نظر نہ آ رہا تھا۔

"عجیب بھول بھلیاں بنا رکھی ہیں ان لوگوں نے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کمرے کی چھت پر سے عجیب سی آوازیں سنائی دیں۔

"سائیڈوں پر ہو جاؤ"...... عمران نے اچھل کر سائیڈ میں ہوتے

ہوئے کہا اور اس کے ساتھی تیزی سے دیواروں کے ساتھ ہو گئے دوسرے لمحے چھت میں سے چار سوراخ نظر آنے لگے جن میں سے گنوں کی نالیں باہر کو نکلی ہوئی تھیں اور چند لمحوں بعد خوفناک تڑتڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور کمرے میں جیسے گولیوں کی بارش شروع ہو گئی۔ صرف دیواروں کے ساتھ کا کچھ حصہ بچا ہوا تھا ورنہ پورا کمرہ ان گولیوں کی زد میں تھا۔ گولیاں کافی دیر تک مسلسل برستی رہیں پھر یکلخت بند ہو گئیں اس کے ساتھ ہی کٹاک کٹاک کی آوازیں سنائی دیں اور چھت کے سوراخ بند ہو گئے۔

"اب یہ لوگ ہماری لاشیں اٹھانے آئیں گے۔ ہم نے ان میں سے ایک آدمی کو ہر حالت میں زندہ پکڑنا ہے۔ اس لئے جسے میں پکڑوں گا اسے زندہ رکھوں گا۔ تم لوگ باقی افراد کی گردنیں توڑ دینا"۔ عمران نے کہا۔

"وہ لوگ ہمیں دیکھ نہیں رہے ہوں گے یا ہماری آوازیں سن نہیں رہے ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو وہ اتنی دیر تک گولیاں نہ برساتے رہتے"۔ عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ اب بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے کیونکہ انہیں معلوم نہ تھا کہ دروازہ کس طرف سے کھلے گا اور پھر اچانک کھٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک دیوار کا بڑا حصہ سائیڈوں میں پھٹ گیا اور وہ تیزی سے اس کی سائیڈوں میں ہو گئے۔

"خیال رکھنا ماسٹر۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"...... جم اسکاٹ کی آواز سنائی دی اور آواز بتا رہی تھی کہ بولنے والا کسی فون یا ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا ہے۔ وہ سب سانس روکے کھڑے تھے کہ اچانک چار افراد ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اندر داخل ہوئے ان کا انداز بے حد تربیت یافتہ افراد کا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران، صفدر، تنویر اور جوانا ان پر ٹوٹ پڑے۔ عمران نے سب سے آگے آنے والے کو جھپٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ ایک ہاتھ اس کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کے پیٹ کے گرد ڈال کر اس نے پورا زور لگا دیا۔ اس آدمی نے اپنی طرف سے بڑے ماہرانہ انداز میں اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے جھٹکے دیئے لیکن عمران کی گرفت میں آنے کے بعد ظاہر ہے اس کا نکل جانا محال ہی تھا۔ اسی لمحے باقی افراد لاشوں میں تبدیل ہو کر فرش پر گر چکے تھے۔ ان کے ہلاک ہوتے ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے ہاتھوں میں جکڑے ہوئے آدمی کو پوری قوت سے آگے کی طرف دھکیل دیا۔ وہ آدمی نیچے گر کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا۔ اس آدمی کا اوپر اٹھتا ہوا جسم ایک دھماکے سے واپس گرا۔ اس کے بازو عمران کی ٹانگ پکڑنے کے لئے سمٹے لیکن پھر بے جان ہو کر واپس نیچے گر گئے۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ آنکھیں پھٹ گئی تھیں اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔ عمران نے پیر کو

واپس موڑا تو اس کا چہرہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

"بولو کیا نام ہے تمہارا۔ ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پیر کو تھوڑا سا اور واپس موڑ دیا تاکہ وہ سہولت سے بول سکے۔

"پیر ہٹا لو۔ فار گاڈ سیک۔ پیر ہٹا لو۔ یہ خوفناک عذاب ہے۔ پیر ہٹا لو"...... اس آدمی نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"جواب دو۔ کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس کرتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ ماسٹر۔ میرا نام ماسٹر ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر عمران کے سوالوں کے جواب میں اس نے بتایا کہ اس کمرے کی دوسری طرف راہداری سے گزرنے کے بعد وہ سٹور سیکشن میں پہنچ جائیں گے جہاں اس وقت آٹھ مسلح افراد موجود ہیں۔ ماسٹر سٹور سیکشن کا انچارج ہے اور سٹورز میں ایٹمی اسلحہ وغیرہ موجود ہے جو مطلوبہ پارٹیوں کو سپلائی کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد عمران نے اس سے معلوم کر لیا کہ جم اسکاٹ آپریشنل سیکشن میں اس کے انچارج انتھونی کے پاس موجود ہے اور پھر ماسٹر نے آپریشنل سیکشن تک پہنچنے کا راستہ بھی تفصیل سے بتا دیا۔

"ماسٹر۔ ماسٹر۔ کہاں ہو تم ماسٹر"...... اچانک جم اسکاٹ کی تیز آواز دروازے کی دوسری طرف سے سنائی دی اور عمران نے پیر کو تیزی سے موڑ دیا اور اس کے ساتھ ہی ماسٹر کے جسم کو ایک جھٹکا سا

لگا اور اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔

"چیف۔ یہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں"...... عمران نے دروازے سے راہداری میں جھانکتے ہوئے کہا مگر اس کی نظریں چھت پر لگی ہوئی تھیں جہاں ایک جالی میں سے آواز نکل رہی تھی۔

"تم اتنی دیر کیا کرتے رہے ہو"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ ان میں سے دو آدمی زندہ تھے۔ انہیں ہلاک کیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا اس کی آواز اور لہجہ ماسٹر کا ہی تھا۔

"تو پھر انہیں اٹھا کر لے جاؤ اور شارکس سیکشن میں پھینک دو۔ جلدی کرو تاکہ میں سکرین پر انہیں دیکھ سکوں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑا۔

"اپنے لباس اتارو اور انہیں پہنا دو اور ان کے لباس خود پہن لو۔ جلدی کرو۔ پھر ہم نے انہیں لے جا کر شارکس سیکشن میں پھینکنا ہے۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس میں بہت سا وقت لگے گا اور جم اسکاٹ مشکوک ہو جائے گا۔ ہم اگر سٹور سیکشن پر قبضہ کر لیں تو پھر وہ بے بس ہو جائے گا۔ ہم اسے ایٹمی اسلحہ تباہ کرنے کی دھمکی دے سکتے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ آؤ۔ واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔ ہمارے پاس واقعی

وقت نہیں ہے۔ ورنہ ہم کسی اور چکر میں بھی پھنس سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر راہداری میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ عمران کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ اسے ماسٹر نے بتا دیا تھا کہ سٹور سیکشن میں آٹھ مسلح افراد موجود ہیں اس لئے عمران پوری طرح چوکنا تھا اور پھر راہداری کے اختتام پر دروازہ آ گیا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اب وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں تھا اور اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخیں سنائی دیں اور ہال کمرے میں موجود چھ افراد پہلے ہی برسٹ میں ڈھیر ہو گئے۔

"ان کی مشین گنیں لے لو۔ جلدی کرو۔ ابھی دو آدمی دوسرے کمرے میں ہوں گے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا سامنے والا دروازہ کھلا اور دو آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ شاید وہ فائرنگ کی آوازیں سن کر آئے تھے۔ اسی لمحے عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور سنبھلنے سے پہلے ہی وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ عمران تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھا جہاں سے یہ دونوں آئے تھے۔ دوسری طرف ایک بڑا کمرہ تھا جو دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ میز پر فون موجود تھا اور انٹرکام بھی۔ عمران کے ساتھی بھی اس کمرے میں آ گئے۔

"صفدر اور تنویر۔ تم دونوں سٹورز کو چیک کرو"...... عمران

نے میز کی دراز کھول کر اس میں موجود فائلیں باہر نکالتے ہوئے کہا اور صفدر اور تنویر تیزی سے سامنے موجود ایک اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ماسٹر بول رہا ہوں"...... عمران نے ماسٹر کے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے چٹک کی آواز کے ساتھ ہی چھت سے نیلے رنگ کی تیز روشنی نکلنے لگی۔

"تم۔ تو کون ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ سب لوگ تو یہاں پہنچ گئے ہیں۔ ماسٹر اور اس کے ساتھی کہاں ہیں"...... رسیور سے جم اسکاٹ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ اس نیلی روشنی کی وجہ سے وہ کسی سکرین پر نظر آنے لگ گئے ہیں۔

"ماسٹر اور اس کے ساتھی اب شارکس مچھلیوں کا شکار بنیں گے جم اسکاٹ اور میرے ساتھی اس سٹور میں بم لگا رہے ہیں۔ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم اس اسلحے کو اڑا دیں چاہے یہ ایٹمی اسلحہ ہی کیوں نہ ہو۔ اس طرح ہم اپنی جانوں کی قربانی دے کر شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کو تو ختم کر دیں گے اور پاکیشیا کے بے گناہ عوام کو تمہاری اس تنظیم سے بچا لیں گے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ"...... دوسری طرف سے جم اسکاٹ نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف ویری بیڈ کہنے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ بولو کیا چاہتے ہو تم"...... عمران نے کہا۔

"تم جو چاہے کر لو۔ موت بہرحال تمہارا مقدر بن چکی ہے۔ شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر سے تم زندہ باہر نہیں جا سکتے۔ جہاں تک ایٹمی اسلحے کا تعلق ہے تو وہ تمہارے لئے بے کار ہے کیونکہ وہ فائر ہی نہیں ہو سکتا۔ اس کے اندر فیوز ہی نہیں لگائے گئے"...... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور رکھ دیا۔

"آؤ"...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک چھوٹی سی راہداری سے گھوم کر آگے ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچے جہاں سے اسلحہ کے دو ہالوں کے دروازے کھلتے تھے اور تنویر اور صفدر وہاں موجود تھے۔

"عمران صاحب۔ یہ اسلحہ تو کسی طرح فائر ہی نہیں ہو سکتا۔ میں نے اسے کھول کر چیک کیا ہے۔ اس میں فیوز ہی موجود نہیں ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ جم اسکاٹ سے میری بات ہو چکی ہے اس نے بھی یہی کہا ہے اور یہ بات سن کر مجھے حقیقتاً دلی سکون ہوا ہے ورنہ اب تک مجھے اس اسلحے کی تباہی سے ہی خوف آ رہا تھا کیونکہ اگر اس میں فیوز موجود ہوتے تو اس سے انتہائی خطرناک تابکاری پھیل جاتی جس سے یہاں موجود انسانی اور سمندری حیات سب کچھ تباہ ہو جاتا۔ آؤ اب ہم

نے اس کے آپریشنل سیکشن میں پہنچنا ہے"...... عمران نے اطمینان
بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے اس چھوٹے کمرے کے اس
دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے ماسٹر کے کہنے کے مطابق راستہ
آپریشنل سیکشن کو جاتا تھا۔ یہ ایک تنگ سی راہداری تھی جس کے
آخر میں سیڑھیاں اوپر جاتی تھیں۔ وہ سب دوڑتے ہوئے اس راہداری
سے گزر کر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر دروازے پر پہنچے تو دروازہ کھلا
ہوا تھا۔ دروازے کی دوسری طرف ایک اور بڑا سا کمرہ تھا جو ہر قسم
کے فرنیچر سے تو خالی تھا لیکن اس میں ٹارچنگ کی انتہائی جدید ترین
مشینیں موجود تھیں۔ اس کے علاوہ دیواروں کے ساتھ لٹکے ہوئے
مختلف ساخت کے کوڑے، خنجر اور قدیم اسلحہ موجود تھا لیکن سب
سے حیرت کی بات یہ تھی کہ اس ہال نما کمرے کا دوسرا کوئی دروازہ
نہ تھا۔ وہ سب حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے کہ اچانک ان کے
عقب میں سرر کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ
جس سے وہ اندر داخل ہوئے تھے غائب ہو گیا۔ اب اس کی جگہ
ٹھوس دیوار تھی۔

"تمہیں ماسٹر نے یقیناً بتا دیا ہو گا اس لئے تم یہاں تک پہنچ گئے
ہو۔ لیکن اب تم اپنی مقتل گاہ کو اچھی طرح دیکھ لو"...... اچانک
کٹک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی جم اسکاٹ کی چہکتی ہوئی آواز سنائی
دی۔

"بڑے خوبصورت انداز میں تم نے اسے سجایا ہے"...... عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کی نظریں دیوار کا جائزہ لینے میں
مصروف تھیں مگر دوسری طرف سے کوئی جواب دیئے جانے کی بجائے
وہی کٹک کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی خاموشی
طاری ہو گئی پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس ہال نما کمرے
کی دیواروں کی ایک ایک انچ کو ٹھونک بجا کر دیکھا لیکن انہیں کہیں
بھی کوئی دروازہ محسوس نہ ہوا۔ حتیٰ کہ جس جگہ پہلے دروازہ تھا اب
وہاں بھی تھپتھپانے سے یہی احساس ہوتا تھا کہ یہ جگہ بھی ٹھوس ہی
ہے۔ اچانک عمران کو ایک خیال آیا تو اس نے دیوار کے ساتھ لٹکے
ہوئے ایک تیز دھار لیکن نوکیلے خنجر کو وہاں سے نکالا اور پھر اس نے
اس خنجر کی مدد سے دیواروں کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن اسے
ناکامی ہوئی۔ کہیں بھی کوئی رخنہ تک محسوس نہ ہوا تھا۔

"اب اور کیا کیا جا سکتا ہے سوائے انتظار کے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس بات کا انتظار"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات کا انتظار کہ شاید بہار آ جائے"...... عمران نے جواب
دیا۔

"ماسٹر۔ میں نے راستہ تلاش کر لیا ہے"...... اچانک جوانا نے
کہا تو سب بے اختیار اس کی طرف مڑ گئے۔ وہ کمرے کے ایک کونے
میں موجود ٹارچنگ کی ایک جدید مشین کے سامنے کھڑا تھا۔

"کیا اس مشین سے آواز آئی ہے تمہیں"...... عمران نے منہ

بناتے ہوئے کہا کیونکہ اس مشین کے بارے میں وہ جانتا تھا کہ اس
سے انسان کو مخصوص انداز میں الیکٹرک شاک لگائے جاتے ہیں۔
ایسے الیکٹرک شاک کہ آدمی کی روح بھی زخمی ہو جاتی ہے لیکن وہ مرتا
نہیں۔

"ماسٹر۔ یہ شاکنگ مشین نہیں ہے۔ یہ راستہ کھولنے اور بند
کرنے کی مشین ہے۔ شاکنگ مشین میں نے دیکھی ہوئی ہے اس
کی ساخت ویسی ہے لیکن یہ اس سے بہرحال مختلف ہے"...... جوانا
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پر موجود ایک ہینڈل کو
جھٹکے سے نیچے کیا لیکن کچھ بھی نہ ہوا اور ہینڈل خود بخود اٹھ کر واپس
اوپر کو چلا گیا لیکن دوسرا لمحہ عمران سمیت سب کے لئے انتہائی حیرت
انگیز ثابت ہوا کہ ہینڈل کے واپس جاتے ہی اس مشین میں جیسے
یکلخت زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور اس کے ساتھ ہی سرر کی تیز آوازیں
سنائی دیں اور سامنے والی دیوار درمیان سے پھٹ کر ایک طرف
ہٹ گئی۔ اب وہاں دیوار کے اندر خلا سا نظر آ رہا تھا جس کی دوسری
طرف راہداری تھی جو دور تک چلی جا رہی تھی۔

"گڈ شو جوانا آؤ"...... عمران نے بے ساختہ تحسین بھرے لہجے میں
کہا اور پھر تیزی سے اس خلا کی طرف دوڑ پڑا اس کے ساتھی بھی اس
کے پیچھے دوڑے لیکن پھر وہ جیسے ہی اس راہداری میں داخل ہوئے
سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی ان کے عقب میں دیوار برابر ہو گئی اور
پھر سامنے بھی ایک دیوار آ گئی اور اس کے ساتھ ہی اس راہداری کی

چھت سے سرخ دھوئیں کے بادل سے جگہ جگہ سے نکلنے لگ گئے
عمران نے بے اختیار سانس روک لیا لیکن سرخ دھواں تیزی سے
راہداری میں پھیلتا چلا گیا اور چند لمحوں میں ہی راہداری اس سرخ
دھوئیں سے بھر گئی۔ عمران کے ساتھی حشرات الارض کی طرح نیچے
گرنے لگے اور پھر کچھ دیر بعد عمران کے ذہن پر بھی اندھیرے جھپٹنے
لگے۔ عمران نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے
سود۔ آخرکار اس کا ذہن بھی اس کا ساتھ چھوڑ گیا۔

جم اسکاٹ کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا جبکہ انتھونی بھی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ ماسٹر کا پورا گروپ ہلاک ہو چکا تھا اور عمران اور اس کے ساتھی جس طرح آپریشنل سیکشن کی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ انہوں نے ماسٹر سے اس بارے میں پوری تفصیل حاصل کر لی ہے اب وہ ٹارچنگ روم میں پہنچ گئے تھے ۔ انتھونی نے عقبی دروازہ بند کر دیا تھا اور اب وہ ٹارچنگ روم میں موجود تھے ۔یہاں ایک ایسی مشین موجود تھی جس کی مدد سے ٹارچنگ روم کی ایک دیوار کو کھولا جا سکتا تھا لیکن اس مشین کو عام آدمی سے خفیہ رکھنے کے لئے اسے ٹارچنگ روم کے لئے استعمال ہونے والی شاکنگ مشین کا روپ دیا گیا تھا لیکن انہیں معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی بے حد ذہین لوگ ہیں اس لئے وہ لامحالہ اسے پہچان لیں گے اور اگر ٹارچنگ روم کا راستہ کھل

گیا تو پھر انہیں آپریشنل سیکشن میں پہنچنے سے کوئی نہ روک سکتا تھا۔

"اب تو دو صورتیں رہ گئی ہیں یا تو ہم دونوں ان کا مقابلہ کریں یا پھر سب میرین پر بیٹھ کر ہیڈ کوارٹر چھوڑ کر نکل جائیں" ..... جم اسکاٹ نے کہا۔

"ایک صورت اور بھی ہے چیف لیکن یہ ان کے ہاتھوں میں ہے" ۔ انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کون سی" ...... جم اسکاٹ نے چونک کر پوچھا۔

"اس مشین کو اگر غلط آپریٹ کیا گیا تو پھر راہداری میں موجود حفاظتی سسٹم آن ہو جائے گا اور یہ لوگ وہاں پھنس کر بے ہوش ہو جائیں گے" ...... انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھا" ...... جم اسکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ ٹارچنگ روم میں راستہ کھولنے والی مشین میں ڈبل سسٹم موجود ہے۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ تاکہ اگر کوئی غلط آدمی اسے آپریٹ کرے تو وہ خود ہی پھنس جائے۔ اس کے ذریعے راستہ کھولنے کا صحیح طریقہ سب سے نچلے حصے میں موجود خفیہ بٹن ہے لیکن بظاہر راستہ کھولنے والا ہینڈل موجود ہے۔ اگر انہوں نے ہینڈل کو کھینچ لیا تو راستہ تو کھل جائے گا لیکن حفاظتی سسٹم بھی آن ہو جائے گا۔ راہداری دو منٹ بعد آگے اور پیچھے دونوں طرف سے بلاک ہو جائے گی اور اس کی چھت میں موجود راشیم گیس وہاں پھیل جائے

گی جو انتہائی طاقتور گیس ہے۔ اس سے وہ بے ہوش ہو جائیں گے اور اگر انہوں نے اصل بٹن پریس کر کے راستہ کھولا تو پھر یہ حفاظتی سسٹم آن نہیں ہو گا اور یہ سیدھے آپریشنل سیکشن میں پہنچ جائیں گے"۔ انتھونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم کسی طرح انہیں اس ہینڈل کو کھینچنے پر اکسائیں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"نہیں چیف۔ ایسا کوئی سسٹم نہیں ہے۔ یہ اب ان پر منحصر ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ لوگ اس مشین کو پہچان بھی سکتے ہیں یا نہیں۔ اسے آپریٹ کرنے کا مسئلہ تو بعد میں سامنے آئے گا اور اگر یہ اس مشین کو نہ پہچان سکے تو پھر بات ہمارے حق میں ہی جائے گی اور یہ لوگ وہاں بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے"...... انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سکرین پر ٹارچنگ ہال کا منظر نظر آ رہا تھا اور ان دونوں کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ اچانک انہوں نے دیو ہیکل نیگرو کو اس شاکنگ مشین کے سامنے کھڑا دیکھا تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ اس دیو ہیکل نیگرو نے مڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں سے کوئی بات کی تو وہ سب تیزی سے مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ چونکہ آواز سنائی نہ دے رہی تھی اس لئے ان کے درمیان ہونے والی گفتگو ان تک نہ پہنچ رہی تھی۔

"وہ مارا"...... اچانک انتھونی انتہائی مسرت سے بے اختیار چیخ

پڑا اور جم اسکاٹ کا ستا ہوا چہرہ بھی بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ اس دیو ہیکل نیگرو نے یکلخت مشین کا ہینڈل کھینچ کر نیچے کر دیا تھا۔

"ویری گڈ۔ اب ان کے بے ہوش ہونے پر میں خود اپنے ہاتھوں سے ان کا خاتمہ کر دوں گا"...... جم اسکاٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے راستہ کھل گیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے راہداری میں پہنچے ہی تھے کہ انتھونی نے مشین کے دو بٹن پریس کئے اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر بدل گیا۔ اب اس راہداری کا منظر سکرین پر نظر آنے لگ گیا تھا۔ جس میں عمران اور اس کے ساتھی دوڑ رہے تھے کہ اچانک پہلے ان کے عقب میں راستہ بند ہو گیا اور پھر سامنے بھی دیوار آ گئی اور اس کے ساتھ ہی راہداری کی چھت سے سرخ رنگ کے دھوئیں کے بادل سے نکلنے لگ گئے۔

"اوہ تھینک گاڈ۔ کسی طرح ان کا خاتمہ تو ہوا۔ یہ تو جونکوں کی طرح چمٹ ہی گئے تھے"...... جم اسکاٹ نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے راہداری میں موجود سب آدمی نیچے گر گئے اور پھر سرخ رنگ کا دھواں اس پوری راہداری میں اس طرح بھر گیا تھا کہ سکرین پر سرخ رنگ کا دھواں ہی نظر آ رہا تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ دھواں غائب ہوتا چلا گیا اور منظر واضح ہونے لگ گیا۔

"کیا یہ بات یقینی ہے کہ یہ سب بے ہوش ہیں"...... جم اسکاٹ نے ایک نئے خیال کے تحت پوچھا۔

"یس چیف۔ راشیم گیس انتہائی طاقتور گیس ہے اور اس کی جتنی مقدار فائر ہوئی ہے اتنی مقدار سے تو پوری فوج کو بے ہوش کیا جا سکتا ہے۔ یہ تو پھر سات افراد ہیں لیکن چیف۔ راشیم گیس جس قدر طاقتور اور زوداثر ہوتی ہے اتنی ہی جلدی اس کا اثر بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں جو کچھ کرنا ہے فوری کرنا ہے"۔ انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود جا کر انہیں اپنے ہاتھوں سے گولیاں مارتا ہوں"۔ جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں راہداری کھول دیتا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی ساتھ چلوں۔ ان لوگوں نے میرے اعصاب کو بھی ہلا کر رکھ دیا ہے"۔ انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ۔ تم نے واقعی کام کیا ہے بلکہ اصل کام ہی تم نے کیا ہے۔ اس لئے اب انہیں انجام تک بھی تم ہی پہنچاؤ گے۔ آؤ"...... جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ اس نے جلدی سے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر سکرین پر راہداری کی ایک دیوار غائب ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی انتھونی نے ہاتھ ہٹائے اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ جم اسکاٹ اس کے انتظار میں کھڑا تھا۔ اس کے اٹھتے ہی وہ شیشے کے کیبن سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد انتھونی بھی باہر آ گیا اور پھر ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف

بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک مشین گن اٹھائی اور پھر الماری بند کر کے وہ مڑا اور تیزی سے آپریشنل سیکشن کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں جم اسکاٹ موجود تھا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے آپریشنل سیکشن سے باہر نکلے اور ایک راہداری میں مڑ کر تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس راہداری کے سرے پر پہنچ گئے جہاں عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"یہ واقعی بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ ویری گڈ۔ اڑا دو انہیں گولیوں سے"...... جم اسکاٹ نے آگے بڑھ کر ایک بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کو پیر سے ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ اگر آپ کہیں تو اس عمران کو ہوش میں لا کر مارا جائے"۔ انتھونی نے کہا۔ وہ بھی اب بے ہوش پڑے ہوئے افراد کے پاس پہنچ چکا تھا۔

"اوہ نہیں۔ اب میں یہ رسک کسی صورت میں نہیں لے سکتا۔ اڑا دو ان کو گولیوں سے۔ اگر یہ ہوش میں آ گئے تو نجانے کیا کر دیں"۔ جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... انتھونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کا رخ فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے افراد کی طرف کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔

عمران کے ذہن پر جس قدر تیزی سے اندھیرے جھپٹے تھے اسی طرح تیزی سے اچانک روشنی پھیلنا شروع ہو گئی۔

" نانسنس۔ احمق۔ بغیر میگزین کے مشین گن اٹھا کر بھاگ پڑا ہے۔ نانسنس "...... اچانک عمران کے کانوں میں جم اسکاٹ کی آواز پڑی تو اس کا شعور یکلخت ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ تو ہوش میں آ رہے ہیں۔ اوہ۔ نانسنس جلدی کرو "۔ جم اسکاٹ نے یکلخت چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے کانوں میں دور سے کسی آدمی کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں جو انتہائی تیزی سے قریب آتی جا رہی تھیں۔ عمران نے آنکھیں کھولیں اور ساری سچویشن اس کی نظروں کے سامنے آ گئی۔ سامنے ایک لمبا تڑنگا آدمی انتہائی بے چینی کے انداز میں کھڑا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہی جم اسکاٹ ہے۔ اسی لمحے موڑ سے ایک اور آدمی

دوڑتا ہوا سامنے آیا اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی اور وہ ہانپ رہا تھا۔

" جلدی کرو۔ فائر کھولو نانسنس۔ یہ ہوش میں آ رہے ہیں "۔ جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا اور دوڑ کر آنے والے نے ہانپتے ہوئے آدمی نے اثبات میں سر ہلایا اور جلدی سے مشین گن کو سیدھا کرنے ہی لگا تھا کہ یکلخت عمران اپنی جگہ سے کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح اچھلا اور دوسرے لمحے وہ ان دونوں سے توپ کے گولے کی طرح جا ٹکرایا اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گر گئے۔ عمران بھی نیچے گرا اور پھر عمران اور جم اسکاٹ دونوں ہی بیک وقت اٹھے اور اس کے ساتھ ہی جم اسکاٹ نے یکلخت عمران پر چھلانگ لگا دی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اسے جھکائی دی کیونکہ اس نے دوسرے آدمی کو اٹھ کر مشین گن کی طرف لپکتے ہوئے دیکھ لیا تھا لیکن جم اسکاٹ اس کی جھکائی کے باوجود اس سے ٹکرایا اور پھر وہ اسے رگیدتا ہوا دیوار کے ساتھ جا کر لگا ہی تھا کہ عمران نے یکلخت گھٹنے کی مدد سے اسے واپس اسی طرف اچھال دیا جس طرف دوسرا آدمی اب مشین گن اٹھا کر سیدھا ہو رہا تھا اور ایک بار پھر وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ اسی لمحے جوانا اٹھ کر ان کی طرف دوڑ پڑا۔ وہ بھی شاید پوری طرح ہوش میں آ گیا تھا لیکن اس کے دوڑنے سے نقصان عمران کو ہوا کیونکہ جم اسکاٹ کو اچھالتے ہی عمران نے بھی دوبارہ ان پر چھلانگ لگا دی تھی اور عین اسی لمحے جوانا بھی اٹھ کر دوڑا تھا جس کا

نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر راستے میں ہی گر گئے لیکن دوسرے لمحے وہ تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ اس نے جم اسکاٹ کو بجلی کی سی تیزی سے واپس دوڑتے ہوئے دیکھا لیکن عمران نے اس کے پیچھے بھاگنے کی بجائے دوسرے آدمی پر چھلانگ لگائی جو ایک بار پھر مشین گن پکڑے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"جوانا اسے پکڑو"...... عمران نے چھلانگ لگاتے ہوئے کہا اور جوانا اٹھ کر بجلی کی سی تیزی سے بھاگتے ہوئے جم اسکاٹ کے پیچھے دوڑ پڑا جبکہ عمران نے دوسرے اٹھتے ہوئے آدمی کی پسلیوں پر پوری قوت سے ٹھوکر لگائی اور وہ آدمی چیختا ہوا اڑ کر سائیڈ دیوار سے اس طرح جا ٹکرایا جیسے فٹ بال کک لگنے سے دیوار سے جا ٹکراتی ہے اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر مشین گن اٹھائی۔ وہ آدمی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا تو ساکت ہو گیا۔ اسی لمحے عمران نے صفدر کو اٹھتے ہوئے دیکھا۔

"صفدر۔ اس کا خیال رکھو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر مشین گن اٹھائے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اسی لمحے اسے دور سے جم اسکاٹ کی انتہائی کربناک چیخ سنائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ جوانا نے اسے چھاپ لیا ہے اور پھر ایک راہداری کا موڑ مڑتے ہی اسے جوانا نظر آ گیا جو اب سیدھا کھڑا ہوا تھا جبکہ جم اسکاٹ فرش پر پڑا آہستہ آہستہ تڑپ رہا تھا۔ جوانا بھی اپنا سانس برابر کرنے میں مصروف تھا۔

"ارے کیا ہوا تمہیں۔ کیا زیادہ زور لگانا پڑا ہے"...... عمران نے جوانا کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ یہ انتہائی ماہر لڑاکا ہے۔ اس نے مجھے یوکران ٹریپ میں پھنسا لیا تھا لیکن میں اس خوفناک ٹریپ سے نکل گیا اور یہ خود پانچر ٹریپ میں پھنس کر ختم ہو گیا"...... جوانا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ جم اسکاٹ نے جس طرح عمران کا چند لمحوں تک مقابلہ کیا تھا اس سے ہی عمران اس کی پھرتی اور مارشل آرٹ میں مہارت کو سمجھ گیا تھا۔

"تم اسے اٹھا کر اپنے ساتھیوں کے پاس لے جاؤ۔ میں آ رہا ہوں"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے آگے دوڑتا چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ آپریشنل سیکشن میں داخل ہو گیا۔ وہاں دیواروں کے ساتھ لگی ہوئی مشینیں ویسے ہی کام کر رہی تھیں جبکہ ایک طرف شیشے کا کیبن موجود تھا جس میں کنٹرولنگ مشین موجود تھی۔ عمران اس کیبن میں داخل ہوا تو اس کی نظریں سکرین پر پڑ گئیں جہاں اسی راہداری کا منظر نظر آ رہا تھا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ سب ساتھی اب اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے جبکہ مشین گن بردار بے ہوش پڑا ہوا تھا اور جوانا بھی کاندھے پر لادے ہوئے جم اسکاٹ کو اس بے ہوش آدمی کے قریب ڈال رہا تھا۔ عمران نے ایک نظر مشین کو دیکھا اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑا اور دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر اس کے ساتھی موجود تھے۔

"ان دونوں کو اٹھا کر لے آؤ"...... عمران نے آتے ہی کہا اور پھر واپس مڑ گیا اور تھوڑی دیر بعد جم اسکاٹ اور اس کا ساتھی بے ہوشی کے عالم میں آپریشنل سیکشن کے فرش پر پڑے ہوئے تھے جبکہ عمران کے ساتھی حیرت سے اس آپریشنل سیکشن کی مشینری کو دیکھ رہے تھے۔

"اسے بیلٹ سے باندھ دو۔ میرا خیال ہے کہ یہ آپریشنل سیکشن کا انچارج ہے۔ اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں باقی معلومات مل سکتی ہیں"...... عمران نے جم اسکاٹ کے ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں یقیناً رسی موجود ہو گی"...... صفدر نے کہا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی۔

"رسی ہے۔ تین چار بنڈل ہیں اور اسلحہ بھی ہے"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسی کے دو بنڈل اٹھائے اور اپنے ساتھیوں کی طرف پھینک دیئے۔

"اندر سے دونوں کرسیاں یہاں لے آؤ اور انہیں کرسیوں پر باندھ دو"...... عمران نے کہا تو جوانا اور تنویر تیزی سے شیشے والے کیبن میں گئے اور پھر وہاں سے کرسیاں اٹھا کر لے آئے۔ پھر ان دونوں کو رسی کی مدد سے کرسیوں پر باندھ دیا گیا۔ جم اسکاٹ کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے ٹوٹ چکے تھے اس لئے اسے باندھنے کی

ضرورت تو نہ تھی لیکن پھر بھی وہ کوئی رسک اس موقع پر نہ لینا چاہتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں باندھ کر عمران کی ہدایت کے مطابق دوسرے آدمی کو ہوش میں لایا گیا جسے عمران نے ٹکر مار کر دیوار سے ٹکرا کر بے ہوش کیا تھا۔ اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے اس کے سینے پر مشین گن کی نال رکھ کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ان۔ انتھونی۔ انتھونی۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو"۔ اس آدمی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"تم آپریشنل سیکشن کے انچارج ہو"...... عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ لیکن چیف کے حکم کے تابع تھا۔ مم۔ مم۔ میں تمہیں مارنا نہیں چاہتا تھا مگر چیف نے حکم دیا تھا"...... انتھونی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"وہاں راہداری میں کیا ہوا تھا۔ جب ہم وہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور تمہارا چیف تمہیں کوس رہا تھا اور تم مشین گن اٹھائے بے تحاشہ دوڑتے ہوئے آ رہے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ شاید۔ شاید تم خوش قسمت ہو۔ تم بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ میں نے چیف کے حکم پر الماری سے مشین گن اٹھالی اور

پھر جب ہم وہاں پہنچے تو تم ویسے ہی بے ہوش پڑے تھے۔ میں نے چیف کے حکم پر مشین گن تمہاری طرف کر کے ٹریگر دبایا تو پتہ چلا کہ اس میں میگزین ہی نہیں ہے۔ آپریشنل سیکشن میں میگزین علیحدہ رکھا جاتا ہے اور جلدی میں مجھے خیال نہ رہا۔ میں دوڑتا ہوا میگزین لینے واپس آپریشنل سیکشن میں آیا لیکن راشیم گیس کے اثرات بہت کم مدت کے لئے ہوتے ہیں اس لئے جب میں دوڑتا ہوا میگزین لے کر واپس پہنچا تو تم ہوش میں آرہے تھے اور پھر تم ہم سے ٹکرا گئے"۔ انتھونی نے رک رک کر پوری تفصیل بتا دی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ یہ واقعی ان پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہوئی تھی ورنہ ان کی موت میں کوئی شک باقی نہ رہا تھا۔

"اوہ۔ کیا مطلب۔ اس مشین گن میں میگزین نہیں ہے"۔ اچانک صفدر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو چونک کر دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ مشین گن اس نے رسیوں کے بنڈل الماری سے اٹھانے کے بعد اس الماری سے اٹھا کر ہاتھ میں پکڑ لی تھی اور پھر واقعی صفدر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ مشین گن میں میگزین فٹ ہی نہ تھا۔ صرف بیرونی خول ہی موجود تھا۔

"اسی بات سے ہماری زندگیاں بچ گئی ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر اب تک کے حالات بتا دیئے اور سب بے اختیار اللہ کا شکر ادا کرنے لگ گئے۔

شیڈاگ ہیڈ کوارٹر میں سپیشل گروپ اور بلیو شارکس سیکشن کا انچارج گرونو اپنے آفس میں موجود تھا کہ یکلخت آفس کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان متوحش چہرہ لئے تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"یہ کیا انداز ہے آنے کا ممیک"...... گرونو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"غضب ہو گیا باس۔ ہیڈ کوارٹر پر پاکیشیائی ایجنٹوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ چیف اور انتھونی ان کے قبضے میں ہیں جبکہ ماسٹر اور اس کا پورا گروپ ہلاک ہو چکا ہے"...... آنے والے نوجوان نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ کون پاکیشیائی ایجنٹ۔ وہ تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ چیف سے میری بات ہو

چکی ہے"....... گرونو نے بے اختیار اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھ آئیے۔جلدی۔میں آپ کو دکھاتا ہوں"....... میک نے اسی طرح تیز لہجے میں کہا اور دوڑتا ہوا واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔گرونو بھی بے اختیار اس کے پیچھے بھاگ پڑا۔آفس سے نکل کر گرونو قریب ہی ایک ہال نما کمرے میں پہنچا جہاں دیوار کے ساتھ ایک دیو ہیکل مشین نصب تھی۔اس پر ایک سکرین روشن تھی۔

"یہ دیکھیں باس۔یہ دیکھیں۔آپریشنل سیکشن کو دیکھیں"۔ میک نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو گرونو سکرین پر موجود منظر دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا۔اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل کر کانوں تک پہنچ گئی تھیں کیونکہ سکرین پر جو منظر نظر آ رہا تھا اس میں آپریشنل سیکشن کے مین کنٹرول روم میں چیف جم اسکاٹ اور انتھونی کرسیوں پر بندھے ہوئے موجود تھے۔جم اسکاٹ بے ہوش تھا جبکہ انتھونی ہوش میں تھا اور اس کے سامنے دو عورتیں اور پانچ مرد موجود تھے جن میں سے دو آدمیوں کے پاس مشین گنیں تھیں۔ان میں سے ایک آدمی انتھونی سے باتیں کر رہا تھا۔

"اب یہ دیکھیں"....... میک نے تیزی سے مشین کو آپریٹ کرتے ہوئے کہا اور سکرین پر جھماکے سے ہونے شروع ہو گئے۔چند لمحوں بعد ایک منظر ابھر آیا۔یہ ایک کمرے کا منظر تھا جس میں لاش پڑی ہوئی تھی اور ان میں ماسٹر کی لاش صاف پہچانی جاتی تھی۔

"اوہ۔اوہ۔ویری بیڈ۔اوہ۔اب کیا ہو گا۔یہ تو ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیں گے میک۔کیا تم انہیں کنٹرول نہیں کر سکتے"....... گرونو نے تقریباً ہذیانی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایک طریقہ ہے میرے پاس۔میں انہیں بے ہوش کر سکتا ہوں لیکن"....... میک نے کہا تو گرونو بے اختیار اچھل پڑا۔

"لیکن کیا۔جو کر سکتے ہو جلدی کرو"....... گرونو نے چیختے ہوئے کہا۔

"چیف ہلاک ہو جائیں گے"....... میک نے کہا۔

"کیا۔کیا مطلب۔وہ کیوں ہلاک ہو جائیں گے"....... گرونو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ بے ہوش ہیں اور جو گیس وہاں فائر ہو گی ان افراد کو تو بے ہوش کر دے گی جو ہوش میں ہیں لیکن پہلے سے بے ہوش آدمی کو ہلاک کر دے گی"....... میک نے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔ہیڈ کوارٹر کو بچنا چاہئے۔جو ہو سکتا ہے وہ کرو۔دیکھا جائے گا"....... گرونو نے کہا۔

"باس۔آپ سپیشل گروپ کے چیف ہیں۔ماسٹر اور اس کا گروپ بھی ہلاک ہو چکا ہے اس لئے اگر چیف ہلاک ہو جاتا ہے تو آپ شیڈاگ کے چیف بن جائیں گے"....... میک نے کہا۔

"اوہ۔یو نانسنس۔یہ کیا پہیلیاں لے بیٹھے۔تم فوراً ان کو بے ہوش کرو۔تم فکر نہ کرو۔تمہارا حق تمہیں ملے گا"....... گرونو نے

انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میں بس یہی بات پوچھنا چاہتا تھا"۔۔۔ میک نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ گرونو کے جواب سے وہ بہرحال سمجھ گیا تھا کہ گرونو چیف بننے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو چکا تھا اور چونکہ وہ خود گرونو کا نائب تھا اس لئے لامحالہ وہ پوری تنظیم کا بھی نائب بن جائے گا۔ چنانچہ اس نے تیزی سے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور سکرین پر جھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ پھر اس پر دوبارہ آپریشنل سیکشن کے مین کنٹرول روم کا منظر ابھر آیا۔ اسی لمحے میک نے ایک بٹن دبایا اور پھر مشین کو چھوڑ کر تیزی سے دوڑتا ہوا وہ سائیڈ کے چھوٹے کمرے میں چلا گیا جبکہ گرونو ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد میک واپس آیا تو اس کے چہرے پر مسرت تھی۔

"اب دیکھیں باس۔ کیا ہوتا ہے"۔۔۔۔ میک نے کہا اور مشین کے نیچے موجود ہینڈل کو پوری قوت سے کھینچ لیا۔ دوسرے لمحے مشین میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سکرین یکلخت دھواں دھواں ہو گئی۔ میک نے ہینڈل چھوڑا تو سیٹی کی آواز بھی بند ہو گئی اور سکرین پر چھایا ہوا دھواں تیزی سے غائب ہونے لگ گیا۔ اب سکرین پر کمرے میں موجود وہ ساتوں افراد فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے جبکہ انتھونی کرسی پر بے ہوش پڑا نظر آ رہا تھا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ کیسے ہوا ہے"۔۔۔۔۔ گرونو نے انتہائی حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ ایمرجنسی سسٹم تھا جسے آج تک استعمال نہیں کیا گیا تھا لیکن آج میں نے اسے استعمال کر لیا ہے۔ اس مشین میں یہ سسٹم موجود ہے کہ اگر آپریشنل سیکشن میں بغاوت ہو جائے یا وہاں کسی شخص کا قبضہ ہو جائے تو سپیشل گروپ حالات سنبھالنے کے لئے وہاں یہ مخصوص گیس فائر کر سکتا ہے اور میں نے ایسا کر دیا ہے۔ اب چیف جم اسکاٹ ہلاک ہو چکے ہیں اور آپ چیف بن گئے ہیں"۔ میک نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن ابھی انتھونی زندہ ہے اور ہو سکتا ہے کہ سب میرین کا کیپٹن جیکب بھی اس بات کی مخالفت کرے"۔۔۔۔ گرونو نے کہا وہ اب پاکیشیائی ایجنٹوں کی طرف سے مطمئن ہو چکا تھا اس لئے اب اس کے لہجے میں اطمینان تھا۔

"انتھونی بے ہوش ہے۔ اس لئے آپ اسے گولی مار سکتے ہیں۔ رہا کیپٹن جیکب۔ تو اسے بھی بلوا کر ختم کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ میک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا اور تم اب شیڈاگ کے سیکنڈ چیف بن جاؤ گے۔ یہ میرا وعدہ ہے"۔۔۔ گرونو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ باس۔ مجھے یقین تھا کہ آپ یہی فیصلہ کریں گے"۔ میک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں مارشل کو کال کرتا ہوں تاکہ ان لوگوں کو گولی ماری جا سکے"۔ گرونو نے کہا اور مڑ کر ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے انٹر کام کی طرف بڑھ گیا۔

"باس۔ آپ آپریشنل سیکشن پر قبضہ کر لیں اور وہاں موجود سب بے ہوش افراد کو اٹھوا کر کسی دوسرے ہال میں لے جا کر گولیوں سے اڑا دیں۔ وہاں فائرنگ کرنے کی صورت میں مشینری کو نقصان پہنچ سکتا ہے"...... میک نے کہا اور گرونو نے جو انٹر کام کا رسیور اٹھا چکا تھا، اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے انٹر کام کے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"مارشل بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"گرونو بول رہا ہوں مارشل"...... گرونو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اپنے پورے گروپ کو لے کر فوراً مشین روم میں پہنچو۔ پوری طرح مسلح ہو کر آؤ۔ جلدی۔ فوراً۔ اٹ از موسٹ ایمرجنسی"۔ گرونو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور گرونو نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور آٹھ مسلح افراد اندر داخل

ہوئے وہ سب ورزشی جسموں کے مالک تھے اور ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خاصے تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔ سب سے آگے بڑی بڑی مونچھوں والا آدمی تھا۔ یہ مارشل تھا۔ سپیشل گروپ کا انچارج۔

"کیا ہوا باس"...... مارشل نے اندر آتے ہی کہا۔

"مجھے ایک مشین پسٹل دو"...... گرونو نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا تو مارشل نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک مشین پسٹل نکال کر اس نے گرونو کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ گرونو نے مشین پسٹل کا میگزین چیک کیا اور پھر اس نے مشین پسٹل کا رخ ساتھ کھڑے میک کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی میک چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور تڑپنے لگا۔ مارشل اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"نانسنس۔ ہیڈ کوارٹر کا سیکنڈ چیف بننا چاہتا تھا"...... گرونو نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"سیکنڈ چیف بننا چاہتا تھا۔ کیا مطلب باس"...... مارشل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ پاکیشیائی ایجنٹ جن کے خلاف ہم بلیو شارکس کو حرکت میں لائے تھے، ہلاک نہیں ہوئے تھے جبکہ چیف نے کہا تھا کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے معلوم ہوا کہ

پاکیشیائی ایجنٹوں نے ماسٹر اور اس کے پورے گروپ کو ہلاک کر دیا
ہے جس پر میں نے چیف اور انتھونی سے رابطہ کیا تو پتہ چلا کہ وہاں
پاکیشیائی ایجنٹوں کا قبضہ ہے۔ انتھونی اور چیف کو کرسیوں پر باندھا
گیا تھا۔ چیف بے ہوش تھا جبکہ انتھونی ہوش میں تھا اور یہ پاکیشیائی
ایجنٹ اس سے باتیں کر رہے تھے۔ میں نے میک کو حکم دیا کہ
ایمرجنسی استعمال کر کے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دو
لیکن اس کی مقدار ہلکی رکھے کیونکہ اس گیس کی یہ خاصیت ہوتی ہے
کہ جو شخص پہلے سے بے ہوش ہو اور اس کے اعصاب نیم مردہ ہو
چکے ہوں وہ گیس کی زیادہ مقدار کی وجہ سے ہلاک ہو سکتا ہے۔
چنانچہ میرے حکم پر میک نے وہاں گیس فائر کر دی لیکن اس نے
جان بوجھ کر زیادہ مقدار میں گیس فائر کر دی۔ میرے پوچھنے پر اس
نے بتایا کہ اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تاکہ چیف ہلاک ہو
جائے اور اس کی جگہ میں چیف بن جاؤں اور یہ خود شیڈاگ کا سیکنڈ
چیف بن جائے۔ اس لئے میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے کیونکہ سیکنڈ
چیف بننے کے اصل حقدار تم ہو۔ یہ نہیں ہے"...... گرونو نے کہا تو
مارشل بے اختیار اچھل پڑا۔

"س۔ سس۔ سیکنڈ چیف شیڈاگ کا۔ اوہ۔ اوہ"۔ مارشل
نے انتہائی حیرت اور مسرت کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سنو اگر تم چاہو تو ایسا ہو سکتا ہے۔ چیف ہلاک ہو چکا
ہے۔ ماسٹر ہلاک ہو چکا ہے۔ کیپٹن جیکب جو نیئر ہے اور پھر وہ سب

میرین کا کیپٹن ہے جبکہ تم سپیشل گروپ کے انچارج ہو اور میں
سیکشن کا باس ہوں اس لئے اب چیف کی جگہ شیڈاگ کا چیف میں
بن چکا ہوں اور میں تمہیں اپنا سیکنڈ چیف بناتا ہوں لیکن تمہیں مجھے
یہ حلف دینا ہوگا کہ تم ہمیشہ میرے وفادار رہو گے"...... گرونو نے
کہا تو مارشل نے یکلخت ہاتھ اٹھا کر اور انتہائی جذباتی لہجے میں وفاداری
کا حلف اٹھا لیا۔

"اور تم سب یہ حلف اٹھاؤ کہ تم سب بھی میرے وفادار رہو گے
ہیڈ کوارٹر میں تمہاری عزت سب سے بڑھ کر ہو گی"...... گرونو نے
سپیشل گروپ کے دوسرے ارکان سے کہا تو ان سب نے بھی
باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر حلف اٹھا لیا۔

"اب سنو۔ پاکیشیائی ایجنٹ آپریشنل سیکشن کے مین کنٹرول روم
میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ انتھونی کرسی پر بندھا ہوا بے ہوش
ہے اور چیف ہلاک ہو چکا ہے۔ ہم نے وہاں پہنچ کر سب سے پہلے ان
پاکیشیائی ایجنٹوں کو وہاں سے اٹھا کر ٹارچنگ ہال میں ڈالنا ہے اور
پھر انتھونی کو ہوش میں لے آنا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ میک تو ہلاک ہو چکا
ہے۔ اب انتھونی کو کیسے ہوش میں لایا جائے گا"...... گرونو بات
کرتے کرتے اچانک ایک خیال کے آتے ہی چونک پڑا۔

"باس۔ ہمارے پاس ایسی گیس موجود ہے جو ہر قسم کا گیس کا
توڑ ہے"...... مارشل نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ ہوئی نا بات۔ بہرحال انتھونی کو ہوش

ہیں لا کر میں کوشش کروں گا کہ وہ ہمارے لئے کام کرے اور حلف دے کیونکہ پورے ہیڈ کوارٹر میں وہی مشینری کو سب سے زیادہ جانتا ہے پھر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا جائے گا اور اس کے بعد شیڈاگ کے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے نیٹ ورک کو ہم کنٹرول کر لیں گے"...... گرونو نے کہا۔

"یس چیف"...... مارشل نے کہا تو گرونو کا چہرہ نہ صرف چیف کا لفظ سن کر چمک اٹھا بلکہ اس کی آنکھوں میں بھی مسرت کی قندیلیں سی جل اٹھی تھیں۔ شیڈاگ جیسی بین الاقوامی اور انتہائی طاقتور تنظیم کا چیف بن جانا اس کے نزدیک خواہشات کے پورا ہونے کی انتہا تھی۔

عمران انتھونی سے ہیڈ کوارٹر اور اس میں نصب مشینری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں مصروف تھا۔ اسے انتھونی نے بتایا تھا کہ ماسٹر گروپ کی ہلاکت کے بعد اب ہیڈ کوارٹر میں صرف دو گروپ باقی رہ گئے ہیں۔ ایک تو سب میرین سیکشن ہے اور دوسرا سپیشل گروپ ہے جو ساتھ ہی بلیو شارکس سیکشن کو بھی کنٹرول کرتا ہے۔ اس کا باس گرونو ہے اور سپیشل گروپ کے ارکان کی تعداد آٹھ ہے جو انتہائی تربیت یافتہ اور منجھے ہوئے افراد ہیں اور ان کا انچارج مارشل ہے جبکہ سب میرین سیکشن کے لوگوں کا تعلق صرف سب میرین سے ہی ہے۔ انتھونی نے ہیڈ کوارٹر اور سپیشل سیکشن کی پوری تفصیل بتا دی تھی۔

"صفدر۔ تم تنویر اور جوانا کو ساتھ لے کر اس گرونو اور اس کے آدمیوں کا خاتمہ کرو"...... عمران نے مڑ کر تنویر اور جوانا سے مخاطب

ہو کر کہا اور پھر اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ یکلخت ایک سائیڈ پر موجود مشین میں سے ہلکے سیاہ رنگ کے دھوئیں کے جیسے بادل سے نکلنے لگے اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس دھوئیں کے بارے میں کچھ سمجھتے انہیں محسوس ہوا کہ ان کے ذہنوں پر یہ سیاہ دھواں انتہائی تیز رفتاری سے پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ پہلے چند لمحوں تک تو عمران یہی سمجھا تھا کہ مشین کو اچانک کسی وجہ سے آگ لگ گئی ہے اور یہ دھواں اسی آگ کا ہے کیونکہ اس میں سے بو بھی دھوئیں جیسی ہی آ رہی تھی لیکن جب اس کے ذہن پر دھوئیں نے تیزی سے قابو پانے کی کوشش کی تو وہ سمجھ گیا کہ یہ بے ہوش کر دینے والی کوئی گیس ہے اور اس نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن شاید اب دیر ہو چکی تھی۔ اس لئے چند ہی لمحوں بعد اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا پھر جس طرح اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں بھی روشنی کے نقطے نمودار ہوئے جو آہستہ آہستہ پھیلتے چلے گئے اور جب اس کا شعور بیدار ہوا تو اس نے آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کا ذہن حیرت سے چکرا کر رہ گیا۔ کیونکہ اس نے دیکھا کہ وہ اسی ٹارچنگ ہال کے فرش پر پڑا ہوا تھا جس سے وہ نکل کر آپریشنل سیکشن میں پہنچے تھے۔ اس کے ہاتھ اس کے عقب میں کر کے رسی سے باندھ دیئے گئے تھے اور اس کے پیر بھی بندھے ہوئے تھے۔ وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ چونکہ دیوار کے قریب پڑا ہوا تھا اس لئے وہ دیوار سے ٹیک لگا کر

بیٹھ گیا اس کے سارے ساتھی بھی اب کسمسا رہے تھے۔ ان کے ہاتھ بھی ان کے عقب میں بندھے ہوئے تھے اور پیر بھی جبکہ ایک آدمی سب سے آخر میں پڑے ہوئے صفدر پر جھکا ہوا تھا۔ اس نے صفدر کی ناک سے ایک لمبی گردن والی شیشی لگائی ہوئی تھی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے ناخنوں سے بلیڈز کو باہر نکالنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن یہ محسوس کر کے بھک سے اڑ گیا کہ اس کے ناخنوں سے بلیڈز نکال لئے گئے تھے۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے رسی کی گانٹھ تلاش کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اسی لمحے صفدر پر جھکا ہوا آدمی سیدھا ہوا اور اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیشی کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈالا اور دروازے کی طرف دوڑا۔

"تمہارا تعلق سپیشل گروپ سے ہے شاید"...... عمران نے اس کے قدوقامت اور اس کے مخصوص انداز کے ساتھ ساتھ اپنے ناخنوں میں سے بلیڈز غائب ہونے کی بنا پر اندازہ لگاتے ہوئے کہا کیونکہ یہ کام تربیت یافتہ افراد ہی کر سکتے تھے اور انتھونی نے اسے بتایا تھا کہ سپیشل گروپ تربیت یافتہ افراد پر مشتمل ہے۔

"ہاں۔ میرا تعلق سپیشل گروپ سے ہے اور تم ابھی لاشوں میں تبدیل ہونے والے ہو۔ اس لئے اگر کوئی دعا مانگنا چاہو تو مانگ سکتے ہو"...... اس آدمی نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اگر یہ بات تھی تو پھر ہمیں ہوش میں لانے کی تکلیف ہی کیوں کی تم لوگوں نے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف کا حکم تھا کہ تم لوگوں کو ہوش میں لایا جائے تاکہ تمہیں عبرت ناک موت مارا جاسکے"....... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے دروازے سے باہر چلا گیا۔ سارے ساتھی ہوش میں آکر نہ صرف اٹھ کر بیٹھ گئے تھے بلکہ انہوں نے عمران کی طرح دیوار سے ٹیک لگا لی تھی۔

"میرے ناخنوں سے بلیڈز نکال لئے گئے ہیں۔ یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے لامحالہ انہوں نے لاجنگ سٹائل کی گانٹھ لگائی ہو گی اور یہ گانٹھ عورتوں کی انگلیاں آسانی سے کھول سکتی ہیں۔ جولیا اور صالحہ دونوں جلد از جلد اس گانٹھ کو تلاش کر کے کھولو۔ جلدی کرو"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی کوشش شروع کر دی لیکن لاجنگ سٹائل کی گانٹھ چونکہ کلائی پر کافی اوپر کر کے باندھی جاتی تھی اس لئے وہ کسی طرح بھی عمران کی انگلیوں کی زد میں نہ آرہی تھی۔

"مم۔ میں نے گانٹھ کھول لی ہے"....... اچانک صالحہ کی آواز سنائی دی۔

"مبارک ہو صفدر"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سارے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"ماسٹر۔ میں نے رسی توڑ دی ہے"....... اسی لمحے جوانا کی آواز

سنائی دی۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ جلدی کرو۔ اپنے پیر کھول لو"....... عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے ہاتھ آگے کر کے اپنے پیروں کی طرف بڑھاتا اچانک دروازے میں سے مسلح افراد اندر داخل ہونے شروع ہو گئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑی ہوئی تھیں اور ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اندر داخل ہوتے ہی فائرنگ کھول دیں گے۔ ان کا یہ انداز دیکھ کر عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے لیکن دوسرے لمحے جب اس نے انہیں سامنے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہوئے دیکھا تو اتنی بات تو وہ سمجھ گیا کہ یہ فائرنگ اپنے چیف کے کہنے پر ہی کریں گے۔ یہ پانچ افراد تھے اور ان کی تیز نظریں بڑے چوکنا انداز میں سامنے فرش پر دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ جوانا اور صالحہ نے انہیں اس طرح اچانک اندر آتے دیکھ کر اپنے ہاتھ دوبارہ عقب میں کر لئے تھے لیکن عمران کے نقطہ نظر سے بہرحال وہ بے بس تھے کیونکہ ان دونوں کے پیر بندھے ہوئے تھے اور اب انہیں کھولنے کا وقت نہیں تھا لیکن اسی لمحے عمران بے اختیار چونک پڑا۔ جب اس کی انگلیاں اس کی کلائی پر موجود لاجنگ گانٹھ تک پہنچ گئیں۔ وہ چونکہ مسلسل اپنے دونوں بازوؤں کو ایک دوسرے کی مخالف سمت میں حرکت دے رہا تھا اس لئے رسیاں آہستہ آہستہ کھسک کر ہاتھوں کی طرف اکٹھی ہوتی جا رہی تھیں اور یہی وجہ تھی کہ اب رسی کی گانٹھ

تک اس کی انگلیاں پہنچ گئی تھیں۔ عمران نے پلک جھپکنے میں گانٹھ کو کھینچ کر رسی کھول لی لیکن اس کے پیر ابھی تک بندھے ہوئے تھے اور مشین گن بردار چونکہ ہال کی دوسری دیوار کے ساتھ کھڑے تھے اس لئے ان کے درمیان فاصلہ بھی کافی تھا اور وہ کسی طرح بھی جمپ لگا کر ان تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ اسی لمحے تین آدمی ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے دوسرے نمبر پر آنے والا انتھونی تھا لیکن اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

"ہا۔ ہا۔ دیکھا انتھونی تم نے۔ دیکھا میرے گروپ نے کیسے ان لوگوں پر قبضہ کیا ہے ورنہ تم اور چیف جم اسکاٹ تو شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر ہی ان کے حوالے کر چکے تھے"...... سب سے آگے آنے والے نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں مڑ کر انتھونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو گرونو"...... انتھونی نے آہستہ سے جواب دیا۔

"چیف گرونو کہو۔ ورنہ میرا تمہارے دیئے ہوئے حلف پر سے یقین اٹھ جائے گا اور پھر میں تمہیں بھی ان کے ساتھ باندھ کر بٹھا دوں گا۔ سمجھے"...... گرونو نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"یس چیف گرونو"...... انتھونی نے کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ انتہائی مجبوری کے عالم میں یہ سب کچھ برداشت کر رہا ہے۔

"تمہارا نام گرونو ہے اور تم اب شیڈاگ کے چیف ہو"۔ اچانک عمران نے کہا تو وہ چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں۔ میں ہوں اب شیڈاگ کا چیف"...... گرونو نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے ہمیں کس طرح بے ہوش کیا تھا"...... عمران نے کہا تو گرونو نے اپنے سیکشن کے مشین انچارج میک کی اطلاع سے لے کر انہیں بے ہوش کرنے اور پھر میک کو ہلاک کر کے یہاں تک پہنچنے کی تمام تفصیل بڑے فاخرانہ لہجے میں بتا دی۔ عمران اس کے لہجے اور انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ شخص تربیت یافتہ ضرور ہے لیکن ذہنی طور پر بہرحال اس قابل نہیں ہے کہ اتنی بڑی تنظیم کا چیف بن سکے۔

"جم اسکاٹ کا کیا ہوا۔ کیا تم نے اسے ہلاک کر دیا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ چونکہ پہلے سے بے ہوش تھا اس لئے گیس فائر ہوتے ہی تم سب بے ہوش ہو گئے البتہ وہ ہلاک ہو گیا"...... گرونو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا تو خیال تھا کہ جم اسکاٹ کے بعد سینئر انتھونی ہو گا کیونکہ یہ آپریشنل سیکشن کا انچارج ہے اور آپریشنل سیکشن اس پورے ہیڈ کوارٹر کو کنٹرول کر سکتا ہے"...... عمران نے انتھونی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ دراصل اس نے انتھونی کے رویہ سے یہ اندازہ لگایا تھا کہ انتھونی کسی مجبوری کی وجہ سے خاموش ہے اور وہ اب انتھونی کی اس مجبوری سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ عمران کے بات

کرتے ہی انتھونی نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر سر جھکا لیا۔

"ہاں۔ انتھونی واقعی مجھ سے سینئر تھا لیکن اب نہیں ہے کیونکہ اب طاقت کا توازن میرے حق میں ہے۔ میں نے تو انتھونی کا بھی خاتمہ کرنے کا سوچ لیا تھا لیکن انتھونی نے حلف اٹھا کر مجھے یقین دلایا کہ وہ ساری عمر میرا فرمانبردار رہے گا اس لئے میں نے اس کی جان بخش دی ہے"...... گرونو نے فاخرانہ لہجے میں کہا اور انتھونی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے لیکن اس کے چہرے پر جو تاثرات ابھرے تھے اس سے عمران حتمی نتیجے پر پہنچ گیا کہ انتھونی موقع ملتے ہی گرونو اور اس کے ساتھیوں کے خلاف حرکت میں آسکتا ہے لیکن اس کے لئے اسے اپنی طرف سے مکمل امداد اور بعد میں ہیڈ کوارٹر کا چیف بننے کا یقین دلانا پڑے گا۔

"لیکن کیا یہ تمہاری حق تلفی شیڈاگ کی تنظیم کے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے گروپس تسلیم کر لیں گے۔ ظاہر ہے انتھونی جب تم سے سینئر ہے تو پھر چیف بننا بھی انتھونی کا حق ہے جس طرح لارڈ لارجنٹ کی موت کے بعد جم اسکاٹ چیف بن گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"تم انتھونی کو میرے خلاف بھڑکانا چاہتے ہو۔ لیکن یہ حقیر کیڑا میرا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ باقی رہی شیڈاگ۔ تو اسے میں خود سنبھال لوں گا اور پھر اس آدمی کا خاتمہ کر دوں گا جو میرے مقابل آنے کی

جرأت کرے گا"...... گرونو نے ایسے لہجے میں کہا کہ انتھونی کا لٹکا ہوا چہرہ بے اختیار آگ کی طرح جل اٹھا اور پھر جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح اچانک انتھونی نے جھپٹ کر ایک مشین گن بردار کے ہاتھوں سے مشین گن جھپٹنا چاہی لیکن ظاہر ہے وہ فیلڈ کا آدمی نہ تھا جبکہ یہاں موجود گرونو اور اس کے ساتھی تربیت یافتہ تھے اس سے وہ مشین گن تو نہ جھپٹ سکا البتہ اس کے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی نے پوری قوت سے اس کی پشت پر وار کیا اور انتھونی چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل عمران کی طرف دوڑتا ہوا آیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ زمین پر گرتا، اچانک عمران کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور اس کی طرف دوڑتا ہوا آنے والا انتھونی عمران کے دونوں ہاتھوں کا دھکا کھا کر چیختا ہوا الٹ کر عقب میں کھڑے گرونو اور اس کے ساتھی سے جا ٹکرایا۔ انتھونی کو واپس اچھالتے ہی عمران یکلخت اپنی جگہ سے اچھلا اور اس کی سیدھی بندھی ہوئی ٹانگیں نیزوں کی طرح ایک آدمی کے سینے سے ٹکرائیں اور عمران کولہوں کے بل زمین پر گرا ہی تھا کہ اس کا جسم قلابازی کھا گیا اور نہ صرف وہ قلابازی کھا کر نیچے گر چکا تھا بلکہ جب وہ قلابازی کھا کر سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک مشین گن موجود تھی اور جس وقت عمران قلابازی کھا رہا تھا اسی لمحے جوانا اور صالحہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ان دونوں نے اچھل کر قریب کھڑے ہوئے مشین گن برداروں پر حملہ کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی مشین

گن کی تڑتڑاہٹ سے ٹارچنگ روم گونج اٹھا۔ اس تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی انسانی چیخیں بھی شامل تھیں۔ عمران نے قلابازی کھا کر سیدھا ہوتے ہی مشین گن کا فائر کھول دیا تھا لیکن عمران کے ساتھ ساتھ گرونو کے آدمیوں میں سے ایک آدمی نے بھی مشین گن کا فائر کھول دیا اور اس گن کے فائر کی زد میں سامنے دیوار کے ساتھ بندھے بیٹھے تنویر، جولیا اور کیپٹن شکیل آ گئے تھے۔ گو جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ مار کر اس کے ہاتھ سے مشین گن اڑا لی تھی لیکن اس کے باوجود تنویر، جولیا اور کیپٹن شکیل تینوں گولیاں کھا کر فرش پر گرے بری طرح تڑپ رہے تھے۔ عمران کی آنکھوں میں اپنے ساتھیوں کو اس حالت میں دیکھ کر خون اتر آیا اور پھر کمرہ واقعی مقتل کی شکل اختیار کرتا چلا گیا جبکہ اس دوران جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل تینوں ساکت ہو چکے تھے۔ صفدر جوانا کے اچانک ہاتھ مار دینے سے فائرنگ سے بچ گیا تھا ورنہ اگر جوانا ایک لمحے کی بھی دیر کر دیتا تو صفدر مشین گن کے برسٹ کی زد میں آ چکا تھا۔

"عمران صاحب۔ ان کی حالت بے حد خراب ہو رہی ہے"۔ اسی لمحے صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ دیوانوں کے سے انداز میں چیخ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ چونکہ عقب میں بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ انہیں پکڑ نہ سکتا تھا۔ وہ صرف چیخ چلا رہا تھا۔ عمران نے فائرنگ ختم کی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر اپنے پیروں کی گانٹھ کھولی اور پھر دیوانہ وار اپنے ساتھیوں کی

طرف بڑھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو مر رہے ہیں۔ اوہ۔ اوہ"۔ عمران۔ جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل کی حالت دیکھ کر بے اختیار چیخ پڑا۔

"آپریشنل سیکشن کی الماری میں جہاں سے میں نے مشین گن نکالی تھی وہاں ایک بڑا سا میڈیکل باکس موجود ہے"۔ یکلخت صفدر نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں لے آتا ہوں"۔ جوانا نے کہا جو اپنے پیروں کی رسی کھول چکا تھا اور پھر وہ دیوانوں کے سے انداز میں بیرونی دروازے کی طرف بھاگ پڑا۔ صالحہ بھی اب قریب آ چکی تھی۔ اس کا چہرہ بھی ان تینوں کی حالت دیکھ کر بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"مجھے کھولو صالحہ۔ مجھے کھولو"۔ یکلخت صفدر نے کہا تو صالحہ تیزی سے اس کی طرف بڑھی جبکہ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ پتھر کی طرح سخت ہو رہا تھا۔ اسی لمحے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر جوانا ایک میڈیکل باکس اٹھائے وہاں پہنچ گیا۔ عمران نے میڈیکل باکس کھولا اور پھر تیزی سے انجکشن نکالے اور باری باری ان تینوں کو انجکشن لگانے شروع کر دیئے جبکہ صفدر اور صالحہ نے مل کر ان کے زخم دھونے شروع کر دیئے۔

"کاش یہاں کوئی ہسپتال ہوتا۔ انہیں خون لگانا پڑے گا۔ ان کے آپریشن ہوں گے۔ یہ۔ یہ۔ کاش"۔ عمران نے لاشعوری طور پر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ایک جدید ترین ہسپتال ہے لیکن ایک شرط پر بتا سکتا ہوں کہ تم مجھے یہاں کا چیف بنا دو"...... اچانک دروازے کے قریب اوندھے منہ پڑے ہوئے انتھونی نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ وہ زخمی بھی نہیں ہوا تھا۔ شاید اس طرح گرتے ہی وہ بے ہوش ہو گیا تھا یا فائرنگ سے بچنے کے لئے بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

"کہاں ہے۔ کہاں ہے۔ جلدی بتاؤ۔ کہاں ہے۔ میرا وعدہ کہ تم ہی شیڈاگ کے چیف ہو گے۔ میرا وعدہ"...... عمران نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"آؤ۔ آؤ میرے ساتھ آؤ۔ لیکن وہاں گرونو کے ساتھی بھی ہوں گے۔ وہ۔ وہ"...... انتھونی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے یکلخت ٹھٹھک کر کہا۔

"وہاں دو آدمی تھے۔ میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"اوہ۔ پھر آؤ۔ انہیں اٹھا لاؤ۔ آؤ"...... انتھونی نے کہا تو صفدر اور جوانا نے کیپٹن شکیل اور تنویر کو اٹھا لیا جبکہ صالحہ نے جولیا کو اٹھا لیا جبکہ عمران انتھونی کو بازو سے پکڑ کر تقریباً گھسیٹتا ہوا دوڑ کر باہر نکلا۔

"جلدی کرو۔ دکھاؤ ہمیں کہاں ہے ہسپتال۔ جلدی کرو"۔ عمران کی حالت واقعی غیر ہو رہی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل کے لئے ایک ایک لمحہ قیمتی ہے وہ کسی بھی لمحے ختم ہو سکتے تھے۔

شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کے ایک علیحدہ حصے کے برآمدے میں جوانا بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا جبکہ انتھونی ایک کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ یہاں جدید ترین آپریشن تھیٹر کے ساتھ ساتھ ہسپتال کے تقریباً تمام آلات بھی موجود تھے۔ اس کے علاوہ وہاں ہسپتال سے متعلق انتہائی جدید ترین مشینری اور آلات بھی موجود تھے۔ چونکہ جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل کے آپریشن کے دوران خون کی بوتلوں کی بھی اشد ضرورت تھی اس لئے عمران نے سب سے پہلے خون کا بندوبست کیا۔ اس کے لئے عمران اور جوانا دونوں نے خون دیا تھا جبکہ صفدر اور صالحہ دونوں کا خون ان کے لئے مناسب نہیں تھا اور پھر خون کا بندوبست ہو جانے کے بعد عمران، صفدر اور صالحہ سمیت تنویر، جولیا اور کیپٹن شکیل کے جسموں میں داخل ہو جانے والی گولیاں نکالنے کے لئے آپریشن میں مصروف ہو گیا جبکہ جوانا اور

انتھونی باہر آگئے تھے۔ عمران نے جوانا کو اشارہ کر دیا تھا کہ وہ انتھونی کا خیال رکھے لیکن انتھونی خود ہی باہر آکر کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ اس نے کہیں جانے کی کوشش ہی نہ کی تھی اس لئے جوانا کو اسے روکنے کی ضرورت نہ پڑی تھی اور جوانا انتہائی بے چینی کے عالم میں وہاں ٹہل رہا تھا کیونکہ جو حالت وہ تنویر، کیپٹن شکیل اور جولیا کی دیکھ چکا تھا اسے ان کی صحت یابی مشکوک نظر آ رہی تھی۔ وہ ٹہلنے کے ساتھ ساتھ دل ہی دل میں ان کی صحت یابی کی دعائیں بھی مانگ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور عمران باہر آیا اس کا چہرہ بے حد متوحش تھا۔

"کیا ہوا ماسٹر"...... جوانا نے انتہائی بے چینی سے پوچھا۔

"خون کی دو بوتلیں اور چاہئیں۔ فوری" عمران نے کہا۔

"آپ میرے جسم سے دس بوتلیں اور نکال لیں" جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ بیک وقت اتنی بوتلیں نہیں لی جا سکتیں۔ اسی لئے تو میں پریشان ہوں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر میرا خون آپ کے کام آسکے تو میں خون دینے کے لئے تیار ہوں"...... اچانک انتھونی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہارے خون کا گروپ تو ہم نے چیک ہی نہیں کیا۔ میرے ساتھ آؤ"...... عمران نے کہا تو انتھونی تیزی سے اٹھا اور عمران کی طرف بڑھ گیا۔ وہ عمران کے پیچھے کمرے کے اندر چلا گیا تو

جوانا نے ایک بار پھر ٹہلنا شروع کر دیا۔ عمران کا متوحش چہرہ دیکھنے کے بعد اس کے ذہن میں بے اختیار آندھیاں سی چلنے لگی تھیں۔ اس نے عمران کا چہرہ دیکھ کر ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ حالات بہتری کی طرف نہیں جا رہے۔ اس کا دل بے اختیار زور زور سے دھڑکنے لگ گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد انتھونی لڑکھڑاتا ہوا باہر آیا تو جوانا نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا اور پھر کرسی پر بٹھا دیا۔ گو وہ ان کا مخالف تھا لیکن اس نے نہ صرف ازخود ہسپتال تک ان کی رہنمائی کی تھی بلکہ اس بار خون بھی دے کر آ رہا تھا۔ اس لحاظ سے وہ ان کا محسن بھی تھا۔ انتھونی کرسی پر بیٹھ گیا تو جوانا نے ایک بار پھر برآمدے میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور عمران باہر آیا تو اس کے چہرے پر اطمینان اور مسکراہٹ تھی۔

"کیا ہوا ماسٹر"...... جوانا نے انتہائی بے چینی سے پوچھا۔

"اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ انتھونی کے خون نے کام دکھایا ہے۔ اب وہ تینوں خطرے سے باہر ہیں۔ اس کے علاوہ اگر انتھونی اس ہسپتال تک ہماری رہنمائی نہ کرتا تو ہمارے تینوں ساتھی شاید نہ بچتے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ میں تمہارا احسان مند ہوں انتھونی"...... عمران نے آگے بڑھ کر انتھونی کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا

"آپ نے جس طرح اور جن حالات میں گرونو کے سامنے میری حمایت کی تھی حالانکہ حالات کے مطابق آپ کو گرونو کی خوشامد کرنی

چاہئے تھی۔ اس سے میرے دل میں آپ کی عظمت کا نقش جم گیا
تھا۔ مجھے احساس ہو گیا تھا کہ آپ ہمارے دشمن ہی سہی لیکن
بہرحال اچھے آدمی ہیں اور ان حالات میں بھی سچ ہی بول رہے ہیں۔
انتھونی نے جواب دیا تو عمران نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

جوانا۔ تم یہیں رکو۔ میں انتھونی کے ساتھ آپریشنل سیکشن میں
جا رہا ہوں۔ آؤ انتھونی۔ تاکہ اب ہمارے درمیان مزید مذاکرات ہو
جائیں ...... عمران نے کہا۔

مذاکرات ...... انتھونی نے چونک کر کہا اس کے چہرے پر
ایک رنگ آ کر گزر گیا تھا۔

گھبراؤ نہیں۔ میں اپنا وعدہ پورا کروں گا۔ آؤ ...... عمران نے
کہا اور پھر وہ انتھونی کو لے کر ہسپتال سیکشن سے نکل کر دوبارہ
آپریشنل سیکشن میں پہنچ گیا۔

تم کیا کہنا چاہتے ہو ...... انتھونی نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔

اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور مجھے بتاؤ کہ اب تمہارے شیڈاگ کا
چیف بننے میں کون کون سی رکاوٹ باقی رہ گئی ہے ...... عمران نے
شیشے کے کیبن میں داخل ہو کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

رکاوٹ تو کوئی نہیں بشرطیکہ تم وعدہ پورا کرو ...... انتھونی
نے آہستہ سے کہا۔ اسے شاید ابھی تک شک تھا کہ شاید عمران اسے
ہلاک کر دے گا اور ہیڈ کوارٹر تباہ کر دے گا۔

دیکھو انتھونی۔ یہ درست ہے کہ ہمارا مشن ہیڈ کوارٹر یعنی
شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنا ہے اور تم نے دیکھ لیا ہے کہ ہم اپنی
جانوں پر کھیل کر بھی اپنا مشن مکمل کرنے سے دریغ نہیں کرتے اور
اس وقت جو پوزیشن ہے میرا خیال ہے کہ اب سب میرین سیکشن
کے آدمی ہی زندہ رہ گئے ہیں لیکن وہ فنی ماہرین ہیں فیلڈ کے آدمی
نہیں ہیں اس لئے انہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے اور میں یقیناً
ایسا ہی کرتا لیکن تم نے جس طرح اچانک میرے ساتھیوں کی
زندگیاں بچانے کے لئے نہ صرف ازخود ہسپتال تک رہنمائی کی بلکہ
پھر جس طرح تم نے میرے ساتھیوں کی زندگیاں بچانے کے لئے
خون دیا ہے اس سے میرے دل میں تمہارے لئے حقیقتاً نرم گوشہ
پیدا ہو گیا ہے۔ میں اپنے ساتھیوں کے جسموں پر ایک خراش کے
بدلے اس جیسے کئی ہیڈ کوارٹر نظرانداز کر سکتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا
شکر ہے کہ اس نے کرم کیا ہے اور میرے ساتھیوں کی زندگیاں
خطرے سے باہر آ گئی ہیں لیکن وہ جس قدر زخمی ہیں انہیں یہاں سے
جانے کے لئے کم از کم مجھے ایک ہفتہ ٹھہرنا پڑے گا اور میں نہیں
چاہتا کہ اس دوران تمہارے ہیڈ کوارٹر کا کوئی گروپ اچانک ہم پر
حملہ کر دے۔ اس لئے میں تمہیں یہاں لے آیا ہوں تاکہ تم سے
کھل کر بات ہو سکے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ تم یہاں کے
سینئر آدمی ہو اور یہاں کی تمام مشینری کے انچارج بھی ہو اس لئے
میرا خیال ہے کہ تم ہیڈ کوارٹر میں شیڈاگ کے چیف بننے کے حقدار

ہو۔ لیکن شیڈاگ بہرحال مجرم تنظیم ہے اور مجرم تنظیم بھی ایسی کہ جو ایٹمی اسلحے کو چوری کر کے سپلائی کرتی ہے اور سپر پاورز تو ایسے اسلحے کی چوری کا صدمہ سہہ جائیں تو سہہ جائیں لیکن پاکیشیا اور اس جیسے دوسرے اسلامی ممالک سے ایسے اسلحے کی چوری ان کو باندھ کر ان کے دشمنوں کے سامنے ڈالنے کے مترادف ہے۔ اس لحاظ سے شیڈاگ پاکیشیا کی سلامتی اور بقا کی دشمن ہے۔ میں نے تمہارے اصل چیف لارڈ لارجنٹ سے بھی کہا تھا کہ وہ اگر مجھے یقین دلا دے کہ شیڈاگ پاکیشیا کے خلاف کبھی کوئی کارروائی نہیں کرے گی تو میں ہیڈ کوارٹر کے خلاف حرکت میں نہیں آؤں گا لیکن اس نے میری بات نہ مانی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد جم اسکاٹ چیف بن گیا۔ میں نے ایک موقع پر اسے بھی آفر کی لیکن اس نے شاید تمہارے مشورے سے یہ جواب دیا کہ وہ ایسا کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔ شاید اسے تم نے یقین دلایا ہو گا کہ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر ناقابل تسخیر ہے۔ چنانچہ مجھے مجبوراً ایکشن میں آنا پڑا اور تم نے دیکھ لیا کہ ہم نے کیا کیا ہے۔ اگر ہمارے ساتھی اس طرح زخمی نہ ہو جاتے تو شاید اب تک ہیڈ کوارٹر تباہ ہو چکا ہوتا۔ لیکن میں نے اب ایک فیصلہ کر لیا ہے کہ تم اگر چیف بن کر حلف دے دو کہ آئندہ شیڈاگ کو پاکیشیا یا کسی بھی اسلامی ملک کے خلاف استعمال نہیں کرو گے تو میں اپنے ساتھیوں سمیت خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ پھر کبھی اگر شیڈاگ نے وعدہ خلافی

کی تو پھر جو ہو گا اس کا تم تصور آسانی سے کر سکتے ہو"...... عمران نے شاید انتھونی کے چہرے پر شکوک و شبہات کی پرچھائیاں دیکھ کر پوری تفصیل سے بات کی تھی۔

"آپ کا نام عمران ہے شاید"...... انتھونی نے کہا۔

"ہاں۔ میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے جس طرح کارروائی کی ہے اور جس طرح آپ لوگوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر کام کیا ہے صرف اس لئے کہ آپ اپنے ملک اور اس کے رہنے والوں کو تحفظ دے سکیں حالانکہ آپ کے سامنے کوئی ذاتی غرض نہ تھی اس سے میں ذاتی طور پر بے حد متاثر ہوا ہوں اور میں نے موت کو حقیقتاً قریب سے دیکھا ہے کہ یقین کریں کہ اب میری نظر میں دنیا اور اس کی دولت حقیر ہو گئی ہے۔ لارڈ لارجنٹ اور جم اسکاٹ کہاں ہیں۔ انہیں اس دولت نے کیا دیا ہے اور اب آپ نے جس طرح اپنے ساتھیوں کو بچانے کے لئے جدوجہد کی ہے اور آپ کے چہرے پر جو تاثرات میں نے دیکھے ہیں یقیناً مجھے آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر رشک آ رہا ہے۔ اس کے برخلاف ہم جرائم پیشہ لوگوں کو بھی آپ نے دیکھا ہے کہ ذرا سا موقع ملتے ہی گرونو نے کس طرح کارروائی کی ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ مجھے زندہ رکھنے پر مجبور تھا کیونکہ میرے بغیر اس ہیڈ کوارٹر کو اور کوئی چلا نہیں سکتا ورنہ وہ یقیناً مجھے گولی مار دیتا اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں چیف بننے کے بعد شیڈاگ تنظیم کو ختم کر دوں

گا اور ہیڈ کوارٹر کو خود ہی تباہ کر دوں گا اور یہ کام آپ کی نسبت ہیں
زیادہ آسانی سے کر سکتا ہوں اور پوری دنیا میں موجود شیڈاگ کے
اثاثوں اور دولت کو اکٹھا کر کے اسے کسی رفاہی کام میں لگا دوں گا
اور پھر اپنی آئندہ کی زندگی خاموشی سے گزار دوں گا۔ میں جو کچھ کہہ رہا
ہوں وہ حقیقت میں میرے دل کی آواز ہے"۔ انتھونی نے انتہائی
پرجوش لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
اسے انتھونی کے لہجے میں سچائی کی جھلک نظر آ رہی تھی۔

"تم اگر اس فیصلے پر قائم رہو تو اپنی باقی زندگی اطمینان سے
گزار سکتے ہو۔ جرائم پیشہ شخص کے پاس دولت کے انبار تو ہو سکتے
ہیں۔ حکم ماننے والے ہزاروں افراد ہو سکتے ہیں لیکن اسے سکون نہیں
مل سکتا اور اس کا انجام ہمیشہ عبرتناک ہوتا ہے۔ اگر تم ایسا کر سکو
تو میری طرف سے دعوت ہے کہ تم پاکیشیا آ جاؤ۔ میں کوشش
کروں گا کہ تمہیں وہاں کسی اچھے بزنس میں سیٹ کر دوں"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا تو انتھونی تیزی سے اٹھا اور اس نے انتہائی
جذباتی انداز میں عمران کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے۔

"کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں۔ کیا آپ واقعی مجھے پاکیشیا میں رہنے
دیں گے"..... انتھونی نے کہا تو عمران نے ہاتھ چھڑوا کر اس کے
کاندھے پر تھپکی دی۔

"اگر تم اچھا بننے کا فیصلہ کر چکے ہو تو یہ میرا فرض ہے کہ تمہیں
جرائم کی دلدل سے نکلنے میں تمہاری مدد کروں۔ اس لئے مطمئن رہو

اگر تم اپنی بات پر قائم رہے تو میں بھی اپنی بات پر قائم رہوں گا"۔
عمران نے کہا تو انتھونی کا چہرہ مسرت سے بے اختیار کھل اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ، اور انتہائی شاندار ایڈونچر

ریڈ اتھارٹی

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

ریڈ اتھارٹی ـــــ اسرائیل کی ایک نئی تنظیم ـ جس کا سربراہ انتہائی ذہین اور فعال ایجنٹ تھا۔

ریڈ اتھارٹی ـــــ جس کے سربراہ کرنل پائیک کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل چیلنج کے ساتھ لایا گیا۔

- غدار پاکیشیائی سائنسدان ـــ جسے پاکیشیا سے اغوا کر کے اسرائیل پہنچا دیا گیا تاکہ اس سے پاکیشیا کے ایٹمی راز حاصل کئے جا سکیں لیکن عمران اور اس کے ساتھی اس غدار سائنسدان کو ہلاک کرنے کیلئے دیوانہ وار اسرائیل میں گھس گئے تاکہ پاکیشیا کے ایٹمی راز کو بچایا جا سکے ـــــ پھر کیا ہوا ـــــ ؟
- ریڈ میزائل پراجیکٹ ـــــ اسرائیلی دارالحکومت تل ابیب میں واقع ریڈ میزائلوں کا ایک ایسا اڈہ ـــــ جہاں غدار پاکیشیائی سائنسدان کو رکھا گیا ـ اس اڈے کے حفاظتی انتظامات ایسے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھی لاکھ ٹکریں مارنے کے باوجود اس کے قریب تک نہ جا سکتے تھے۔
- ریڈ اتھارٹی کے کرنل پائیک ـ جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ ـ عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی انتہائی تیز رفتار اور ہولناک جنگ۔

ایک ایسی جنگ ـــ جس کے نتیجے میں عمران اور کیپٹن شکیل کو بموں سے اڑا دیا گیا ـ کیا وہ دونوں ہلاک ہو گئے ـــــ ؟

راسٹر ـــــ جی پی فائیو کا نیا سیکنڈ چیف ـــ جس کے متعلق کہا جاسکتا تھا کہ وہ اسرائیل کا عمران ہے ـ کیا وہ واقعی ایسا ہی تھا ـــ یا ـــ ؟

- وہ لمحہ ـــ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو یقین ہو گیا کہ وہ اپنے مشن میں کسی صورت بھی کامیاب نہیں ہو سکتے ـ پھر ـــــ ؟
- وہ لمحہ ـــ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کی بجائے جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ نے غدار پاکیشیائی سائنسدان کو موت کے گھاٹ اتار دیا ـــ کیا کرنل ڈیوڈ، عمران اور اس کے ساتھیوں سے مل گیا تھا ـــ یا ـــ ؟
- کیا عمران اور اس کے ساتھی ریڈ اتھارٹی کے خلاف کامیاب ہو سکے یا ہمیشہ کے لئے موت کی تاریک وادی میں اتر جانے پر مجبور کر دیئے گئے۔
- اسرائیل کے اندر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ایک ایسی جدوجہد جس کا ہر لمحہ یقینی موت کا لمحہ ثابت ہوا۔

ـــ انتہائی تیز رفتار اور جان لیوا ایکشن ـ اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس اور لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے واقعات سے بھرپور ایک یادگار، ناقابل فراموش اور بے مثال ایڈونچر ـــ

یوسف برادرز ـ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

بیس کیمپ

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے

صادق چکاری ـــــ وادی مشکبار کا ایک ایسا لیڈر جسے کافرستانی فوج نے گرفتار کر لیا۔

صادق چکاری ـــــ جس کی گرفتاری سے وادی مشکبار میں چلنے والی تحریک آزادی کے خاتمے کا یقینی خدشہ پیدا ہو گیا۔

بیس کیمپ ـــــ کافرستان کی پہاڑیوں میں بنایا گیا ایک ایسا خفیہ اڈہ ـــــ جسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا اور صادق چکاری کو وہاں پہنچا دیا گیا

بیس کیمپ ـــــ جو واقعی ناقابل تسخیر تھا لیکن وادی مشکبار کی تحریک آزادی کیلئے صادق چکاری کی فوری رہائی انتہائی ضروری تھی اور پھر عمران اور اس کے ساتھی صادق چکاری کی فوری رہائی کے لئے میدان میں کود پڑے۔

بیس کیمپ ـــــ جس کی حفاظت کیلئے شاگل اور مادام ریکھا دونوں پوری قوت سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آ گئے۔

بیس کیمپ ـــــ جہاں پہنچ کر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہر لحاظ سے بے بس ہو گئے ـــــ کیا وہ واقعی ناقابل تسخیر تھا ـــــ؟

- ۔ وہ لمحہ ـــ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو مجبوراً اپنے آپ کو شاگل کے سامنے سرنڈر کرنا پڑا ـــ کیوں ـــ؟
- ۔ وہ لمحہ ـــ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں میں شاگل نے ہتھکڑیاں ڈال دیں۔
- ۔ کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس صادق چکاری کی رہائی اور بیس کیمپ کو تباہ کرنے میں حقیقتاً ناکام رہے ـ یا ـ؟
- ۔ وہ لمحہ ـــ جب شاگل کو اپنی جان بچانے کے لئے عمران کو حلف دینا پڑا ـــ یہ حلف کیا تھا ـــ؟

- ۔ انتہائی لرزہ خیز جدوجہد۔ انتہائی تیز رفتار ایکشن اور بے پناہ سسپنس سے بھرپور ایک ایسا ناول جو یادگار حیثیت کا حامل ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں منفرد۔ انوکھا اور دلچسپ ناول

جناتی دنیا

سپیشل نمبر

مصنف ۔۔ مظہر کلیم ایم اے

جناتی دنیا ۔۔۔ کرۂ ارض پر موجود جنات کی دنیا ۔۔۔ جو انسانوں کی نظروں سے پوشیدہ رہتی ہے۔

جناتی دنیا ۔۔۔ ایک ایسی دنیا ۔۔۔ جو انسانوں کی دنیا سے یکسر مختلف ہوتی ہے ۔۔۔ پُراسرار ۔۔۔ لیکن حقیقی دنیا۔

جناتی دنیا ۔۔۔ ایک ایسی دنیا ۔۔۔ جس میں عمران کو داخل ہونا پڑا اور جب وہ اس انوکھی دنیا میں داخل ہوا تو ۔۔۔؟ انتہائی حیرت انگیز اور انتہائی انوکھے واقعات۔

جناتی دنیا ۔۔۔ جس میں جنات کے ہزاروں قبیلے رہتے تھے اور ان قبیلوں میں مسلمان بھی تھے اور غیر مسلم بھی۔

سردار اخاش ۔۔۔ پاکیشیا میں رہنے والے مسلمان جناتی قبیلے کا سربراہ جس نے اپنے قبیلے کو بچانے کے لئے عمران کی خدمات حاصل کیں ۔۔۔ کیوں اور کیسے ۔۔۔؟

سردار کنیٹلا ۔۔۔ ایسے جناتی قبیلے کا سربراہ ۔۔۔ جو شیطان کا پیروکار تھا اور وہ مسلمان جناتی قبیلے کو فنا کرنا ۔ یا ۔ غیر مسلم بنانا چاہتا تھا۔

عمران ۔۔۔ زندگی میں پہلی بار جس کا جناتی مخلوق سے واسطہ پڑا۔ انتہائی حیرت انگیز۔ انوکھے اور دلچسپ واقعات سے پُر۔

• ۔ شیطان کے پیروکار جنات اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی۔ ایک انتہائی حیرت انگیز۔ خوفناک اور انوکھے انداز کی جدوجہد ۔۔۔ ایک ایسی جدوجہد ۔۔۔ جس کا ہر لمحہ پُراسرار ۔۔۔ خوفناک اور انوکھا ثابت ہوا۔ قطعی مختلف انداز کی نئی اور پُراسرار کہانی۔

• انوکھا۔ دلچسپ اور تحیر خیز ناول ۔ ایک ایسا ناول جس میں قارئین پہلی بار ایک پوشیدہ اور حیرت انگیز حقیقی دنیا سے روشناس ہوں گے۔

ایک ایسی حقیقی دنیا کی کہانی جو اسرار کے دھندلکوں میں پوشیدہ رہتی ہے اور جسے صرف مظہر کلیم کا قلم ہی صفحہ قرطاس پر ابھار سکتا ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی شاہکار کہانی

ڈیتھ کوئیک

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے

ڈیتھ کوئیک ۔۔۔ کافرستان کا ایک ایسا بھیانک سائنسی منصوبہ کہ جس کی تکمیل کے بعد پاکیشیا کے کروڑوں بے گناہ افراد ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے۔ لیکن پوری دنیا اسے قدرتی آفت ہی سمجھتی رہتی۔

ڈیتھ کوئیک ۔۔۔ جس کا تجربہ پاکیشیا کے ایک پہاڑی علاقے میں کیا گیا اور ہزاروں افراد یکلخت لقمہ اجل بن گئے ۔۔۔ مگر پاکیشیا اور پوری دنیا کے ماہرین نے اسے قدرتی آفت قرار دے دیا ۔۔۔ کیوں ۔۔۔ ؟

ڈیتھ کوئیک ۔۔۔ جس کے خلاف عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جب میدان میں اُترے تو کافرستان کی چاروں ایجنسیاں عمران کے مقابل آگئیں ۔۔۔ اور پھر ایک خوفناک ہنگامے کا آغاز ہوگیا۔

- ایک ایسا مشن ۔۔۔ جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو زبردست جدوجہد کے باوجود ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ۔۔۔ کیوں ۔۔۔ ؟
- وہ لمحہ ۔۔۔ جب عمران اور سیکرٹ سروس کو باوجود سر توڑ کوششوں کے ناکام پاکیشیا لوٹنا پڑا۔
- وہ لمحہ ۔۔۔ جب شاگل نے کافرستان کی طرف سے کام کرنے سے انکار کر دیا ۔۔۔ کیوں ۔۔۔ ؟ کیا شاگل نے کافرستان سے غداری کر دی ۔۔۔ یا ۔۔۔ ؟

کیا واقعی اس مشن میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقدر میں ناکامی لکھ دی گئی تھی ۔۔۔ یا ۔۔۔ ؟

- کیا کافرستان اپنے اس بھیانک سائنسی منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہوگیا ۔۔۔ ؟

انتہائی دلچسپ اور قطعی منفرد انداز میں لکھا گیا

ایک یادگار ناول

ایکشن اور سسپنس کا حسین امتزاج

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان،